

الْبِرِّ فِي فُضَائِلِ الْفُقَرَاءِ

تحقیق و تخریج کے ساتھ

تقریظ
مولانا نور البشر صاحب دین کا تہم
استاذ الحدیث جامعہ فاروقیہ کراچی

تقریظ
استاذ اعلیٰ حضرت الامام النذیر صاحب اظلال العالی
شیخ الحدیث جامعہ فاروقیہ کراچی

تحقیق

مولانا طارق امیر خاں صاحب
مختص فی الحدیث جامعہ فاروقیہ کراچی



مکتبہ پبلیشرز



تحقیق و ترقی کے ساتھ

ابیر فی فضائل الامام القلیت

تحقیق و ترقی
مولانا طارق امیر خان صاحب
مختص فی الحدیث مابعد فاروقیہ کراچی

تقریظ
مولانا نور الدین صاحب
استاذ الحدیث مابعد فاروقیہ کراچی

تقریظ
استاذ اعلیٰ حضرت مولانا امین الدین صاحب
مختص فی الحدیث مابعد فاروقیہ کراچی



زمزم پبلشرز

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

کتاب کا نام ————— **الْبَيْتُ فِي تِلْكَ الْأَنْفُسِ**

تاریخ اشاعت ————— ستمبر ۲۰۱۳ء

صفحات ————— ۴۰۹

باہتمام ————— احکامِ زمزم پبلشرز

ناشر ————— زمزم پبلشرز کراچی

شاہ زیب سینئر نزد مقدس مسجد، اردو بازار کراچی

فون: 0092-21-32729089

فیکس: 0092-21-32725673

ای میل: zamzampublisher@gmail.com

ویب سائٹ: www.zamzampublishers.com



ZAM ZAM
PUBLISHERS

مِلنے پکڑنے کی جگہ پتہ

☉ **Madrassah Arabia Islamia**
1 Azaad Avenue P.O Box 9786
Azaadville 1750 South Africa
Tel : 00(27)114132786

☉ **Azhar Academy Ltd.**
54-68 Little Ilford Lane
Manor Park London E12 5QA
Phone: 020-8911-9797

☉ **ISLAMIC BOOK CENTRE**
119-121 Halliwell Road, Bolton
B11 3NE U.K
Tel/Fax : 01204-389080

☉ مکتبہ بیت العلم، اردو بازار کراچی۔ فون: 32726509

☉ مکتبہ دارالحدیث، اردو بازار کراچی۔ فون: 32711814

☉ دارالاشاعت، اردو بازار کراچی

☉ قدیمی کتب خانہ بالمقابل آرام باغ کراچی

☉ مکتبہ رحمانیہ، اردو بازار لاہور

☉ مکتبہ بیت العلم، 17 الفضل مارکیٹ اردو بازار لاہور۔ فون: 042-37112356

فہرست مضامین

- ۱۲ عرض ناشر
- ۱۳ تقریظ: شیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب مدظلہ علیہ
- ۱۴ تقریظ: حضرت مولانا نور البشر صاحب دامت برکاتہم
- ۱۵ مقدمۃ الکتاب
- ۲۳ فصل: قرآنی خدمات اور ان میں حضرت شیخ الحدیث "کا کردار
- ۳۰ تلاوت قرآن کے آداب
- ۳۱ ① حضرت عثمان ذوالنورین "کا ایک رکعت میں مکمل قرآن پڑھنا
- ۳۳ ② نجاست سے پاک دل تلاوت سے سیر نہیں ہوتا
- ۳۵ ③ حضرت عثمان "کا کثرت سے دیکھ کر قرآن پڑھنا
- ۳۶ ④ تین دن سے کم میں ختم قرآن کرنے والا تدبر سے قاصر رہتا ہے
- ۳۹ ⑤ حفظ قرآن کا نسخہ
- ۵۰ ⑥ چالیس یوم میں ختم قرآن کا حکم
- ۵۲ ⑦ "حال مرتحل" افضل عمل ہے
- ۵۸ ⑧ قرآن عربوں کے لہجے میں پڑھو
- ۶۲ ⑨ تلاوت قرآن میں ممنوع لُحُون سے احتراز

- ۱۰ قرآن کو اچھی آواز سے مزین کرو ۶۴
- ۱۱ اچھی آواز سے حسن قرآن دو بالا ہو جاتا ہے ۶۷
- ۱۲ زَاذَّانْ گویا کی توبہ ۷۱
- ۱۳ تلاوت میں خشیت الہی ۷۳
- ۱۴ رسول اللہ ﷺ کی تلاوت کی کیفیت ۷۷
- ۱۵ ترتیل و تدبر سے قرآن پڑھنے کی تاکید ۷۹
- ۱۶ تلاوت میں رونا ۸۲
- ۱۷ مولیٰ ابو حذیفہ، سالم رضی اللہ عنہما کی قراءت اور تحسین صوت ۸۴
- ۱۸ ابوموسیٰ اشعریؓ کی تلاوت اور حسن صوت ۸۷
- ۱۹ ذکر خفی ۸۸
- ۲۰ دوران تلاوت خلط قرآن سے احتراز ۹۲
- ۲۱ قرآن کے مقابلہ میں کسی چیز کو افضل جاننا اس کی تحقیر ہے ۹۸
- ۲۲ کثرت تلاوت، بقاء حفظ کا ذریعہ ۱۰۳
- ۲۳ قرآن میں اپنی رائے سے کہنے کی ممانعت ۱۰۵
- ۲۴ قرآن میں اولین و آخرین کا علم ۱۰۸
- ۲۵ علم وہی ۱۱۰
- تلاوت قرآن کے فضائل ۱۱۲
- ۱ کتاب اللہ کی بدولت ترقی درجات ۱۱۳
- ۲ تلاوت میں ہر حرف پر نیکی ۱۱۵

- ۱۱۸ ۳ تلاوت قرآن سے گھر میں برکات
- ۱۲۱ ۴ تلاوت کے بغیر گھر کی دیرانی
- ۱۲۴ ۵ مختلف حالتوں میں قرآن پڑھنے کے فضائل
- ۱۲۸ ۶ سو آیات دیکھ کر پڑھنے کا ثواب
- ۱۳۲ ۷ ناظرہ تلاوت قرآن بقائے نگاہ کا ذریعہ ہے
- ۱۳۷ ۸ دو واعظ
- ۱۳۸ ۹ تلاوت قرآن سے گھر کا جگمگانہ
- ۱۴۳ ۱۰ صحیفہ قدیمہ کے مضامین
- ۱۵۲ ۱۱ سیکینہ کی تفسیر
- ۱۵۴ ۱۲ وقت تلاوت فرشتوں کا نزول
- ۱۵۶ ۱۳ تلاوت کے وقت سیکینہ کا نزول
- ۱۵۷ ۱۴ کلام پاک سے لا پرواہی پر باری تعالیٰ کا شکوہ
- ۱۵۹ ۱۵ ختم قرآن پر فرشتوں کی رحمت کی دعا
- ۱۶۳ ۱۶ تلاوت کی مختلف مقداروں پر اجر و ثواب
- ۱۶۷ ۱۷ تلاوت میں دشمن سے حفاظت
- ۱۷۰ حافظ قرآن کے فضائل
- ۱۷۱ ۱ قرآن کی مشغولی پر شکر گزار بندوں سے افضل ثواب
- ۱۷۷ ۲ حاملین قرآن کا عرش کے سائے میں رہنا
- ۱۸۱ ۳ بہترین ہم نشین کی مثال

- ۴) قرآن کا، پڑھنے والے کے لیے قیامت کے دن سفارش کرنا ۱۸۳
- ۵) تلاوتِ قرآن، رفع درجات کا سبب ہے ۱۸۷
- ۶) اہل قرآن جنت کے اعلیٰ درجوں پر فائز ہوں گے ۱۸۹
- ۷) حافظ کے والدین کا تاج و پوشاک سے اعزاز ۱۹۴
- ۸) حفظ و ناظرہ کے فضائل ۱۹۷
- ۹) قرآن یا صاحبِ قرآن کی آگ سے حفاظت ۲۰۱
- ۱۰) حفظِ قرآن، آگ کے عذاب سے نجات کا سبب ہے ۲۰۴
- ۱۱) روزِ آخرت، حافظِ قرآن سے قرآن کا مکالمہ ۲۰۸
- ۱۲) قرآن کی حامل قرآن کیلئے حمایت و سفارش ۲۱۰
- ۱۳) حافظِ قرآن، علومِ نبوت کا حامل ہے ۲۱۷
- ۱۴) قراءت کے پہنچانے پر فرشتہ کی تقرری ۲۲۰
- ۱۵) حفظِ قرآن کی تمنا پر حفاظ کے ساتھ حشر ۲۲۵
- ۱۶) تین شخصوں کا جنت کے ٹیلوں پر تفریح ۲۲۸
- ۱۷) معلمین کے لیے عرش کا سایہ ۲۳۱
- ۱۸) تلاوتِ قرآن سے حافظ میں اضافہ ۲۳۴
- ۱۹) صحابہؓ میں ”قراء“ حضرات ۲۳۵
- قرآن سے غفلت پر وعیدیں ۲۳۶
- ۱) امت کے اکثر منافق قراء ہوں گے ۲۳۷
- ۲) بے عمل قاری کا اپنے اوپر لعنت کرنا ۲۴۲

- ۳ قرآن بھلانا عظیم گناہ ہے..... ۲۴۵
- ۴ قرآن بھلانے پر کوڑھ کی سزا..... ۲۴۹
- ۵ تلاوت کے بعد لوگوں سے کچھ طلب کرنا، بھیک مانگنا ہے..... ۲۵۴
- ۶ قرآن سکھانے کے عوض کمان ہدیہ میں لینا گویا جہنم کی کمان لینا ہے..... ۲۵۸
- ۷ تلاوت کے عوض کمان لینا، طوقِ جہنم ہے..... ۲۶۲
- ۸ تلاوت کے عوض کچھ لینا، چنگاری ہے..... ۲۶۶
- ۹ قرآن سے اعراض پر سزا..... ۲۶۹
- مختلف سورتوں کے فضائل..... ۲۷۱
- سورۃ فاتحہ کے فضائل..... ۲۷۲
- ۱ قرآن کی افضل سورت..... ۲۷۲
- ۲ سورۃ فاتحہ، بے نظیر سورت..... ۲۷۴
- ۳ فاتحہ الکتاب پڑھ کر دم کرنا..... ۲۷۶
- ۴ فاتحہ پڑھ کر دم کرنا (دوسری قسم)..... ۲۷۹
- ۵ درد کی جگہ فاتحہ پڑھ کر دم کرنا..... ۲۸۱
- ۶ سورۃ فاتحہ اور سورۃ اخلاص میں موت کے سوا ہر بلا سے امن ہے..... ۲۸۳
- ۷ سورۃ فاتحہ کا ثواب دو تہائی قرآن کے برابر..... ۲۸۶
- ۸ سورۃ فاتحہ کی قراءت گویا کتبِ اربعہ کی قراءت ہے..... ۲۸۹
- ۹ سورۃ فاتحہ کے نزول پر ابلیس کی نوحہ..... ۲۹۲
- ۱۰ عرش کے خزانہ کی عطیات..... ۲۹۵

- ۲۹۹ ۱۱) دونوروں کی بشارت
- ۳۰۱ سورہ یسین کے فضائل
- ۳۰۱ ۱) سورہ یسین کا ثواب دس قرآن کے برابر
- ۳۰۶ ۲) ارض و سماء کی پیدائش سے ہزار برس قبل سورہ یسین و طہ کی قراءت
- ۳۱۰ ۳) قلب قرآن، سورہ یسین
- ۳۱۴ ۴) سورہ یسین کے متعدد فضائل
- ۳۱۹ ۵) ہر دل میں سورہ یسین کی تمنا
- ۳۲۲ ۶) سورہ یسین پڑھنے پر شہادت کا اجر
- ۳۲۵ ۷) سورہ یسین کے نو فضائل
- ۳۳۳ ۸) جمعہ کے دن سورہ یسین اور الوصف کی فضیلت
- ۳۳۶ سورہ واقعہ کے فضائل
- ۳۳۶ ۱) تین سورتیں پڑھنے والا اہل فردوس میں پکارا جاتا ہے
- ۳۳۹ ۲) سورہ واقعہ سورہ الغنی
- ۳۴۲ ۳) عورتوں کو سورہ واقعہ سکھانے کی ترغیب
- ۳۴۵ ۴) سورہ واقعہ کی تاکید
- ۳۴۷ سورہ تبارک الذی کے فضائل
- ۳۴۷ ۱) ہر قلب میں سورہ تبارک الذی کی آرزو
- ۳۵۰ ۲) تبارک الذی اور الم سجدہ پر قیام لیلۃ القدر کا ثواب
- ۳۵۳ ۳) الم سجدہ اور سورہ تبارک الذی پر عبادت لیلۃ القدر کا اجر

- ۴) سورہ سجدہ اور سورہ ملک کی تلاوت پر ستر نیکیاں، ستر درجات بلند اور ستر گناہ معاف ۳۵۵
- ۵) سورہ تبارک الذی، عذاب قبر سے نجات کا ذریعہ ۳۵۷
- ۶) سونے سے قبل الم سجدہ اور سورہ تبارک الذی کی قراءت ۳۶۱
- سورہ اخلاص کی فضیلت ۳۶۳
- علمی فہارس ۳۶۴
- فہرست آیات ۳۶۵
- فہرست احادیث و آثار ۳۶۶
- فہرست رواۃ ۳۷۵
- فہرست مراجع ۳۸۱



JAMIA FAROOQIA

P.O.Box 11020, KARACHI 25, P.C. 75230 PAKISTAN



الجامعہ الفاروقیہ

تعلیم رقم 11020، پکرائشو رقم 25، الرمز البريدي 75230 پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله وكفى وسلام على عباده الذين اصطفى
وبعد!..... مولانا طارق امیر خان حفظہ اللہ نے فضائل قرآن پر ”الجزء فی فضائل القرآن“ کو مرتب کیا ہے
قرآن کریم کی خدمت ہر زمانے میں علماء اعلام انجام دیتے آئے ہیں، جس میں ترجمہ تفسیر کی خدمت تو اتنی ہے کہ اس کا
احاطہ مشکل ہے، اسی طرح قرآن مجید سے ربط و تعلق کے حوالے سے فضائل قرآن کا موضوع بھی وسیع و عریض ہے۔
”الجزء فی فضائل القرآن“ کی اہمیت و افادیت، عظمت کا اندازہ تو کتاب کے مطالعے سے ہو سکتا ہے،
مولانا طارق امیر خان نے بڑے سلیقے سے کتاب مرتب کی ہے اور محنت شاقہ برواشت کی ہے۔
قل ازیں ”غیر مستبر روایات“ وہ تالیف کر چکے ہیں، جس کو زمزم پبلشرز نے شائع کیا ہے، اللہ تعالیٰ سے
دعا ہے کہ وہ اس تالیف کو حسن قبول عطا فرمائیں اور تلوک کو اس سے زیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچے۔ آمین ثم آمین۔

سلیم اللہ خان

بانی و مہتمم جامعہ فاروقیہ کراچی

صدر و فاق المدارس العربیہ پاکستان

۳ ربیع الثانی ۱۴۳۵ھ ۳ فروری ۲۰۱۴ء

Noor-ul-Bashar

• Ustazul-Hadith Jamia Farooqia, Karachi
• Principal and president of
Ma'had Usman Bin Affan Karachi

Date 06 - 02 - 2014

Ref A - 003 - 02 - 2014



بُورُ النُّشْرِ مَجْدُ نُوْرِ الْحَقِّ

انسدادیہ شفقہ اسلامیہ و اسلامیہ قاریات
نیز عثمان بن عفان

التاریخ ۴ ربیع الثانی ۱۴۳۵
الرقم الف / ۰۰۳ - ۰۲ - ۲۰۱۴

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب ہے اور وہی ہمارے لیے دستور زندگی اور راہ نجات ہے، حقیقت یہ ہے کہ روح انسانیت کے لیے یہ آپ حیات ہے، لیکن آج جس طرح امت قرآن کریم سے دور اور اس کی روشنی سے نفور ہوتی جا رہی ہے وہ بھی کسی سے مخفی نہیں، دنیا کے اعتبار سے ترقی کے نام پر عروج پر، لیکن قرآن کریم کے حروف تک سے نا آشنا، معنی و عمل تک پہنچنا تو تصور سے خارج ہوتا جا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے علماء امت کو کہ انہوں نے قرآن کریم کی طرف لوگوں کو رغبت دلانے اور راغب رکھنے کے لیے ہر زمانہ میں ”فضائل قرآن“ پر کتابیں اور رسائل کی تالیف کی۔

ایسے ہی اہم رسائل میں ایک نہایت اہم اور بہت ہی پر تاثیر رسالہ شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب کاندھلوی تور اللہ مرقدہ کا ہے جو اگرچہ فضائل قرآن پر ”اربعین“ (چالیس حدیثیں) ہے، تاہم ان کی تشریح کے ذیل میں حضرت شیخ نے بہت سی احادیث جمع فرمادی ہیں۔

عزیز گرامی مولوی مفتی طارق امیر خان سلمہ اللہ تعالیٰ نے بھی ”فضائل قرآن“ پر علمی انداز سے قلم اٹھانے کا ارادہ کیا تو حضرت شیخ الحدیث صاحب تور اللہ مرقدہ کے ”فضائل قرآن“ میں اصالة و اسطراد آنے والی احادیث کو اپنا موضوع بنایا بلکہ ان کے علاوہ مزید احادیث کا بھی اس میں اضافہ کر کے ایک اچھا رسالہ تیار کر دیا۔

عزیز موصوف نے ان احادیث کی تخریج اور حوالہ جات کا اہتمام کیا ہے، اور پھر تخریج میں توابع و شاہد کا تتبع کر کے خوب توثیح سے کام لیا ہے۔

اس کام سے ایک طرف ایک عام آدمی کو تور غبت الی القرآن کا فائدہ حاصل ہوگا، اس کے ساتھ ساتھ علماء کے ہاتھ میں حوالہ جات کے اہتمام سے ایک اہم حدیثی علمی دستاویز آجائے گی۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ جل شانہ اس کام کو دیگر اکابرین امت کی تالیفات کی طرح مقبول و نافع بنائے اور مؤلف اور ان کے والدین، اساتذہ اور متعلقین کے لیے آخرت کا ذخیرہ بنائے۔ آمین

و کتبہ

بُورُ النُّشْرِ مَجْدُ نُوْرِ الْحَقِّ

مدیر معہد عثمان بن عفان



بسم الله الرحمن الرحيم

مقدمة الكتاب

الحمد لله خلق الإنسان وعلمه البيان وأنزل له الفرقان وجعله موعظة وشفاء وهدى ورحمة لذوي الإيمان لا ريب فيه ولم يجعل له عوجاً وأنزله قيماً وحجة لذوي الإيقان والصلاة والسلام الأتمان الأكملان على خير الخلائق من الإنس والجان الذي نور القلوب والقبور نوره ورحمة للعالمين ظهوره وعلى آله وصحبه الذين هم نجوم الهداية وناشرو الفرقان وعلى من تبعهم بالإيمان وبعداً

قرآن عزیز کی خدمات ہر زمانے میں کی جاتی رہی ہیں، انھیں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ امت مسلمہ میں ترغیب و ترہیب کے ذریعہ قرآن کی الفت پیدا کی جائے، اور حقوق قرآن سے غفلت پر تنبیہ کی جائے۔ اسی ضرورت کے پیش نظر علماء کرام ہر زمانے میں فضائل قرآن کے ”اجزاء“ تالیف فرماتے رہے ہیں، مثلاً:

امام نسائیؒ کی ”فضائل القرآن“، علامہ ابو الفضل رازیؒ کی ”فضائل القرآن وتلاوته“، علامہ ابوبکر فریابیؒ کی ”فضائل القرآن“، حافظ مستغفریؒ کی ”فضائل القرآن“، حافظ ابو عبید قاسم بن سلامؒ کی ”فضائل القرآن“، حافظ ضیاء مقدسیؒ کی ”فضائل القرآن“، حافظ ابن ابی شیبہؒ کی ”فضائل القرآن“، علامہ ابن ضریسؒ کی ”فضائل القرآن“، حافظ ابن کثیرؒ کی ”فضائل القرآن“، علامہ ابن جزریؒ کی ”فضائل القرآن“، اور ہمارے اس زمانے میں حضرت شیخ الحدیثؒ کی ”فضائل القرآن“۔ اسی طرح مختلف کتب حدیث میں پھیلی ہوئی فضائل قرآن پر مشتمل احادیث اس مقصد کے حصول میں منبع و ماخذ کی حیثیت رکھتی ہیں۔

راقم الحروف کا جامعہ فاروقیہ میں تخصص فی علوم الحدیث کرتے ہوئے ”جزء فضائل قرآن“ کے عنوان سے اُن احادیث بر فضائل قرآن کی تخریج و تحقیق کا ارادہ ہوا جو سابقہ ذکر کردہ اجزاء میں، یا دیگر کتب حدیث میں موجود ہیں، استاذی مولانا ساجد احمد صاحب صدوی (جزا، ہم اللہ خیرا) نے حوصلہ افزائی فرمائی، اور ایک خاص منہج کے ساتھ کام کا اسلوب متعین فرمایا (اس کی تفصیل آگے آرہی ہے)، ابتداء اسی وقت سے ہو گئی تھی، بلکہ استاد جی کی نگرانی میں معتد بہ حصہ بھی اسی وقت تیار ہو گیا تھا، لیکن کام کی تنقیح و تہذیب میں کل ۵ سال کا عرصہ لگ گیا، اور یہ سب اللہ کے فضل سے ہے، جس نے راقم الحروف کو حدیث کی اس خدمت کرنے کی توفیق نصیب فرمائی:

واللہ لولا أنت ما اہتدینا ولا تصدقنا ولا صلینا

احقر نے انتخاب احادیث میں اکثر ”فضائل القرآن“ مؤلفہ حضرت شیخ الحدیث ”کوثر جی دی ہے، اور جو روایات حضرت شیخ الحدیث ”نے فائدے کے تحت ذکر کیں ہیں، ان کو راقم الحروف منتخب کرتا رہا ہے، اس لئے آئندہ ایک مستقل فصل میں حضرت شیخ الحدیث ”اور ان کی خدمات کا مختصر تعارف تبرکاً آئے گا۔

تخریج و تحقیق کا طرز و اسلوب:

دوران تخریج ذیلی امور پیش نظر رہے ہیں:

(۱) کتاب ہذا میں تحقیقات احادیث کو ۵ ابواب پر تقسیم کیا گیا ہے:

- تلاوت قرآن کے آداب
- تلاوت قرآن کے فضائل
- حافظ قرآن کے فضائل
- قرآن سے غفلت پر وعیدیں
- بعض خاص سورتوں کے فضائل

(۲) ہر حدیث میں عام طور پر بنیادی چار اجزاء ہیں:

- متن حدیث مع ترجمہ
- روایت کے دیگر مصادر، البتہ اگر روایت کی سند ہی نہ مل سکے تو روایت کے مصادر ثانویہ پر اکتفاء کیا گیا ہے۔
- روایتوں میں توابع و شواہد کی تعیین
- نفس حدیث کے بارے میں ائمہ حدیث کے اقوال، حسب موقع توابع و شواہد کے بارے میں ائمہ کے اقوال لکھے گئے ہیں۔
- (۳) اصل روایت کے بعد اکثر توابع و شواہد کا بیان شروع ہو جاتا ہے، اور اکثر اس اصل روایت کے لئے ”زیر بحث“ یا ”مرکزی روایت“ وغیرہ الفاظ استعمال کیے گئے ہیں، تاکہ ذہن مطلوبہ روایت کی جانب جائے۔
- (۴) قاری کو چاہیے کہ مرکزی روایت کو ذہن نشیں رکھے تاکہ توابع و شواہد سمجھنے میں آسانی ہو، یا حسب ضرورت مرکزی روایت کی طرف مراجعت کرتا رہے، یہ اہم چیز ہے، بصورت دیگر توابع و شواہد کی اہمیت و ربط کا بالکل اندازہ نہیں ہوگا۔
- (۵) توابع ذکر کرتے ہوئے اس بات کا اہتمام کیا گیا ہے کہ یہ وضاحت صاف لفظوں میں ہو کہ سند کے کس راوی کی متابعت کن راویوں نے کی ہے، اور ہر طبقہ سند میں جہاں تک متابعت ہوئی ہے، ان تمام کو علیحدہ ذکر کیا گیا ہے۔
- (۶) بعض اوقات روایت کے توابع و شواہد نہ ہونے کی صورت میں، روایت کے مضمون پر مشتمل دیگر احادیث مسند لکھی گئیں ہیں، تاکہ زیر بحث روایت سے استنباس ہو جائے، یہاں حسب ضرورت ان مؤیدہ روایات اور ان میں موجود راویان پر کلام لکھا جائے گا۔
- (۷) بعض اوقات توابع، شواہد اور اصل روایت کے الفاظ میں معمولی فرق ہوتا ہے، اسے اکثر نظر انداز کر دیا جاتا ہے اور متن حدیث دوبارہ نہیں لکھا جاتا، صرف مظان ذکر

کرنے پر اکتفاء کیا جاتا ہے، البتہ اگر یہ فرق کسی اہم فائدے پر مشتمل ہو تو اس تابع و شہاد میں مذکور الفاظ حدیث کو عام طور پر سند کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے۔

(۸) توابع و شواہد میں موقوف روایت بھی لکھی گئی ہیں، اسی طرح حسب ضرورت اقوال تابعین بھی۔

(۹) اصل موقوف روایت کی تحقیق میں ان کے ہم معنی شواہد (مرفوع، موقوف) بھی ذکر کیے گئے ہیں۔

(۱۰) صحیحین کی روایتوں میں صرف مظان پر اکتفاء کیا گیا ہے، توابع و شواہد کی تعیین اکثر نہیں کی گئی۔

(۱۱) جیسا کہ ”مقدمہ“ میں لکھا گیا ہے کہ اکثر روایات حضرت شیخ الحدیث ”کی کتاب ”فضائل القرآن“ سے لی گئی ہیں، اس لئے حضرت شیخ ”نے بعض اوقات اگر ایک روایت ”سنن ابی داؤد“ کے حوالے سے نقل کی ہے، تو اس کا التزام کیا گیا ہے کہ یہ روایت ”سنن ابی داؤد“ سے ہی تخریج کی جائے، اگرچہ یہی روایت صحیحین یا دیگر ”سنن“ میں بھی ہو، البتہ دیگر مظان ضرور ذکر کیے جاتے ہیں، اور توابع و شواہد بھی انہیں مظان میں سے متعین کیے جاتے ہیں، غرض یہ کہ حضرت شیخ ” کے منتخب مصدر و روایت کو مرکزی حیثیت حاصل رہی گی، اگرچہ اس کے توابع و شواہد اس کے مقابلے میں قابل ترجیح یا قوی یا مقدم یا مرفوع ہوں۔

(۱۲) معتد بہ روایتوں میں صرف ایک خاص جزء ہی تحقیق کا موضوع ہوتا ہے، اس صورت میں توابع و شواہد لاتے ہوئے اس کا اہتمام کیے گیا ہے کہ متعلقہ جزء کے مطابق توابع و شواہد لائے جائیں، اگر کہیں توابع و شواہد اس خاص زیر تحقیق جزء سے خالی ہوں، تو اہتمام سے اس فرق کو ذکر کیا گیا ہے۔

(۱۳) بعض اوقات روایت کی سند نہیں ملتی، تو روایت کے مختلف اجزاء پر مشتمل دیگر احادیث بھی لکھی جاتیں ہیں۔

(۱۴) بعض اوقات مصدرِ اصلی ملنے کی کوئی امید نہیں ہوتی (اس کے علاوہ اسے ذکر نہ کرنے کی کوئی اور وجہ بھی ہو سکتی ہے) تو مصدرِ ثانوی پر اکتفاء کیا جاتا ہے (جیسا کہ پہلے بھی لکھا گیا ہے)۔

(۱۵) ائمہ کرام کا کلام حسبِ موقع توابع و شواہد سے پہلے یا بعد میں ذکر کیا جاتا ہے، جس میں ائمہ حدیث نے نفسِ حدیث پر کلام کرتے ہوئے جس راوی پر کلام کیا ہو، اس راوی کے بارے میں دیگر متقدمین و متاخرین کے اقوال تفصیل سے لکھے جاتے ہیں، البتہ اگر اقوال بہت زیادہ ہوں تو صرف معتد بہ پر اکتفاء کیا جاتا ہے۔

(۱۶) اگر کسی حدیث پر نہ تو ائمہ کرام کے اقوال ہوں اور نہ ہی اس کے توابع و شواہد ہوں، وہاں سند کے تمام راویوں کے بارے میں ائمہ کرام کے اقوال لکھے جاتے ہیں۔

(۱۷) بعض سندوں میں ہر ہر طبقے میں کئی توابع ہوتے ہیں (جیسا کہ پہلے بھی ذکر کیا گیا ہے)، یعنی متابعت پوری سند میں پائی جاتی ہے، ان روایتوں میں ہر طبقے کے توابع ذکر کیے جاتے ہیں، تاکہ متن کی قوت کا اندازہ ہو سکے، اس لئے خاص ایسی روایتوں میں ائمہ کرام کے نفسِ حدیث پر کلام نقل کرنے کو ضروری نہیں سمجھا گیا۔

(۱۸) بعض اوقات توابع و شواہد میں بھی متابعت و شواہد کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے، اسے لانے کی غرض یہ ہے کہ اصل تابع یا شاہد کا فنی مقام واضح ہو جائے، اور حسبِ موقع ان ذیلی توابع و شواہد پر بھی ائمہ کا کلام لکھا جاتا ہے۔

(۱۹) اگر متکلم فیہ راوی اصل اور تابع و شاہد دونوں میں ہو تو تکرار سے بچنے کے لئے تمام سندوں کے بعد اس پر کلام نقل کیا جاتا ہے، البتہ اگر توابع و شواہد کے اپنے مستقل متکلم

فیہ راوی ہوں تو اس کی کوشش متعدد مقامات میں کی گئی ہے کہ توابع و شواہد کے ساتھ ساتھ ان کے بارے میں ائمہ کرام کا کلام نقل کیا جائے۔

(۲۰) یہ بھی واضح رہے کہ نفسِ حدیث پر ائمہ کرام کے کلام میں اگر کوئی راوی متکلم فیہ ہو، تو اکثر اسی راوی کے بارے میں ائمہ کرام کے اقوال تفصیل سے لکھے جاتے ہیں، دیگر روایوں سے تحریرات عرض نہیں کیا جاتا، البتہ اگر کوئی دوسرا راوی بھی متکلم فیہ ہو تو اسے بھی ذکر کیا جائے گا۔

(۲۱) بعض اوقات بعض روایوں پر ائمہ کرام کا کلام نقل کرنا مقصود نہیں ہوتا، اور کلام کا تسلسل بھی اسی بات کا مقتضی ہوتا ہے کہ یہاں راوی پر ائمہ کرام کا کلام نہ لکھا جائے، اس لئے ایسے روایوں پر کلام حسبِ موقع حاشیہ میں لکھا گیا ہے، چنانچہ اگر کسی راوی کے سامنے حاشیہ کا نمبر ہو تو اسے ضرور دیکھا جائے، کیونکہ عام طور پر ان کے بارے میں حاشیہ میں کلام موجود ہوتا ہے۔

(۲۲) اصولِ حدیث و علومِ حدیث کا تخریج روایت اور رجال پر کلام سے بڑا گہرا تعلق ہے، تحقیق ہذا میں ان فنی پیچیدگیوں سے تحریری طور پر احتراز کیا گیا ہے، بلکہ فن کی عام بحثوں سے بھی احتراز کیا گیا ہے، بہت کم، اضطراری حالت میں اصولِ حدیث کی بحثیں کی گئی ہیں، اس سے مقصود یہی ہے کہ تخریجِ حدیث اور حدیث کا فنی مقام سامنے آجائے، ہر چیز کو اصولِ حدیث کی روشنی میں واضح کرنا بہت تفصیل کا مقتضی ہے، اور یہ تحقیق اس کی گنجائش نہیں پاتی۔

(۲۳) اصل حدیث میں راویانِ حدیث کے نام اکثر اختصاراً مذکور ہوتے ہیں، اس کا اہتمام کیا گیا ہے کہ سند میں مذکور راوی پر تفصیلی کلام کرتے ہوئے نام، ولدیت، کنیت، نسبت وغیرہ تلاش کر کے لکھے جائیں۔

(۲۴) حاشیہ میں بعض اوقات رواۃ پر کلام، نام و نسب پر تبصرہ، تابع و شاہد پر تنبیہ، تصحیف و تحریف جیسے اہم امور لکھے جاتے ہیں، اس لئے حاشیہ پر نظر رکھنا ناگزیر ہے۔

(۲۵) اسناد کی تحقیق میں جا بجا تصحیف، استلاف و اختلاف، اتفاق و افتراق کا مشاہدہ ہوتا ہے، یہ خالص علوم حدیث سے متعلقہ امور ہیں، حسب ضرورت ان فنون کی روشنی میں رواۃ کے ناموں پر کلام لکھا جاتا ہے۔

(۲۶) حکم روایت سے متعلقہ اہم امور: (یعنی راقم الحروف کا روایت کے بارے میں حکم نقل کرنا) متن حدیث کے فوراً بعد یا بالکل آخر میں حکم حدیث لکھا جاتا ہے، یہ حکم چند خاص امور کے تناظر میں ہوتا ہے:

نفس روایت سے متعلق ائمہ حدیث کے کلام میں اتفاق کی صورت میں، حسب موقع و ترجیح کسی بھی محدث کے کلام کے انتساب سے حکم لکھ دیا جاتا ہے۔

نفس روایت سے متعلق ائمہ حدیث کے کلام میں اختلاف کی صورت میں، راقم کے نزدیک رائج قول کو محدث کے انتساب کے ساتھ لکھ دیا جاتا ہے۔

سابقہ امور سے یہ بات واضح ہو ہی چکی ہے کہ راقم الحروف نے اضطراری طور پر ہی حکم حدیث سے تعرض کیا ہے، جس میں ائمہ متبوعین کے کلام کی موجودگی کی صورت میں، لازمی طور پر انھیں حضرات میں سے کسی ایک کے انتساب سے حکم حدیث لکھا ہے، اور اس کی وجہ یہ ہے کہ قارئین کے سامنے اگر حکم حدیث صراحتاً نہ لکھا جائے تو ساری تحقیق دیکھنے کے بعد بھی عام طور پر فہم قاری کو حکم حدیث سے تقریب و استیناس نہیں ہوتا، بلکہ قاری مزید الجھن محسوس کرتا ہے، وجہ ظاہر ہے کہ فن ہذا کی ادنی معرفت و بصیرت کے لئے بھی طول ممارست و طول ملازمت جیسے دو بنیادی امور کی اشد ضرورت ہے، ان کے بغیر نہ تو فن ہذا میں طبع آزمائی پسندیدہ ہے اور نہ ہی رائے قریب الصواب ہوتی ہے، خلاصہ یہ ہے کہ راقم الحروف نے اضطراری طور پر حکم حدیث کے بارے میں ائمہ متبوعین میں سے کسی ایک کے کلام کا انتخاب، ان کے

انتساب کے ساتھ ساتھ کیا ہے۔

احقر کو زیادہ پریشانی کا سامنا ان خاص صورتوں میں رہا ہے جہاں اصل روایت کے بارے میں ائمہ حدیث کا قول نہیں مل سکا، تو رجال سند کے حالات نیز توابع و شواہد کی روشنی میں ”سند حدیث“ کا حکم ”اسنادہ.....“ کے الفاظ سے لکھا ہے، جس سے متن حدیث کے بارے میں تقریبی رائے حاصل ہو جاتی ہے، البتہ میں دوبارہ یہ واضح کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ ائمہ متبوعین کا کلام نہ ملنے کی صورت میں اضطراری طور پر قارئین کرام کی فہم کو حکم حدیث کا تقریبی فائدہ دینے اور الجھن سے بچانے کے لئے بیان حکم سے تعرض کیا گیا ہے۔

یہی موقع ہے کہ راقم الحروف کی علماء کرام سے عاجزانہ درخواست ہے کہ ان احکامات حدیث کے نقل کرنے میں جہاں بھی جھول محسوس فرمائیں، ضرور مطلع فرمائیں، اساتذہ کرام کی تصویب کی صورت میں راقم الحروف کو رجوع میں ادنی تا مل نہیں ہوگا، ولا حول ولا قوۃ الا باللہ۔

آخر میں راقم الحروف جامعہ فاروقیہ کے منتظمین، بالخصوص استاد محترم مولانا محمد انور صاحب، مولانا ساجد احمد صدوی صاحب، سیدی و مولائی مولانا نور البشر صاحب کا انتہائی شکر گزار ہے، جن کی رہنمائی سے یہ کام تکمیل تک پہنچا۔ جزاءہم اللہ فی الدارین

راقم الحروف

طارق امیر خان

مختص فی علوم الحدیث

جامعہ فاروقیہ شاہ فیصل ٹاؤن

فصل: قرآنی خدمات اور ان میں حضرت شیخ الحدیثؒ کا کردار

حضرت شیخ الحدیث والمحدثین مولانا محمد زکریا کاندھلوی صدیقی نور اللہ مرقدہ نے آج سے تقریباً ۸۵ سال قبل ”فضائل قرآن“ تصنیف فرما کر امت مسلمہ میں الفتِ قرآن کی روح پھونکی، باری تعالیٰ نے کتابِ ہذا کو حسن قبول سے نوازا، اور بلا مبالغہ اب تک عالم بھر کے لاکھوں لوگ اس کے نتیجے میں قرآن اور اس کی تعلیمات سے جڑتے رہے ہیں، اور اپنی زندگیاں اسلامی اعتقاد، فکر و عمل پر ڈھالتے رہے ہیں۔

حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب کاندھلویؒ کا مختصر تعارف:

حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب کاندھلوی کے حالات میں سے چند اقتباسات ملاحظہ ہوں، جسے مفتی محمد شاہد صاحب سہارنپوری دامت برکاتہم نے اپنے مقالے ”مملکت اسلامیہ میں حضرت شیخ - نور اللہ مرقدہ و اعلیٰ اللہ مراتبہ - کے تلامذہ حدیث“ میں لکھا ہے:

”عالم اسلام اور دنیائے انسانیت کی عظیم و روحانی شخصیت حضرت مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ۱۱ رمضان المبارک ۱۳۱۵ھ / ۲ فروری ۱۸۹۸ء میں قصبہ کاندھلہ ضلع مظفرنگر یو پی میں ہوئی۔

ابتدائی دینی و مذہبی تعلیم اپنے والد محترم حضرت مولانا محمد یحییٰ کاندھلوی اور چچا مولانا محمد الیاس کاندھلوی سے حاصل کی، ۱۳۲۹ھ / ۱۹۱۱ء میں جامعہ مظاہر علوم سہارنپور میں داخل ہو کر اپنی دینی و مذہبی تعلیم مکمل کر کے ۱۳۳۲ھ / ۱۹۱۶ء میں سند فراغت پائی اور پھر اسی جامعہ مظاہر علوم میں یکم محرم الحرام ۱۳۳۵ھ / ۲۹ اکتوبر ۱۹۱۶ء استاذ بنائے گئے، اور چند سال بعد ہی آپ نے حدیث کی بڑی کتابوں کا درس دینا شروع کر دیا۔“

چند سطروں بعد لکھتے ہیں: ”مولانا محمد زکریا موصوف نے اپنے پیر و مرشد مولانا خلیل احمد

موصوف کی خواہش کے مطابق علمی اور روحانی دونوں لائنوں سے پوری دنیا میں اعلیٰ اقدار پر مشتمل روشن خدمات انجام دیں اور پوری دنیا میں ہندوستان کا نام بلند کیا۔

چنانچہ علمی لائن سے آپ نے پچپن (۵۵) سال تک جامعہ مظاہر علوم سہارنپور میں دینی و مذہبی تعلیم دے کر حدیث شریف کی کتاب ”سنن ابی داؤد“ تیس (۳۰) مرتبہ اور ”صحیح بخاری شریف“ اکتالیس (۴۱) مرتبہ پڑھائی۔

آگے مذکور ہے:

”..... آپ کے نامور تلامذہ نے ہندوستان میں دیوبند، سہارنپور، دہلی، کانپور، ہردوئی، الہ آباد، لکھنؤ، مراد آباد، جوہنپور، بمبئی، کلکتہ، گجرات، بہار، بنگال، آسام، کیرالہ، انڈومان اور مزید ملکی جغرافیائی سطح سے آگے بڑھ کر پاکستان، افغانستان، بنگلہ دیش، برما، نیپال، انگلینڈ، امریکہ، افریقہ، زمبیا، کناڈا (کنیڈا)، میں قدیم درس نظامی کی بنیاد پر قائم علمی اداروں میں عالمانہ آداب و وقار کے ساتھ علمی جھنڈا بلند کیے رکھا.....“۔

مزید فرماتے ہیں: ”آپ نے اپنی زندگی میں ایک سو تین (۱۰۳) کتابیں تصنیف کیں، جن میں: ”لامع الدراری علی جامع البخاری“، ”الکوکب الدرّی علی جامع الترمذی“، ”جزء حجة الوداع و العُمرات“، ”أوجز المسالك شرح موطا إمام مالك“، ”الأبواب والتراجم للبخاری“، ”التقرير الرفيع لمشكاة المصابيح“، وغیرہ اپنی خداداد مقبولیت و قبولیت کی بناء پر عالمی و بین الاقوامی سطح پر پہنچ چکی ہیں.....“۔

آگے فرماتے ہیں: ”یہاں تک کہ ۲ شعبان ۱۴۰۲ھ / ۲۵ مئی ۱۹۸۲ء میں آپ نے مدینہ منورہ میں وفات پائی اور وہاں کے مشہور قبرستان جنت البقیع میں آپ کی تدفین عمل میں آئی رحمہ اللہ تعالیٰ“۔ (ص: ۱۲ تا ۱۳)

مفکر اسلام سید ابوالحسن علی ندوی نور اللہ مرقدہ، حضرت شیخ الحدیث رحمہ اللہ کے بارے میں

آپؐ کی ”سوانح“ (ص: ۹) میں فرماتے ہیں:

”ہندوستان نہیں بلکہ پورے عالم میں صدیوں سے جو دینی نظام تعلیم و تربیت کا رفرما تھا اور جس کے حدود گھروں کی چار دیواری سے لیکر مدارس و جامعات، حلقہائے درس، گوشہ ہائے تصنیف و تالیف، خانقاہوں کی پرسکون فضاؤں اور سعی و جہد کی متحرک و ہر شور و مگاہوں تک وسیع تھے، اس کی بنیاد اخلاص و للہیت، ایمان و احتساب، اساتذہ و شیوخ کے بارے میں کامل اطاعت و انقیاد، مربیوں و محسنوں کے مسئلہ میں مکمل تفویض و تسلیم، مقاصد زندگی کے بارے میں توکل و قناعت، اعتماد علی اللہ بلکہ ایثار و قربانی، محنت و مطالعہ اور حصول کمال کے سلسلہ میں استغراق و خود فراموشی، معاصرین کے ساتھ تعلقات میں تواضع و اعتراف، مختلف الخیال عناصر، افراد و جماعتوں کے سلسلہ میں حسن ظن، التماس عذرت اور جمع بین الاضداد کی قوت و صلاحیت، کمالات علمی اور مدارج باطنی کے حصول میں علو ہمت و مجاہدہ، رفقائے کار و شرکائے حیات کے بارے میں اپنے فرائض کی ادائیگی سے سروکار اور حقوق کے مطالبہ سے خاموشی پر تھی، اس نظام تعلیم و تربیت کا (اپنی محدود معلومات اور کوتاہ نظر میں) بظاہر آخری نمونہ اور جامع ترین پیکر حضرت شیخ الحدیث کی ذات تھی، اس لئے ان کی زندگی کی کوئی ہلکی سے ہلکی تصویر پیش کرنا بھی اس دور کے تعلیمی و تربیتی عوامل و اثرات کے (جو تدبیر الہی سے حضرت شیخ کے دور طفولیت و شباب اور ان کے ماحول میں جمع ہو گئے تھے) بہترین نتائج کا خاکہ اور خلاصہ پیش کرنا ہے، اور ایک ایسے دور کی تاثیر و کامیابی کی جلوہ نمائی کی کوشش ہے جو بظاہر حضرت کی وفات پر منتهی ہوتا ہے، اس لئے یہ عصر حاضر کے ایک باکمال فرد کی سوانح نہیں، ایک مردم خیز دور، ایک مرد آفریں معاشرہ، ایک حیات بخش نظام تعلیم و تربیت، اور ایک پُرشمار اور شاداب و نہال کی آخری بہار کی کہانی ہے.....“۔

فضائل اعمال کا مختصر تعارف:

حضرت مولانا مؤرخ الاسلام سید ابوالحسن علی ندوی حسنیؒ فرماتے ہیں: ”میری معلومات کے مطابق مسلمانان عالم میں قرآن کے بعد سب سے زیادہ پڑھی جانے والی کتاب فضائل اعمال

ہے۔ (تحقیق المقال للہم الراجی، ص: ۴)

حضرت مولانا محدث سید محمد یوسف بنوری حنفیؒ ”أوجز المسالك إلى موطأ مالك“ کے مقدمہ میں تحریر فرماتے ہیں: ”حضرت شیخؒ نے اردو میں بہت سی کتابیں تصنیف فرمائی ہیں: شمائل ترمذی کی شرح، حکایات صحابہؓ، فضائل ذکر، فضائل نماز، فضائل روزہ، فضائل زکوٰۃ، فضائل حج، فضائل درود شریف وغیرہ۔ آپؒ نے نسلِ نو کی رشد و ہدایت کے لئے یہ کتابیں لکھیں، جس کے نتیجہ میں لوگ ان تصانیف کی جانب بڑے پیمانے پر رجوع کرنے لگے، اور بارگاہِ الہی سے خوب فیض یاب ہوئے، اللہ نے ان کتابوں کو امت کی اصلاح کا ذریعہ بنایا، اب یہ کتابیں اور رسائل اربابِ دعوت و تبلیغ کے لئے وسیلہٴ خیر و رہبری ہیں، اور وہ اسے اپنا علمی منہج قرار دے چکے ہیں، اسے پڑھتے ہیں، اور حفظ و اتقان کا درس لیتے ہیں۔“ (تحقیق المقال للہم الراجی، ص: ۴)

فضائل قرآن کا مختصر تعارف:

حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب نور اللہ مرقدہ نے کتاب ”فضائل قرآن“ کی تصنیف شاہ حافظ محمد یاسین صاحبؒ ”کنز الایمان“ کی فرمائش و تاکید پر کی ہے، اور کتاب ہذا کی تصنیف سے حضرت شیخ الحدیث صاحب ۲۹ ذی الحجہ ۱۳۴۸ھ پنچشنبہ کو فارغ ہوئے ہیں۔

حضرت شیخ الحدیث نور اللہ مرقدہ ”فضائل قرآن“ میں اپنے اہم مصادر کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

”..... اس جگہ ایک ضروری امر پر متنبہ کرنا بھی لا بدی ہے وہ یہ کہ میں نے احادیث کا حوالہ دینے میں مشکوٰۃ، تنقیح الرواۃ، مرقاۃ، اور إحياء العلوم کی شرح [یعنی اتحاف السادة المتقين] اور منذریؒ کی ترغیب پر اعتماد کیا ہے اور کثرت سے ان سے لیا ہے، اس لئے اس کے حوالے کی ضرورت نہیں سمجھی، البتہ ان کے علاوہ کہیں سے لیا ہے تو اس کا حوالہ نقل کر دیا.....“ (فضائل اعمال، ۲۰۸، فیضی)

ان کثیر الاستعمال مصادر کے علاوہ حضرت شیخ الحدیثؒ نے جہاں جہاں عربی متون کے ساتھ

احادیث لائے ہیں، وہاں ذیلی کتابوں کا ذکر ہے:

الجامع الصحيح للإمام أبي عبد الله محمد بن إسماعيل بن إبراهيم الجعفي البخاري (۱۹۴ھ/۲۵۶ھ).

الجامع الصحيح للحافظ أبي الحسين مسلم بن الحجاج القشيري النيسابوري (۲۶۱ھ/۲۰۴ھ).

سنن أبي داود للإمام سليمان بن أشعث السجستاني أبي داود (۲۰۲ھ/۲۷۵ھ).
سنن النسائي للإمام أحمد بن شعيب أبي عبد الرحمن الخراساني النسائي (۲۱۵ھ/۳۰۳ھ).

سنن الترمذي للإمام محمد بن عيسى بن سورة الترمذي أبي عيسى (۲۰۹ھ/۲۷۹ھ).

سنن ابن ماجه للإمام محمد بن يزيد أبي عبد الله القزويني (۲۰۹ھ/۲۷۳ھ).
سنن الدارمي للإمام عبد الله بن عبد الرحمن بن الفضل بن بهرام الدارمي (۱۸۱ھ/۲۵۵ھ).

مسند أحمد للإمام أبي عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل الشيباني (۱۶۴ھ/۲۴۱ھ).

صحيح ابن حبان للإمام محمد بن حبان بن أحمد بن أبي حاتم البستي (بعد ۲۷۰ھ/۳۵۴ھ)،

المستدرک علی الصحیحین للحافظ أبي عبد الله محمد بن عبد الله الحاكم النيسابوري (۳۲۱ھ/۴۰۵ھ).

المعجم الكبير والصغير والأوسط للإمام أبي القاسم سليمان بن أحمد

الطبرانی (۵۲۶۰/۵۳۶۰)۔

شُعْبُ الإِيْمَان لِلْحَافِظِ أَبِي بَكْرٍ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ الْبَيْهَقِيِّ (۵۳۸۴/۵۴۵۸)۔

حَلِيَّةُ الْأَوْلِيَاءِ وَطَبَقَاتُ الْأَصْفِيَاءِ لِلْحَافِظِ أَبِي نَعِيمٍ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ

الْأَصْفَهَانِيِّ (۵۳۳۶/۵۴۳۰)۔

فَتْحُ الْبَارِي لِلْحَافِظِ أَبِي الْفَضْلِ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ حَجَرٍ الْعَسْقَلَانِيِّ، (۸۵۲/۵)۔

الرَّحْمَةُ الْمَهْدَاةُ لِلْعَلَامَةِ أَبِي الْخَيْرِ نَوْرِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ صَدِيقِ خَانَ الْقَنُوجِيِّ

الْحُسَيْنِيِّ (الْمُتَوَفَى ۱۳۳۶ھ)۔

شَرْحُ السَّنَةِ لِلْحَافِظِ حُسَيْنِ بْنِ مَسْعُودِ بْنِ مُحَمَّدٍ الشَّهِيرِ بِمَحْيَى السَّنَةِ

الْبَغَوِيِّ (۵۴۳۶/۵۵۱۰)۔

نیز حضرت شیخ الحدیث نے فائدے کے تحت احادیث لاتے ہوئے ان کتب حدیث کا بھی تذکرہ کیا ہے:

السَّلَاسِيُّ الْمَصْنُوعَةُ لِلْعَلَامَةِ جَلَالِ الدِّينِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ بْنِ سَابِقِ الدِّينِ

الْخَضِيرِيِّ السُّيُوطِيِّ (۵۸۴۹/۵۹۱۱)۔

كَنْزُ الْعَمَالِ فِي سَنَنِ أَقْوَالِ وَالْأَفْعَالِ لِلْعَلَامَةِ علاء الدِّينِ عَلِيِّ الْمُتَّقِيِّ بْنِ حَسَامِ

الدِّينِ الْهِنْدِيِّ (۵۸۸۸/۵۹۷۵)۔

الْإِتْقَانُ فِي عُلُومِ الْقُرْآنِ لِلْعَلَامَةِ جَلَالِ الدِّينِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ بْنِ سَابِقِ

الدِّينِ الْخَضِيرِيِّ السُّيُوطِيِّ (۵۸۴۹/۵۹۱۱)۔

جَمْعُ الْفَوَائِدِ لِلْحَافِظِ مُحَمَّدِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَلِيمَانَ الْمَغْرِبِيِّ

(۵۱۰۳۷/۵۱۰۹۴)۔

الغنية لطالب طريق الحق لشيخ شيوخ الوقت عبد القادر بن موسى بن جنكي
دوست الحسناني الجيلاني (٥٤٧١/٥٥٦١هـ).

تفسير الجلالين للعلامة جلال الدين محمد بن أحمد المحلي
(٥٧٩١/٥٨٦٤هـ) و جلال الدين عبد الرحمن بن أبي بكر السيوطي (٥٨٤٩/٥٩١١هـ).
مظاهر حق للعلامة نواب محمد قطب الدين خان الدهلوي.

تلاوت قرآن کے آداب

بسم الله الرحمن الرحيم

① حضرت عثمان ذوالنورینؓ کا ایک رکعت میں مکمل قرآن پڑھنا

قَالَ الْحَافِظُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي "مُصَنَّفِهِ" ^{لہ}: "حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَخْبَرَنَا مَنْصُورٌ، عَنْ ابْنِ سِيرِينَ قَالَتْ نَائِلَةُ ابْنَةُ الْفَرَاغَةِ الْكَلْبِيَّةُ حِينَ دَخَلُوا عَلَى عُثْمَانَ فَقَالَتْ: "إِنْ تَقْتُلُوهُ أَوْ تَدْعُوهُ فَقَدْ كَانَ يُحْيِي الْيَلَّ بِرُكْعَةٍ يَجْمَعُ فِيهَا الْقُرْآنَ".

ترجمہ: ”محمد بن سیرینؒ فرماتے ہیں کہ جب قاتلین عثمانؓ، آپ کو قتل کرنے کیلئے گھر میں گھس گئے تو آپ کی اہلیہ نائلہ بنت فرافصہ کہنے لگیں: تم انھیں قتل کرو یا چھوڑ دو، یہ تو ایسے ہیں کہ شب بھر ایک رکعت میں قرآن پڑھ لیا کرتے تھے۔“

منصور کا تابع:

”المصنف لابن أبي شيبه“ کی مذکورہ روایت اور ”فضائل القرآن لأبي عبيد“ ^۱ میں، محمد بن سیرینؒ سے روایت نقل کرنے والے منصور ہیں، یہی روایت ”المعجم الكبير للطبراني“ ^۲ اور ”حلیۃ الأولیاء لأبی نعیم“ ^۳ میں بھی تخریج کی گئی ہے، جس میں سلام بن مسکین، محمد بن سیرینؒ سے روایت نقل کرنے والے ہیں، یعنی محمد بن سیرینؒ سے نقل روایت میں سلام بن مسکین نے منصور کی متابعت کی ہے۔

^۱ المصنف لابن أبي شيبه، (رقم: ۳۷۱۰).

^۲ فضائل القرآن لأبي عبيد، (باب القارئ يختم القرآن كله في ليلة أو في ركعة، ص: ۱۸۱).

^۳ المعجم الكبير، (سن عثمان ووفاته رضي الله عنه ۱۰/۵۰، رقم: ۱۲۸).

^۴ حلیۃ الأولیاء، (عثمان بن عفان ۱۰/۵۷).

روایت کے بارے میں ائمہ حدیث کے اقوال:

۱- حافظ ابن کثیرؒ اپنی ”تفسیر“^۱ میں لکھتے ہیں: ”هذا أيضاً حسن“.

۲- حافظ ہیثمیؒ ”مجمع الزوائد“^۲ میں لکھتے ہیں: ”رواه الطبرانی وإسناده حسن“.

زیر بحث روایت کا مضمون عبدالرحمن بن عثمان تمیمی سے بھی ”فضائل القرآن للقاسم بن سلام“^۳، ”مصنف عبدالرزاق“^۴ اور ”معرفة السنن والآثار للبيهقي“^۵ میں بھی مروی ہے: ”مصنف عبدالرزاق“ کی یہ روایت ہے: ”عن ابن جريج قال: أخبرني يزيد بن خصيفة عن السائب بن يزيد أن رجلاً سال عبدالرحمن بن عثمان التميمي عن صلوة طلحة بن عبيد الله قال: إن شئت أخبرتك عن صلوة عثمان بن عفان، قال نعم، [قال] قلت: ”لأغلبن الليلة نفر على الحجر يريد المقام، قال: فلما قمْتُ إذا رجل يزحمني مُتَقَنَعاً، قال: فنظرتُ فإذا هو عثمان، فتأخرتُ عنه فصلّى، فإذا هو يسجد سجود القرآن، حتى إذا قلتُ: هذا هو أذان الفجر، أو تر بركة لم يصل غيرها ثم انطلق“.

حافظ ابن کثیرؒ اپنی ”تفسیر“^۱ میں عبدالرحمان بن عثمان تمیمی کی روایت نقل کر کے لکھتے ہیں:

”هذا إسناده صحيح“.

قلت [الراقم]: فطر لي بما ذكرته آنفاً أنّ إسناده حسن كما قال الهيثمي.

^۱ تفسیر ابن کثیر، (مقدمة، ۸۴/۱).

^۲ مجمع الزوائد، (كتاب المناقب، باب فيما كان أمره ووفاته رضي الله عنه، ۹/۱۱۱، رقم: ۱۴۵۵۴).

^۳ فضائل القرآن لأبي عبيد قاسم بن سلام، (باب القارئ يختم القرآن كله في ليلة أو في ركعة، ص: ۱۸۱).

^۴ مصنف عبدالرزاق، (۳/۲۴، رقم: ۴۶۵۳).

^۵ معرفة السنن والآثار للبيهقي، (كتاب الصلوة، ۴/۶۱، رقم: ۵۴۶۶).

^۶ تفسیر ابن کثیر، (مقدمة، ۸۳/۱).

② نجاست سے پاک دل تلاوت سے سیر نہیں ہوتا

قال الإمام البيهقي في "شعب الإيمان": "أخبرنا أبو بكر بن الحارث الأصبهاني أنا أبو محمد بن حيان، ثنا محمد بن العباس بن أيوب، ثنا أبو عمر بن أيوب الصريفي، ثنا سفيان بن عُيينة، ثنا إسرائيل بن موسى قال: سمعتُ الحسن يقول: قال أمير المؤمنين عثمان بن عفان رضي الله عنه: "لو أن قلوبنا طهرت ما شبعنا من كلام ربنا. وإنني لأكره أن يأتي عليّ يومٌ لأنظر في المصحف". وما مات عثمان حتى خرق مصحفه من كثرة ما كان يديم النظر فيها".^۱

ترجمہ: "حسن بصری" فرماتے ہیں کہ امیر المؤمنین عثمان بن عفان فرماتے ہیں کہ اگر ہمارے قلوب نجاست سے پاک ہو جائیں تو تلاوت کلام پاک سے کبھی بھی سیری نہ ہو، مجھے یہ پسند نہیں کہ ایک دن بھی مجھ پر ایسا گزرے جس میں قرآن دیکھ کر میں نے تلاوت نہ کی ہو، اور عثمان ذوالنورین "کثرت سے قرآن دیکھ کر تلاوت کرتے تھے حتیٰ کہ آپ کے فوت ہونے تک ایک قرآن پھٹ چکا تھا"۔

قلت [الراقم]: رجاله موثقون إلا أن فيه انقطاعاً بين الحسن البصري وعثمان بن عفان كما ذكر في "جامع التحصيل".

چند دیگر مصادر:

حافظ ابن عساکر^۲ نے "تاریخ" میں امام ابوبکر بیہقی کے طریق سے یہی روایت

^۱ شعب الإيمان للبيهقي، (۳/۵۰۹، رقم: ۲۰۳۰).

^۲ تاریخ ابن عساکر، (عثمان بن عفان بن أبي العاص، ۳۹/۲۳۹).

تخریج کی ہے۔ اسی طرح ”الزهد والرقائق لابن المبارك“ ^۱، اور ”حلیۃ الأولیاء“ ^۲ میں یہ روایت تخریج کی گئی ہے۔ مؤخر الذکر دونوں کتابوں میں سفیان بن عیینہ اور عثمان ذوالنورین کے مابین اسرائیل اور الحسن کو ذکر نہیں کیا گیا۔

”الزهد والرقائق“ میں روایت اس سند سے مروی ہے: ”أخبر کم أبو عمر بن حیوینہ : حدثنا یحیی قال : حدثنا الحسین ، قال : سمعتُ سفیان بن عُیینة یقول : قال عثمان : ”لو أن قلوبنا طهرت لم نمل من ذکر الله تعالى“.

^۱ الزهد والرقائق ، (۳۹۹ ، رقم : ۱۱۳۳) .

^۲ حلیۃ الأولیاء ، (سفیان ابن عیینة ، ۲۷۲ / ۷) .

③ حضرت عثمانؓ کا کثرت سے دیکھ کر قرآن پڑھنا

قال الإمام أبو حامد الغزالي في "إحياء علوم الدين": "خرق عثمان رضي الله عنه مصحفين لكثرة قراءة منهما"۔^۱

ترجمہ: "حضرت عثمانؓ کو انورین کے پاس کثرت تلاوت کی وجہ سے دو کلام مجید پھٹے تھے۔"

قلت [الراقم]: لم أجد له إسناداً وقد سبق بإسناد: "وما مات عثمان حتى خرق مصحفه من كثرة ما كان يديم النظر فيها"۔

چند دیگر مصادر:

زیر بحث روایت شیخ ابوطالبؒ نے "قوت القلوب"ؒ میں، علامہ اسماعیل حقی بن مصطفیٰ استانبولی حنفیؒ نے "تفسیر روح البیان"ؒ میں بھی بلا سند نقل کی ہے۔

۱۔ اتحاف السادة المتقين بشرح إحياء علوم الدين، (كتاب آداب تلاوة القرآن / الباب الثاني، ۷۰/۷۵)۔

۲۔ قوت القلوب، (۱/۱۱۳)۔

۳۔ تفسیر روح البیان، (۸/۶۸)۔

④ تین دن سے کم میں ختم قرآن کرنے والا تدبر سے قاصر رہتا ہے

قال الإمام الترمذي: حدثنا محمد بن غيلان، قال: حدثنا النضر بن شميل، قال: حدثنا شعبة، عن قتادة، عن يزيد بن عبد الله بن الشخير، عن عبد الله بن عمرو رضي الله عنه أن النبي ﷺ قال: "لم يفقه من قرأ القرآن في أقل من ثلاث". هذا حديث حسن صحيح^١.

ترجمہ: "حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاصؓ حضور اقدس ﷺ کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں کہ تین دن سے کم میں ختم کرنے والا تدبر نہیں کر سکتا"۔ (امام ترمذیؒ فرماتے ہیں) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

مصادر اصلية:

"سنن ترمذي" میں مذکورہ روایت مختلف کتب حدیث میں مروی ہے، چند کے نام یہ ہیں:

"سنن أبي داود، سنن ابن ماجه، سنن الدارمي، مسند أحمد (۳ طرق)، الصحيح لابن حبان، مسند أبي داود الطيالسي، المصنف لابن أبي شيبة، شعب لإيمان للبيهقي، مسند البزار".

روایت کے توابع:

نضر بن شميل المروزي کے متابع:

جیسا کہ "سنن الترمذي" کی زیر بحث روایت میں شعبۂ سے نضر بن شميل روایت نقل کرنے والے ہیں اسی طرح "سنن الدارمي" میں یزید بن زریج اور "مسند أحمد" میں محمد بن

^١ سنن الترمذي، (۶۴/۵، رقم: ۲۹۴۹).

^٢ سنن الدارمي، (كتاب الصلوة، باب في كم يختم القرآن، ۴۱۸/۱، رقم: ۱۴۹۳).

^٣ مسند أحمد، (مسند عبد الله بن عمرو، ۶۶۵/۲، رقم: ۶۸۴۱).

جعفر اسی روایت کو شعبہ سے نقل کرتے ہیں، یعنی یزید بن ربیع اور محمد بن جعفر نے شعبہ بن الحجاج سے نقل روایت میں نصر بن شُمیل کی متابعت کی ہے۔

شعبہ کے متابع:

”سنن الترمذی“ کی روایت میں شعبہ، قتادة بن دعامہ بن قتادة سے روایت نقل کرنے والے ہیں، اسی طرح ہمام بن یحییٰ بن دینار نے بھی قتادة سے نقل روایت میں درج ذیل کتب میں شعبہ متابعت کی ہے۔

”مسند أحمد“^۱ میں بہز اور وکیع ابن الجراح کے طریق سے، ”مسند بزار“^۲ میں یوسف بن موسیٰ کے طریق سے، ”المصنف لابن أبي شيبة“^۳ میں بھی وکیع کے طریق سے، ”مسند أبي داود الطيالسي“^۴ میں امام ابو داؤد کے طریق سے ”سنن أبي داود“^۵ میں ابن المنشیٰ کے طریق سے، ”شعب الإيمان للبيهقي“^۶ میں ابوبکر بن فودک کے طریق سے۔

اسی طرح ”سنن أبي داود“^۷ میں محمد بن المنہال کے طریق سے اور ”الصحيح لابن حبان“^۸ میں ابویعلیٰ کے طریق سے راوی سعید اسی روایت کو قتادة سے نقل کرنے والے ہیں۔

^۱ مسند أحمد، (مسند عبد الله بن عمرو، ۲/۶۵۳، رقم: ۶۷۷۵)۔

^۲ مسند البزار، (۶/۴۰۶، رقم: ۲۴۳۰)۔

^۳ المصنف لابن أبي شيبة، (كتاب الصلوة، في القرآن في كم يختم القرآن، ۵/۵۱۰، رقم: ۸۶۶۱)۔

^۴ مسند أبي داود الطيالسي، (أحاديث عبد الله بن عمرو، ۴/۳۳، رقم: ۲۳۸۹)۔

^۵ سنن أبي داود، (باب في كم يقرأ القرآن، ۲/۲۳۶، رقم: ۱۳۸۵)۔

^۶ شعب الإيمان، (۳/۴۸۰، رقم: ۱۹۸۱)۔

^۷ سنن أبي داود، (باب تحزيب القرآن، ۲/۳۳۹، رقم: ۷۵۸)۔

^۸ الصحيح لابن حبان بترتيب ابن بلبان، (۳/۳۵، رقم: ۷۵۸)۔

روایت پر کلام:

حافظ ابن حجرؒ نے ”فتح الباری“ میں رقم طراز ہیں: ”وعند أبي داود والترمذي مُصَحَّحاً من طريق يزيد بن عبد الله بن الشَّخِير، عن عبد الله بن عمرو مرفوعاً. ” لا يفقه من قرأ القرآن في أقل من ثلاث “. وشاهده عند سعيد بن منصور بإسنادٍ صحيح من وجه آخر عن ابن مسعودؓ: ”إِقرءوا القرآن في سبع ولا تقرأوه في أقل من ثلاث ولأبي عبيد من طريق الطيب بن سلمان عن عمرة، عن عائشةؓ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ لَا يَخْتَمِ الْقُرْآنَ فِي أَقَلِّ مِنْ ثَلَاثٍ“.

قلت [الراقم]: فظن لي بما نقلته آناً أنه حديث صحيح كما قال الترمذي.

عظم

⑤ حفظ قرآن کا نسخہ

قال الحافظ الترمذي : حدثنا أحمد بن الحسن ^ب، قال : حدثنا سليمان بن عبد الرحمن الدمشقي ، قال : حدثنا الوليد بن مسلم ، قال : حدثنا ابن جريح ^ع عن عطاء بن أبي رباح وعكرمة مولى ابن عباس ، أنه قال : بينما نحن عند رسول الله ﷺ إذ جاءه علي بن أبي طالب فقال : بأبي أنت وأمي ، تفلت بهذا القرآن من صدري فما أجدني أقدر عليه ، فقال له رسول الله ﷺ : ” يا أبا الحسن ! أفلا أعلمك كلمات ينفعك الله بهن ، وينفع بهن من علمته ” ^وويثبت ما تعلمت في صدرك ؟“ ، قال : أجل يا رسول الله ! فعلمني ، قال : ^ب إذا كان ليلة الجمعة ، فإن استطعت أن تقوم في ثلث الليل الآخر فإنها ساعة مشهودة ، والدعاء فيها مستجاب ، وقد قال أخي يعقوب لبني : ^ع سوف أستغفر لكم ربِّي ﴿ يوسف : ٩٨ ﴾ يقول : حتى تأتي ليلة الجمعة ، فإن لم تستطع فقم في وسطها ، فإن لم تستطع فقم في أولها ، فصل أربع ركعات ^ب تقرأ في الركعة الأولى بفاتحة الكتاب ، وسورة يسين ، وفي الركعة الثانية بفاتحة الكتاب وحم الدخان ، وفي الركعة الثالثة بفاتحة الكتاب والم تنزيل السجدة ، وفي الركعة الرابعة بفاتحة الكتاب وتبارك المفضل ، فإذا فرغت من التشهد فاحمد الله ، وأحسن الثناء على الله ، وصل على وأحسن ، وعلى سائر النبيين ، واستغفر للمؤمنين والمؤمنات وإخوانك الذين سبقوك بالإيمان ثم قل في آخر ذلك :

ترجمہ: ”حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ میں حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر

تھا کہ حضرت علیؑ حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہو جائیں، قرآن پاک میرے سینے سے نکل جاتا ہے، جو یاد کرتا ہوں وہ محفوظ نہیں رہتا۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں تجھے ایسے کلمات بتاؤں کہ جو تجھے بھی نفع دے اور جس کو تو بتلا دے اس کے لئے بھی نافع ہو اور جو کچھ تو سیکھے وہ محفوظ رہے؟ حضرت علیؑ نے کہا جی ہاں یا رسول اللہ! مجھے سکھا دیں! حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب جمعہ کی شب آئے تو اگر یہ ہو سکتا ہو کہ رات کے اخیر تہائی حصہ میں اُٹھے تو یہ بہت اچھا ہے کہ یہ وقت ملائکہ کے نازل ہونے کا ہے اور دعا اس وقت میں خاص طور سے قبول ہوتی ہے، اسی وقت کے انتظار میں میرے بھائی حضرت یعقوبؑ نے اپنے بیٹوں سے کہا تھا۔ ﴿سَوْفَ أَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّي﴾ [یوسف: ۹۸] ”عنقریب میں تمہارے لئے اپنے رب سے مغفرت طلب کروں گا“ (حتی کہ جمعہ کی رات آگئی)، پھر اگر اس وقت میں جاگنا دشوار ہو تو آدھی رات کے وقت، اور یہ بھی نہ ہو سکے تو پھر شروع ہی رات میں کھڑا ہو اور چار رکعت نفل اس طرح پڑھے کہ پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ یسین شریف پڑھے اور دوسری رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ دخان اور تیسری رکعت میں فاتحہ کے بعد سورہ المجدہ اور چوتھی رکعت میں فاتحہ کے بعد سورہ ملک پڑھے، اور جب اُلتحیات سے فارغ ہو جائے تو اول حق تعالیٰ شانہ کی خوب حمد و ثنا کر اس کے بعد مجھ پر درود اور سلام بھیج، اور اچھی طرح بھیج۔ اس کے بعد تمام انبیاء کرام علیہم السلام پر درود بھیج اور اچھی طرح بھیج، اس کے بعد تمام مؤمنین کے لئے اور اپنے ان تمام مسلمان بھائیوں کے لئے جو تجھ سے پہلے مر چکے ہیں، استغفار کر، اور اس کے بعد یہ دعا پڑھ:

”اللّٰهُمَّ ارْحَمْنِي بِتَرْكِ الْمَعَاصِي اَبَدًا مَا اَبْقَيْتَنِي. وارْحَمْنِي اَنْ اُتْكَف

ما لا يعنيني وارزقني حُسنَ النظر فيما يُرضيك عني. اللهم بديع السموات والأرض، ذا الجلال والإكرام والعزة التي لا تُرام. أسئلك يا الله يا رحمن بجلالك ونور وجهك أن تُلزم قلبي حفظ كتابك كما علمتني وارزقني أن أقرءه على النحو الذي يُرضيك عني اللهم بديع السموات والأرض، ذا الجلال والإكرام والعزة التي لا تُرام. أسئلك يا الله يا رحمن بجلالك ونور وجهك أن تُنور بكتابك بصري وأن تُطلق به لساني وأن تُفرج به عن قلبي وأن تشرح به صدري وأن تغسل به بدني فإنه لا يُعِينني على الحق غيرك ولا يُؤتيه إلا أنت ولا حول ولا قوة إلا بالله العلي العظيم.

”يا أبا الحسن فافعل ذلك ثلاث جمع، أو خمساً، أو سبعاً تُجِبْ بإذن الله هو الذي بعثني بالحق ما أخطأ مؤمناً قط.“ قال عبد الله بن عباس: فوالله ما لبث عليّ إلا خمساً، أو سبعاً حتى جاء عليّ رسول الله في مثل ذلك المجلس فقال: يا رسول الله إنني كنت فيما خلا لا آخذ إلا أربع آيات أو نحوهن، فإذا قرأتهن على نفسي، تفلّنت وأنا أتعلّم اليوم أربعين آية ونحوها فإذا قرأتها على نفسي فكأنما كتاب الله بين عيني، ولقد سمعتُ أسمع الحديث فإذا ردّته تفلّنت وأنا اليوم أسمع الأحاديث فإذا تحدّثتُ بها لم أخرج منها حرفاً، فقال له رسول الله ﷺ عند ذلك: ”مؤمن وربّ الكعبة، يا أبا الحسن!“ هذ حديث حسن غريب، لا نعرفه إلا من حديث الوليد بن مسلم.

ترجمہ: اے الہ العالمین مجھ پر رحم فرما کہ جب تک میں زندہ رہوں گناہوں سے بچتا رہوں، اور مجھ پر رحم فرما کہ میں بے کار چیزوں میں کلفت نہ اٹھاؤں، اور اپنی

مرضیات میں خوش نظری مرحمت فرما۔ اے اللہ! زمین اور آسمان کے بے نمونہ پیدا کرنے والے، اے عظمت اور بزرگی والے اور اس غلبہ یا عزت کے مالک جس کے حصول کا ارادہ بھی ناممکن ہے۔ اے اللہ! اے رحمٰن! میں تیری بزرگی اور تیری ذات کے نور کے طفیل تجھ سے مانگتا ہوں کہ جس طرح تو نے اپنا کلام پاک مجھے سکھا دیا اسی طرح اس کی یاد بھی میرے دل سے چسپاں کر دے، اور مجھے توفیق عطا فرما کہ میں اس کو اس طرح پڑھوں جس سے تو راضی ہو جاوے۔ اے اللہ! زمین اور آسمانوں کے بے نمونہ پیدا کرنے والے! اے عظمت اور بزرگی والے! اور اس غلبہ یا عزت کے مالک جس کے حصول کا ارادہ بھی ناممکن ہے، اے اللہ! اے رحمٰن! میں تیری ذات کے نور کے طفیل تجھ سے مانگتا ہوں کہ تو میری نظر کو اپنی کتاب کے نور سے منور کر دے اور میری زبان کو اس پر جاری کر دے اور اس کی برکت سے میرے دل کی تنگی کو دور کر دے اور میرے سینے کو کھول دے اور اس کی برکت سے میرے جسم کے گناہوں کا میل دھو دے کہ حق پر تیرے سوا میرا کوئی مددگار نہیں اور تیرے سوا میری یہ آرزو کوئی پوری نہیں کر سکتا، اور گناہوں سے بچنا یا عبادت پر قدرت نہیں ہو سکتی، مگر اللہ برتر و بزرگی والے کی مدد سے۔ پھر حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اے علی! اس عمل کو تین جمعہ یا پانچ جمعہ یا سات جمعہ کر، انشاء اللہ دعا ضرور قبول کی جائے گی۔ قسم ہے اس ذات پاک کی جس نے مجھے نبی بنا کر بھیجا ہے، کسی مومن سے بھی قبولیت دعا نہ چو کے گی۔ ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ علیؓ کو پانچ یا سات ہی جمعہ گزرے ہوئے کہ وہ حضور ﷺ کی مجلس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! پہلے میں تقریباً چار آیتیں پڑھتا تھا اور وہ بھی مجھے یاد نہ ہوتی تھیں، اور اب تقریباً چالیس آیتیں پڑھتا ہوں اور ایسی آزر ہو جاتی ہیں کہ گویا قرآن شریف میرے سامنے کھلا ہوا رکھا ہوا ہے، اور پہلے میں حدیث

سنتا تھا اور جب اس کو دوبارہ کہتا تھا تو ذہن میں نہیں رہتی تھی، اور اب احادیث سنتا ہوں اور جب دوسروں سے نقل کرتا ہوں تو ایک لفظ بھی نہیں چھوٹتا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ کہ اے ابوالحسن! رب کعبہ کی قسم تم مومن ہو۔“

روایت میں مذکور احمد بن الحسن کے متابع:

امام حاکم نیشابوریؒ نے ”المستدرک“ؒ میں یہی روایت تخریج کی ہے، جس میں عثمان بن سعید الدارمی اور محمد بن ابراہیم العبدی دونوں ابوایوب سلیمان بن عبد الرحمن دمشقی سے روایت نقل کرتے ہیں، یعنی ”سنن الترمذی“ میں مذکور احمد بن الحسن کی متابعت کی ہے۔ اسی طرح حافظ خطیبؒ نے ”الجامع لأخلاق الراوی و آداب السامع“ؒ میں یہ روایت تخریج کی ہے اور اس میں بھی عثمان بن سعید الدارمی نے ”ترمذی“ کے راوی احمد بن الحسن کی متابعت کی ہے۔

روایت پر ائمہ حدیث کا کلام:

- (۱) حاکم نیشابوریؒ ”مستدرک“ؒ میں تخریج روایت کے بعد لکھتے ہیں: ”هذا حديث صحيح على شرط الشيخين ولم يخرجاه“.
- (۲) امام ترمذیؒ زیر بحث روایت تخریج کرنے کے بعد لکھتے ہیں: ”حسن غریب لانعرفه إلا من حديث الوليد“.

(۳) حافظ منذریؒ ”الترغیب والترہیب“ؒ میں لکھتے ہیں: ”طريق أسانيد هذا الحديث

لـ مستدرک حاکم، (من صلوة التطوع، ۱/ ۴۰۱، رقم: ۱۱۹۰).

لـ الجامع لأخلاق الراوی و آداب السامع، (دعاء حفظ القرآن وأصناف العلوم، ۱/ ۴۰۱، رقم: ۱۸۰۳).

لـ مستدرک حاکم، (من صلوة التطوع، ۱/ ۴۰۱، رقم: ۱۱۹۰).

لـ سنن الترمذی، (باب في دعاء الحفظ، ۵/ ۵۳۲، رقم: ۳۵۷۰).

لـ الترغیب والترہیب، (کتاب قراءة القرآن، الترغیب في قراءة القرآن في الصلوة وغيرها

..... ۲/ ۲۳۶، رقم: ۲۲۲۶).

جیدہ، ومنتہ غریب جداً واللہ اعلم .

(۴) حافظ ذہبیؒ ”تلخیص المستدرک“^۱ میں رقم طراز ہیں: ”هذا حديث منكر شاذ

(أخاف أن يكون موضوعاً وقد حيرني والله جودة سنده“ . بلکہ حافظ ذہبیؒ نے

”سیر أعلام النبلاء“^۲ میں ترمذیؒ کی مذکورہ روایت کے موضوع ہونے کی تصریح کی

ہے، موصوف لکھتے ہیں: ”قال الترمذي: حسن غريب لانعرفه إلا من حديث الوليد“،

قلت: هذا عندي موضوع والسلام، ولعل الآفة دخلت على سليمان ابن بنت

شرح جيل فيه، فإنه منكر الحديث، وإن كان حافظاً.....“ . سليمان بن عبد الرحمن کا مکمل نام

یہ ہے: سليمان بن عبد الرحمن بن عيسى بن ميمون أبو أيوب التميمي المعروف بابن بنت شرح جيل۔

(۵) حافظ ابن رجبؒ ”شرح علل الترمذي“^۳ میں رقم طراز ہیں: ”ومنه قول أبي أحمد

الحاكم، في حديث علي الطويل في الدعاء لحفظ القرآن، أنه يشبه أحاديث

القصاص كذلك“ .

(۶) حافظ ابن کثیرؒ فرماتے ہیں: ”.....فإنه في المتن غرابة بل نكارة“^۴ .

(۷) قاضی شوکانیؒ کا کلام: ”.....وأنا في نفسي من تحسين هذا الحديث فضلاً عن

تصحيحه فإنه منكر غير مطابق للكلام النبوي والتعليم المصطفوي، وقد أصاب

ابن الجوزي بذكره في الموضوعات، ولهذا ذكرته أنا كتابي الذي سميته

”الفوائد المجموعة في الأحاديث الموضوعة“^۵ .

۱۔ انظر هامش مستدرک حاکم، (من کتاب صلوة التطوع، ۱/ ۴۶۱، رقم: ۱۱۹۰) .

۲۔ سیر أعلام النبلاء (الوليد بن مسلم، ۲۱۹/۹) .

۳۔ شرح علل ترمذی، (۲/ ۸۶۹) .

۴۔ تفسیر ابن کثیر، (۱/ ۱۳۸) .

۵۔ تحفة الذاکرين، (ص: ۲۱۷) .

روایت کے دیگر توابع اور چند اہم قابل تنقیح امور:

حافظ ابن الجوزیؒ نے ”الموضوعات“^۱ میں یہ روایت دو سندوں سے تخریج کی ہے:

پہلی سند یہ ہے: ”أبو القاسم الجريري عن أبي طالب العشاري عن أبي الحسن الدارقطني عن محمد بن الحسن بن محمد المقرئ، عن الفضل بن محمد العطار، عن هشام بن عمار عن الوليد بن مسلم، عن جريج، عن عطاء، عن ابن عباس مرفوعاً“.

یہاں دو باتیں قابل تنقیح ہیں: ۱۔

پہلی بات یہ ہے کہ امام دارقطنیؒ اس روایت کی سند کے بارے میں کہتے ہیں: ”تفرد به هشام عن الوليد“. واضح رہے کہ ”الجامع لأخلاق الراوی وآداب السامع“، ”سنن الترمذي“ اور ”مستدرک حاکم“ ان تینوں کتابوں میں هشام بن عمار کے علاوہ سلیمان بن عبد الرحمن الدمشقی اسی روایت کو ولید بن مسلم سے نقل کرنے والے ہیں، چنانچہ حافظ ابن حجرؒ امام دارقطنیؒ کے مذکورہ قول کا تعقب کرتے ہوئے لکھتے ہیں: ”أما قول الدارقطني تفرد به هشام، عن الوليد، فليس كذلك بل تابعه عليه سليمان بن عبد الرحمن الدمشقي، ومن طريقه أخرجه الترمذي، وسليمان، وإن تكلم فيه فقد أخرج له البخاري قال الذهبي لولم يذكره الثعلبي في الضعفاء لما ذكرته فإنه ثقة مطلقاً ثم ساق له الذهبي هذا الحديث وقال عقبه حديث منكر جدا فلعل سليمان شبه له وأدخل عليه كما قال أبو حاتم لو أن رجلاً وضع له حديثاً لم يفهم انتهى“^۲.

دوسری اہم بات یہ ہے کہ علامہ ابن الجوزیؒ نے ”الموضوعات“^۳ میں شیخ دارقطنیؒ ابو بکر محمد بن الحسن بن محمد بن زیاد القریشی المقرئ النقاش کو متہم قرار دیا ہے، چنانچہ تخریج روایت کے بعد رقم طراز

۱۔ الموضوعات، (۲/۱۳۸).

۲۔ تنزيه الشريعة، (كتاب الصلوة، الفصل الثاني، ۲/۱۱۲، رقم: ۹۱).

۳۔ الموضوعات، (۲/۱۳۸).

ہیں: ”ولا أتھم به إلا النقاش شيخ الدار قطني“. یہاں بھی یہی جواب دیا گیا ہے کہ ”ترمذی“، ”المستدرک“ اور ”الجامع لأخلاق الراوي وآداب السامع“ کی ذکر کردہ روایتوں میں یہی روایت ولید بن مسلم کے طریق سے تخریج کی گئی اور تینوں طرق میں راوی نقاش نہیں ہے، چنانچہ حافظ ابن حجرؒ لکھتے ہیں: ”هذا الكلام تهافت، والنقاش برئ من عهده، فليان الترمذي أخرجه في جامعه من وجه آخر عن الوليد بن مسلم وحسنه، وأخرجه أيضاً الحاكم وصححه على شرط الشيخين“۔^۱

کتاب الموضوعات کی دوسری سند:

حافظ طبرانیؒ نے ”المعجم الكبير“ میں یہی روایت اس سند سے نقل کی ہے: ”حدثنا الحسين بن اسحاق التستري، ثنا هشام بن عمار، ثنا محمد بن إبراهيم القرطبي، حدثني أبو صالح، عن عكرمة، عن ابن عباسؓ، قال: قال علي بن أبي طالب مرفوعاً: ”علامة ابن الجوزي“ نے ”الموضوعات“ میں ظفر بن أحمد الحمدانی کے طریق سے سلیمان بن أحمد الطبرانی کی مذکورہ سند سے یہی روایت تخریج کی ہے، جیسا کہ ”المعجم الكبير“ اور ”الموضوعات“ میں حسین بن اسحاق التستري، هشام بن عمار سے روایت نقل کرنے والے ہیں۔

حسین بن اسحاق کے متابع:

”عمل اليوم والليلة“ میں علامہ ابن اسنیؒ نے یہی روایت تخریج کی ہے، جس میں عبد اللہ بن محمد بن مسلم اور محمد بن خریم بن مروان اسی روایت کو هشام بن عمار سے نقل کرنے والے ہیں، یعنی عبد اللہ

^۱ تنزیہ الشریعة، (کتاب الصلوٰۃ، الفصل الثانی، ۲/۱۱۲، رقم: ۹۱)۔

^۲ المعجم الكبير، (۵/۴۱۹، رقم: ۱۱۸۶۸)۔ یہی حدیث اسی سند کے ساتھ (الدعاء للطبرانی) میں بھی مذکور ہے

(باب الدعاء لحفظ القرآن وغيره، ص: ۱۴۲۰، رقم: ۱۳۳۳)۔

^۳ عمل اليوم والليلة، (باب الدعاء لحفظ القرآن، ص: ۲۷۳، رقم: ۵۷۹)۔

بن محمد اور محمد بن خریم نے هشام بن عمار سے نقل روایت میں حسین بن اسحاق کی متابعت کی ہے۔

دوسری سند یعنی سند ابن عباسؓ پر ائمہ کا کلام:

”المعجم الكبير“، ”عمل اليوم وليلة“ اور ”الموضوعات لابن الجوزي“ تینوں کی سندوں میں محمد بن ابراہیم القریشی اور ابوصالح ہیں، حافظ ابن الجوزی ”الموضوعات“ کے میں تخریج روایت کے بعد لکھتے ہیں: ”هذا حديث لا يصح، ومحمد بن ابراهيم مجروح وأبوصالح لانعلمه إلا إسحاق بن نجيع وهو متروك“۔ ”سير أعلام النبلاء“ کے میں حافظ ذہبیؒ لکھتے ہیں: ”وإنما هذا الحديث يرويه هشام بن عمار عن محمد بن ابراهيم القرشي، عن أبي صالح عن عكرمة، عن ابن عباس ومحمد هذا ليس بثقة وشيخه لا يدري من هو“۔

اہم فائدہ:

علامہ ابن الجوزی کی تصریح کے مطابق ابوصالح، اسحاق بن نجیح کی کنیت ہے جو کہ ایک متروک راوی ہے، تتبع و تلاش کے بعد قرآن سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ ابوصالح بازام یا باذان، مولیٰ امّ ہانی کی کنیت ہے، کیونکہ مذکورہ سند میں مذکور ابوصالح، عکرمۃ القرشی الہاشمی مولیٰ ابن عباس سے روایت نقل کرتے ہیں، اور عکرمۃ سے نقل کرنے والوں میں ابوصالح، مولیٰ امّ ہانی ہے، اسی طرح بازام أو باذان کے ترجمہ میں بھی عکرمۃ مولیٰ ابن عباس، بازام کے مروی عنہم میں مذکور ہے۔ اس کے برخلاف ابوصالح (اسحاق بن نجیح کے ترجمہ میں ہماری تلاش کی حد تک کہیں بھی یہ نہیں مل سکا کہ انہوں نے عکرمۃ سے روایت کی ہو، ایسے ہی عکرمہ سے نقل کرنے والوں میں بھی اسحاق بن نجیح کا نام نہیں ہے۔ دوسری بات یہ بھی ہے کہ ابوصالح، اسحاق بن نجیح کو حافظ ذہبیؒ نے ”تاریخ الإسلام“، ”الطبقة العشرون“ کے ایسے راویوں میں ذکر کیا ہے، جن کا انتقال تیسری صدی کی پہلی دہائی میں ہوا ہے، حالانکہ مذکورہ سند میں

لہ الموضوعات، (۲/۱۳۸)۔

لہ سیر أعلام النبلاء، (الولید بن مسلم، ۹۰/۲۱۹)۔

وہ عکرمہ مولیٰ بن عباسؓ سے روایت نقل کر رہا ہے، بہر حال قرآنِ قویہ سے اس کی تائید ہوتی ہے کہ ابوصالح بازام یا باذان مولیٰ ام ہانیؓ ہے۔

بازام کے متعلق ائمہ کرام کے اقوال ملاحظہ ہوں:

قال أبو حاتم: "يكتب حديثه ولا يحتج به".^۱

قال يحيى بن سعيد القطان: "لم أر أحداً من أصحابنا ترك أباصالح مولیٰ أم هانئ، وما سمعت أحداً من الناس يقول فيه شيئاً، ولم يتركه شعبة، ولا زائدة ولا عبد الله بن عثمان".^۲

قال النسائي: "ليس بثقة".^۳

پہلے گزر چکا ہے کہ علامہ ابن الجوزیؒ نے ابو عبد اللہ محمد بن ابراہیم بن العلاء دمشقیؒ نزیل عبادان کو "مجروح" لکھا ہے۔ ابو عبد اللہ محمد بن ابراہیم بن العلاء دمشقیؒ کے بارے میں ائمہ کے اقوال ملاحظہ ہوں:

قال عبد الرحمن بن أبي حاتم: "سمع منه أبي بمكة".^۴

وقال ابن عدي: "منكر الحديث، وعامة حديثه غير محفوظة".^۵

وقال الحافظ أبو نعيم الأصبهاني: "محمد بن إبراهيم الشامي، عن الوليد بن

مسلم، وشعيب بن إسحاق، وبقية، وسويد بن عبدالعزيز موضوعات".^۶

^۱ تہذیب الکمال، (۳/۳)، رقم: ۶۲۵۰.

^۲ تہذیب الکمال، (۳/۳)، رقم: ۶۲۵۰.

^۳ تہذیب الکمال، (۳/۳)، رقم: ۶۲۵۰.

^۴ الجرح والتعديل، (۷/۲۵۵)، رقم: ۱۲۶۰۵.

^۵ تہذیب الکمال، (۱۶/۲۲)، رقم: ۶۵۱۶.

^۶ تہذیب الکمال، (۱۶/۲۲)، رقم: ۶۵۱۶.

وقال الذهبي: "عنه ابن ماجه وأبو يعلى وجماعة كذبه الدار قطني ق".^١

وقال ابن حجر: "منكر الحديث".^٢

قلت [البراقم]: ظهر لي بما نقلته آنفاً أنَّ الحديث اختلف فيه بين الوضع وغيره والراجح عندي والله أعلم أنه مُنْكَرٌ كما ذكره الحافظ ابن كثير لكن لا يبعد ألا بأس به في الترغيب والفضائل.

^١ له الكاشف، (١٦/٣، رقم: ٤٧٦٨).

^٢ له التقريب، (٤٦٦، رقم: ٥٦٩٨).

⑥ چالیس یوم میں ختم قرآن کا حکم

قال الحافظ ابن الجوزي في كتابه "غريب الحديث": "في الحديث: "من قرأ القرآن في أربعين ليلة فقد عَزَبَ". أي بعد غهْذه بما ابتدأ منه

ترجمہ: علامہ ابن الجوزیؒ فرماتے ہیں کہ حدیث میں ہے: "جس شخص نے چالیس راتوں قرآن ختم کیا تو اس نے بہت دیر کی۔"

قلت [الراقم]: لم أجده مسنداً لكن قد تأكد ختمه في أربعين يوماً كما يلي.
مذکورہ روایت "غريب الحديث لابن الجوزي" کے علاوہ "غريب الحديث لابن قتيبة" میں بھی مذکور ہے، لیکن تلاش کے باوجود اس کی سند مل سکی اور نہ ہی ائمہ میں سے اس حدیث پر کسی کا کلام مل سکا، البتہ آپ ﷺ سے چالیس یوم میں ختم قرآن کا امر اور تاکید مختلف روایتوں میں مروی ہے۔

چالیس یوم میں ختم قرآن کی تاکید روایات:
تسہیل ان روایات کو دو انواع پر تقسیم کرتے ہیں:

پہلی نوع:

امام ترمذیؒ نے اپنی "سنن" میں یہ روایت تخریج کی ہے: "حدثنا أبو بكر بن أبي النضر البغدادي، قال: حدثنا علي بن الحسن، هو ابن شقيق، عن عبد الله بن المبارك، عن معمر بن سَمَاك بن الفضل، عن وهب بن منبه، عن عبد الله بن عمرو أن النبي ﷺ قال له: "اقرأ القرآن في أربعين". هذا حديث حسن غريب، وروى بعضهم عن معمر، عن سَمَاك بن الفضل، عن وهب بن منبه أن النبي ﷺ أمر عبد الله بن عمرو أن يقرأ القرآن في أربعين."

لہ غریب الحدیث لابن الجوزي، (باب العين مع الزاء، ۹۱/۲)۔

لہ غریب الحدیث لابن قتيبة، (۷۶۰/۳)۔

لہ سنن الترمذی، (۲۹۴۷)۔

دوسری نوع:

اسی مضمون کی روایت امام عبدالرزاقؒ نے اپنی ”مصنف“ؒ میں بھی تخریج کی ہے، جسے امام نسائیؒ نے ”فضائل القرآن“ؒ میں اور امام ابو داؤدؒ نے اپنی ”سنن“ؒ میں نوح بن حبیب کے واسطے سے امام عبدالرزاقؒ سے تخریج کیا ہے، اس کے بعد امام بیہقیؒ نے ”شعب الایمان“ؒ میں یہی روایت ابو علی الروزباری عن ابی بکر بن داسہ کے واسطے سے امام ابو داؤدؒ سے تخریج کیا ہے۔ ”مصنف عبدالرزاق“ کی روایت یہ ہے: ”أخبرنا معمر عن سماك بن الفضل عن وهب بن منبه عن عبد الله بن عمرو أنه قال رسول الله ﷺ في كم يقرأ القرآن؟ قال: ”في أربعين“. قال: فإنني أطيق أكثر من ذلك. قال: ”في شهر“. قال: إنني أطيق أكثر من ذلك. قال: ”في خمس عشرة“. ثم قال: ”في عشر“. ثم قال: ”في سبع“. لم ينزل من سبع“.

۱۔ مصنف عبدالرزاق، (كتاب فضائل القرآن، ۳/۳۵۶، رقم: ۵۹۵۷)۔

۲۔ فضائل القرآن، (في كم يقرأ القرآن، ۱/۱۲۱، رقم: ۹۳)۔

۳۔ سنن أبي داؤد، (أبواب القراءات، ۵/۶۳، رقم: ۲۹۴۷)۔

۴۔ شعب الایمان، (التاسع عشر، ۳/۴۷۷، رقم: ۱۹۷۶)۔

④ ”حال مرتحل“ افضل عمل ہے

ذكر في ”الزهد والرقائق لابن المبارك“: ”أخبركم أبو عمر بن حيوية قال: أخبرنا يحيى قال حدثنا الحسين، قال أخبرنا عبد الله قال: أخبرنا أيضاً، يعني إسماعيل بن رافع، عن رجل من الإسكندرية، قال: قيل: يا رسول الله! أي العمل أفضل؟ قال: ”الحال المرتحل“ قال: قيل له: ما الحال المرتحل؟ قال: ”الخاتم المفتوح“ قال ابن صاعد: وقد رواه صالح المري، عن زرارة بن أوفى عن ابن عباس رض، عن النبي صلی اللہ علیہ وسلم بنحوه [كذا في الأصل وفي المتن الأخرى بقتادة بين المري وزرارة كما سيأتي].^ل

ترجمہ: ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا کہ کون سا عمل افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب ارشاد فرمایا: ”حال مرتحل“۔ لوگوں نے پوچھا کہ حال مرتحل کیا چیز ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ختم کرنے والا اور (ساتھ ہی) شروع کرنے والا۔“

اہم وضاحت:

روایت لفظ ”الخاتم المفتوح“ (ختم کرنے والا اور ساتھ ہی شروع کرنے والا) اور اس کے ہم معنی مضامین کے پیش نظر زیر بحث ہے، یعنی وہ روایات زیر تحقیق ہیں جن میں لفظ ”الخاتم المفتوح“ کے ہم معنی الفاظ ہوں، اور روایت کا ابتدائی حصہ اس مقام پر ہمارا موضوع نہیں ہے، البتہ ابتدائی حصے کی

لہ الزهد والرقائق، (باب ماجاء في ذم التنعم في الدنيا، ص: ۲۷۶، رقم: ۸۰۰)۔

مختصر تحقیق ضمناً آئے گی۔^۱

”الخاتم المفتاح“ کے مضمون پر مشتمل روایات:
تسہیل ان روایات کو دو انواع پر تقسیم کرتے ہیں۔

پہلی نوع:

علامہ سیوطیؒ نے ”الإتقان في علوم القرآن“^۲ میں اسی مضمون کی مرفوع روایت ”دارمی“ کے حوالہ سے ذکر کی ہے، روایت یہ ہے: ”وأخرج الدارمي بسند حسن عن ابن عباس عن أبي بن كعب أن النبي ﷺ كان إذا قرأ ﴿قل أعوذ برب الناس﴾ افتتح من الحمد ثم قرأ من البقرة إلى ﴿أولئك هم المفلحون﴾ ثم دعا بدعاء الختمه ثم قام“۔

علامہ ابن الاثیرؒ ”النهاية في غريب الحديث والأثر“^۳ میں زیر بحث روایت نقل کرنے لکھتے ہیں: ”وكذلك قرأ أهل مكة إذا ختموا القرآن بالتلاوة، ابتدأوا، وقرأوا الفاتحة، وخمس آيات من أول سورة البقرة [إلى] ﴿وأولئك هم المفلحون﴾ ثم

۱۔ حافظ ابن قیم الجوزیؒ نے ”الحال المرتحل“^۴ کی دوسری تفسیر کی ہے، اور اس کی تردید کی ہے کہ اس سے یہ مراد لیا جائے کہ ”قرآن ختم کرنے والا اور ساتھ ہی شروع کرنے والا“، ملاحظہ فرمائیں:

”وفهم بعضهم من هذا أنه إذا فرغ من ختم القرآن قرأ فاتحة الكتاب وثلاث آيات من سورة البقرة، لأنه حل بالفراغ وارتحل بالشروع وهذا لم يفعله أحد من الصحابة ولا التابعين ولا استحبه أحد من الأئمة، والمراد بالحديث الذي كلما حل من غزاة ارتحل في أخرى أو كلما حل من عمل ارتحل إلى غيره تكميلاً له كما كمل الأول وأما هذا يفعله بعض القراء فليس مراد الحديث قطعاً وباللغة التوفيق“۔ (فتاویٰ في بيان فضل الأعمال، ۶/۳۴۴)۔

آئندہ عبارات سے حافظ ابن قیمؒ کے دلائل کی تردید ثابت ہوتی ہے، واللہ اعلم۔

۲۔ الإتقان في علوم القرآن، (النوع الخامس والثلاثون، ۱۰/۱۱۳)۔

۳۔ لم أجده في ”السنن للدارمي“۔

۴۔ النهاية، (باب الحاء مع اللام، ۸۹۶)۔

یقطعون القراءة“.

دوسری نوع:

امام مقرئ ابن الجزریؒ نے ”النشر فی القراءات العشر“^۱ میں زیر بحث روایت کے مضمون جیسی احادیث تخریج کی ہے، ذیل میں اس کی دوسندیں نقل کی گئی ہیں:

پہلی سند:

”أخبرنا أبو الحسن بن أحمد المقرئ، أنا أبو الحسن علي بن القاسم بن إبراهيم المقرئ الخياط، أنا أبو حفص عمر بن إبراهيم بن أحمد المقرئ الكتاني: قال فلما ختمت ﴿والليل إذا يغشى﴾ على ابن ذؤابة قال لي: كَبُرَ مع كل سورة حتى ختمت ﴿قل أعوذ برب الناس﴾ قال: وقال لي أيضا: اقرأ ﴿الحمد لله رب العلمين﴾ من الرأس، فقرأت خمس آيات من البقرة إلى قوله: ﴿وأولئك هم المفلحون﴾ في عدد الكوفيين، وقال: كذا قرأ ابن كثير على مجاهد، وقرأ مجاهد على ابن عباس وقرأ ابن عباس على أبي فلما ختم ابن عباس، قال: إِسْتَفْتَحْ بالحمد وخمس آيات من البقرة، هكذا قال لي النبي ﷺ حين ختمت عليه“.

دوسری سند:

”أخبرنا الحسن بن أحمد المقرئ، أنا أحمد بن عبد الله الحافظ ثنا عبد الله بن محمد بن جعفر وأبو سعيد عبد الرحمن بن محمد ابن حَسْكَا ومحمد بن إبراهيم بن عَلِيٍّ قالوا: ثنا العباس بن أحمد بن محمد بن عيسى أبو حبيب البرقي، ثنا عبد الوهاب بن فليح، ثنا عبد الملك بن سَعُوَّة، عن خاله وهب بن زَمْعَةَ عن أبيه زَمْعَةَ بن صالح عن عبد الله بن

^۱ له النشر في القراءات العشر، (باب التكبير وما يتعلق به، الفصل الرابع في أمور متعلق بختم القرآن، ۲/ ۴۴۱).

کثیر، عن درباس مولیٰ ابن عباس، وعن مجاهد، قال: عن ابن عباسؓ، عن أبي بن كعب رضي الله عنه، عن النبي ﷺ قال: وقرأ ابن عباس على أبي، وقرأ أبي على رسول الله ﷺ وقال: إنه كان إذا قرأ ﴿قل أعوذ برب الناس﴾ افتتح الحمد، ثم قرأ من البقرة، إلى ﴿وأولئك هم المفلحون﴾ ثم دعا بدعاء الختمه، ثم قام“.

امام مقرئ ابن الجزریؒ سے منقول دوسری سند پر ائمہ کا کلام:

امام المقرئ الجزریؒ نے اس کے بعد اپنی ذکر کردہ دوسری روایت کے کئی طرق تخریج کیے، اور ان طرق میں زمعة سے آخر تک، یعنی: ”زمعة بن صالح عن عبد الله بن كثير، عن درباس أومجاهد، عن ابن عباس عن أبي مرفوعاً“. قدر مشترک ہے۔ سندوں میں مذکور راوی، زمعة بن صالح الجندی کے بارے میں حافظ ذہبیؒ لکھتے ہیں ”ضعفه أحمد، قرنه م باخر“۔^۱ حافظ ابن حجرؒ رقم طراز ہیں: ”ضعيف وحديثه عند مسلم مقرون“۔^۲ اسی طرح ایک راوی، درباس بن دجاجة بھی ہے، جن کے متعلق حافظ ابوحاتمؒ نے ”مجهول“^۳ کہا ہے، لیکن اس جہالت کی تلافی مجاہدؒ سے ہو جاتی ہے، یعنی درباس اور مجاہد دونوں نے یہ روایت ابن عباسؒ سے نقل کی ہے۔

روایت کے اصل کی مختصر تخریج:

جیسا کہ ذکر کیا گیا کہ زیر بحث روایت ”الخَاتِمِ الْمُفْتَحِ“ کے پیش نظر، دراسہ کا موضوع ہے، البتہ روایت کی اصل بہت سے روایتوں سے ثابت ہے، چنانچہ ”سنن ترمذی“^۴،

^۱ لہ الکاشف، (۱/۳۲۵، رقم: ۱۶۶۹)۔

^۲ لہ التقريب، (۲۱۷، رقم: ۲۰۳۵)۔

^۳ لہ الجرح والتعديل، (باب الذال، ۳/۴۱۲، رقم: ۴۳۰۷)۔

^۴ لہ سنن الترمذی، (أبواب القراءة، ۵/۶۳، رقم: ۲۹۴۸)۔

مستدرک حاکم^۱، ”المعجم الكبير“^۲، ”شعب الإيمان“^۳، ”حلیۃ الأولیاء“^۴، ”الأمثال للرامہرمزی“^۵، ان تمام کتابوں میں اس مضمون کی روایت اس ایک طریق سے مروی ہے: ”صالح المُرّی، عن قتادة، عن زُرارة بن أوفی عن ابن عباسؓ قال: قال رجل: يا رسول الله! أي العمل أحبُّ الى الله؟ قال: ”الحال المرتحل“، قال: وما الحال المرتحل؟ قال: ”الذي يضرب من أول القرآن إلى آخره كلما حل ارتحل“. واللفظ للترمذی، فقال: ”هذا حديث غريب لانعرفه من حديث ابن عباس إلا من هذا الوجه، وإسناده ليس بالقوي“.

اس کے بعد امام ترمذیؒ نے یہی روایت اسی سند سے تخریج کی جس میں زُرارة، ابن عباسؓ کے واسطہ کے بغیر روایت نقل کرتے ہیں، پھر لکھتے ہیں: ”وهذا عندي أصح من حديث نصر بن علي عن الهيثم بن الزبيع“.

واضح رہے کہ اصل روایت کے عنوان سے ذکر کردہ تمام روایات میں ”صالح بن بشیر المرّی“ موجود ہے، جن کے بارے میں حافظ ابن حجرؒ نے ”ضعیف“^۶ کہا ہے، اور حافظ ذہبیؒ لکھتے ہیں:

۱۔ جیسا کہ مستدرک حاکم میں ابن عباسؓ کے طریق سے مروی ہے: (كتاب فضائل القرآن ۱۶/۷۵۷، رقم: ۲۰۸۸) اسی طرح ابوبھریرہؓ کے طریق سے بھی مروی ہے، (۱/۷۵۷، رقم: ۲۰۹۰). حافظ ذہبیؒ طریق ابن عباسؓ کے بارے میں ”تلخیص المستدرک“ میں تعقب کرتے ہوئے لکھتے ہیں: ”قلت: صالح متروك“ (۱۶/۷۵۷، رقم: ۲۰۸۸). اسی طرح سند ابوبھریرہؓ کے بارے میں رقم طراز ہیں: ”لم يتكلم عليه الحاکم وهو موضوع على سند الصحيحين ومقدم[الراوي في السند] متكلم فيه والافه منه“ (۱/۷۵۷، رقم: ۲۰۹۰).

۲۔ المعجم الكبير، (أبو نضرة عن ابن عباسؓ، ۱۰۷/۷، رقم: ۱۲۶۱۲).

۳۔ شعب الإيمان، (فصل في إيمان تلاوة القرآن، ۳/۳۸۲، رقم: ۱۹۴۵).

۴۔ حلیۃ الأولیاء، (زُرارة بن أوفی، ۲/۲۶۰).

۵۔ الأمثال للرامہرمزی، (ص: ۱۸۹، رقم: ۸۸).

۶۔ التقریب، (۱/۲۷۱، رقم: ۲۸۴۵).

”الواعظ الزاهد.....،ضعفه،وقال أبو داؤد لا يكتب حديثه“^{له}.

قلت [الراقم]: فظن لي بما نقلته آنفا أن إسناده ضعيف وله توابع كما مر ويجوز في الفضائل .

فقط

⑧ قرآن عربوں کے لہجے میں پڑھو

قال الإمام الطبراني في "المعجم الأوسط": "حدثنا محمد بن جابان، ثنا محمد بن مهران الجمال، نا بَقِيَّةُ بن الوليد، عن حصين بن مالك الفزاري قال: سمعتُ شيخنا وكان قديماً يكنى بأبي محمد، يحدث عن حذيفة بن اليمان ^{رض} قال: قال رسول الله ﷺ: "إقرأوا القرآن بلُحُون العرب وأصواتها، وإياكم ولُحُون أهل الكتابين، وأهل الفسق، فإنه سيَجِيَّ بعدى قومٌ يُرجعون بالقرآن ترجيع الغناء والرهبانية والنوح، لا يجاوزُ حناجرهم، مفتونة قلوبهم وقلوب من يُعجبهم شأنهم".^۱

ترجمہ: "حضرت حذیفہؓ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ قرآن شریف کو عرب کی آواز میں پڑھو، یہود و نصاریٰ اور فاسقوں کی آواز میں مت پڑھو، غنقریب ایک قوم آنے والی ہے، جو گانے، رہبانیت اور نوحہ کر نیوالوں کی طرح سے قرآن شریف کو بنا کر پڑیں گے، وہ تلاوت ذرا بھی ان کے لئے نافع نہیں ہوگی، خود بھی وہ لوگ فتنہ میں پڑیں گے اور جن کو وہ پڑھنا اچھا معلوم ہوگا انکو بھی فتنہ میں ڈالیں گے۔"

واضح رہے کہ امام طبرانی نے جس سند سے اس روایت کی تخریج کی ہے، اس میں بقیہ بن ولید

سے نقل کر نیوالے راوی، محمد بن مهران جمال ہیں۔ مهران

زیر بحث روایت کے توابع یعنی محمد بن مهران کے متابع:

امام بیہقیؒ نے "شعب الإیمان" ^۲ میں یہ روایت اپنی جس سند سے تخریج کی ہے، اس میں بقیہ بن ولید سے روایت نقل کرنے والے دوراوی ہیں: ولید بن عتبہ دمشقی اور اسحاق بن ابراہیم، گویا ولید

۱۔ المعجم الأوسط، (۷/۱۸۳)، رقم: (۷۲۲۳)۔

۲۔ شعب الإیمان، (۴/۲۰۸)، رقم: (۲۴۰۶)۔

اور اسحاق دونوں نے محمد بن مہران جمال کی متابعت کی ہے، بقیۃ سے روایت نقل کرنے میں۔

محمد بن نصرؒ نے ”مختصر قیام اللیل“ؒ میں اس روایت کو کیا اپنی سند سے تخریج کیا ہے، اس میں بھی اسحاق نے محمد بن مہران کی متابعت کی ہے، یعنی بقیۃ سے اسحاق نے روایت نقل کی ہے۔ حافظ ابن کثیرؒ نے بھی ”تفسیر ابن کثیر“ؒ میں یہی روایت، امام ابو عبید قاسم بن سلامؒ کی سند سے نقل کی ہے، جس میں محمد بن مہران کا متابع، نعیم بن حماد ہے، یعنی نعیم بن حماد اس روایت کو بقیۃ سے نقل کرتے ہیں، اور اسی روایت کو اسی سند کے ساتھ علامہ ابن کثیرؒ نے اپنی کتاب ”فضائل القرآن“ؒ میں ابو عبید قاسم بن سلامؒ کی سند سے تخریج کیا ہے۔

حافظ ابن عدیؒ نے بھی ”الکامل فی الضعفاء“ؒ میں حافظ طبرانیؒ کی زیر بحث روایت کا تابع اپنی سند سے تخریج کیا ہے، جس میں سعید بن عمرو نے محمد بن مہران الجمال کی متابعت کی ہے، دوسرے لفظوں میں سعید بن عمرو نے یہی روایت بقیۃ سے نقل کی ہے۔
روایت اور رجال حدیث (یعنی بقیۃ، حصین اور ابو محمد) پر ائمہ کا کلام:

اب تک ذکر کردہ تمام سندیں بقیۃ بن ولید پر مشترک ہو جاتی ہیں اور یہ بقیۃ بن ولید تدلیس روایت میں مشہور و معروف ہیں، جیسا کہ ائمہ کرام کے اقوال سے واضح ہے جو عنقریب آنے والے ہیں، اس کے

۱۔ مختصر قیام اللیل، (ص: ۱۳۵)۔

۲۔ تفسیر ابن کثیر، (مقدمة ۱/۹۱)۔

۳۔ قاسم بن محمد نے اپنی کتاب ”فضائل القرآن“ میں یہ روایت تخریج کی ہے (ص: ۱۶۵)، اسی طرح ابو عبد اللہ محمد بن الوضاح بن یزید مروانی (۲۶۸ھ) نے اپنی کتاب ”البدع“ میں یعقوب کے طریق سے یہ روایت تخریج کی ہے جس میں کعب نے مہران کی متابعت کی ہے (ص: ۹۳)۔

۴۔ فضائل القرآن، (باب من لم یتغن بالقرآن، ۱/۱۱۴)۔

۵۔ الکامل فی الضعفاء، (۲/۲۷۶-۲۷۳، رقم: ۳۰۲)۔

۶۔ محمد بن الوضاح نے اپنی کتاب ”البدع“ میں کعب عن محمد بن مہران الجمال عن بقیۃ کے طریق کے مطابق اپنی سند سے اس روایت کو تخریج کیا ہے (ص: ۹۳)، اسی طرح قاسم بن سلام نے اپنی کتاب ”فضائل القرآن“ میں اپنی سند سے اس روایت کو تخریج کیا ہے (ص: ۱۶۵)، ابن الاثیر نے جامع الاصول میں رزین کی نسبت سے اس روایت کو تخریج کیا ہے (۱۴/۳، رقم: ۹۱۱)۔

باوجود شعبہ ”نے بقیۃ سے یہی روایت نقل کی ہے۔ واضح رہے کہ شعبہ ”تدلیس کے بارے میں بہت سخت نکیر فرماتے ہیں، اس کے باوجود مدلس راوی، بقیۃ سے روایت نقل کرنا دلیل ہے کہ شعبہ کے نزدیک بقیۃ کی یہ روایت قابل اعتبار ہے، چنانچہ حافظ بن عدی ”خاص اس روایت کی تخریج کے بعد لکھتے ہیں: ”سمعتُ الحُسَینَ یقول: سمعتُ محمد بن عوف یقول: روى هذا الحديث شعبۃ عن بقیۃ“۔

طبرانیؒ کی مذکورہ روایت میں بقیۃ بن ولید کو ائمہ کرام نے مفرد قرار دیا گیا ہے، اس کے ساتھ ساتھ سند میں موجود **أبو محمد** کو مجہول کہا گیا ہے، چنانچہ امام بیہقیؒ نے تخریج روایت کے بعد لکھا ہے: ”قال بقیۃ: لیس له إلا حدیث واحد وهو من أهل إفريقية“۔^۱ حافظ طبرانیؒ تخریج روایت کے بعد رقم طراز ہیں: ”لایروی هذا الحديث عن حذیفة إلا بهذا الإسناد، تفرد به بقیۃ“۔^۲ علامہ **ہیکمی**ؒ ”مجمع الزوائد“^۳ میں ”المعجم الأوسط“ کی مذکورہ روایت نقل کر کے لکھتے ہیں: ”وفیه راو لم یسم وبقیۃ ایضاً“۔

حافظ ابن الجوزیؒ نے ”العلل المتناهیة“^۴ میں، اپنی سند سے ابن عدی کے طریق کے مطابق یہی روایت تخریج کی ہے اور لکھا ہے: ”هذا حدیث لا یصح وأبو محمد مجہول وبقیۃ یروی عن حدیث الضعفاء یدلّسهم“۔^۵ حافظ زین الدین عبدالرؤف مناویؒ نے ”التیسیر بشرح الجامع الصغیر“^۶ میں اس روایت کو ذکر کر کے لکھتے ہیں: ”وفیه مجہول والحدیث منکر“۔

طبرانیؒ کی اس روایت میں ایک راوی **حصین بن مالک الفزاری** ہے، جن کے بارے میں حافظ **نوشہ**ؒ نے جرح کی ہے، اور حافظ ابن حجرؒ نے اس پر اعتماد کیا ہے، چنانچہ حافظ **نوشہ**ؒ نے

نوشہ

^۱ لشعب الإیمان، (۲۰۸/۴)، رقم: (۲۴۰۶)۔

^۲ المعجم لأوسط، (۱۸۳/۷)، رقم: (۷۲۲۳)۔

^۳ مجمع الزوائد، (۳۵۱/۷)، رقم: (۱۱۶۹۳)۔

^۴ العلل المتناهیة، (۱۱۸)، رقم: (۱۶۰)۔

^۵ التیسیر بشرح الجامع الصغیر، (حرف الهمزة، ۱/۳۸۹)۔

”میزان الاعتدال“^۱ میں ”نصین بن مالک الفزازی“ کے ترجمہ میں لکھا ہے: ”حصین بن مالک عن رجل عن حذيفة: ”إقرء القرآن بلحون العرب وأصواتها“. تفرد عنه بقية، ”ليس بمُعتمد والخبر منكر“. حافظ ابن حجر^۲ نے ”لسان الميزان“^۳ میں یہی تفصیل ”نصین بن مالک الفزازی“ کے ترجمہ میں ذکر کی ہے۔

مشترک سند میں موجود نصین بن مالک الفزازی اور ابو محمد کے بارے میں مختصر کلام آچکا ہے، اب بقیہ بن ولید کے بارے میں ائمہ رجال کا کلام ملاحظہ فرمائیں:

أَبُو يُحْمَدَ بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ صَائِدِ بْنِ كَعْبِ الْكَلَاعِيِّ کے بارے میں ائمہ کے اقوال ملاحظہ ہوں:

حافظ عبد الرحمن بن ابی حاتم ”الجرح والتعديل“^۴ میں اپنی سند سے لکھتے

ہیں: ”سُئِلَ يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ عَنْ بَقِيَّةِ بْنِ الْوَلِيدِ، قَالَ: إِذَا حَدَّثَ عَنْ الثَّقَاتِ مِثْلَ صَفْوَانَ بْنِ عَمْرٍو وَغَيْرِهِ، فَأَمَّا إِذَا حَدَّثَ عَنْ أَوْلَئِكَ الْمَجْهُولِينَ فَلَا، وَإِذَا كُنِيَ وَلَمْ يَسْمَ، فَلَيْسَ يَسَاوِي شَيْئًا“۔ اسی طرح حافظ عبد الرحمن، عبد اللہ بن احمد بن حنبل^۵ سے نقل کرتے ہیں: ”سُئِلَ أَبِي

عَنْ بَقِيَّةٍ، وَإِسْمَاعِيلَ بْنِ عِيَّاشٍ، فَقَالَ: بَقِيَّةٌ أَحَبُّ إِلَيَّ إِذَا حَدَّثَ عَنْ قَوْمٍ لَيْسُوا بِمَعْرُوفِينَ فَلَا، يَعْنِي لَا تَقْبَلُوهُ“۔ اسی قسم کا تبصرہ عبد الرحمن، یحییٰ بن معین^۶ سے بھی نقل کرتے ہیں، حافظ بن حجر^۷ موصوف کے متعلق ”التقريب“^۸ میں لکھتے ہیں: ”صدوق، كثير التدليس عن الضعفاء“۔ حافظ

ذہبی ”الکاشف“^۹ میں رقم طراز ہیں: ”وثقه الجمهور فيما سمعه من الثقات“۔

قلت [الراقم]: الخبر منكر كما قال الذهبي لكن يرويه شعبة عن بقية كما مر

فلا بأس بجوازه في الترغيب والترهيب.

^۱ ميزان الاعتدال، (۲/۳۱۳، رقم: ۶۰۹۲)۔

^۲ لسان الميزان، (۳/۲۱۹، رقم: ۲۶۳۱)۔

^۳ الجرح والتعديل، (۲/۳۵۹، رقم: ۱۷۲۸)۔

^۴ التقريب، (۱۲۶، رقم: ۷۳۴)۔

^۵ الكاشف، (۱/۱۶۰، رقم: ۶۲۶)۔

⑨ تلاوت قرآن میں ممنوع لُحُون سے احتراز

قال محمد بن نصر في "مختصر قيام الليل": حدثنا إسحاق، أخبرنا بَقِيَّةٌ، حدثني حصين بن مالك، قال: سمعتُ شيخنا يَكْنَى أبا محمد وكان قديماً يحدث عن حذيفة بن اليمان رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: "إِقْرُءُوا الْقُرْآنَ بِلُحُونِ الْعَرَبِ وَأَصْوَاتِهَا وَلَا تَقْرُءُوا الْقُرْآنَ بِلُحُونِ أَهْلِ الْعَشَقِ وَأَهْلِ الْكِتَابَيْنِ، فَإِنَّهُ سَيَجِيءُ مِنْ بَعْدِي قَوْمٌ يَرَجِعُونَ بِالْقُرْآنِ تَرْجِيعَ الْغِنَاءِ وَالرَّهْبَانِيَّةِ وَالنُّوحِ، لَا يُجَاوِزُ إِيْمَانُهُمْ حَنَاجِرَهُمْ، مَفْتُونَةٌ قُلُوبُهُمْ وَقُلُوبُ الَّذِينَ يُعْجِبُهُمْ شَأْنُهُمْ".^۱

ترجمہ: "حضرت حذیفہؓ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ قرآن شریف کو عرب کی آواز میں پڑھو، عشق بازوں اور یہود و نصاریٰ کی آواز میں مت پڑھو، میرے بعد عنقریب ایک قوم آنے والی ہے، جو گانے، رہبانیت اور نوحہ کرنے والوں کی طرح سے قرآن شریف کو بنانا کر پڑیں گے، ان کا ایمان ان کے حلق سے نیچے بھی نہیں اترے گا، ان کے دل بھی فتنہ میں پڑ جائیں گے اور جن قلوب کو ان کا پڑھنا اچھا معلوم ہوگا وہ بھی فتنہ کا شکار ہو جائیں گے۔"

قلت [الراقم]: دراسة التحقيق لفظ الحديث: "إِيَّاكُمْ وَلُحُونِ أَهْلِ الْعَشَقِ" ذكره الحكيم الترمذي في "النوادر" والحافظ ابن الأثير في "جامع الأصول" معزواً إلى رزين ولم أجده مسنداً كذا، بل بلفظ: "لا تقرأوا القرآن بلحون أهل العشق". كما يلي.

^۱ مختصر قيام الليل، (باب الترجيع في القراءة، ۱۳۵۰).

اہم وضاحت:

واضح رہے کہ اس روایت کی تفصیلی تخریج پہلے گزر چکی ہے، بعض مقامات میں متن حدیث ان الفاظ کو بھی شامل ہے: ”إِيَّاكُمْ وَلُحُونُ أَهْلِ الْعَشَقِ“۔ (یعنی اس سے بچو کہ جس طرح عاشق غزلوں کی آواز بنا کر پڑھتا ہے)، ذیل میں ان الفاظ پر مشتمل روایت کی تحقیق کی گئی ہے۔

”إِيَّاكُمْ وَلُحُونُ أَهْلِ الْعَشَقِ“ کے الفاظ کے ساتھ یہ روایت ”جامع الأصول لابن الأثير الجَزَرِي“^۱ اور ”نوادِر الأصول لأبي عبد الله محمد الحكيم الترمذي“^۲ میں موجود ہے، واضح رہے کہ ابن الأثير الجَزَرِي نے ”زَرِين“ کے حوالہ سے یہ روایت ذکر کی ہے، البتہ مجھے یہ روایت ان الفاظ کے ساتھ مسنداً نہیں ملی، اس سے ملتے جلتے الفاظ: ”وَلَا تَقْرَأُوا الْقُرْآنَ بِلُحُونِ أَهْلِ الْعَشَقِ وَأَهْلِ الْكُتَابَيْنِ“۔ ”مختصر قیام اللیل“ کی مذکورہ روایت میں ہے، اور دیگر متون حدیث میں زیر بحث جزء، یعنی: ”لَا تَقْرَأُوا الْقُرْآنَ بِلُحُونِ أَهْلِ الْعَشَقِ“ کے بجائے یہ الفاظ ہیں: ”إِقْرَأُوا الْقُرْآنَ بِلُحُونِ الْعَرَبِ وَأَصْوَاتِهَا، وَإِيَّاكُمْ وَلُحُونِ أَهْلِ الْكُتَابَيْنِ وَأَهْلِ الْفَسَقِ.....“۔ جس کی تفصیلی تخریج پہلے گزر چکی ہے۔

^۱ جامع الأصول، (۳/۱۴، رقم: ۹۱۱)۔

^۲ نوادر الأصول، (الأصل الثالث والخمسون والمائتان ص: ۳۳۴)۔

(۱۰) قرآن کو اچھی آواز سے مزین کرو

قال الإمام أبو داود: حدثنا عثمان بن أبي شيبة، حدثنا جرير، عن الأعمش، عن طلحة، عن عبد الرحمن بن عوسجة عن البراء بن عازب رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: "زَيِّنُوا الْقُرْآنَ بِأَصْوَاتِكُمْ".^۱
ترجمہ: "حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ اچھی آواز سے قرآن شریف کو مزین کرو۔"
امام ابوداؤدؒ کی اس روایت کے بہت سے توالیع اور شواہد ہیں۔

توالیع:

عثمان بن ابی شیبہ کا متابیع:

"سنن أبی داؤد" میں جریر سے نقل کرنے والا راوی عثمان بن ابی شیبہ ہے اور "سنن النسائی" میں جریر سے علی بن حجر نے یہی روایت نقل کی ہے۔^۲

اعمش کے متابیع:

أبو داؤد کی روایت میں طلحہ بن مصرف سے اعمش نے روایت نقل کی ہے، یہی روایت شعبہ نے بھی طلحہ بن مصرف سے نقل کی ہے۔

شعبہ کی روایتوں میں، "سنن النسائی"، "صحیح ابن خزيمة"،^۳ اور "سنن ابن

^۱ سنن أبی داؤد، (۲/۲۵۷، رقم: ۱۴۶۳)۔

^۲ سنن النسائی، (۲/۱۸۰، رقم: ۱۰۱۶)۔

^۳ سنن النسائی، (۲/۱۸۰، رقم: ۱۰۱۶)۔

^۴ صحیح ابن خزيمة، (۲/۲۴، رقم: ۱۵۵۱)۔

”ماجہ“^۱ میں، شعبہ سے نقل کرنے والا راوی سہی ہے، اور ”مسند أبي داود الطيالسي“^۲ میں، ابوداؤد الطيالسی خود شعبہ سے روایت نقل کرنے والے ہیں۔ اسی طرح ”صحیح ابن خزيمة“^۳ اور ”سنن ابن ماجہ“^۴ کی ایک دوسری روایت میں محمد بن جعفر نے شعبہ سے روایت نقل کی ہے۔

اسی طرح منصور نے بھی اعمش کی متابعت کی ہے، یعنی منصور نے بھی طلحہ بن مصرف سے روایت نقل کی ہے، یہ روایت ”مسند أحمد“^۵ ”سنن الدارمی“^۶ اور ”صحیح ابن حبان“^۷ میں موجود ہے، اور تینوں میں منصور سے نقل کرنے والا راوی سفیان ہے۔

جریر کا متابع:

ابوداؤد کی روایت میں اعمش سے نقل کرنے والا راوی جریر ہے، یہی روایت حمید بن عبد الرحمن نے ”مسند أحمد“^۸ میں، اور ”المُصَنَّف لابن أبي شيبة“^۹ میں حفص بن غياث اور کعب، تینوں نے اعمش سے روایت نقل کر نیوالے میں جریر کی اتباع کی ہے۔

طلحہ بن مصرف کا متابع:

”سنن أبي داود“ میں عبد الرحمن بن عوف سے نقل کرنے والا راوی طلحہ بن مصرف ہے، اسی

^۱ سنن ابن ماجہ، (۱/۴۶۶، رقم: ۱۳۴۲)۔

^۲ مسند أبي داود الطيالسي، (۲/۱۰۳، رقم: ۷۷۴)۔

^۳ صحیح ابن خزيمة، (۳/۲۴، رقم: ۱۵۵۱)۔

^۴ سنن ابن ماجہ، (۱/۴۶۶، رقم: ۱۳۴۲)۔

^۵ مسند أحمد، (۷/۳۴۴، رقم: ۱۸۸۱)۔

^۶ سنن الدارمی (التغني بالقرآن، ۲/۵۶۵، رقم: ۳۵۰۰)۔

^۷ صحیح ابن حبان بترتيب ابن بلبان، (۳/۲۵، رقم: ۷۴۹)۔

^۸ مسند أحمد، (۷/۳۱۰، رقم: ۱۸۶۸۸)۔

^۹ المصنف لابن أبي شيبة، (۱۵/۴۳۹، رقم: ۳۰۵۵۶)۔

طرح ”مسند أبي يعلى الموصلي“^۱ میں یہی روایت طلحہ بن نافع نے عبد الرحمن بن عوسجہ سے نقل کی ہے، یعنی طلحہ بن نافع نے طلحہ بن مصرف کی متابعت کی ہے۔

عبد الرحمن بن عوسجہ کا متابع:

”سنن أبي داود“ میں عبد الرحمن، براء بن عازب سے روایت نقل کرنے والا ہے اور ”مسند أبي يعلى الموصلي“^۲ کی ایک روایت میں اوس بن صمغ، براء بن عازب سے یہی روایت نقل کرتے ہیں، یعنی نقل روایت میں اوس، عبد الرحمن کا متابع ہے۔

أبو داود شریف کی روایت کے شواہد:

”سنن أبي داود“ کی روایت میں نقل کرنے والا صحابی براء بن عازب ہے اور ”صحیح ابن حبان“^۳ میں ابو ہریرہؓ اور ”مسند بزار“^۴ میں ابو سلمہ عن ابيہ مرفوعاً یہی روایت مذکور ہے۔

قلت [الراقم]: فمظهر لي بما ذكرته آنفاً أنه حديث صحيح كما أخرجه الحافظ ابن حبان والحافظ ابن خزيمة في صحيحيهما.

۱/۲

^۱مسند أبي يعلى الموصلي، (۳/۲۴۵، رقم: ۱۶۸۶)۔

^۲مسند أبي يعلى الموصلي، (۳/۲۵۸، رقم: ۱۷۰۶)۔

^۳صحیح ابن حبان بترتيب ابن بلبان (۳/۲۷، رقم: ۷۴۹)۔

^۴مسند البزار، (۳/۲۴۳، رقم: ۱۰۳۵)۔

⑪ اچھی آواز سے حسنِ قرآن دوبالا ہو جاتا ہے

قال الخافظ الدارمي في "سُنَّته": "حدثنا محمد بن بكر ثنا صدقة بن أبي عمران، عن عَلْقَمَةَ بن مِرْثَد، عن زَادَان أبي عمر، عن البراء بن عازب رضي الله عنه قال: سمعتُ رسول الله ﷺ يقول: "حَسِّنُوا القرآن بأصواتكم فَإِنَّ الصَّوتَ الْحَسَنَ يَزِيدُ القرآن حُسْنًا".^۱

ترجمہ: "براء بن عازب" نے حضور اقدس ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ اپنی آواز سے قرآن شریف کو مزین کرو کیونکہ اچھی آواز سے قرآن شریف کا حسن دوبالا ہو جاتا ہے۔

اہم وضاحت:

روایت لفظ "فَإِنَّ الصَّوتَ الْحَسَنَ يَزِيدُ القرآن حُسْنًا"۔ (اچھی آواز سے قرآن شریف کا حسن دوبالا ہو جاتا ہے) اور اس کے ہم معنی مضامین کے پیش نظر زیر بحث ہے، اور روایت کا ابتدائی حصہ "حَسِّنُوا القرآن بأصواتكم"۔ اس مقام پر ہمارا موضوع نہیں ہے، البتہ اس ابتدائی حصے کی تحقیق پہلے گزر چکی ہے۔

روایت کے توابع:

"سنن الدارمي" کی مذکورہ روایت، نیز "شُعَبُ الْإِيمَانِ لِلْبَيْهَقِيِّ"^۲ اور "طبقات المُحدثين بِأَصْبَهَانَ لِأَبِي الشَّيْخِ الْأَصْبَهَانِيِّ"^۳ میں محمد بن بکر بن عثمان البرساتی، صدقة بن ابی عمران الکوفی سے روایت نقل کرنے والے ہیں، اسی طرح "الفوائد لِأَبِي الْقَاسِمِ تَمَامِ بْنِ

^۱ سنن الدارمي، (کتاب فضائل القرآن، باب التغني بالقرآن، ص: ۲۱۹۴، رقم: ۳۵۴۴)۔

^۲ شُعَبُ الْإِيمَانِ، (التاسع عشر، فصل في تحسين الصوت بالقراءة، ۳/ ۴۶۱، رقم: ۱۹۵۵)۔

^۳ طبقات المُحدثين بِأَصْبَهَانَ، (أبو يعقوب إسحاق بن إبراهيم بن إبراهيم، ۴/ ۱۱۰، رقم: ۱۰۹۶)۔

محمد [ؐ] اور ”شُعَبُ الْإِيمَانِ لِلْبَيْهَقِيِّ“ [ؑ] کی ایک دوسری سند میں سَلَمَةُ بْنُ سَعِيدٍ، ”مُسْتَدْرَكُ حَاكِمِ“ [ؒ] میں أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّمُرَقَنْدِيُّ، یہ دونوں راوی، صدقة بن أبي عمران سے یہ روایت نقل کرتے ہیں، غرضیکہ سَلَمَةُ بْنُ سَعِيدٍ اور أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللَّهِ نے صدقة سے روایت نقل کرنے میں زیر بحث سند میں مذکور محمد بن بکر کی متابعت کی ہے۔

رجال سند الدارمی :

(۱) محمد بن بکر بن عثمان البُرساتِي :

قال الحافظ ابن حجر [ؑ] : ”صَدُوقٌ قَدْ يُخْطِئُ“ .

وقال الحافظ الذهبي : ”ثقة صاحب حديث“ . ^۵

(۲) صَدَقَةُ بْنُ أَبِي عِمْرَانَ الْكُوفِيِّ ، قَاضِي الْأَهْوَازِ :

قال الحافظ ابن حجر [ؑ] : ”صَدُوقٌ“ .

وقال الحافظ الذهبي : ”لَيْنٌ“ . ^۶

(۳) عَلَقَمَةُ بْنُ مَرْثَدٍ ، الْحَضْرَمِيُّ ، أَبُو الْحَارِثِ الْكُوفِيُّ :

قال الحافظ الذهبي [ؑ] والحافظ ابن حجر ”ثقة“ . ^۹

^۱ فوائد تمام ، (رقم: ۱۰۷۱) .

^۲ شعب الإيمان ، (التاسع عشر ، فصل في تحسين الصوت بالقراءة ، ۳/ ۴۶۱ ، رقم: ۱۹۵۵) .

^۳ مستدرک حاکم ، (کتاب فضائل القرآن ، ۱/ ۷۶۸ ، رقم: ۲۱۲۵) .

^۴ التقریب ، (۴۷۰ ، رقم: ۵۷۶۰) .

^۵ الکاشف ، (۳/ ۲۴ ، رقم: ۴۸۱۴) .

^۶ التقریب ، (۲۷۵ ، رقم: ۲۹۱۶) .

^۷ الکاشف ، (۲/ ۲۷ ، رقم: ۲۴۰۴) .

^۸ الکاشف ، (۲/ ۲۷۷ ، رقم: ۳۹۲۸) .

^۹ التقریب ، (۳۹۷ ، رقم: ۴۶۸۲) .

(۴) زاذان أبو عمر الكندي البزار:

قال الحافظ الذهبي^{لہ}: ”ثقة“.

وقال الحافظ ابن حجر^{لہ}: ”صدوق يرسل وفيه شيعية“.

روایت کے شواہد:

پہلی نوع:

”سنن دارمي“ کی مذکورہ حدیث پر مشتمل مضمون حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ سے مروی ہے، جسے حافظ طبرانیؒ نے ”المعجم الكبير“^{لہ} میں تخریج کیا ہے: ”حدثنا يحيى بن أيوب العلاف المصري، ثنا أبو صالح الحراني، ثنا سعيد بن زربي، حدثني حماد بن أبي سليمان، عن إبراهيم، عن علقمة بن قيس، قال: كنت رجلاً قد أعطاني الله حسن الصوت بالقرآن، فكان ابن مسعودؓ يرسل إلي فأقرأ عليه القرآن فكنث إذا فرغت من قراءتي، قال: زدنا من هذا، فذاك أبي وأمي فإني سمعت رسول الله ﷺ يقول: ”حسن الصوت زينة القرآن“.

”مجموع الزوائد“^{لہ} میں ”المعجم الكبير“ کی مذکورہ روایت نقل کر کے لکھتے ہیں: ”رواه الطبراني، وفيه: سعيد بن أبي زربي^{لہ}، وهو ضعيف“.

^{لہ} الكاشف، (۱/۳۱۶، رقم: ۱۶۱۶).

^{لہ} التقریب، (۲۱۳، رقم: ۱۹۷۲).

^{لہ} المعجم الكبير، (۵/۵۹، رقم: ۹۸۸۱).

^{لہ} مجمع الزوائد، (كتاب التفسير، باب القراءة بالصوت الحسن، ۷/۳۵۶، رقم: ۱۱۷۰۸).

۵۰ واضح رہے کہ ہمارے پاس ”مجمع الزوائد“ کے موجودہ نسخہ (دار الفکر، تحقیق عبداللہ محمد الدرویش، ط: ۱۴۲۶ھ) میں سعید بن ابی زربی لکھا ہے، لیکن صحیح سعید بن زربی ہے، جیسا کہ ”المعجم الكبير“ کی سند میں لکھا ہوا ہے، اور سعید بن زربی کی کنیت ابو سعید ہے نہ کہ ابو زربی، دیکھیے: تہذیب الکمال، (۷/۱۸۹، رقم: ۲۲۵۱).

دوسری نوع:

”سنن الدارمی“ کے مضمون پر مشتمل ایک دوسرا شاہد حافظ طبرانیؒ نے ”المعجم الأوسط“^۱ میں نقل کیا ہے: ”حدَّثنا محمد بن إبراهيم العسال، ثنا إسماعيل بن عمرو، ثنا محمد بن مروان عن ابن جريج، عن غطاء، عن ابن عباسؓ، قال: قال رسول الله ﷺ: ”لِكُلِّ شَيْءٍ حِلْيَةٌ وَحِلْيَةُ الْقُرْآنِ حُسْنُ الصَّوْتِ“. لم يرو هذا الحديث عن ابن جريج إلا محمد بن مروان.“

حافظ دمشقیؒ ”مجمع الزوائد“^۲ میں ”المعجم الأوسط“ کی روایت نقل کر کے لکھتے ہیں:

”رواه الطبراني في الأوسط، وفيه: إسماعيل بن عمرو البجلي، وهو ضعيف“.

قلت [الراقم]: فظن لي بما نقلته آنفا أنه حديث صحيح كما أخرج الحاكم في ”المستدرک علی الصحیحین“، وله شواهد والله أعلم.

منظر

۱/۲۹۳

۱۔ المعجم الأوسط، (باب الميم، من إسمه محمد، ۷/۲۹۳، رقم: ۷۵۳۱)۔

۲۔ مجمع الزوائد، (كتاب التفسير، باب القراءة بالصوت الحسن، ۷/۳۵۴، رقم: ۱۱۷۰۵)۔

⑫ زاذان گویا کی توبہ

قال عبد الله بن أحمد بن محمد بن قدامة المقدسي في كتاب "التوايين" (توبة زاذان الكندي: وروى عن عبد الله بن مسعود رضي الله عنه أنه مَرَدَاتٌ يوم في موضع من نواحي الكوفة، فإذا فتيان فساق قد اجتمعوا يشربون وفيهم مُغْنٌ يقال له: زاذان، يضرب ويُغْنِي وكان له صوت حَسَنٌ، فلما سمع ذلك عبد الله قال: ما أحسن هذا الصوت، لو كان بقراءة كتاب الله، وجعل الرءاء على رأسه ومضى، فسمع زاذان قوله، فقال: **من كان هذا؟** قالوا: عبد الله بن مسعود صاحب رسول الله ﷺ، قال: **وأي شيء قال؟** قالوا: قال: ما أحسن هذا الصوت، لو كان بقراءة كتاب الله، فقام وضرب بالعود على الأرض فكسره ثم أسرع فأدركهم وجعل المنديل في عنق نفسه وجعل ييكي بين يدي عبد الله بن مسعود، فاعتنقه عبد الله بن مسعود وجعل ييكي كل واحد منهما، ثم قال عبد الله: كيف لأحب من قد أحبه الله عز وجل، فتاب إلى الله عز وجل من ذنوبه ولازم عبد الله بن مسعود حتى تعلم القرآن وأخذ حظاً من العلم حتى صار إماماً في العلم وروى عن عبد الله بن مسعود وسلمان وغيرهما.

ترجمہ: ”حافظ ابن قدامہؒ لکھتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ ایک مرتبہ کوفہ کے نواح میں جا رہے تھے کہ ایک جگہ فساق جمع ہو کر شراب پی رہے تھے، ان میں ایک گویا جسکا نام زاذان تھا گارہا تھا اور سارگی بجا رہا تھا۔ حضرت ابن مسعودؓ نے جب

اسکی آواز سنی تو فرمایا کہ کیا ہی اچھی آواز تھی اگر قرآن شریف کی تلاوت میں ہوتی اور اپنے سر پر کپڑا ڈال کر گزرے ہوئے چلے گئے، زاذان نے ان کو بولتے ہوئے سن لیا تھا، تو لوگوں سے پوچھا کہ یہ کون شخص ہے؟ لوگوں نے جواب دیا کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابی، عبد اللہ بن مسعودؓ ہیں، پھر پوچھا کہ یہ کیا کر رہے ہیں، تمہیں؟ لوگوں نے بتایا کہ انہوں نے کہا تھا کہ ”کیا ہی اچھی آواز تھی اگر قرآن شریف کی تلاوت میں ہوتی۔“

یہ سنتے ہی زاذان اٹھا اور سارنگی زمین پر مار کر توڑ دی پھر تیزی سے چل کر حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ کے پاس پہنچے اور رومال اپنی گردن میں ڈال کر عبد اللہ بن مسعود کے سامنے رونے لگا، عبد اللہ بن مسعودؓ نے اسے گلے لگالیا اور دونوں ہی رونے لگے، پھر عبد اللہ بن مسعودؓ نے فرمایا کہ میں کیسے اس شخص سے محبت نہ کروں جس سے اللہ محبت فرماتے ہیں۔ زاذان اپنے گناہوں سے تائب ہو کر عبد اللہ بن مسعود کے پیچھے لگ لئے، حتیٰ کہ قرآن پاک اور وافر علم سیکھ لیا اور علم میں امام بن گئے اور عبد اللہ بن مسعود، سلمانؓ وغیرہ سے احادیث روایت کرنے لگے۔

ملا علی قاریؒ نے ”مِرْقَاةُ الْمَفَاتِيح“ میں مذکورہ قصہ شیخ عبد القادر الجیلانیؒ کی کتاب ”الْغُنْيَةُ“ کے حوالہ سے نقل کیا ہے۔

(۱۳) تلاوت میں خشیت الہی

قال الحافظ الدارمي: حدثنا جعفر بن عون أخبرنا مسعر، عن عبد الكريم، عن طاؤس قال: سئل النبي ﷺ: أي الناس أحسن صوتاً للقرآن وأحسن قراءة؟ قال: "من إذا سمعته يقرأ، رأيت أنه يخشى الله". قال طاؤس: وكان طلق كذلك.^{لہ}

ترجمہ: ”طاؤس“ کہتے ہیں کہ کسی نے حضور اقدس ﷺ سے پوچھا کہ اچھی آواز سے پڑھنے والا کون شخص ہے؟ حضور نے ارشاد فرمایا کہ یہ وہ شخص ہے کہ جب تو اس کو تلاوت کرتے دیکھے تو محسوس کرے کہ اس پر اللہ کا خوف ہے۔ راوی طاؤس ”کہتے ہیں کہ طلق ایسے ہی تھے۔“

سنن دارمی کی اس مرسل روایت کے بہت سے توالیع اور شواہد ہیں۔

پہلی نوع:

مرسل توالیع:

عبد الکرم کے توالیع:

حافظ دارمی کی مذکورہ روایت میں طاؤس سے نقل کرنے والا راوی عبد الکرم ہے، حافظ ابن کثیر نے ”تفسیر ابن کثیر“^{لہ} میں ابو عبیدہ کی سند سے اس روایت کو نقل کیا ہے، جس میں ابن طاؤس اور حسن بن مسلم نے عبد الکرم کی متابعت کی ہے، یعنی یہی روایت طاؤس سے نقل کی ہے۔^{لہ}

^{لہ} سنن الدارمی، (باب التغنی بالقرآن، ۲/۵۶۳، رقم: ۳۴۸۹)۔

^{لہ} تفسیر ابن کثیر، (مقدمة، ۱/۹۰)۔

^{لہ} علامہ قاسم بن سلام نے اپنی کتاب ”فضائل القرآن“ میں یہ روایت نقل کی ہے (باب ما يستحب للقاري، ص: ۱۶۵)۔

مسعر کے متابع:

اسی طرح ”سنن الدارمی“ کی روایت میں عبدالکریم سے مسعر روایت نقل کرنے والے ہیں اور امام بیہقیؒ نے ”شعب الإیمان“^۱ میں ابو عبداللہ الحافظ کے طریق سے اور امام عبدالرزاقؒ نے اپنی ”مصنف“^۲ میں ابن جریج کے طریق سے یہی روایت تخریج کی ہے، جس میں ابن جریج نے اور جعفر بن عون نے یہی روایت عبدالکریم سے نقل کی ہے، بالفاظ دیگر عبدالکریم سے نقل روایت میں ابن جریج اور جعفر دونوں نے مسعر کی متابعت کی ہے۔^۳

جعفر بن عون کے متابع:

اسی طرح ”سنن الدارمی“^۴ میں مسعر سے روایت نقل کرنے والا راوی جعفر بن عون ہے اور ابن ابی شیبہ نے اپنی ”مصنف“^۵ میں یہی روایت وکیع کے طریق سے تخریج کی ہے، جس میں مسعر سے نقل کرنے والا راوی وکیع ہے، بالفاظ دیگر مسعر سے نقل روایت میں وکیع نے جعفر بن عون کی متابعت کی ہے۔^۶

دوسری نوع:

موصول توابع اور ان کے شواہد:

موصول توابع:

”سنن الدارمی“ کی مذکورہ روایت کی بہت سے موصول طرق بھی ہیں۔

۱۔ شعب الإیمان، (۳/۴۶۵، رقم: ۱۹۵۸)۔

۲۔ مصنف عبدالرزاق، (۲/۴۸۸، رقم: ۴۱۸۵)۔

۳۔ حافظ ابونعیم الأصبہانیؒ کی کتاب ”أخبار أصبهان“ میں سفیان نے مسعر کی متابعت کی ہے (انظر: ص: ۳۱۷)۔

۴۔ سنن الدارمی، (۱/۴۴۷، رقم: ۳۵۵۳)۔

۵۔ مصنف ابن ابی شیبہ، (۶/۵۷، رقم: ۸۸۳۴)۔

۶۔ علامہ کلاباذیؒ نے ”البحر الفوائد المسمی بمعانی الأخبار“ (انظر: ص: ۵۹) میں اور علامہ آجریؒ نے

”أخلاق حملة القرآن“ (انظر: رقم: ۸۵) میں زہریؒ سے اس روایت کو مرسل نقل کیا ہے۔

امام بیہقیؒ نے ”شعب الإیمان“^۱ میں ابو عبد اللہ الحافظ، اور حافظ ابو نعیم اصبہانیؒ نے ”حلیۃ الأولیاء“^۲ میں اسماعیل بن عمرو کے طریق سے اسی روایت کو ابن عباسؓ سے مرفوعاً تخریج کیا ہے، ان دونوں سندوں میں طاؤس، ابن عباسؓ سے روایت نقل کرتے ہیں۔

”شعب الإیمان“ اور ”حلیۃ الأولیاء“ کی ان دونوں روایتوں کے ایسے شواہد بھی ہیں، جن میں ابن عباسؓ کے علاوہ کسی دوسرے صحابی سے نقل کرنے والا راوی طاؤس ہی ہوتا ہے، چنانچہ حافظ ابو نعیم اصبہانیؒ ہی نے ”أخبار الأصبهان“^۳ میں احمد بن محمد بن یحیی القطان کے طریق سے اور حافظ عبد ابن حمیدؒ نے اپنی ”مسند“^۴ میں عثمان بن عمرؓ کے طریق سے یہی روایت: ”طاؤس عن ابن عمرؓ مرفوعاً“ تخریج کی ہے، ”مسند عبد بن حمید“ اور ”أخبار الأصبهان“ کی ان دونوں روایتوں میں ابن عمرؓ سے نقل کرنیوالے راوی طاؤس ہیں، حافظ طبرانیؒ نے ”المعجم الأوسط“^۵ میں محمد بن أحمد بن کسا اور حافظ خطیب بغدادیؒ نے ”تاریخ بغداد“^۶ میں محمد بن محمد بن یحیی بن سلیمان کے طریق سے یہی روایت تخریج کی ہے، جس میں عبد اللہ بن دینار، عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت نقل کرتے ہیں، یعنی عبد اللہ بن دینار نے ابن عمرؓ سے نقل روایت میں طاؤس کی متابعت کی ہے۔^۷

^۱ شعب الإیمان، (۳/۴۶۵، رقم: ۱۹۵۸)۔

^۲ حلیۃ الأولیاء، (۲/۷۷)۔

^۳ أخبار الأصبهان، (ص: ۳۰۳)۔

^۴ مسند عبد بن حمید، (۱/۲۵۵، رقم: ۸۰۲)۔

^۵ المعجم الأوسط، (۶/۲۰۸، رقم: ۶۲۰۵)۔

^۶ تاریخ بغداد، (۴/۳۴۱، رقم: ۱۵۲۳)۔

بے حافظ ابویعلیٰ قزوینیؒ نے اپنی کتاب ”الإرشاد فی معرفة علماء الحديث“ میں احمد بن محمد بن الحسن الحافظ کے طریق سے روایت تخریج کی ہے، جس میں حضرت ابن عمرؓ سے یحیی بن یمر نے روایت نقل کی ہے، یعنی یحیی نے طاؤس کی متابعت کی ہے (انظر: ۹۶۹، رقم: ۲۵۰)، اس کے علاوہ علامہ ابن کثیرؒ نے ”تفسیر ابن کثیر“ میں ہزار کے حوالہ سے حدیث نقل کی ہے، جس میں عبد اللہ بن دینار نے طاؤس کی متابعت کی ہے، ابن عمرؓ سے روایت نقل کرنے میں (انظر: مقدمة ابن کثیر، ۱/۱۳۸)۔

گزشتہ ذکر کردہ حضرت ابن عباسؓ اور حضرت ابن عمرؓ کی مرفوع متصل روایتوں کے شواہد بھی موجود ہیں، چنانچہ ”سنن ابن ماجہ“ ^۱ نے بشر بن معاذ ضریر کے طریق سے حضرت جابرؓ اور ابو نعیم اصبہانیؓ نے ”أخبار الأصبهان“ ^۲ میں اپنے والد کے طریق سے حضرت عائشہؓ سے یہی روایت مرفوعاً نقل کی ہے۔

قلت [الراقم]: فظهر لي بما ذكرته آنفاً أنَّ الحديث مرسل صحيح وله (لسند الدارمي) توابع مرسلًا وموصولًا وشواهد موصولًا (أي لطرق الموصولة) كما مرّ.

^۱ سنن ابن ماجہ، (۱/۴۲۵، رقم: ۱۳۳۹)۔

^۲ أخبار الأصبهان، (ص: ۵۸)۔

۱۴) رسول اللہ ﷺ کی تلاوت کی کیفیت

قال الحافظ الترمذي في "سُنَّته" ^۱: "حدثنا قُتَيْبَةُ، قال: حدثنا اللَّيْثُ، عن عبد الله بن عُبيد الله ابن أبي مُلَيْكَةَ، عن يعلى بن مَمْلَك أَنَّهُ سَأَلَ أُمَّ سَلْمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ عَنْ قِرَاءَةِ النَّبِيِّ ﷺ وَصَلَاتِهِ، فَقَالَتْ: مَا لَكُمْ وَصَلَاتُهُ؟ كَانَ يُصَلِّي ثُمَّ يَنَامُ قَدَرًا مَاضِيٍّ، ثُمَّ يُصَلِّي قَدَرًا مَانَامٍ، ثُمَّ يَنَامُ قَدَرًا مَاضِيٍّ حَتَّى يُصْبِحَ، ثُمَّ نَعْتُ قِرَاءَتَهُ فَإِذَا هِيَ تَنَعْتُ قِرَاءَةً مُفَسَّرَةً حَرْفًا حَرْفًا".

هذا حديث حسنٌ صحيح غريب لا نعرفه إلا من حديث لَيْث بن سعد عن ابن أبي مُلَيْكَةَ عن يعلى بن مَمْلَك عن أُمِّ سَلْمَةَ ^۲.

وقد روى ابن جُرَيْج هذا الحديث عن ابن أبي مُلَيْكَةَ عن أُمِّ سَلْمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ: كَانَ يَقْطَعُ قِرَاءَتَهُ [أَي دُونَ ذِكْرِ يَعْلَى بْنِ مَمْلَكَ بَيْنَ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ وَ أُمِّ سَلْمَةَ ^۳] وَحَدِيثُ اللَّيْثِ أَصَحُّ [فِيهِ يَعْلَى بْنُ مَمْلَكَ بَيْنَ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ وَ أُمِّ سَلْمَةَ ^۴].

ترجمہ: ”یعلیٰ بن مملک فرماتے ہیں کہ میں نے حضور اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ اُم سلمہ سے آپ ﷺ کی قراءت اور نماز کے متعلق دریافت کیا، آپ فرمانے لگیں: تم کہاں حضور جیسی نماز پڑھ سکتے ہو، آپ ﷺ نماز پڑھتے تھے پھر نماز کے بقدر آرام فرماتے، پھر آرام کے بقدر نماز پڑھتے، پھر نماز کے بقدر آرام فرماتے، پھر حضور ﷺ کی قراءت کی کیفیت بیان فرماتے ہوئے ایک ایک حرف الگ الگ ظاہر کرنے لگیں۔“

امام ترمذیؒ نے زیر بحث روایت میں ”لیث بن سعد عن ابن أبي مليكة عن يعلى بن

^۱ له سنن الترمذي، (أبواب فضائل القرآن، باب ماجاء كيف كانت قراءة النبي ﷺ - ۴۳/۵، رقم: ۲۹۲۳).

مَمْلُكٌ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ“ کے طریق کو اُصح قرار دیا ہے، اسی طریق سے یہ روایت ان کتب میں بھی تخریج کی گئی ہے: ”سنن أبي داود“، ”سنن النسائي“، ”مسند أحمد“، ”مستدرک حاکم“، ”المعجم الكبير للطبراني“۔

زیر بحث روایت کے بارے میں ائمہ حدیث کے اقوال:

(۱) امام ترمذی ”سنن“ میں لکھتے ہیں: ”وحدیث اللیث اُصح“۔

(۲) حاکم نیساپوری ”المستدرک“ میں تخریج روایت کے بعد لکھتے ہیں: ”هذا حدیث

صحیح علی شرط مسلم، ولم یخرجاه“۔

حافظ ذہبی نے ”تلخیص المستدرک“ میں حاکم نیساپوری کی موافقت کی ہے۔

قلت [الراقم]: فظهر لي بما ذكرته آنفاً أنه حدیث صحیح كما قال الإمام

الترمذي وأبو عبد الله الحاكم وتابعه الحافظ الذهبي.

۱۔ سنن أبي داود، (كيف يستحب الترتيل في القراءة، ۲/۲۷۴، رقم: ۱۴۶۱)۔

۲۔ سنن النسائي، (تزيين القرآن بالصوت، ۲/۱۸۱، رقم: ۱۰۲۲)۔

۳۔ مسند أحمد، (مسند أم سلمةؓ زوج النبي ﷺ، ۸/۶۰۲، رقم: ۲۷۰۹۹)۔

۴۔ مستدرک حاکم، (من کتاب صلوۃ التطوع، ۱۰/۴۵۳، رقم: ۱۱۶۵)۔

۵۔ المعجم الكبير، (يعلى بن مَمْلُك عن أم سلمةؓ، ۱۰/۶۵، رقم: ۱۹۱۳۶)۔

۶۔ سنن الترمذي، (أبواب فضائل القرآن، باب ماجاء كيف كانت قراءة النبي ﷺ، ۵/۴۳، رقم: ۲۹۲۳)۔

۷۔ المستدرک، (من کتاب صلوۃ التطوع، ۱۰/۴۵۴، رقم: ۱۱۶۵)۔

۸۔ تلخیص المستدرک (من کتاب صلوۃ التطوع، ۱۰/۴۵۴، رقم: ۱۱۶۵)۔

⑮ ترتیل و تدبر سے قرآن پڑھنے کی تاکید

قال الإمام أبو حامد الغزالي في "إحياء علوم الدين": وقال ابن عباس رضي الله عنه: "لأن أقرأ إذا زلزلت والقارعة أتدبرهما أحب إلي من أن أقرأ البقرة وآل عمران تهذيراً [كذا في الأصل]".^۱

ترجمہ: "حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ میں ترتیل و تدبر سے "إذا زلزلت" اور "القارعة" پڑھوں، یہ بہتر ہے اس سے کہ بلا ترتیل سورہ بقرہ اور آل عمران پڑھوں۔"

قلت [الراقم]: لم أجده بهذا اللفظ عن ابن عباس رضي الله عنه وأخرجه الحافظ عبد الرزاق في "مصنّفه" بلفظ: "عن معمر عن أبي جَمْرَةَ الضُّبَيْعِي قال: قُلْتُ لَابْنِ عَبَّاسٍ: إِنِّي رَجُلٌ فِي كَلَامِي وَقَرَأْتُ عَجَلَةً فقال ابن عباسؓ: "لأن أقرأ البقرة فأرْتَلُّهَا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَهْذِلَ الْقُرْآنَ كُلَّهُ". وله توابع وشواهد.

حضرت ابن عباسؓ کی زیر بحث روایت انہیں الفاظ کے ساتھ متون حدیث میں نہیں مل سکی، البتہ حضرت ابن عباسؓ سے اس سے ملتے جلتے الفاظ کی روایت "مصنف عبد الرزاق" ^۲ میں تخریج کی گئی ہے (روایت یہ ہے: "عن معمر عن أبي جَمْرَةَ الضُّبَيْعِي قال: قُلْتُ لَابْنِ عَبَّاسٍ: إِنِّي رَجُلٌ فِي كَلَامِي وَقَرَأْتُ عَجَلَةً" فقال ابن عباسؓ: "لأن أقرأ البقرة فأرْتَلُّهَا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَهْذِلَ الْقُرْآنَ كُلَّهُ". روایت کے توابع:

"مصنف عبد الرزاق" کی مذکورہ روایت میں ابو جمرہ الضبّعی سے معمر اس روایت کو نقل کرنے والے ہیں اسی طرح "الزهد والرقائق لابن المبارك" ^۳ میں معمر، ابو حمزہ سے روایت نقل کرنے

^۱ لہ اتحاف السادة المتقين بشرح إحياء علوم الدين، (۴۰/۵)، كتاب آداب تلاوة القرآن، الباب الثاني).

^۲ مصنف عبد الرزاق، (كتاب الصلوة، باب الترتيل في القرآن، ۴۸۹/۲، رقم: ۴۱۸۷).

^۳ الزهد والرقائق لابن المبارك، (ص: ۴۲۰، رقم: ۱۱۹۳).

والے ہیں، ابو جمرۃ الضبعی سے نقل حدیث میں ایوب نے ”أخلاق حَمَلَةُ الْقُرْآنَ لِأَلْجُرِّي“^۱، ”فضائل القرآن للقاسم بن سلام“^۲ اور ”سنن الكبرى للبيهقي“^۳ میں اور حماد نے ”فضائل القرآن لمحمد بن الضريس“^۴ میں ابو جمرۃ الضبعی سے نقل روایت میں معمر کی متابعت کی ہے یعنی ایوب اور حماد نے بھی ابو جمرۃ الضبعی سے یہی روایت نقل کی ہے۔

”مصنف عبد الرزاق“ میں موجود ابن عباسؓ کی زیر بحث روایت کے شاہد:

اسی مضمون پر مشتمل زید بن ثابتؓ کا قول ”المصنف لابن أبي شيبة“^۵ میں اس سند سے تخریج کیا گیا ہے: ”حدثنا وكيع قال حدثنا شعبة عن عبد الله بن سعيّد الأنصاري عن السائب عن أبيه عن زيد بن ثابت قال: لأن أقرأ القرآن في شهر أحب إليّ من أن أقرأه في خمس عشرة وأن أقرأه في خمس عشرة أحب إليّ من أن أقرأه في عشر ولأن أقرأه في عشر أحب إليّ من أن أقرأه في سبع أقف وأدعو“.

ابن عباسؓ کے قول کی مثل، محمد بن کعب القرظی تابعی کا قول:

”المصنف لابن أبي شيبة“^۶ اور ”تاريخ الإسلام للذهبي“^۷ میں محمد بن کعب القرظیؓ

۱۔ أخلاق حملة القرآن، (باب في حسن الصوت بالقرآن، ۹۵/۱، رقم: ۹۰).

۲۔ فضائل القرآن للقاسم بن سلام، (ما يستحب لقارئ القرآن من الترتيل في قراءته والترتيل والتدبر، ۲۰۰/۱، رقم: ۱۸۰).

۳۔ سنن الكبرى للبيهقي، (كتاب الصلوة، باب مقدار ما يستحب له أن يختم، ۴۹/۲، رقم: ۴۲۳۱).

۴۔ فضائل القرآن لمحمد بن الضريس، (باب ما قالوا في الماهر بالقرآن، ص: ۴۰، رقم: ۳۲).

۵۔ المصنف لابن أبي شيبة، (في القرآن كم يختم، ۸۶۷۳).

۶۔ المصنف لابن أبي شيبة، (في قراء القرآن، رقم: ۸۸۲۴).

۷۔ تاريخ الإسلام، (۳/۳۴۴، رقم: ۱۴۵۰، الطبقة الحادية عشرة).

۸۔ قال الذهبي في ”تاريخ الإسلام“ بسنده عن قتبية أنه قال: ”بلغني أن محمد بن كعب القرظي ولد في

حياة النبي“ (۳/۳۴۳ رقم: ۱۴۵۰ الطبقة الحادية عشر).

کا قول بھی ابن عباسؓ کے قول کے مشابہ ہے، ”تاریخ الإسلام“ کی سند یہ ہے: ”ابن المبارک: ثنا عبد اللہ بن عبد الرحمن بن مویہ، سمعت محمد بن کعب يقول: ”لأن أقرأ في ليلتي حتى أصبح، إذا زلزلت، والقارعة، وأتردد وأتفكر، أحب إلي من أن أهد القرآن ليلتي هذًا، أو قال: أنثره نثرًا“.

①۶ تلاوت میں رونا

قال الإمام مسلم بن الحجاج: "حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة وأبو كريب جميعاً عن حفص قال أبو بكر، حدثنا حفص بن غياث، عن الأعمش ^ععن إبراهيم، عن عبيدة، عن عبد الله رضي الله عنه، قال: قال لي رسول الله ﷺ: "اقرأ عليّ القرآن". قال: فقلت: يا رسول الله! اقرأ عليك، وعليك أنزل؟ قال: "إني أشتهي أن أسمعه من غيري". فقرأت النساء، حتى إذا بلغت: ﴿فكيف إذا جئنا من كل أمة بشهيد وجئناك على هولاء شهيدا﴾ [النساء، الآية ٤١] رفعت رأسي أو غمزني رجل إلى جنبني فرفعت رأسي فرأيت دموعه تسيل.

(.....) حدثنا هناد بن السري ومنجاب بن الحارث التميمي، جميعاً عن علي بن مسهر، عن الأعمش، بهذا الإسناد وزاد هناد في روايته: قال لي رسول الله ﷺ، وهو على المنبر: "اقرأ عليّ".^ل

ترجمہ: 'عبداللہ ابن مسعود فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ "مجھے قرآن شریف سنا"، میں نے عرض کیا، حضور ﷺ پر تو خود نازل ہی ہوا، (حضور ﷺ کو کیا سناؤں) ارشاد فرمایا کہ "میرا دل چاہتا ہے کہ کسی دوسرے سے سنوں"، تو میں نے سورہ نساء پڑھنا شروع کر دی، جب میں آیت ﴿فكيف إذا جئنا من كل أمة بشهيد وجئناك على هولاء شهيدا﴾ پر پہنچا تو میں نے سر اٹھایا، یا (راوی کو شک ہے) کسی شخص نے میرے پہلو پر چبویا، میں نے سر اٹھا کر

دیکھا تو حضور ﷺ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔“

ایک روایت میں ہے کہ حضور ﷺ منبر پر تشریف فرما تھے، ارشاد فرمایا کہ ”مجھے قرآن سنا.....“

مسلم شریف کی مذکورہ روایت مختلف کتب میں مروی ہے، چند کے نام یہ ہیں:

”الصحيح للإمام البخاري^۱، سنن أبي داود^۲، سنن الترمذي^۳، مسند أحمد^۴، سنن الكبرى للبيهقي^۵۔“

^۱ له الصحيح للبخاري، (كتاب التفسير، ص: ۷۸۲، رقم: ۴۵۸۲)۔

^۲ سنن أبي داود، (كتاب العلم، باب في القصص ۴/۲۴۷، رقم: ۳۶۶۰)۔

^۳ سنن الترمذي، (أبواب تفسير القرآن، ۱۱۹/۵، رقم: ۳۰۲۵، ۳۰۲۴)۔

^۴ مسند أحمد، (مسند عبد الله ابن مسعود، ۱۹/۲، رقم: ۳۶۰۶)۔

^۵ سنن الكبرى للبيهقي (باب البكاء عند قراءة القرآن، ۲۳۱/۱۰، رقم: ۲۰۸۳۶)۔

⑭ مولیٰ ابو حذیفہ، سالم رضی اللہ عنہما کی قراءت اور تحسین صوت

قال الإمام ابن ماجه في "سُنَنِه": "حدثنا العباس بن عثمان الدمشقي، حدثنا الوليد بن مسلم، حدثنا حنظلة بن أبي سفيان أنه سمع عبد الرحمن بن سابط الجُمَحِي يُحَدِّث عن عائشة زوج النبي ﷺ قالت: (أبطأت على عهد رسول الله ﷺ ليلة بعد العشاء، ثم جئت فقال: "أين كنت؟". قلت: كنت أستمع قراءة رجل من أصحابك لم أسمع مثل قراءته وصوته من أحد، قالت: فقام وقُمْتُ معه حتى استمع له، ثم التفت إليّ فقال: "هذا سالم، مولیٰ أبي حذيفة، الحمد لله الذي جعل في أمتي مثل هذا".

ترجمہ: "اُم المؤمنین حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ایک رات عشاء کے بعد مجھے آنے میں تاخیر ہوگئی، جب میں آگئی تو آپ ﷺ نے پوچھا کہ تم کہاں تھی؟ میں نے عرض کیا کہ میں آپ ﷺ کے صحابہ میں سے ایک شخص کی قراءت سن رہی تھی، اُن جیسی قراءت اور آواز میں نے کسی کی بھی نہیں سنی، آپ فرماتی ہے کہ آپ ﷺ کھڑے ہو کر چل پڑے، میں بھی آپ ﷺ کے ساتھ تھی، حتیٰ کہ آپ نے بھی اس قاری کی آواز سن لی، پھر آپ ﷺ میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا: "یہ تو مولیٰ ابو حذیفہ، سالم ہیں، تمام تعریفیں اس اللہ کیلئے ہیں، جس نے میری امت میں ان جیسے لوگ پیدا کئے ہیں۔"

۱۔ سنن ابن ماجہ، (کتاب إقامة الصلوة والسنة فیہا، باب ماجاء فی حسن الصوت بالقرآن ۴۲۵/۷، رقم: ۱۳۳۸)۔

زیر بحث روایت کے توابع:

”سنن ابن ماجہ“ کی زیر بحث روایت میں عباس بن عثمان دمشقی، ولید بن مسلم سے اس روایت کو نقل کرنے والے ہیں، عباس بن عثمان کے علاوہ راویوں نے بھی یہی روایت ولید بن مسلم سے نقل کی ہے، جیسے: ”مستدرک حاکم“^۱، ”شعب الإیمان للبیہقی“^۲ میں موسیٰ بن ہارون، ”حلیۃ الأولیاء لأبی نعیم الأصبہانی“^۳ میں صفوان بن صالح اور محمد بن مُصَفّی بن بھلول قرشی، ”مختصر قیام اللیل لمحمد بن نصر“^۴ میں داؤد بن رشید ہاشمی۔

روایت پر ائمہ کا کلام:

شیخ کنانی^۵ (۸۴۰ھ) ”زوائد ابن ماجہ“^۶ میں زیر بحث روایت نقل کر کے لکھتے ہیں ﴿إِسْنَادٌ صَحِيحٌ رَجَالُهُ ثِقَاتٌ﴾۔ علامہ عراقی^۷ ”المُغْنِي“^۸ میں لکھتے ہیں: ”رواہ ابن ماجہ من حدیث عائشة ورجال إسناده ثقات“۔ حاکم نیسابوری^۹ ”مستدرک“^{۱۰} میں لکھتے ہیں: ”صحیح علی شرط الشيخین ولم یخرجاه“۔ حافظ ذہبی^{۱۱} ”التلخیص“^{۱۲} میں لکھتے ہیں: ”علی شرط

^۱ مستدرک حاکم، (کتاب معرفة الصحابة، ذکر مناقب سالم مولیٰ ابي حذيفة، ۲۵۱/۳، رقم: ۵۰۰۱)۔
^۲ شعب الإیمان، (التاسع عشر من شعب الإیمان هو باب في تعظیم القرآن، فصل في تحسین الصوت بالقراءة والقرآن، ۴/۴۶۷، رقم: ۱۹۶۱)۔

^۳ حلیۃ الأولیاء، (۱/۳۷۱)۔

^۴ مختصر قیام اللیل، (باب تحزین الصوت بالقرآن وتحسينه، ص: ۱۳۸)۔

^۵ زوائد ابن ماجہ، (باب في حسن الصوت بالقرآن، ۱/۲۴۰، رقم: ۴۷۴)۔

^۶ انظر اتحاف السادة المتقين، (کتاب آداب تلاوة القرآن، ۵/۷۴)۔

^۷ مستدرک حاکم، (کتاب معرفة الصحابة ذکر مناقب سالم مولیٰ ابي حذيفة رضي الله عنه، ۲۵۱/۳، رقم: ۵۰۰۱)۔

^۸ انظر هوامش مستدرک حاکم، (کتاب معرفة الصحابة ذکر مناقب سالم مولیٰ ابي حذيفة رضي الله عنه، ۲۵۱/۳، رقم: ۵۰۰۱)۔

البخاری ومسلم۔ علامہ ابن کثیرؒ اپنی ”تفسیر“^۱ میں ابن ماجہؒ کی روایت نقل کر کے رقم طراز ہیں: ”إسناده جيد“۔

فائدہ:

”سنن ابن ماجہ“ کی مذکورہ روایت میں ولید بن مسلم نے اس روایت کو حضرت عائشہؓ سے مرفوعاً نقل کیا ہے، جبکہ امام عبداللہ ابن مبارکؒ نے اپنی ”کتاب الجہاد“^۲ میں اس روایت کو خطۃ بن ابی سفیان، عن ابن سابط مرسل نقل کیا ہے۔

قلت [الراقم]: إن رجال الحديث ثقات كما قال الحافظ العراقي و الحافظ الكناني وجعله على شرط الشيخين في "المستدرک" ووافقه الحافظ الذهبي وقال الحافظ ابن کثیر: إسناده جيد.

^۱ تفسیر ابن کثیر، (مقدمة ۱۰/۸۹)۔

^۲ کتاب الجہاد، (ص: ۱۲۴، رقم: ۱۲۰)۔

⑸ ابوموسیٰ اشعریؓ کی تلاوت اور حسن صوت

قال الإمام أبو عبد الله محمد بن إسماعيل البخاري في "صحيحه" ^ل
 (ع) حدثنا محمد بن خلف أبو بكر، حدثنا أبو يحيى الحِماني، حدثني بُريد بن
 عبد الله بن أبي بُردة، عن جَدِّه أبي بُردة، عن أبي موسى رضي الله عنه أنَّ
 النبي ﷺ قال له: "يا أبا موسى! لقد أوتيتَ مِزماراً من مِزَامير آل داوُدَ".
 ترجمہ: "حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے ان سے ارشاد فرمایا
 (ع) اے ابوموسیٰ! تو آل داوُد کی آوازوں میں سے آواز دیا گیا ہے۔"

"بخاری شریف" کے علاوہ یہ روایت متعدد کتب میں مختلف سندوں کے ساتھ تخریج کی گئی
 ہیں، چند کے نام یہ ہیں:

"الصحيح لمسلم بن الحجاج" ^ل، سنن النسائي ^ل، سنن الترمذي ^ل، سنن
 الدارمي ^ل، مسند أحمد ^ل، صحيح ابن حبان ^ل، سنن الكبرى للبيهقي ^ل۔

-
- ^ل الصحيح للبخاري، (كتاب فضائل القرآن، باب حسن الصوت بالقراءة للقرآن ۹۰۳، رقم: ۵۰۴۸)۔
^ل الصحيح لمسلم، (كتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب استحباب تحسين الصوت ۵۴۶/۱۰، رقم: ۷۹۳)۔
^ل سنن النسائي، (تزيين القرآن بالصوت ۱۸۱/۲، رقم: ۱۰۹۳)۔
^ل سنن الترمذي، (المناقب ۶۹۳/۵، رقم: ۳۸۵۵)۔
^ل سنن الدارمي، (باب التغني بالقرآن ۵۶۳/۲، رقم: ۳۴۹۲)۔
^ل مسند أحمد، (مسند أبي هريرة ۳۳۲/۳، رقم: ۸۶۳۱)۔
^ل صحيح ابن حبان بترتيب ابن بلبان، (۱۶۹/۱۶، رقم: ۷۱۹۷)۔
^ل سنن الكبرى للبيهقي (۲۳۰/۱۰، رقم: ۲۱۵۸۴)۔

①۹ ذکر خفی

وقال الإمام البيهقي في "شُعَبُ الإِيْمَانِ": "أخبرنا أبو الحسن محمد بن القاسم، حدثنا أبو إسحاق إبراهيم بن أحمد بن رجاء، حدثنا أبو الحسين الغازي، حدثنا محمد بن حميد، حدثنا إبراهيم بن المختار، حدثنا معاوية ^ع عن الزهري، عن عروة، عن عائشة ^{رض}، أن النبي ^{صلی اللہ علیہ وسلم} قال: "الذكر الذي لا يسمعه الحَفْظَةُ يزيد على الذكر الذي يسمعه الحَفْظَةُ سبعين ضِعْفًا".^۱

ترجمہ: "حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ نبی اکرم ^{صلی اللہ علیہ وسلم} نے ارشاد فرمایا کہ جس ذکر کو فرشتے سنتے ہوں وہ ایسے ذکر سے ستر گنا بڑھ جاتا ہے، جسے فرشتے نہیں سن سکتے ہوں۔"

دیگر مصادر اُصلیہ:

"شُعَبُ الإِيْمَانِ" کی زیر بحث روایت مندرجہ ذیل مختلف کتب میں مختلف طرق سے تخریج کی

گئی ہیں:

"مسند أبي يعلى الموصلي، المصنف لابن أبي شيبة، الترغيب في فضائل الأعمال وثواب ذلك لابن شاهين، الكامل لابن عدي، الفوائد المُنْتَقَاة لعلی بن عمر الحَرْبِي (۵۳۸۶)۔"

روایت کے توابع:

"شُعَبُ الإِيْمَانِ" کی مذکورہ روایت میں اور "الترغيب في فضائل الأعمال وثواب

لشُعَبِ الإِيْمَانِ" (العاشر من شُعَبِ الإِيْمَانِ، وهو في باب محبة الله عز وجل، فصل في إدامة ذكر الله عز وجل ۲/۸۳، رقم: ۵۵۱)۔

ذلك لابن شاهين^۱ "میں ابوروح معاویہ بن یحییٰ صدفی سے ابراہیم بن مختار روایت نقل کرنے والے ہیں، اسی طرح "شعب الإیمان" ^۲ میں ابوالحسین بن دشران کے طریق سے اور "الفوائد المنتقاه لعلی بن عمر الحزبی" ^۳ میں أحمد بن کعب کے طریق سے محمد بن حسن مزنی واسطی (۴) اور "مسند أبي يعلى" ^۵ میں اسحاق بن سلیمان رازی، اس روایت کو معاویہ بن یحییٰ سے نقل کرتے ہیں، یعنی محمد بن حسن مزنی اور اسحاق بن سلیمان رازی نے معاویہ بن یحییٰ سے نقل روایت میں ابراہیم بن مختار کی متابعت کی ہے۔

"مسند أبي يعلى" میں حدیث کے الفاظ یہ ہیں: "كان رسول الله ﷺ يفضل الصلوة التي يستاك لها على الصلوة التي لا يستاك سبعين ضعفاً، وكان رسول الله ﷺ يفضل الذكر الخفي الذي لا يسمعه [الحفظة] سبعين ضعفاً.....".

اسی طرح حافظ ابن عدی^۶ نے "الکامل فی الضعفاء" ^۷ میں نعمان بن أحمد واسطی کے طریق سے تخریج کی ہے، جس میں محمد بن أسد نے معاویہ بن یحییٰ سے زیر بحث "شعب الإیمان" کی روایت کے مطابق حدیث نقل کی ہے، حدیث کے الفاظ یہ ہیں: "يفضل الذكر الخفي على غيره من الذكر سبعين ضعفاً". حاصل یہ ہوا کہ محمد بن أسد نے معاویہ بن یحییٰ سے نقل روایت میں "شعب الإیمان" کی زیر بحث روایت میں ابراہیم بن مختار کی متابعت کی ہے، البتہ یہ واضح رہے کہ حافظ ذہبی^۸ نے "میزان الاعتدال" ^۹ میں، معاویہ بن یحییٰ کے ترجمہ کے تحت حافظ ابن عدی کے طریق کے

۱۔ الترغيب في فضائل الأعمال وثواب ذلك، (باب مختصر في فضل ذكر الله عز وجل، ۱۰/۱۹۲، رقم: ۱۷۰).
 ۲۔ شعب الإیمان، (العاشر من شعب الإیمان، وهو في باب محبة الله عز وجل، فصل في إدامة ذكر الله عز وجل، ۲۰/۸۴، رقم: ۵۵۲).

۳۔ الفوائد المنتقاه، (۱/۱۴۱، رقم: ۱۴۰).

۴۔ مسند أبي يعلى، (تابع مسند عائشةؓ، ۸/۱۸۲، رقم: ۴۷۳۸).

۵۔ الکامل لابن عدی، (۸/۱۴۱، رقم: ۱۸۸۵).

۶۔ ميزان الاعتدال، (۴/۱۳۸، رقم: ۸۶۳۵).

مطابق یہی روایت نقل کی ہے، جس میں معاویہ بن یحییٰ سے نقل کرنے والا راوی ”محمد بن اسد“ کے بجائے ”محمد بن أحمد“ ہے، واللہ اعلم۔

واضح رہے یہاں تک مذکورہ تمام سندوں معاویہ بن یحییٰ پر مشترک ہو جاتی ہیں۔

روایت پرائمہ کا کلام:

حافظ ہیثمیؒ ”مجمع الزوائد“^۱ میں ”مسند أبي يعلى“ کی اس روایت کو نقل کر کے لکھتے ہیں: ”وفيه معاوية بن يحيى الصدفي وهو ضعيف“۔ اسی طرح امام بیہقیؒ ”شعب الإيمان“ میں ابوالحسن بن بشران کے طریق سے اس روایت کی تخریج کے بعد لکھتے ہیں: ”انفرد به معاوية بن يحيى الصدفي وهو ضعيف“۔ واضح رہے کہ ”شعب الإيمان“ کی زیر بحث روایت جو ابوالحسن محمد بن قاسم کے طریق سے ہے اس میں بھی معاویہ بن یحییٰ موجود ہے۔

حافظ طاہر بن علی ہندی پٹنی (۹۸۶ھ) ”تذكرة الموضوعات“^۲ میں لکھتے ہیں: ”يفضل الذكر الخفي الذي لا يسمعه الحفظة على الذكر الذي يسمعه الحفظة سبعين درجة“۔^۳ ”سنده ضعيف“۔

معاویہ بن یحییٰ کے علاوہ طریق:

اب سے پہلے مذکورہ تمام سندوں معاویہ بن یحییٰ پر مشترک ہو جاتی ہیں، جس پر کلام گذر چکا، یہ روایت معاویہ کے علاوہ سند سے موقوفاً تخریج کی گئی ہیں، چنانچہ ”المصنف لابن أبي شيبة“^۴ میں اس سند سے یہ روایت منقول ہے: ”حدثنا أبو داود، عن هشام، عن يحيى، عن رجل، عن

^۱ له مجمع الزوائد، (كتاب الأذكار، باب ماجاء في الذكر الخفي، ۸۶/۱، رقم: ۱۶۷۹۲)۔

^۲ تذكرة الموضوعات، (ص: ۵۴)۔

^۳ المصنف لابن أبي شيبة، (كتاب الدعاء، في رفع الصوت بالدعاء، ۳۲۹/۱۵، رقم: ۳۰۲۸۰)۔

عائشةؓ قالت: "الذكر الخفي الذي لا يكتبه الحفظة يضاعف على ما سواه من الذكر

سبعين ضعفاً".

المرحوم

واضح رہے کہ سند میں "رجل لا یبہم" ہے، اس لئے یہ سند بھی ضعیف ہے۔

قلت [الراقم]: فظهر لي بما نقلته آنفاً أنّ سنده ضعيف كما قال الإمام

البيهقي وله توابع كما مرّ ويجوز في الفضائل.

②۰ دوران تلاوت خلط قرآن سے احتراز

وقال الطبراني في "المعجم الأوسط": "حدثنا إبراهيم قال: حدثنا أبي قال: حدثنا عَنبَسَة بن عبد الواحد، عن محمد بن يعقوب، عن أبي النضر، عن جابر بن عبد الله رضي الله عنه قال: "خرج علينا رسول الله ﷺ ليلة في رمضان والناس يُصَلُّون، فقال: لَا يَجْهَرُ بَعْضُكُمْ عَلَى بَعْضٍ، فَإِنَّ ذَلِكَ يُؤْذِي الْمُصَلِّي". لم يرو هذا الحديث عن سالم أبي النضر إلا محمد بن يعقوب"۔^۱

ترجمہ: "حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ ایک رات ماہ رمضان میں رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور لوگ نماز میں مشغول تھے، آپ ﷺ فرمانے لگے: پکار کر اس طرح مت پڑھو کہ ایک کی آواز دوسرے کے ساتھ خلط ہو جائے، کیونکہ پکار کر پڑھنا نماز پڑھنے والے کیلئے اذیت کا باعث ہے"۔^۲

مصادر اصلیہ:

"المعجم الأوسط" کی مذکورہ حدیث کا مضمون درج ذیل کتب میں مختلف طرق سے مروی ہے: "سنن أبي داود، سنن الكبرى للنسائي، صحيح ابن خزيمة، الموطأ لمالك رواية يحيى الليثي، مسند أحمد (۷ طرق)، شعب الإيمان للبيهقي (۴ طرق)، مسند الحارث بن خلق أفعال العباد للبخاري، مسند أبي يعلى الموصلي، فضائل القرآن لأبي عبيد قاسم بن سلام (۲ طرق)، الكامل في الضعفاء لابن عدي، تاريخ بغداد للخطيب"۔

۱۔ المعجم الأوسط، (باب من إسمه إبراهيم، ۳/۲۷، رقم: ۲۳۶۲)۔

روایت کے توابع:

”المعجم الأوسط“ کی ذکر کردہ روایت میں، ابراہیم بن محمد بن بکار، اپنے والد محمد بن بکار بن ریان سے اس روایت کو نقل کر رہے ہیں، اسی طرح ”الکامل فی الضعفاء“^۱ میں حافظ ابن عدی اور ”مسند الحارث“^۲ میں امام حارث بن محمد بن ابی اسامہ تمیمی خود اس روایت سے محمد بن بکار سے نقل کرتے ہیں، ”مسند الحارث“ کی سند کے مطابق، حافظ خطیب نے ”تاریخ بغداد“^۳ میں محمد بن احمد بن یوسف صیاد کے طریق سے یہی روایت تخریج کی ہے، حاصل یہ ہوا کہ ”الکامل فی الضعفاء“ میں حافظ ابن عدی اور ”مسند الحارث“ میں امام حارث دونوں نے محمد بن بکار بن ریان سے نقل روایت میں ابراہیم بن محمد بن بکار کی متابعت کی ہے، یہ بھی واضح رہے کہ ”مسند الحارث“ اور ”الکامل“ میں روایت نقل کرنے والے صحابی جابر بن عبد اللہ ہیں۔

روایت کے شواہد:

”المعجم الأوسط“ کی مذکورہ مرکزی روایت میں ”لا یجهر بعضکم علی بعض فإِنَّ ذَٰلِكَ یُؤْذِی الْمَصْلٰی“ کا مضمون بہت سے شواہد سے مؤید ہے، یعنی جابر بن عبد اللہ کے علاوہ دوسرے صحابی بھی اسی مضمون کی یہ روایت نقل کرتے ہیں، جن میں بیاضی، عبد اللہ بن عمر، علی المرتضیٰ (ابو سعید خدری، ابو ہریرہ، عائشہ صدیقہ کی روایتیں درج ذیل ہیں۔

بیاضی کی روایتوں سے تائید:

حافظ أبو نعیم قاسم بن سلام نے اپنی کتاب ”فضائل القرآن“^۴ میں اس سند سے روایت

^۱ الکامل فی الضعفاء، (محمد بن یعقوب، ۷/۳۶۱، رقم: ۱۶۵۱)۔

^۲ انظر بغية الباحث، (كتاب الصلوة، باب النهي عن الجهر بالقرآن مخافة أن يغلط غيره، ۱۰/۳۴۰، رقم: ۲۳۱)۔

^۳ تاریخ بغداد، (ذكر من اسمه غنبة، ۱۴/۲۲۰، رقم: ۶۶۷۷)۔

^۴ فضائل القرآن، (باب القارئ يجهر على أصحابه بالقرآن فيؤذيه بذلك، ۱۰/۲۲۲، رقم: ۲۰۰)۔

تخریج کی گئی ہے: ”إسحاق بن عيسى، عن مالك بن أنس^ل، عن يحيى بن سعيد، عن محمد بن إبراهيم عن أبي حازم تَمَار عن البياضي^{مرفوعاً}: ”حديثك الفاظي هي: ”وإن المصلي يُناجي ربه فلينظر بما يُناجيه، ولا يجهر بَعْضُكُم على بعض بالقرآن“.

ابوعبید کی سند میں موجود اسحاق بن عیسیٰ کے توابع:

”فضائل القرآن لأبي عبيد“ کی روایت میں، اسحاق بن عیسیٰ، مالک بن انس سے روایت نقل کرتے ہیں۔ ”مسند أحمد“^ل میں عبدالرحمن بن مہدی کے طریق سے خود عبدالرحمن، ”سنن الكبرى للنسائي“^ل میں محمد بن سلمہ کے طریق سے، ابن قاسم، ”شعب الإيمان للبيهقي“^ل میں أبوزكريا بن أبي اسحاق کے طریق سے یحییٰ بن بکیر، ان تینوں راویوں نے ”فضائل القرآن لأبي عبيد“ جیسے الفاظ کے مطابق روایت تخریج کی ہے، اور تینوں یعنی عبدالرحمن، ابن قاسم، یحییٰ بن بکیر نے امام مالک سے نقل روایت میں اسحاق بن عیسیٰ کی متابعت کی متابعت کی ہے۔^۵

لہ ”موطأ مالك رواية يحيى الليثي“ میں امام مالک نے، یحییٰ بن سعید کے مذکورہ طریق سے تخریج کی ہے۔ (كتاب الصلوة، باب العمل في القراءة ۱/۱۳۱، رقم: ۲۱۳).

لہ مسند أحمد، (حديث البياضي ۶/۴۶۲، رقم: ۱۹۲۳۱).

لہ السنن الكبرى، (كتاب فضائل القرآن، ذكر قول النبي ﷺ ”لا يجهر بَعْضُكُم على بعض“ ۷/۲۸۸، رقم: ۸۰۳۷).

لہ شعب الإيمان، (التاسع عشر من شعب الإيمان هو باب في تعليم القرآن، فصل في ترك التعقيم في القرآن ۴/۲۱۲، رقم: ۲۴۱۰).

۵ اسی طرح ”فضائل القرآن لأبي عبيد“ (باب القاري يجهر على أصحابه بالقرآن فيؤذيه بذلك، ص: ۱۶۸) کی ذکر کردہ سند میں محمد بن ابراہیم سے یحییٰ بن سعید روایت نقل کرتے ہیں، ”شعب الإيمان للبيهقي“ میں محمد بن موسیٰ بن فضل کے طریق سے یہ روایت تخریج کی گئی ہے، جس میں ابن کثیر نے محمد بن ابراہیم سے روایت نقل کی ہے، یعنی ابن کثیر نے محمد بن ابراہیم سے نقل روایت میں یحییٰ بن سعید کی متابعت کی ہے (التاسع عشر من شعب الإيمان هو باب في تعليم القرآن فصل في ترك التعقيم في القرآن).

۴/۲۱۱، رقم: ۲۴۱۱).

بیاضیؓ کی روایت پر ائمہ کا کلام:

حافظ ہیثمیؒ ”مجمع الزوائد“^۱ میں بیاضیؓ کی روایت نقل کر کے لکھتے ہیں: ”رواہ أحمد و رجالہ رجال الصحیح“.

حافظ شمش الدین سخاویؒ ”المقاصد الحسنة“^۲ میں حدیث: ”ما أنصف القاري المصلي“ کی تحقیق میں لکھتے ہیں: ”قال شيخنا [أي: الحافظ ابن حجر]: لا أعرفه ولكن يغني عنه قوله ﷺ: ”لا يبجهر بعضكم على بعض بالقرآن“ . وهو صحيح، من حديث البياضي في الموطأ وأبي داود وغيرهما“.

عبداللہ بن عمرؓ کی مرویات سے تائید:

”مسند أحمد“^۳ میں اس سند سے روایت تخریج کی گئی ہے: ”إبراهيم بن خالد عن رباح عن معمر عن صدقة مكي عن ابن عمرؓ“. حدیث کے الفاظ یہ ہے: ”أما إن أحدكم إذا قام في الصلوة فإنه يناجي ربه فليعلم أحدكم ما يناجي ربه، ولا يبجهر بعضكم على بعض بالقراءة في الصلوة“.

روایت ابن عمرؓ کے دیگر مصادر:

بالکل اسی مضمون کی روایت (بطریق ابن عمرؓ) ”مسند أحمد“ میں عتّابؓ اور عبیدہ عن محمد بن عبد الرحمن بن ابی لیلیؓ کے طریق سے، اور ”صحیح بن خزيمة“^۴ میں أحمد بن نصر کے طریق

^۱ مجمع الزوائد، (كتاب الصلوة، باب الجهر بالقرآن، وكيف يقرأ، ۲/ ۵۴۳، رقم: ۳۵۹۷).

^۲ المقاصد الحسنة (حرف الميم، رقم: ۹۳۷).

^۳ مسند أحمد (مسند عبد الله بن عمر بن الخطاب، ۲/ ۳۰۵، رقم: ۳۵۹۸).

^۴ مسند عبد الله بن عمرؓ (۲/ ۳۸۷، رقم: ۵۳۴۹).

^۵ مسند أحمد (رقم: ۶۱۲۷).

^۶ صحیح ابن خزيمة، (كتاب الصيام، جماع أبواب الاعتكاف، ۳/ ۳۵۰، رقم: ۲۲۳۷).

سے تخریج کی گئی ہے، اس کے علاوہ ”خلق أفعال العباد“^۱ میں ابو یعلیٰ محمد بن صلت سے ابن عمرؓ سے جو روایت تخریج کی گئی ہے، اس میں صرف یہ الفاظ ہیں: ”لا یجهر بعضهم علی بعض بالقراءة“۔

حضرت علی المرتضیٰؑ کی مرویات سے تائید:

”مسند أبي يعلى الموصلي“^۲ میں، ”وَهَبَ بِنُ بَقِيَّةٍ وَاسْطِي عَنْ خَالِدٍ عَنْ مَطْرَفٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ حَارِثٍ عَنْ عَلِيٍّ“^۳ کی سند سے منقول ہے: ”نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَرْفَعَ الرَّجُلُ صَوْتَهُ بِالْقُرْآنِ قَبْلَ الْعَتَمَةِ وَبَعْدَهَا، يُغْلَطُ أَصْحَابُهُ وَالْقَوْمُ يُصَلُّونَ“۔

روایت علی المرتضیٰؑ کے دیگر مصادر:

اسی مضمون کی روایت حضرت علیؑ سے درج ذیل کتب میں تخریج کی گئی ہے: ”شعب الإيمان للبيهقي“^۴ میں ابو یعلیٰؑ روزباری کے طریق سے، ”مسند أحمد“^۵ میں عفانؑ یزید بن ہارونؑ، خالد بن عبد اللہؑ اور خلف کے طرق سے، ”فضائل القرآن لأبي عبيد“^۶ میں مالک بن اسماعیل کے طریق سے۔

ابوسعید خدریؓ کی مرویات سے تائید:

امام ابوداؤدؒ، ابوسعید خدریؓ کی روایت اپنی ”سنن“^۷ میں اس سند سے تخریج کرتے

^۱ خلق أفعال العباد، (ص: ۱۰۷)۔

^۲ مسند أبي يعلى الموصلي، (مسند علي بن أبي طالبؑ، ۱/۳۸۴، رقم: ۴۹۷)۔

^۳ شعب الإيمان، (باب في تعليم القرآن، فصل في ترك التعقيم في القرآن ۴/۲۱۲، رقم: ۲۴۱۲)۔

^۴ مسند أحمد، (مسند علي بن أبي طالبؑ، ۱/۳۰۹، رقم: ۸۱۷)۔

^۵ مسند أحمد، (مسند علي بن أبي طالبؑ، ۱/۲۹۲، رقم: ۷۵۲)۔

^۶ مسند أحمد، (مسند علي بن أبي طالبؑ، ۱/۲۷۰، رقم: ۶۶۳)۔

^۷ فضائل القرآن لأبي عبيد، (باب القارئ يجهر على أصحابه بالقرآن فيؤذيهم بذلك، ص: ۱۶۸)۔

^۸ سنن أبي داود، (باب رفع الصوت بالقراءة في صلوة الليل، ۲/۲۰۹، رقم: ۱۳۲۶)۔

ہیں: ”حسن بن علی عن عبدالرزاق عن إسماعیل بن أمیه عن أبي سلمة عن أبي سعيد الخدريؓ“. روایت کے الفاظ یہ ہیں: ”ألا إنَّ كُلكم مُنَاج ربَّه، فلا يؤذین بعضکم بعضاً، ولا یرفع بعضکم علی بعض فی القراءة أوقال، فی الصلوة“۔

حضرت ابوسعید خدریؓ ہی سے بعینہ ”سنن أبي داود“ کے الفاظ کیساتھ ”شعب الإیمان للبيهقي“ؒ میں ابوعلیٰ روزباری کے طریق سے یہ روایت تخریج کی گئی ہے۔

حضرت ابوہریرہؓ اور حضرت عائشہؓ کی روایت سے تائید:

امام طبرانیؒ ”المعجم الأوسط“ؒ میں ابوہریرہؓ اور عائشہؓ کی روایت اس سند سے تخریج کرتے ہیں: ”عبيدالله بن محمد عمري، عن إسماعيل بن أبي أويس، عن أبيه عن محمد بن عمرو عن أبي سلمة عن أبي هريرةؓ وعائشةؓ. روایت کے الفاظ یہ ہیں: ”إنَّ الْمُصَلِّي يُنَاجِي رَبَّهُ فَلْيَنْظُرْ بِمَا يُنَاجِيهِ، فَلَا يَجْهَرُ بِعُضْمٍ عَلَى بَعْضٍ بِالْقُرْآنِ“۔

قلت. [الراقم]: ظهر لي بما ذكرته آنفاً أَنَّ الحديث صحيح كما قال الحافظ

ابن حجر.

۱۔ شعب الإیمان، (باب فی تعلیم القرآن، فصل فی ترك التعمق فی القرآن، ۴/۲۱۲، رقم: ۲۴۱۲)۔

۲۔ المعجم الأوسط، (من اسمه عبيدالله، ۵/۴۱، رقم: ۴۶۲۰)۔

۲۱) قرآن کے مقابلہ میں کسی چیز کو افضل جاننا اس کی تحقیر ہے

قال البيهقي: "أخبرنا أبو عبد الله الحافظ: حدثنا أبو العباس محمد بن يعقوب، حدثنا العباس بن محمد الدوري، حدثنا محمد بن عبيد، حدثنا مُحَرَّرُ أَبُو رَجَاءَ الشَّامِي، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: "مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَكَأَنَّمَا اسْتَدْرَجَتْ النُّبُوَّةَ بَيْنَ جَنْبَيْهِ إِلَّا أَنَّهُ لَا يُوحَى إِلَيْهِ وَمَنْ أُعْطِيَ الْقُرْآنَ فَظَنَّ أَنَّ أَحَدًا أُعْطِيَ أَفْضَلَ مِمَّا أُعْطِيَ فَقَدْ حَقَّرَ مَا عَظَّمَ اللَّهُ، وَعَظَّمَ مَا حَقَّرَ اللَّهُ، وَلَيْسَ يَنْبَغِي لِحَامِلِ الْقُرْآنِ أَنْ يَحِدَّ فِيمَنْ يَحِدُّ وَلَا يَجْهَلَ فِيمَنْ يَجْهَلُ، وَلَكِنْ لِيَعْفُ وَلِيَصْفَحَ لِحَقِّ الْقُرْآنِ". هَكَذَا جَاءَ مَوْقُوفًا." ۱

ترجمہ: "عبداللہ بن عمروؓ سے مروی ہے جس نے کلام اللہ شریف پڑھا اس نے علوم نبوت کو اپنی پسلیوں کے درمیان لے لیا، گو اس کی طرف وحی نہیں بھیجی جاتی، جس شخص کو قرآن سے نوازا گیا ہو، پھر کسی دوسرے شخص کو جو کوئی اور چیز عطا کیا گیا ہو اپنے سے افضل سمجھے، تو اس نے اس چیز کو تحقیر جانا جس کو اللہ نے عظمت بخشی ہے اور اس چیز کو بڑا جانا ہے جس کی اللہ نے تحقیر کی ہے۔ حامل قرآن کے لئے مناسب نہیں کہ غصہ والوں کے ساتھ غصہ کرے یا جاہلوں کے ساتھ جہالت کرے، بلکہ اسے تو قرآن کے حق کی وجہ سے معاف کر دینا چاہیے اور درگزر سے کام لینا چاہیے۔"

"شعب الإيمان للبيهقي" کی مذکورہ روایت میں، دارستہ و تحقیق کا موضوع، حدیث کا یہ ٹکڑا ہے: "مَنْ أُعْطِيَ الْقُرْآنَ فَظَنَّ أَنَّ أَحَدًا أُعْطِيَ أَفْضَلَ مِمَّا أُعْطِيَ فَقَدْ حَقَّرَ مَا عَظَّمَ اللَّهُ

، وعظم ما حقر الله“.

روایت کے موقوف و مرفوع توابع:

امام بیہقیؒ کی روایت میں موجود حُر زُبور جاء الشامی کا تابع یعنی اسماعیل بن رافع بن عویر: جیسا کہ ”شعب الإیمان“ کی سند میں مذکور راوی حُر زُبور جاء الشامی و یقال الجزری مولیٰ ہشام بن عبد الملک [کذا فی تاریخ دمشق، صدوق یدلس كما فی التقریب]، اسماعیل بن عبید اللہ بن ابی المہاجر [ثقة كما فی التقریب] عن عبد اللہ بن عمروؓ کے طریق سے موقوفاً نقل کر رہے ہیں، ایسے ہی (حُر زُبور جاء الشامی کے علاوہ) اسماعیل بن رافع بن عویر اسی روایت کو اسماعیل بن عبید اللہ عن عبد اللہ بن عمروؓ کے طریق سے موقوفاً اور مرفوعاً، دونوں طرح نقل کرتے ہیں، چنانچہ ”کتاب الزهد والرقائق لابن المبارك“ؒ میں یہ روایت موقوفاً تخریج کی گئی ہے، اور ”تاریخ بغداد للخطیب“ؒ میں عتقی کے طریق سے، ”فضائل القرآن وتلاوته لأبي الفضل الرازي“ؒ میں محمد بن قاسم اور أحمد بن الحسن (والد أبي الفضل الرازي)، اور ”مختصر قیام الیل لمحمد بن نصر“ؒ اسحاق کے طریق سے یہ روایت مرفوعاً بھی مروی ہے۔

حافظ بیہقیؒ کا کلام (بطریق اسماعیل بن رافع):

حافظ بیہقیؒ ”مجمع الزوائد“ؒ میں عبد اللہ بن عمروؓ سے اسی مضمون پر مشتمل مرفوع روایت ذکر کر کے لکھتے ہیں: ”رواه الطبرانی وفيه إسماعيل بن رافع وهو متروك“.

۱۔ کتاب الزهد والرقائق، (باب ماجاء فی ذم التنعم فی الدنيا، ص: ۲۷۵، رقم: ۷۹۹).

۲۔ تاریخ بغداد، (۱۱/۴۲، رقم: ۴۹۵۰).

۳۔ فضائل القرآن وتلاوته، (باب فی أن القرآن غنی لا فقر بعده، ۱۶/۱).

۴۔ مختصر قیام الیل، (باب ثواب القراءة باللیل، ص: ۱۷۵).

۵۔ مجمع الزوائد، (کتاب التفسیر، باب فضل القرآن، ۷/۳۳۰، رقم: ۱۱۶۳۲).

اہم تنبیہ:

واضح رہے کہ حافظ بیہقیؒ کا یہ کلام مذکورہ روایت کی سابقہ ان تمام سندوں سے متعلق ہے، جن میں اسماعیل بن رافع موجود ہے، اور امام بیہقیؒ کی زیر بحث سند میں اسماعیل بن رافع نہیں ہے، بلکہ محرز ابورجاء الشامی ہے، جسے حافظ ابن حجرؒ نے ”صدوق یدلس“ کہا ہے۔ [کما فی التقریب]

آمد بر سر مطلب:

اسماعیل بن رافع بن عویر المدنی کے بارے میں ائمہ جرح والتعدیل کے اقوال ملاحظہ ہوں:

قال یحییٰ بن معین ^۱: ”ضعیف، وفي موضع: ليس بشيء“.

وقال عبدالرحمن ^۲: ”الضعیف القاص، وفي موضع: وهو منکر الحدیث“.

وقال أحمد بن حنبل ^۳: ”ضعیف الحدیث“.

وقال النسائي ^۴: ”متروک الحدیث، وفي موضع: ضعيف، وفي موضع: ليس بثقة“.

وقال ابن عدي ^۵: ”ولإسماعيل بن رافع أحاديث غير ما ذكرته وأحاديثه كلها مما فيه نظر إلا أنه يُكتب أحاديثه في جُملة الضعفاء“.

مرکزی روایت ”شعب الایمان“ کا شاہد:

امام بیہقیؒ نے ”شعب الایمان“ ^۱ میں اسی مضمون کی روایت تخریج کی ہے: ”أخبرنا أبو بكر

^۱ له الجرح والتعديل، (۲/۱۱۰، رقم: ۵۶۶).

^۲ له الجرح والتعديل، (۲/۱۱۰، رقم: ۵۶۶).

^۳ الکامل، (۱/۴۵۲، رقم: ۱۱۹).

^۴ تهذيب الكمال، (۲/۱۶۶، رقم: ۴۳۶).

^۵ الکامل، (۱/۴۵۴، رقم: ۱۱۹).

^۱ شعب الایمان، (التاسع عشر من شعب الایمان، هو باب في تعظيم القرآن، فصل في التكثر بالقرآن

۴/۱۷۸، رقم: ۲۳۵۵).

محمد بن إبراهيم الفارسي، أنا أبو إسحاق الأصبهاني ثنا أبو أحمد بن فارس ثنا محمد بن إسماعيل البخاري، حدثني أحمد بن الحارث حدثنا ساكنة بنت جعد الغنوية، قالت: سمعت رجاء الغنوي يقول: وكانت أصيب يده يوم الجمل قال النبي ﷺ: "من أعطاه الله كتابه لوطن أن أحدا أوتي أفضل مما أوتي فقد غمط [أي: استهان] أعظم النعم".

مذکورہ شاہد کے دیگر مظان:

یہ روایت حافظ ابن ابی حاتمؒ نے "الجرح والتعديل" میں بلا سند اور امام بخاریؒ نے "التاریخ الكبير" میں اپنی سند سے ذکر کی ہے۔

شاہد مذکور میں موجود رجاء الغنوی کی صحابیت پر ائمہ کا کلام:

واضح رہے کہ رجاء الغنوی کی صحابیت مختلف فیہ ہے: حافظ أبو عمر ابن عبد البرؒ "الاستيعاب في معرفة الأصحاب" میں رجاء الغنوی کی مذکورہ روایت نقل کر کے لکھتے ہیں: "روث عنه سلامة بنت الجعد لا يصح حديثه، ولا تصح له صحبة". حافظ بن الأثيرؒ "أسد الغابة" میں لکھتے ہیں: "له صحبة". حافظ ابن حجرؒ "لسان الميزان" میں احمد بن حارث الغسانی کے ترجمہ میں عقيلي کے حوالے سے لکھتے ہیں: "ولا يعرف لرجاء الغنوي رواية ولا صحبة صحبة".

امام عبد الرؤف مناویؒ "فيض القدير" میں رجاء الغنوی کی مذکورہ روایت نقل کر کے لکھتے

ہیں: "قال الغزالي: رجاء مختلف في صحبته وقد ورد من حديث عبد الله بن عمر وجابر

لـ الجرح والتعديل، (باب الرأ، ۳/۴۵۲، رقم: ۴۵۵۷)۔

لـ تاریخ الكبير، (باب الرأ، ۳/۲۶۵، رقم: ۳۹۵۲)۔

لـ الاستيعاب في معرفة الأصحاب، (۲/۲۲۷، رقم: ۷۸۴)۔

لـ أسد الغابة (باب الرأ، رجاء الغنوي، ۲/۲۶۰)۔

لـ لسان الميزان، (۱/۴۲۴، رقم: ۴۳۴)۔

لـ فيض القدير، (۶/۷۵، رقم: ۸۴۸۱)۔

وللبراء نحوه وكلها ضعيفة ووروه في الإصابة وجاء هذا في الصحابة في القسم الأول.“
 امام زين الدين عبدالرؤف المناوي ”التيسير بشرح الجامع الصغير“^ل میں رجاء الغنوی
 کی مذکورہ روایت نقل کر کے لکھتے ہیں: ”تخ هب عن رجاء الغنوي مرسلًا وإسناده ضعيف“.

شاہد مذکور میں موجود رواوی احمد بن الحارث الغسانی کے بارے میں ائمہ کرام کے اقوال:
 ”شعب الإيمان“ کی روایت میں موجود ساکنۃ بنت الجعد سے نقل کرنے والے راوی احمد بن

الحارث الغسانی (ويعرف بالغنوي) کے متعلق ائمہ کے اقوال ملاحظہ ہوں:

قال أبو حاتم^ل: ”متروك الحديث“.

وقال البخاري^ل: ”سمع ساكنة بنت الجعد، ففيه بعض النظر“.

وقال العُقيلي^ل: ”له مناكير لا يتابع عليها“.

وقال الدُّولابي^ه: ”فيه نظر“.

قلت [الراقم]: فظهر بما ذكرته آنفاً وما راجعت به من أحوال الرواة أنَّ

سنده جيّد وله شاهد.

^ل التيسير بشرح الجامع الصغير، (۲/۷۷۷، حرف الميم).

^ل الجرح والتعديل، (۸/۱، رقم: ۳۲).

^ل التاريخ الكبير، (۴/۲، رقم: ۱۴۸۲).

^ل لسان الميزان، (۱/۴۲۳، رقم: ۴۳۴).

^ه لسان الميزان، (۱/۴۲۳، رقم: ۴۳۴).

﴿۲۲﴾ کثرت تلاوت، بقاء حفظ کا ذریعہ

قال الإمام مسلم بن الحجاج في "صحيحه": حدثنا زهير بن حرب
ومحمد بن المثنى وعبيد الله بن سعيد، قالوا: حدثنا يحيى (وهو القطان)
ح وحدثنا أبو بكر بن أبي شيبة حدثنا أبو خالد الأحمر، ح وحدثنا ابن
نُعيم، حدثنا أبي، كلهم عن عبيد الله ح وحدثنا ابن أبي عمر، حدثنا
عبد الرزاق أخبرنا معمر عن أيوب ح وحدثنا قتيبة بن سعيد حدثنا يعقوب
(يعني ابن عبد الرحمن) ح وحدثنا محمد بن إسحاق المصممي حدثنا
أنس (يعني ابن عياض) جميعاً عن موسى بن عقبة، كل هؤلاء عن نافع
، عن ابن عمر رضي الله عنهما، عن النبي ﷺ، بمعنى حديث مالك وزاد في حديث
موسى بن عقبة: "وإذا قام صاحب القرآن فقرأه بالليل والنهار ذكره وإذا
لم يَقم به نسيه". (۱)

ترجمہ: "حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے ایک مرفوع روایت مروی ہے، جس کے آخر میں
ہے کہ "اگر صاحب قرآن شب و روز کلام اللہ شریف کی تلاوت کرتا رہے تو قرآن
یاد رہے گا، اور اگر ایسا نہ کرے تو قرآن بھول جائے گا۔"

دیگر مصادر:

جیسا کہ "الصحيح لمسلم" کی زیر بحث روایت مختلف سندوں سے موسی بن عقبہ
عن نافع عن ابن عمرؓ مرفوعاً کے طریق سے مروی ہے، اسی طرح "مسلم" کے علاوہ متون
لہ الصحيح لمسلم، (کتاب الصلوة المسافر وقصرها، باب فضائل القرآن وما يتعلق
به، ۱/۵۴۴، رقم: ۷۸۹)۔

حدیث میں مختلف سندوں سے موسیٰ بن عقبہ عن نافع عن ابن عمرؓ مرفوعاً کے طریق سے اسی مضمون کی روایت ہے۔

چنانچہ ”فضائل القرآن للفريابي“ ^۱ میں تئیمہ کے طریق سے، ”شعب الإیمان للبيهقي“ ^۲ میں أبو عبد اللہ الحافظ کے طریق سے، ”سنن الکبریٰ للنسائي“ ^۳ میں تئیمہ کے طریق سے یعقوب بن عبد الرحمن، اسی طرح ”مختصر قیام اللیل لمحمد بن نصر“ ^۴ میں یونس بن عبد الاعلیٰ اور ”مسند أبی عوانه إسنفاً یبني“ ^۵ میں بھی یونس بن عبد الاعلیٰ کے طریق سے، انس بن عیاض، ”أمثال الحديث لرامهرمزي“ ^۶ میں أحمد بن حماد بن سفیان کوفی کے طریق سے فضیل بن سلیمان یہ تینوں راوی اسی مضمون کی روایت موسیٰ بن عقبہ سے نقل کرتے ہیں۔

^۱ فضائل القرآن للفريابي، (باب ماجاء في تعاھد القرآن عن النبي ﷺ ص: ۲۳۳، رقم: ۱۵۷)۔

^۲ شعب الإیمان، (التاسع عشر هو باب في تعظیم القرآن فصل في إيمان تلاوة القرآن ۳۳۳/۲ رقم: ۱۹۶۳)۔

^۳ سنن الکبریٰ، (كتاب فضائل القرآن نسيان القرآن ۲۰/۵ رقم: ۸۰۴۲)۔

^۴ مختصر قیام اللیل، (باب ثواب القراءة باللیل، ص: ۱۷۷)۔

^۵ مسند أبی عوانه، (مبتداً فضائل القرآن باب ذكر الجهر الموجب لاستذكار القرآن ودراسته،

۳۵۷/۲، رقم: ۳۸۱۹)۔

^۶ أمثال الحديث، (۱۳۵: ۲، رقم: ۵۰)۔

۳۳) قرآن میں اپنی رائے سے کہنے کی ممانعت

قال الحافظ الترمذي في "سُنَنِهِ" ^۱: حدثنا عبد بن حُميد، قال حدثنا حَبَّان بن هلال، قال: حدثنا سُهَيْل بن عبد الله، وهو ابن أبي حزم أخو حزم القُطْعِي، قال: حدثنا أبو عمران الجَوْنِي، عن جُنْدُب بن عبد الله رضي الله عنه، قال: قال رسول الله ﷺ: "من قال في القرآن برأيه فأصاب فقد أخطأ".

هذا حديث غريب، وقد تكلم بعض أهل الحديث في سهيل بن أبي حزم.....
ترجمہ: ”جندب بن عبد اللہ الجبلی حضور اقدس ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ ”جو شخص قرآن پاک میں اپنی رائے سے کچھ کہے اگر وہ صحیح بھی ہو تب بھی اس شخص نے خطا کی۔“

روایت کے توابع:

امام ترمذیؒ کی مذکورہ روایت میں سہیل بن عبد اللہ سے نقل کرنے والے راوی حبان بن ہلال ہے، سہیل بن عبد اللہ [و یقال مہران] سے مذکورہ روایت نقل کرنے میں دوسرے راویوں نے بھی حبان بن ہلال کی متابعت کی ہے، مثلاً: ”سنن أبي داود“ ^۲ میں اور ”سنن الكبرى للنسائي“ ^۳ میں یعقوب ابن اسحاق المقرئ الحضرمي، ”المعجم الكبير للطبراني“ ^۴ میں سُرْتَج بن نعمان، ”الکامل

^۱ سنن الترمذي، (أبواب تفسير القرآن، باب ما جاء في الذي يفسر القرآن برأيه، ۶۵/۵، رقم: ۲۹۵۲).

^۲ سنن أبي داود، (۴/۲۴۱، رقم: ۳۶۴۴، کتاب العلم، باب الکلام فی کتاب اللہ بغیر علم).

^۳ سنن الكبرى للنسائي، (کتاب فضائل القرآن، باب من قال في القرآن بغیر علم، ۷/۲۸۶، رقم: ۸۰۳۲).

^۴ المعجم الكبير، (۲/۱۶۳، رقم: ۱۶۷۲).

لابن عدي^۱، "مسند أبي يعلى الموصلي"^۲ اور "شعب الإيمان للبيهقي"^۳ میں بشر بن الوليد الکندی۔

روایت کا شاہد:

امام ترمذی نے اپنی "سنن" میں اسی مضمون کی ایک دوسری روایت بھی تخریج کی ہے: "حدثنا محمود بن غيلان حدثنا بشر بن السري، حدثنا سُفيان، عن عبد الأعلى، عن سعيد بن جبير، عن ابن عباس رضي الله عنهما قال: قال رسول الله ﷺ: "من قال في القرآن بغير علم فليتبوأ مقعده من النار". هذا حديث حسن صحيح."

زیر بحث روایت (یعنی امام ترمذی سے منقول پہلی سند) میں مذکور سہیل بن ابی حزم أخو حزم القُطَعي البصري کے بارے میں ائمہ جرح والتعديل کے اقوال:

قال البخاري^۴: "ليس بالقوي عندهم".

وقال أحمد بن حنبل^۵: "روى عن ثابت أحاديث منكّرة".

وقال يحيى بن معين^۶: "صالح".

وقال أبو حاتم^۷: "ليس بالقوي، يُكتب حديثه، ولا يُحتجّ به، وحزم أخوه أتقن منه".

^۱ الكامل لابن عدي، (سہیل بن مهران، ۵۲۷/۴، رقم: ۸۶۷)۔

^۲ مسند أبي يعلى، (۵۷/۲، رقم: ۱۵۱۷، مسند جندب بن عبد الله البجلي)۔

^۳ شعب الإيمان، (التاسع عشر، فصل في ترك التفسير بالظن، ۵۴۰/۳، رقم: ۲۰۸۱)۔

^۴ سنن الترمذی، (أبواب تفسير القرآن، باب ما جاء في الذي يفسر القرآن برأيه، ۶۵/۵، رقم: ۲۹۵۰)۔

^۵ التاريخ الكبير، (۱۰۵/۴، رقم: ۵۰۲۳، باب السين)۔

^۶ الجرح والتعديل، (۲۳۰/۴، رقم: ۶۱۸۳، باب السين)۔

^۷ الجرح والتعديل، (۲۳۱/۴، رقم: ۶۱۸۳، باب السين)۔

^۸ الجرح والتعديل، (۲۳۱/۴، رقم: ۶۱۸۳، باب السين)۔

وقال الذهبي^١: "قال أبو حاتم وجماعة: ليس بالقوي".

وقال الحافظ ابن حجر^٢: "ضعيف".

وقال أبو أحمد ابن عدي^٣: "ومقدار ما يروي من الحديث أفراداً ينفرد بها عن

من يرويه عنه".

قلت [الراقم]: فظهر بما نقلته آنفاً أنَّ إسناده ضعيف وله شاهد

قوي فالحاصل أنَّه يجوز في الفضائل .

^١ له الكاشف، (١/٤٠٩، رقم: ٤٢٢).

^٢ له التقريب، (٢٥٩، رقم: ٢٦٧٢).

^٣ له الكامل في الضعفاء، (سهيل بن مهران، ٤/٥٢٧، رقم: ٨٦٧).

③ قرآن میں اولین و آخرین کا علم

قال الحافظ ابن أبي شَيْبَةَ في "مُصَنَّفِهِ" ^{لہ}: "حدثنا وكيع، عن سفيان، عن أبي إسحاق، عن مُرَّة، عن عبد الله قال: "من أراد العلم فليقرأ القرآن، فإن فيه علم الأولين والآخرين".

ترجمہ: "عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ جو شخص علم حاصل کرنا چاہتا ہے تو وہ قرآن پڑھے، کیونکہ اس میں اولین و آخرین کا علم ہے۔"

رجالہ رجال الصحيح.

روایت کے توابع:

"المصنف لابن أبي شَيْبَةَ" کی مذکورہ روایت اور اس طرح "الزهد والرقائق لابن المبارك" ^{لہ} میں ابواسحاق سے سفيان روایت نقل کرنے والے ہیں، البتہ "المعجم الكبير للطبراني" ^{لہ} میں احمد اور "اتحاف الخيرة المهرة" ^{لہ} میں شعبہ، "شعب الإيمان للبيهقي" ^{لہ} میں خدج بن معاوية، "المعجم الكبير" کی ایک اور روایت میں زهير ^{لہ} اور اسرائيل ^{لہ} اسی روایت کو ابواسحاق سے نقل کرنے والے ہیں، یعنی شعبہ، خدج بن معاوية، زهير اور اسرائيل ان چاروں نے

^{لہ} المصنف لابن أبي شَيْبَةَ، (۱۵/۴۶۶، رقم: ۳۰۶۴۱، کتاب فضائل القرآن، في التمسك بالقرآن).

^{لہ} الزهد والرقائق، (ص: ۲۸۰، رقم: ۸۱۴).

^{لہ} المعجم الكبير، (۴/۴۸۴، رقم: ۸۵۸۵، مسند عبد الله بن مسعود).

^{لہ} اتحاف الخيرة المهرة، (۱/۲۳۷، رقم: ۳۷۷، کتاب العلم، باب اتباع كتاب الله عز وجل وسنة سيدنا

محمد ﷺ في كل شيء.....).

^{لہ} شعب الإيمان، (الثامن عشر، فصل في تعلم القرآن، ۳/۳۴۷، رقم: ۱۸۰۸).

^{لہ} المعجم الكبير، (۴/۴۸۴، رقم: ۸۵۸۴، مسند عبد الله بن مسعود).

^{لہ} المعجم الكبير، (۴/۴۸۴، رقم: ۸۵۸۴، مسند عبد الله بن مسعود).

ابو اسحاق سے روایت نقل کرنے میں سفیان کی متابعت کی ہے۔

”المعجم الكبير“^۱ کی روایت بطریق زہیر اس سند سے مروی ہے: ”حدثنا محمد بن

النضر الأزدي، حدثنا معاوية بن عمرو، حدثنا زهير عن أبي إسحاق، عن مرة قال: قال
عبد الله: ”من أراد علماً فليثور القرآن، فإنه خير الأولين وخير الآخرين“.

حافظ ہاشمیؒ کا روایت پر کلام بطریق طبرانیؒ:

حافظ ہاشمیؒ ”مجمع الزوائد“^۲ میں ”المعجم الكبير“ کی روایت نقل کر کے لکھتے ہیں:

رواه الطبراني بأسانيد ورجال أحدهما رجال الصحيح“.

^۱ المعجم الكبير، (۴/۴۸۴، رقم: ۸۵۸۴ مسند عبد الله بن مسعودؓ).

^۲ مجمع الزوائد، (۷/۳۴۲، رقم: ۱۱۶۶۷، کتاب التفسیر).

②۵ علم وہبی

قال الإمام البخاري في "جامعه": "حدثنا صدقة بن الفضل، أخبرنا ابن عُيَيْنَةَ، حدثنا مطرف قال: سمعت الشعبي، قال: سمعتُ أبا جُحَيْفَةَ قال: سألتُ علياً رضي الله عنه هل عندكم شيء ما ليس في القرآن؟ وقال مرة: ما ليس عند الناس؟ فقال: "والذي فَلَقَ الحَبَّةَ وِبراً النِّسْمَةَ، ما عندنا إلا ما في القرآن إلا فهُمّا يعطى رجل في كتابه وما في الصحيفة". قلتُ: وما في الصحيفة؟ قال: "العقل وفكاك الأسير وأن لا يقتل مسلم بكافر".^۱

ترجمہ: "ابو جحیفہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علیؑ سے پوچھا کہ کیا آپ کے پاس کچھ ایسے خاص علوم ہیں، جو قرآن میں نہ ہوں (شعی کہتے ہیں) اور ایک مرتبہ یوں کہا کہ جو عام لوگوں کے علاوہ آپ کے ساتھ مخصوص ہیں، انہوں نے فرمایا کہ قسم ہے اس ذات پاک کی جس نے دانہ کو پھاڑا اور جان پیدا کی، اس فہم کے علاوہ کچھ نہیں ہے جس کو اللہ تعالیٰ شانہ نے اپنے کلام پاک کے سمجھنے کیلئے کسی کو عطا فرمادیں اور جو کچھ صحیفہ میں ہے، میں نے عرض کیا کہ صحیفہ میں کیا ہے؟ تو آپؑ نے فرمایا کہ دیت، قیدی کو چھڑانے کے احکام اور یہ کہ کافر کے بدلہ مسلمان کو قتل نہیں کیا جائے گا۔"

روایت کے دیگر مصادر:

"الصحيح للبخاري" کی مذکورہ روایت، جس میں ابو جحیفہ، حضرت علیؑ سے سوال کرنے والے ہیں، یہ روایت ان کتب میں بھی مروی ہے: "سنن النسائي"^۲، "مسند أحمد"^۳، "مسند أبي

^۱ الصحيح للبخاري، (باب العاقلة، ۱۱/۹)۔

^۲ سنن النسائي، (۲۳/۸، رقم: ۴۷۴۴، سقوط القود من المسلم للكافر)۔

^۳ مسند أحمد، (۲۵۰/۱، رقم: ۵۹۹، مسند علي بن أبي طالب)۔

داؤد الطیالسی^۱۔

یہی روایت ”سنن أبی داود“^۲ ”مسند أبی یعلیٰ“^۳، ”سنن النسائی“^۴ (روایۃ
آخری)، ”مسند أحمد“^۵ (روایۃ آخری) میں قیس بن عباد سے بھی مروی ہے۔

^۱ مسند أبی داؤد الطیالسی (۱/۹۰، رقم: ۹۲)۔

^۲ سنن أبی داؤد، (۵/۱۴۹، رقم: ۴۵۱۹، باب إیقاد المسلم بکافر)۔

^۳ مسند أبی یعلیٰ، (۱/۲۷۳، رقم: ۶۲۴، مسند علی بن أبی طالب)۔

^۴ سنن النسائی، (۸/۱۹، رقم: ۴۷۳۴، القود بین الأحرار والمماليك في النفس)۔

^۵ مسند أحمد، (۱/۳۵۱، رقم: ۹۹۳، مسند علی بن أبی طالب)۔

تلاوت قرآن کے فضائل

① کتاب اللہ کی بدولت ترقی درجات

۱۱۔ الامام مسلم بن الحجاج: ”وحدثني زهير بن حرب ، حدثنا يعقوب بن ابراهيم ، حدثني ابي عن ابن شهاب ، عن عامر بن واثلة ، أن نافع بن عبد الحارث لقي عمر بعُسفان ، وكان عمر يستعمله على مكة ، فقال : من استعملت على أهل الوادي ؟ فقال : ابن ابي . قال : ومن ابن ابي ؟ قال مولى من مولينا . قال : فاستخلفت عليهم مولى ؟ قال : إنه قارئ لكتاب الله عز وجل ، وإنه عالم بالفرائض^۱ ، قال عمر رضي الله عنه : أما إن نبيكم ﷺ قد قال : ” إن الله يرفع بهذا الكتاب أقواماً ويضع به آخرين “^۲.

ترجمہ: ”عامر بن واثلة کہتے ہیں کہ نافع بن عبد الحارث کی حضرت عمرؓ سے عُسفان میں ملاقات ہوئی۔ نافع بن عبد الحارث کو حضرت عمرؓ نے مکہ کا حاکم بنا رکھا تھا، حضرت عمرؓ نے دریافت فرمایا کہ جنگلات کا ناظم کس کو مقرر کر رکھا ہے؟ انہوں نے عرض کیا ابن ابزی کو، حضرت عمرؓ نے پوچھا کہ ابن ابزی کون شخص ہے؟ انہوں نے عرض کیا ہمارا ایک غلام ہے، حضرت عمرؓ نے اعتراضاً فرمایا کہ غلام کو امیر کیوں بنادیا؟ انہوں نے کہا کتاب اللہ کا پڑھنے والا ہے اور علم فرائض کا عالم ہے، حضرت عمرؓ کہنے لگے، تمہارے نبی ﷺ کا ارشاد ہے کہ ”حق تعالیٰ شانہ اس کلام کی بدولت بہت سے لوگوں کو رفع درجات فرماتے ہیں اور بہت سوں کو پست کرتے ہیں۔“

^۱ الفرائض. الموارث وعلم تعرف به قسمتها، وهي أيضا : الأنصبة المقدرة في كتاب الله.

^۲ الصحيح لمسلم ، (باب فضل من يقوم بالقرآن ويعمله ۱۰ / ۵۵۹ رقم : ۸۱۷).

روایت کے دیگر مصادر:

”مسلم شریف“ کی مذکورہ روایت متعدد متون حدیث میں مختلف طرق سے تخریج کی گئی ہے۔ زیر بحث روایت، اور اسی طرح ”سنن ابن ماجہ“^۱ میں ابن شہاب زہری سے حدیث نقل کرنے والے راوی ابراہیم بن سعد بن ابراہیم بن عبد الرحمن بن عوف القرشی الزہری ہے، ابراہیم کے علاوہ بہت سے رواۃ اس حدیث کو ابن شہاب زہری سے نقل کرتے ہیں، چنانچہ ”سنن الکبری للبیہقی“^۲ ”شعب الایمان للبیہقی“^۳ ”مسند الشامیین“^۴ اور ”سنن الدارمی“^۵ میں شعب بن ابی حمزہ، ”مسند أحمد“^۶ میں معمر ”مشکل الآثار للطحاوی“^۷ میں ابوداؤد اور ابوعامر، ”فضائل القرآن للقاسم بن سلام“^۸ میں معاویہ بن یحییٰ صدفی، یہ تمام راوی ابن شہاب زہری سے ”مسلم“ کی روایت کے مطابق حدیث کرنے والے ہیں۔

^۱ سنن ابن ماجہ، (باب فضل من تعلم القرآن وعلمه ۱۰/۷۹، رقم: ۲۱۸)۔

^۲ سنن الکبری للبیہقی، (باب إمامة الموالی ۳/۸۹، رقم: ۴۹۰۴)۔

^۳ شعب الایمان للبیہقی، (فصل فی تنویر موضع القرآن ۴/۲۲۲، رقم: ۲۴۲۸)۔

^۴ مسند الشامیین، (۴/۱۶۰، رقم: ۲۹۹۹)۔

^۵ سنن الدارمی (ومن کتاب فضائل القرآن، باب ﴿إِنَّ اللَّهَ يَرْفَعُ بِهَذَا الْكِتَابِ أَقْوَامًا﴾ ۲/۵۳۶، رقم: ۳۳۶۵)۔

^۶ مسند أحمد، (مسند عمر بن الخطاب ۱/۱۴۸، رقم: ۲۳۲)۔

^۷ مشکل الآثار للطحاوی، (باب بیان مشکل ماروی عن النبی ﷺ، ۵/۴۶۶، رقم: ۲۱۹۹)۔

^۸ فضائل القرآن، (باب إعظام أهل القرآن.....، ص: ۹۳)۔

② تلاوت میں ہر حرف پر نیکی

قال الإمام البيهقي في "شعب الإيمان": "أخبرنا أبو الحسن محمد بن الحسين بن داود العلوي، أخبرنا أبو بكر محمد بن أحمد بن ذالويه الدقاق، حدثنا أحمد بن حفص بن عبد الله، حدثني أبي، حدثني إبراهيم بن طهمان، عن موسى بن عبيدة، عن محمد بن كعب القرظي، عن عوف بن مالك الأشجعي أنه قال: قال رسول الله ﷺ: "من قرأ حرفاً من القرآن كتب الله له حسنة. لا أقول: بسم، ولكن باء وسين وميم، ولا أقول: ﴿الم﴾ [البقرة: ۱]، ولكن الألف واللام والميم". وهذا إن صحَّ إسناده، فإنما أراد حسنة مضاعفة^ل.

ترجمہ: "عوف بن مالک اشجعیؒ نے حضور اکرم ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ جو شخص ایک حرف کتاب اللہ کا پڑھے اس کو اللہ تعالیٰ ایک نیکی عطا فرماتے ہیں، میں یہ نہیں کہتا بسم اللہ ایک حرف ہے، بلکہ ب س م یعنی علیحدہ علیحدہ حروف مراد ہیں، اور میں یہ نہیں کہتا کہ (الم) ایک حرف ہے بلکہ الف لام میم، یعنی علیحدہ علیحدہ حروف مراد ہیں۔"

رجالہ:

- (۱) أبو الحسن محمد بن الحسين بن داود العلوي اور أبو بكر محمد بن أحمد بن ذالويه الدقاق کے بارے میں ائمہ جرح و تعدیل کے اقوال مجھے نہیں مل سکے۔
 - (۲) أحمد بن حفص بن عبد الله بن راشد السلمی النيسابوري :
- قال الحافظ ابن حجر: "صَدُوق".^ل

^ل شعب الإيمان (فصل في إيمان تلاوة القرآن، ۳/ ۳۷۰، رقم: ۱۸۳۰).

^ل التقریب، (۷۸، رقم: ۲۷).

(۳) حفص بن عبد اللہ بن راشد السُلَمی، أبو عمرو والنیسابوری قاضیہا:
قال الحافظ ابن حجر: ”صَدُوق“۔^۱

(۴) إبراهیم بن طَهْمَان الخُرَّاسَانی، أبو سعید:
قال الحافظ ابن حجر: ”ثَقَّةٌ، يُغْرِبُ وَيُكَلِّمُ فِيهِ لِلْأَرْجَاءِ“۔^۲

(۵) موسى بن عُبيدة ابن نَشِيط الرِّبْدِي:
قال الحافظ الذهبي: ”ضَعْفُوهُ“۔^۳ وقال الحافظ ابن حجر: ”ضعيف لا سِمًا في
عبد اللہ بن دینار، وکان عابداً“۔^۴

(۶) محمد بن كعب القرظي أبو حمزة:
قال الحافظ الذهبي: ”قال ابن سعد: كان محمد بن كعب ثقة، عالماً
، كثير الحديث، ورعاً، من حلفاء الأوس“۔^۵
امام بیہقیؒ کے علاوہ محمد بن نصر اور بخاریؒ نے عوف بن مالکؒ سے یہی روایت تخریج کی ہے
، کذا ذکرہ الحافظ السیوطی فی ”الدر المنثور“۔^۶

روایت کے شواہد:

زیر بحث روایت کے بہت سے شواہد ہیں، علامہ سیوطیؒ ”الدر المنثور“ؒ میں لکھتے ہیں:

^۱ التقریب، (۱۷۲، رقم: ۱۴۰۸)۔

^۲ التقریب، (۹۰، رقم: ۱۸۹)۔

^۳ الکاشف، (۱۸۶/۳، رقم: ۵۸۱۰)۔

^۴ التقریب، (۵۵۲، رقم: ۶۹۸۹)۔

^۵ تاریخ الإسلام (الطبقة الحادية عشرة، ۳/۳۴۳ رقم: ۱۴۵۰)۔

^۶ الدر المنثور (سورة البقرة الآية: ۱، ۵۳/۱)۔

کے الدر المنثور (سورة البقرة الآية: ۱، ۵۳/۱)۔

”وأخرج البخاري في تاريخه والترمذي وصححه وابن الضريس ومحمد بن نصر وابن الأنباري في المصاحف والحاكم وصححه وابن مردويه وأبوذر الهروي في فضائله والبيهقي في شعب الإيمان عن ابن مسعود رضي قال: قال رسول الله ﷺ: ”من قرء حرفاً من كتاب الله فله به حسنة، والحسنة بعشر أمثالها، لا تقول (الم) حرف، ولكن ألف حرف، ولام حرف، وميم حرف“.

قلت [الراقم]: فظهر بما نقلته آنفاً أن إسناده ضعيف وله شاهد قوي فالحاصل أنه يجوز في الفضائل .

③ تلاوت قرآن سے گھر میں برکات

قال الحافظ الذیلمی فی "مسند الفردوس" عن أبي نعيم - معلقاً - عن عمرو بن أبي قيس، عن [عبد الرحمن بن عبد الله بن] عبد ربه أبي سفيان، عن عمر بن نبهان، عن الحسن، عن أنس وأبي هريرة^{رضی اللہ عنہ} قالا: قال رسول الله ﷺ: "نوروا بيوتكم ما استطعتم، فإن البيت الذي يُقرأ فيه القرآن، يتسّع على أهله، ويكثر خيرُه، وتحضره الملائكة، وتهجره الشياطين، وإن البيت الذي لا يُقرأ فيه القرآن، يضيق على أهله ويقلُّ خيرُه، وتهجره الملائكة، وتحضره الشياطين".^۱

ترجمہ: "حضرت انسؓ اور حضرت ابوہریرہؓ حضور اقدس ﷺ کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جتنا ہو سکے اپنے گھروں کو نورانی بناؤ! کیونکہ جس گھر میں کلام مجید پڑھا جاتا ہے، وہ گھر والوں پر کشادہ ہو جاتا ہے، اس میں خیر و برکت بڑھ جاتی ہے، اور ملائکہ اس گھر میں نازل ہوتے ہیں، اور شیاطین اس گھر سے نکل جاتے ہیں اور جس گھر میں تلاوت نہیں ہوتی وہ گھر والوں پر تنگ ہو جاتا ہے، اور اس گھر کی خیر و بھلائی کم ہو جاتی ہے اور ملائکہ اس گھر سے چلے جاتے ہیں۔"

رجالہ:

"مسند الفردوس" کی زیر بحث روایت میں مذکور "عمرو بن أبي قيس الرازي الأزرقي"

کے بارے میں ائمہ کے اقوال یہ ہیں:

ذکرہ ابن حبان فی "الثقات"^۲.

^۱ انظر السلسلة الضعيفة، (۱۰/ ۲۲۹ رقم: ۴۶۹۵).

^۲ کتاب الثقات، (۷/ ۲۲۰).

قال أبو داود: "في حديث خطأ، وفي موضع، "لا بأس به".^ل

وقال الذهبي: "وثق وله أوهام".^ل

وقال ابن حجر: "صدوق له أوهام".^س

اسی سند میں مذکور "عمر بن نُبَہان العبدي، ويقال: الغُبَري، البَصْري" کے بارے میں ائمہ نقد و جرح کے اقوال ملاحظہ ہوں:

قال يحيى بن معين: "ليس بشئ".^س

وقال أبو حاتم: "ضعيف الحديث".^ه

وقال البخاري: "لا يُتابع في حديثه".^ل

وقال ابن حبان: "يروي المناكير عن المشاهير كثيراً فاستحق الترك".^ك

وقال ابن حجر: "ضعيف".^ل

وقال الذهبي: "ضعفه".^ف

روایت کے شواہد:

حافظ ابو نعیم اصبہانیؒ نے "معرفة الصحابة" اور امام بیہقیؒ نے "شعب الإيمان" میں

^ل تهذيب الكمال، (۱۴/۳۲۰، رقم: ۵۰۲۱).

^ل الكاشف، (۲/۳۴۰، رقم: ۱۷۶۹).

^س التقريب، (۴۲۶، رقم: ۵۱۰۱).

^ل الجرح والتعديل، (۶/۱۷۴، رقم: ۱۰۰۰۶).

^ه الجرح والتعديل، (۶/۱۷۴، رقم: ۱۰۰۰۶).

^ل تاريخ الإسلام، (۶/۵۲، رقم: ۸۲۴۴).

^ك تهذيب الكمال، (۱۴/۱۶۰، رقم: ۴۸۹۷).

^ل التقريب، (۴۱۷، رقم: ۴۹۷۷).

^ف الكاشف، (۲/۳۲۲، رقم: ۳۱۷۹).

^ل شعب الإيمان، (التاسع عشر من شعب الإيمان، فصل في إيمان تلاوة القرآن، ۳/۳۷۰، رقم: ۱۸۲۹).

زیر بحث روایت کے مضمون پر مشتمل روایت نقل کی ہے: ”معرفة الصحابة“^۱ کی روایت اس سند سے مروی ہے: ”حدثنا عبيد الله بن المنذر العاقولي، ثنا أبو طلحة بن محمد بن عبد الكريم، ثنا يزيد بن عمرو والغوي، ثنا نائل بن نجيع، ثنا قطبة الكناسي، عن الحسن بن العمارة، عن طلحة، عن عبد الرحمن بن سابط، عن أبيه عن النبي ﷺ قال: ”إِنَّ الْبَيْتَ الَّذِي يَذْكُرُ اللَّهُ فِيهِ لَيُنِيرُ لِأَهْلِ الْأَرْضِ كَمَا يُنِيرُ [كذا فيه] النُّجُومُ لِأَهْلِ الْأَرْضِ“.

حافظ ابن حجر ”الإصابة في تمييز الصحابة“ (۵۲/۳) میں نقل روایت (روایت ابی نعیم) کے بعد فرماتے ہیں: ”إسناده ضعيف“.

قلت [الراقم]: فظهر بما ذكرته آنفاً أنَّ إسناده ضعيف وله شواهد ويجوز في الفضائل.

= واضح رہے کہ ”شعب الايمان“ کی روایت حضرت عائشہؓ سے مروی ہے، بخلاف ”معرفة الصحابة“ کے، جس میں سابط نجی حضور اقدس ﷺ سے روایت نقل کرنے والے ہیں۔

وفي سند ”شعب الايمان“ ابن لهيعة.

^۱ معرفة الصحابة، (۳/۱۴۴۰، رقم: ۳۶۵۲).

قال الحافظ ابن حجر في ”الإصابة في تمييز الصحابة“ (۵۲/۳): ”إسناده ضعيف“.

فيه الحسن بن عمارة كما ترى، قال عنه ابن حجر في ”التقريب“ (رقم: ۱۲۶۴): ”متروك“.

كذا في سنده: عن طلحة، عن عبد الرحمن بن سابط عن أبيه مرفوعاً، تابعه (طلحة) ليث بن أبي سليم مرسلًا في ”مصنف عبد الرزاق“ (رقم: ۱۹۹۰۳)، قال عنه ابن حجر في ”التقريب“ (۵۶۸۵): ”صدوق قد اختلط جداً ولم تميز حديثه فترك“. وقال الذهبي في ”الكاشف“ (رقم: ۴۶۰۲): ”فيه ضعف يسير من سوء حفظه كان ذا صلاة وصيام وعلم كثير وبعضهم احتج به“.

۴) تلاوت کے بغیر گھر کی ویرانی

قال الحافظ ابن أبي شيبة في "مصنفه": "حدثنا أبو معاوية، عن الأعمش، عن أبي صالح، عن أبي الأحوص، عن عبد الله رضي الله عنه قال: "البيت الذي لا يقرأ فيه القرآن كمثل البيت الخرب الذي لا عامر له".^۱

ترجمہ: "حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ جس گھر میں قرآن شریف نہیں پڑھا جاتا وہ اس ویران گھر کی طرح ہے، جس کا کوئی آباد کرنے والا نہ ہو۔"

روایت کے توابع (مرفوع وموقوف):

"المصنف لابن أبي شيبة" کی زیر بحث موقوف روایت میں ابوصالح، ابوالأحوص، عوف بن مالک بن نضلة الجشمی سے نقل کرنے والے ہیں، اسی طرح "سنن الدارمی" ^۲ میں ابراہیم الحجری، "حلیۃ الأولیاء لأبی نعیم" ^۳ میں عمرو بن عبد اللہ ابواسحاق السبعمی، "مستدرک حاکم" ^۴ میں عاصم بن ابی النجود، اسی روایت کو ابوالأحوص سے موقوفاً نقل کرنے والے ہیں، یعنی ابراہیم الحجری، ابواسحاق السبعمی اور عاصم نے ابوالأحوص سے نقل روایت میں ابوصالح کی متابعت کی ہے۔

روایت کے مضمون پر مشتمل مرسل روایت:

اسی مضمون کی روایت حسن بصریؒ نے مرسل نقل کی ہے، جسے حافظ حارث بن ابی أسامہؒ نے اپنی

^۱ المصنف لابن أبي شيبة، (كتاب فضائل القرآن، في البيت الذي يقرأ فيه القرآن، ٤٦٧/١٥، رقم: ٣٠٦٤٥).

^۲ سنن الدارمي، (كتاب فضائل القرآن، باب التغي بالقرآن، ص: ٢٠٨٣، رقم: ٣٣٥٠).

^۳ حلیۃ الأولیاء، (عبد اللہ بن مسعودؓ، ١٣٠/١).

^۴ مستدرک حاکم، (كتاب فضائل القرآن، ذکر فضائل سور و آی متفرقة، ١/ ٧٥٥ رقم: ٢٠٨٠).

”مسند“ میں اور علامہ محمد بن الضریسؒ نے ”فضائل القرآن“^۱ میں تخریج کیا ہے۔ علامہ بوسیریؒ نے ”اتحاف الخیرة المہرة“^۲ میں حارث بن ابی اسامة کی روایت کو اس سند سے نقل کیا ہے:

”حدثنا أحمد بن إسحاق، عن حماد بن سلمة، عن يونس، عن الحسن: أن رسول الله ﷺ قال: ”أفضل القرآن سورة البقرة..... وإن لصفر البيوت من الخير البيت الذي لا يقرأ فيه القرآن.....“.

روایت کے مضمون پر مشتمل مرفوع روایت:

”المصنف لابن أبي شيبة“ کی زیر بحث روایت میں أبو صالح، عوف بن مالک أبو الّا حوص سے موقوفاً نقل کرنے والے ہیں، البتہ ”سنن الكبرى للنسائي“^۳، ”تفسير ابن كثير“^۴، ”شعب الإيمان“^۵ میں أبو إسحاق السبعي ”شرح السنة للبغوي“^۶ میں ابراہیم الحجری اور ”مستدرک حاکم“^۷ میں عاصم بن ابی النّجود، یہ تینوں راوی، عوف بن مالک أبو الّا حوص سے یہی روایت مرفوعاً نقل کرتے ہیں۔

”سنن الكبرى للنسائي“ کی روایت اس سند سے مروی ہے: ”أخبرنا محمد بن نصر، قال حدثنا أيوب وهو ابن سليمان بن بلال قال: حدثني أبو بكر، عن سليمان، عن محمد بن عجلان، عن أبي إسحاق، عن أبي الأحوص، عن عبد الله بن مسعود قال: قال رسول الله ﷺ: لا ألفين

^۱ له فضائل القرآن لمحمد بن الضريس، (باب في فضل سورة البقرة، ص: ۸۵، رقم: ۱۷۱).

^۲ اتحاف الخيرة المهرة، (كتاب التفسير، باب فيمن يقرأ القرآن، ۸/ ۲۴۹، رقم: ۸۰۰۰).

^۳ سنن الكبرى للنسائي، (۳۵۳/۹، رقم: ۱۰۷۳۳).

^۴ تفسير ابن كثير، (سورة البقرة، ۱/ ۲۳۸).

^۵ شعب الإيمان، (التاسع عشر، ذكر سورة البقرة وآل عمران، ۴/ ۴۷، رقم: ۲۱۶۲).

^۶ شرح السنة للبغوي، (باب فضل سورة البقرة وآل عمران، ۴/ ۴۵۸، رقم: ۱۱۹۴).

^۷ مستدرک حاکم، (كتاب فضائل القرآن، ذکر فضائل سور وآي متفرقة، ۱/ ۷۵۵، رقم: ۲۰۸۰).

أحدكم وإن أصفر البيوت الجوف الضفر من كتاب الله عز وجل .“

روایت پر کلام:

حاکم نسیابوریؒ ”مستدرک حاکم“ میں^۱، ”المصنف لابن أبي شيبة“ کے مضمون پر مشتمل موقوف، مرفوع دونوں روایتیں [عن عاصم بن أبي النجود عن أبي الأحوص عن ابن مسعودؓ] نقل کر کے لکھتے ہیں: ”هذا حديث صحيح الإسناد ولم يخرجاه“.

قلت [الراقم]: فظهر لي بما ذكرته أنه موقوف على عبد الله بن مسعودؓ

صحيح ، ويروى عنه مرفوعاً صحيحاً كما قال الحاكم.

۱۔ مستدرک حاکم، (کتاب فضائل القرآن، ذکر فضائل سوروی متفرقة، ۱/۷۵۵ رقم: ۲۰۸۰)۔

⑤ مختلف حالتوں میں قرآن پڑھنے کے فضائل

قال الشيخ أبو حامد الغزالي في "إحياء علوم الدين" (٢٦/٥): "قال علي رضي الله عنه من قرأ القرآن وهو قائم في الصلاة كان له بكل حرف مائة حسنة، ومن قرأه وهو جالس في الصلاة فله بكل حرف خمسون حسنة، ومن قرأه في غير الصلاة وهو على وضوء فخمسة وعشرون حسنة، ومن قرأه على غير وضوء فعشر حسنات".

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے جس نے کھڑے ہو کر کلام پاک پڑھا اس کو ہر حرف پر سو نیکیاں ملیں گی، اور جس نے نماز میں بیٹھ کر پڑھا اس کے لئے پچاس نیکیاں، اور جس نے بغیر نماز کے وضوء کے ساتھ پڑھا اس کے لئے پچیس نیکیاں، اور جس نے بلا وضوء پڑھا اس کے لئے دس نیکیاں، اور جو شخص پڑھے نہیں بلکہ پڑھنے والے کی طرف کان لگا کر سنے، اس کے لئے بھی ہر حرف کے بدلے ایک نیکی۔

لم أجده عن علي رضي الله عنه بل أخرجه الديلمي عن أنس رضي الله عنه كذا، ولم أظفر على سنده، وأخرج أبو القاسم تمام بن محمد الرازي في "الفوائد" ما في معناه عن براء بن عازب، فيه من لم أجده فيهم أقوال الجرح والتعديل، وأخرج ابن عدي ما في معناه في "الكامل" عن ابن عباس رضي الله عنه، فيه من يتهم.

اہم وضاحت:

شیخ الحدیث، عارف باللہ حضرت اقدس مولانا محمد زکریا صاحب کاندھلویؒ نے "فضائل أعمال" میں یہ روایت اسی طرح بحوالہ "إحياء" نقل فرمائی ہے، اُحقر کو "إحياء" میں اس مکمل حدیث

کے ساتھ حدیث کا آخری ٹکڑا: ”اور جو شخص پڑھے نہیں بلکہ پڑھنے والے کی طرف کان لگا کر سنے، اس کے لئے بھی ہر حرف کے بدلے ایک نیکی“۔ نہیں مل سکا، البتہ ”شرح إحياء“ (۵/۲۶) میں یہ آخری ٹکڑا مستقل طور پر بحوالہ ”حلیۃ عن ابن عباسؓ“ [مجھے ”حلیۃ“ میں یہ روایت نہیں مل سکی] اور ”دیلمی عن أنسؓ“ موجود ہے۔

روایت إحياء کی تخریج:

واضح رہے کہ یہ مکمل روایت (ماسوائے روایت کے آخری حصے کے یعنی: ”اور جو شخص پڑھے نہیں.....“) ”کنز العمال“ (۱/۵۴۲) میں بحوالہ ”دیلمی عن أنسؓ“ موجود ہے۔ ”مسند الدیلمی“ آخر کو تاحال میٹر نہیں ہو سکی ہے۔

روایت إحياء کے معنی پر مشتمل روایت ابن عباسؓ:

امام بیہقیؒ نے ”شعب الإیمان“^۱ میں أبوسعدا المائنی کے واسطہ سے حافظ ابن عدیؒ سے اس مضمون پر مشتمل ایک روایت تخریج کی ہے، جسے حافظ ابن عدیؒ نے ”الکامل“^۲ میں اس سند سے ذکر کیا ہے: ”ثنا ابن أبي عصمة، ومحمد بن عبد الحميد الفرغاني، ومحمد بن علي بن إسماعيل قالوا: ثنا علي بن حرب، ثنا حفص بن عمر بن حكيم ودلني عليه إسماعيل بن أبان، ثنا عمرو بن قيس الملائي، عن عطاء عن ابن عباس رضي الله عنه، قال: قال النبي ﷺ: ”من استمع حرفاً من كتاب الله أو قرأه نظراً كتب [الله] له حسنة ومُحيث عنه سيئة ورفع له درجة ومن قرأ حرفاً من كتاب الله ظاهراً كتب له عشر حسنات ومُحيث عنه عشر سيئات ورفع له عشر درجات، ومن قرأ حرفاً من كتاب الله في صلاة قاعداً كتب له خمسون حسنة ومُحيث عنه خمسون سيئة ورفع له خمسون درجة، ومن قرأ حرفاً من

لے شعب الإیمان، (التاسع عشر من شعب الإیمان، فصل في استحباب التكبير عند الختم ۴۳۲/۳ رقم: ۱۹۱۸)۔
 ۲ الکامل في الضعفاء، (حفص بن عمر الحكيم، ۲۸۳/۳ رقم: ۵۰۹)۔

کتاب اللہ فی صلاة قائماً کتب له مائة حسنة ومحیت عنه مائة سيئة ورفع له مائة درجة ، ومن [قرأ] ختمه کتب له عند الله دعوة مستجابة معجلة أو مؤخرة.....“

”اکامل“ کی سند پر کلام:

حافظ ابن عدیؒ سند میں مذکور حفص بن عمر الحکیم الملقب بالكفر کے بارے میں لکھتے ہیں: ”حدث عن عمرو بن قيس الملائي عن عطاء عن ابن عباسؓ أحاديث بواطيل“. امام ابو حاتمؒ نے موصوف کو ”ضعيف الحديث“ اور ابو زرہؒ نے ”منكر الحديث“ لکھا ہے، حافظ ذہبیؒ لکھتے ہیں: ”وهو منكر الحديث لم يخرجوا له..... وقال ابن حبان: لا يحل الاحتجاج به“۔

رویت بر احياء کے معنی پر مشتمل روایت براء بن عازبؓ:

حافظ ابوالقاسم تمام بن محمد الرازیؒ نے ”الفوائد“ میں اسی مضمون کی روایت براء بن عازبؓ سے مرفوعاً تخریج کی ہے، سند حدیث یہ ہے:

”أخبرنا أبو الحسين إبراهيم بن أحمد بن الحسن، حدثنا أحمد بن بشر، حدثنا محمد بن يحيى، حدثنا أبو داود، ثنا شعبه، ثنا طلحة عن عبد الرحمن بن عوسجة، عن البراء بن عازبؓ قال سمعتُ رسول الله ﷺ:

”زَيَّنُوا الْقُرْآنَ بِأَصْوَاتِكُمْ وَرَتَّلُوهُ..... وَمَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ قَائِماً، فَلَهُ بِكُلِّ حَرْفٍ مِائَةُ حَسَنَةٍ، وَمَنْ قَرَأَهُ فِي الصَّلَاةِ قَاعِداً، فَلَهُ بِكُلِّ حَرْفٍ خَمْسُونَ حَسَنَةً، وَمَنْ قَرَأَ فِي غَيْرِ صَلَاةٍ

۱۔ الجرح والتعديل، (باب الحاء، ۱۹۲/۳، رقم: ۳۰۶۶)۔

۲۔ الجرح والتعديل، (باب الحاء، ۱۹۲/۳، رقم: ۳۰۶۶)۔

۳۔ تاریخ الإسلام، (الطبقة الحادية والعشرون، ۳۸۲/۵، رقم: ۵۳۰۹)۔

۴۔ الفوائد، (رقم: ۳۰۱)۔

فله بكل حرف عشر حسنات، ومن استمع إليها فله بكل حرف حسنة، ومن قرأ القرآن فأعزبه، فله لكل حرف أربعون حسنة“.

سند ابوالقاسم تمام کے روایوں کے احوال:

سند میں مذکور عبدالرحمن بن عوینہ، طلحہ بن مصرف، شعبہ، ابو داؤد الطیالیسی کے متعلق توثیق اور اعتبار کے اقوال کتب جرح و تعدیل میں معروف ہیں، البتہ محمد بن یحییٰ التمیمی، ابو عبد اللہ احمد بن بشر بن حبیب الصوری اور شیخ تمام الرازی یعنی ابو الحسن ابراہیم بن احمد بن الحسن ان تینوں راویوں کے متعلق جرح و تعدیل کے اقوال تلاش بسیار کے باوجود مجھے نہیں مل سکے، واللہ اعلم۔

سماعت قرآن پر مشتمل روایت:

امام احمد بن حنبلؒ نے اپنی ”مسند“ؒ میں صرف سماعت قرآن پر مشتمل روایت تخریج کی ہے: ”حدثنا أبو سعيد مولى بني هاشم، حدثنا عباد بن ميسرة، عن الحسن البصري، عن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: من استمع إلى آية من كتاب الله كتب له حسنة مضاعفة ومن تلاها كانت له نوراً يوم القيامة“.

حافظ ھيثميؒ ”مسند أحمد“ کی اس روایت کے بارے ”مجمع“ؒ میں لکھتے ہیں:

”رواه أحمد فيه وعباد بن ميسرة ضعفه أحمد وغيره وضعفه ابن معين في رواية وضعفه في أخرى ووثقه ابن حبان“.

۱۔ مسند أحمد، (۱۴/۱۹۱)، رقم: ۸۴۹۴.

۲۔ مجمع الزوائد، (۷/۳۳۸)، رقم: ۱۱۶۵۰.

⑥ سو آیات دیکھ کر پڑھنے کا ثواب

قال الإمام أبو حامد الغرالي في "إحياء علوم الدين": "قال عمرو بن ميمون: من نشر مصحفاً حين يصلي الصبح فقرأ منه مائة آية رفع الله عز وجل له مثل عمل جميع أهل الدنيا".^۱

ترجمہ: "عمرو بن ميمون" فرماتے ہیں کہ جو شخص صبح کی نماز پڑھ کر قرآن مجید کھولے اور بقدر سو آیات کے پڑھ لے، تمام دنیا کے بقدر اس کو ثواب لکھا جاتا ہے۔

لم أجد قول عمرو بن ميمون مرفوعاً ولا موقوفاً ولا مرسلأ، لكن قوله يحتوي بأمرين: الأمر الأول: قراءة القرآن من المصحف. الأمر الثاني: القراءة إلى مائة آية. فيهما أحاديث كما يلي.

عمرو بن ميمون "کا اجمالی تعارف:

عمرو بن ميمون "کا اجمالی تعارف حافظ مرتضیٰ زبیدی" نے "اتحاف السادة المتقين"^۲ میں ان الفاظ سے کیا ہے:

"قاضي بلخ: روى عن الضحاك وغيره، وعنه ابنه عبد الله قاضي نيسابور، ويحيى بن يحيى، وداؤد بن عمرو، وآخرون، وثقوه، وروى له الترمذي ومات سنة إحدى وسبعين ومائة".

اہم فائدہ:

عمرو بن ميمون سے منقول مذکورہ مضمون، کسی مرفوع یا موقوف یا مرسل روایت میں نہیں مل

۱۔ إحياء علوم الدين مع شرحه، (۱۸/۵) كتاب آداب تلاوة القرآن، باب الأول).

۲۔ اتحاف مع إحياء، (۱۸/۵)، كتاب آداب تلاوة القرآن، باب الأول).

سکا، البتہ مذکورہ عبارت دو مضامین پر مشتمل ہے: ایک: قرآن دیکھ کر پڑھنا، دوسرا: سو آیتوں کے بقدر قرآن سے پڑھنا، یہ دونوں مضامین احادیث میں مروی ہیں۔

(۱) قرآن دیکھ کر پڑھنے کی فضیلت:

ذیل میں اس مضمون پر مشتمل دو روایات لکھی جائیں گی:

(۱) قال الطبراني في "المعجم الكبير" ^۱: "حدثنا إبراهيم بن دُحيم الدمشقي، حدثنا أبي، ح وحدثنا عبدان بن أحمد، حدثنا دُحيم الدمشقي، ثنا مروان بن معاوية، ثنا أبو سعيد بن عون المكي، عن عثمان بن عبد الله بن أوس الثقفي، عن جده، قال: قال رسول الله ﷺ: "قراءة الرجل القرآن في غير المصحف ألف درجة وقراءة في المصحف يُضاعف على ذلك ألفي درجة".

"المعجم الكبير" کی مذکورہ روایت حافظ ابن عدیؒ نے "الکامل فی الضعفاء" ^۲ اور امام بیہقیؒ نے "شعب الإيمان" ^۳ میں ابوسعید المالینی کے واسطہ سے، حافظ ابن عدیؒ سے تخریج کی ہے، دُحیم الدمشقی پر تمام سندیں مل جاتی ہیں۔

طبرانیؒ کی روایت پر حافظ بیہقیؒ کا کلام:

حافظ بیہقیؒ "المعجم الكبير" کی روایت "مجمع الزوائد" ^۴ میں نقل کر کے لکھتے ہیں: "رواه الطبراني، وفيه أبو سعيد بن عون، وثقه بن معين في رواية، وضعفه في أخرى، وبقيّة رجاله ثقات".

^۱ المعجم الكبير، (أوس بن حذيفة الثقفي، ۱/ ۱۶۹، رقم: ۶۰۰).

^۲ الكامل في الضعفاء، (أوسعید بن عوذ، ۹/ ۲۰۴، رقم: ۲۲۰۳).

^۳ شعب الإيمان، (التاسع عشر من شعب الإيمان، فصل في استحباب التكبير عند الختم، ۳/ ۴۳۲، رقم: ۱۹۱۸).

^۴ مجمع الزوائد، (كتاب التفسير، باب القراءة في المصحف ۷/ ۳۴۳، رقم: ۱۱۶۶۸).

(۲) قال أبو عبيد قاسم بن سلام في "فضائل القرآن" ^{لہ}: "حدثنا نعيم بن حماد، عن بقیة بن ولید، عن معاوية بن يحيى، عن سليمان بن مسلم، عن عبد الله بن عبد الرحمن، عن بعض أصحاب رسول الله ﷺ قال: قال رسول الله ﷺ: "فضل قراءة القرآن نظراً على من يقرؤه ظاهراً كفضل الفريضة على النافلة".

أبو عبيد قاسم بن سلام کی روایت پر حافظ ابن حجر کا کلام:

حافظ ابن حجر "فتح الباري" میں أبو عبيد قاسم بن سلام کی مذکورہ روایت نقل کر کے لکھتے ہیں: "إسناده ضعيف" ^{لہ}.

(۲) ایک سوائتیں پڑھنے کی فضیلت:

امام دارمی نے اپنی "سنن" میں حسن بصری سے مرسل نقل کیا ہے:

"حدثنا أبو النعمان، حدثنا وهيب، عن يونس، عن الحسن أن النبي ﷺ قال: "من قرأ في ليلة مائة آية لم يُحاجه القرآن تلك الليلة، ومن قرأ في ليلة مائة آية كتب له قنوت ليلة، ومن قرأ في ليلة خمسمائة آية إلى الألف أصبح وله قنطار في الآخرة، قالوا وما القنطار؟ قال: اثنا عشر ألفاً".

مذکورہ مرسل روایت حسن بصری کے دیگر موقوف و مرفوع طرق:

"سنن الدارمی" کی مذکورہ روایت "المعجم الكبير" ^{لہ} اور "المصنف لابن أبي

^{لہ} فضائل القرآن، (باب فضل قراءة القرآن نظراً.....، ص: ۱۰۴).

^{لہ} فتح الباري، (فضائل القرآن، القراءة عن ظهر القلب، ۷۸/۹).

^{لہ} سنن الدارمی، (۲/۵۵۷، رقم: ۳۴۵۹).

^{لہ} المعجم الكبير، (۴/۴۹۰، رقم: ۸۶۴).

شعبة^۱ میں عبداللہ بن مسعودؓ سے موقوفاً، اور ”شعب الإيمان للبيهقي“^۲ و ”الترغيب في فضائل الأعمال وثواب ذلك“^۳ میں عبداللہ بن عباسؓ سے مرفوعاً تخریج کی گئی ہے، اسی طرح ”المصنف لابن أبي شعبة“^۴ میں اسی مضمون کی روایت ابوالدرداءؓ سے اور ”المعجم الكبير“^۵ میں ابوامامہؓ سے مرفوعاً ہی تخریج کی گئی ہے۔

۱۔ المصنف لابن أبي شعبة، (كتاب فضائل القرآن، من قرأ مائة آية أو أكثر، ۴۹۱/۱۵، رقم: ۳۰۷۰۵)۔

۲۔ شعب الإيمان، (فصل في مقدار ما تستحب فيه القراءة، ۴۹۶/۳، رقم: ۲۰۰۸)۔

۳۔ الترغيب في فضائل الأعمال وثواب ذلك، (رقم: ۱۹۹)۔

۴۔ المصنف لابن أبي شعبة، (كتاب فضائل القرآن، من قرأ منه آية أو أكثر، ۴۹۱/۱۵، رقم: ۳۰۷۰۵)۔

۵۔ المعجم الكبير، (القاسم بن عبد الرحمن بن يزيد مولى معاوية عن أبي معاوية، ۳۰۱/۴، رقم: ۷۶۴۹)۔

④ ناظرہ تلاوت قرآن بقائے نگاہ کا ذریعہ ہے

قال الحافظ البيهقي في "شعب الإيمان": "أخبرنا أبو عبد الله الحافظ، أخبرنا أبو الطيب محمد بن عبد الله الشَّعِيرِي، حدثنا أبو الخطيب عبد الله بن محمد القاضي، حدثنا محمد بن حميد، قال: رَمِدْتُ فشكوتُ ذلك إلى جرير، فقال: أَدِمِ النظر في المصحف، فَإِنِّي رَمِدْتُ فشكوتُ ذلك إلى المغيرة، فقال لي: أَدِمِ النظر في المصحف، فَإِنِّي رَمِدْتُ فشكوتُ ذلك إلى إبراهيم، فقال لي: أَدِمِ النظر في المصحف، فَإِنِّي رَمِدْتُ فشكوتُ ذلك إلى علقمة، فقال لي: أَدِمِ النظر في المصحف، فَإِنِّي رَمِدْتُ فشكوتُ ذلك إلى عبد الله بن مسعود فقال لي: أَدِمِ النظر في المصحف، فَإِنِّي رَمِدْتُ فشكوتُ ذلك إلى رسول الله ﷺ فقال لي: "أَدِمِ النظر في المصحف، فَإِنِّي رَمِدْتُ فشكوتُ ذلك إلى جبريل عليه السلام فقال لي: أَدِمِ النظر في المصحف".

ورواه أيضا أبو عمرو محمد بن أحمد بن حمدان، عن محمد بن داود المَخْضُوب أبي بكر عن محمد بن حميد الرازي، هكذا كما أخبرناه شيخنا في التاريخ.

ورواه أبو بشر المَضْعَبِي، عن محمد بن حَمَك أبي الحسن القصير، عن محمد بن حميد مُسَلَّساً، وزاد فيه شكاية جبريل إلى ربِّه عز وجل وقال: في إسناده عن جرير عن منصور بدل مغيرة وأبو بشر المَضْعَبِي متروك وهذا

حدیث منکر، ولعلّ البلاء فیہ من محمد بن حمید الرازی "واللہ أعلم۔^۱
ترجمہ: "محمد بن حمید الرازی فرماتے ہیں کہ میری آنکھیں دکھنے لگیں، تو میں نے جریر
کے سامنے اپنی تکلیف کا اظہار کیا، جریر نے کہا کہ قرآن شریف دیکھ کر پڑھا کرو،
کیونکہ جب میری آنکھیں دکھنے لگیں تو میں نے مغیرہ کے سامنے اپنی تکلیف بیان کی
، مغیرہ نے کہا کہ قرآن شریف دیکھ کر پڑھو، کیونکہ جب میری آنکھیں دکھنے لگیں تو میں
نے ابراہیم کو اپنی تکلیف بیان کی، ابراہیم نے کہا کہ قرآن شریف دیکھ کر پڑھو، کیونکہ
جب میری آنکھیں دکھنے لگیں تو میں نے علقمہ کے سامنے اپنے تکلیف بیان کی، علقمہ
نے کہا کہ قرآن شریف دیکھ کر پڑھو، کیونکہ جب میری آنکھیں دکھنے لگیں تو میں نے
عبداللہ بن مسعود سے اپنی تکلیف بیان کی، عبداللہ بن مسعود نے فرمایا کہ قرآن شریف
دیکھ کر پڑھو، کیونکہ جب میری آنکھیں دکھنے لگیں تو میں نے رسول اللہ ﷺ کے
سامنے اپنی تکلیف بیان کی، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ "قرآن شریف دیکھ کر پڑھو
، کیونکہ میری آنکھیں دکھنے لگیں تو میں نے جبریل کے سامنے اپنی تکلیف بیان کی
، جبریل نے کہا کہ قرآن شریف دیکھ کر پڑھئے۔"
ابو بشر المصعفی کی روایت میں یہ بھی اضافہ ہے کہ جبریلؑ نے اللہ کی بارگاہ میں آنکھیں
دکھنے کی شکایت کی۔

رجالہ:

سند امام بیہقیؒ میں مذکور محمد بن حمید بن حیان الرازی کے بارے میں ائمہ رجال کے اقوال:
قال یحییٰ بن معین: "ثقة لیس به بأس رازی کفیس۔"^۲

^۱ لشعب الإیمان، (تعظیم القرآن، فصل فی قراءة القرآن من المصحف، ۳/۵۱۶، رقم: ۲۰۴۷)۔

^۲ الجرح والتعديل، (باب محمد، ۷/۳۱۱، رقم: ۱۲۸۱۸)۔

وقال أبو زرعة: "من فاته ابن حُميد يحتاج أن ينزل في عشرة آلاف حديث".^ل

وقال أحمد بن حنبل: "لا يزال بالري علمٌ مادام محمد بن حُميد حيّاً".^ل

وقال البخاري: "فيه نظر".^ل

وقال ابن خزيمة: "لِعرفه أحمد بن حنبل لَمَأَثَى عليه".^ل

وقال صالح جزرة: "مارأيت أحداً أحقق بالكذب من الشاذكوني وابن حُميد".^ه

وقال النسائي: "ليس بثقة".^ل

وقال أبو أحمد ابن عدي: "وتكثر أحاديث ابن حُميد التي أنكرت عليه إن

ذكرناها، على أن أحمد ابن حنبل قد أثنى عليه خيراً لَصَلَابَتِهِ فِي السَّنَةِ".^ك

وقال الذهبي: "هو من بحور العلم لكنّه غير معتمد يأتي بمناكير كثيرة".^ه

وقال ابن حجر: "حافظ ضعيف وكان ابن معين حسن الرأي فيه".^ق

زیر بحث روایتِ بیہقی کے بارے میں ائمہ کے اقوال:

(۱) حافظ شوکانی "الفوائد المجموعة" ^ل میں رقم طراز ہیں: "في إسناده من لا يحتج به".

^ل تذكرة الحفاظ، (الطبقة الثامنة، ۵۸/۲، رقم: ۵۰۶).

^ل تذكرة الحفاظ، (الطبقة الثامنة، ۵۸/۲، رقم: ۵۰۶).

^ل الكامل في الضعفاء، (محمد بن حميد، ۵۲۹/۷، رقم: ۱۷۵۹).

^ل تذكرة الحفاظ، (الطبقة الثامنة، ۵۸/۲، رقم: ۵۰۶).

^ه تذكرة الحفاظ، (الطبقة الثامنة، ۵۸/۲، رقم: ۵۰۶).

^ل تذكرة الحفاظ، (الطبقة الثامنة، ۵۸/۲، رقم: ۵۰۶).

^ك الكامل في الضعفاء، (محمد بن حميد، ۵۳۰/۷، رقم: ۱۷۵۹).

^ه تذكرة الحفاظ، (الطبقة الثامنة، ۵۸/۲، رقم: ۵۰۶).

^ق التقريب، (۴۷۵، رقم: ۵۸۳۴).

^ل الفوائد المجموعة، (باب فضائل القرآن، ۳۱۰، رقم: ۳۶).

(۲) علامہ طاہر بن علی ٹیپیؒ ”تذکرۃ الموضوعات“^۱ میں لکھتے ہیں: ”ہو مسلسل منکر“۔

(۳) علامہ طاہر بن عراقؒ ”تنزیہ الشریعہ“^۲ میں لکھتے ہیں: ”وہذا قد اُخرجہ

البیہقی و اقتصر علی وصفہ بالنکارۃ، و محمد بن حُمید مختلف فیہ، لکن لوائح الوضع ظاہرۃ علی الحدیث، فأین کان فی العهد النبوی مصحف حتی یؤمر ویأمر بإدَامۃ النظر فیہ واللہ اعلم“۔

(۴) امام بیہقیؒ بذات خود ”شعب الإیمان“^۳ کی زیر بحث روایت تخریج کر کے لکھتے

ہیں: ”وہذا حدیث منکر، ولعلّ البلاء فیہ محمد بن حُمید الرازی واللہ اعلم“۔

(۵) الشیخ أبو الفیض محمد یاسین فادانی مکیؒ، ”العُجالة فی الأحادیث المُسلسلة“^۴ میں رقم طراز

ہیں: ”قال ابن الطیب: أوردہ أهل المسلسلات کابن صخر وأبی القاسم النورانی، غیرہما وصرّح السخاوی بأنہ باطل متناً وتسلسلاً وقال غیرہ إنہ ضعیف علی قاعدة المسلسلات“۔

امام بیہقیؒ کی ہم معنی ایک دوسری مختصر روایت ابن شاہین:

اسی مضمون کی ایک مختصر روایت حافظ ابن شاہینؒ نے ”الترغیب فی فضائل الأعمال

و ثواب ذالک“^۵ میں اس سند سے تخریج کی ہے: ”حدثنا أحمد بن عبد اللہ بن نصر بن بجیر

القاضي، ثنا محمد بن عوف، ثنا حیوة، عن ابن حمیر، عن مسلمة بن علی، عن ابن

جریج، عن ابن أبي مليكة، عن ابن عباس قال، قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: ”من

أدام النظر فی المصحف متع ببصرہ ما بقی فی الدنيا“۔

۱۔ تذکرۃ الموضوعات، (باب فضل القرآن والنظر فیہ ۷۸)۔

۲۔ تنزیہ الشریعہ، (کتاب فضائل القرآن، الفصل الثالث، ۱/ ۳۰۸، رقم: ۸۱)۔

۳۔ شعب الإیمان، (تعظیم القرآن، فصل فی قراءۃ القرآن من المصحف، ۳/ ۵۱۶، رقم: ۲۰۴۷)۔

۴۔ العُجالة فی الأحادیث المُسلسلة، (المسلسل بالنظر فی المصحف، ۹۳)۔

۵۔ الترغیب فی فضائل الأعمال و ثواب ذالک، (رقم: ۱۹۴)۔

حافظ ابن شاہین کی روایت پر کلام:

علامہ ابوالفضل محمد بن طاہر المقدسیؒ ”أطراف الغرائب والأفراد“^۱ میں اس روایت کو نقل کر کے لکھتے ہیں: ”تفرد به مسلمة بن علي عن ابن جريج عنه“.

حافظ ابن شاہین کی روایت میں موجود مسلمة بن علی کے بارے میں کلام:

مسلمة بن علي الخشني الدمشقي کے بارے میں حافظ ذہبیؒ نے ”الکاشف“ (رقم: ۵۴۴۲) میں ”ترکوه“ . اور حافظ ابن حجرؒ نے ”التقریب“ (رقم: ۶۶۶۲) میں ”متروک“ کہا ہے۔

اس لئے یہ روایت اس سند سے بھی ”شدید ضعیف“ کہلائی گی۔

قلت [الراقم]: فظهر لي بما ذكرته أَنَّ الحديث منكر جدًا كما قال البيهقي حتى لا يجوز في ”الترغيب والفضائل“ أيضا.

^۱ له أطراف الغرائب والأفراد، (رقم: ۲۴۳۲)

⑧ دوواعظ

قال العلامة عبدالحق الاشبيلي المعروف بابن الخراط في ”العاقبة في ذكر الموت“: ”ويروى عنه عليه الصلوة والسلام أنه قال: ”تركْتُ فيكم • واعظين ناطقاً وصامتاً فالناطق القرآن والصامتُ الموتُ“.

وهذه الأحاديث رويتها من طريق أبي بكر البزار والقاضي أبي الحسن بن صخر وأبي علي الغساني وغيرهم^١.

ترجمہ: ”حضور اقدس ﷺ سے مروی ہے کہ دوواعظ چھوڑتا ہوں، ایک بولنے والا دوسرا خاموش، بولنے والا قرآن شریف ہے اور خاموش، موت کی یاد“۔

قلت [الراقم]: لم أجده مسنداً.

مذکورہ روایت ”تفسیر روح البیان“^۲ لإسماعیل الإستانبولی، ”بستان

الواعظین“^۳، ”ریاض السامعین لابن الجوزی“ اور ”طبقات الشافعية الكبرى لعبد الوهاب السبكي“^۴ میں بھی بلا سند مذکور ہے۔

البتہ العلامة عبدالحق الاشبيلي کی مذکورہ تصریح کے مطابق یہ روایت ابو بکر البزار، قاضی ابوالحسن

بن صخر اور ابو علی الغسانی وغیرہم کے طریق سے مروی ہے واللہ اعلم۔

^۱ العاقبة في ذكر الموت، (ص: ۳۹).

^۲ تفسیر روح البیان، (سورة آل عمران، ۲ / ۳۹).

^۳ بستان الواعظین وریاض السامعین، (مجلس في قوله تعالى: ﴿كل نفس ذائقة الموت﴾ ص: ۱۴۷.

^۴ طبقات الشافعية الكبرى، (الطبقة الخامسة، رسالة الامام حجة الإسلام، ۳ / ۴۶۰).

⑨ تلاوت قرآن سے گھر کا جگمگانہ

قال أبو نعيم الأصبهاني في "معرفة الصحابة": "حدثنا عبيد الله بن المنذر العاقولي، حدثنا أبو طلحة بن محمد بن عبد الكريم، حدثنا يزيد بن عمرو والغنوي، حدثنا نائل بن نجيع، حدثنا قطبة الكناسي، عن الحسن بن عمارة، عن طلحة، عن عبد الرحمن بن سابط، عن أبيه، عن النبي ﷺ قال: "لَمَنْ الْبَيْتَ الَّذِي يَذْكُرُ اللَّهَ فِيهِ لُنِيرٌ لِأَهْلِ السَّمَاءِ كَمَا يُنِيرُ النُّجُومُ لِأَهْلِ الْأَرْضِ".^۱

ترجمہ: "سابط نجی حضور اقدس ﷺ کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جس گھر میں اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے وہ گھر آسمان والوں کے لئے ایسے چمکتا ہے جیسا کہ زمین والوں کے لیے آسمان کے ستارے۔"

روایت حافظ ابی نعیمؒ پر حافظ ابن حجرؒ کا کلام:

حافظ ابن حجرؒ "الإصابة في تمييز الصحابة" (۵۲/۳) میں نقل روایت کے بعد فرماتے ہیں: "إسناده ضعيف".

روایت حافظ ابی نعیمؒ کے شواہد:

ذیل میں روایت کے ترتیب وار تین شاہد نقل کیے جائیں گے:

(پہلا شاہد) "معرفة الصحابة" کی مذکورہ روایت پر مشتمل مضمون دیگر حدیثوں میں بھی آیا ہے، چنانچہ علامہ بیہقیؒ "شعب الإيمان" ^۲ میں لکھتے ہیں: أخبرنا أبو الحسين محمد بن القاسم

^۱ معرفة الصحابة، (۳/۱۴۴۰، رقم: ۳۶۵۲).

^۲ شعب الإيمان، (۳/۳۷۰، ۱۸۲۹).

الفارسی، ثنا أبو بکر بن قریش، حدثنا الحسن بن سفیان ثنا قتیبہ بن سعید ثنا ابن لہیعة، عن أبي الأسود، عن عروة، عن عائشة رضي الله عنها قالت: قال رسول الله ﷺ: "البيت الذي يقرأ فيه القرآن يترأى لأهل السماء كما تترأى النجوم لأهل الأرض".

واضح رہے سند میں "ابن لہیعة" متکلم فیہ راوی ہے۔

(دوسرا شاہد) اسی طرح "شعب الایمان" ^۱ ہی کی روایت ہے: "أخبرنا أبو طاهر الفقيه، أخبرني أبو الطيب محمد بن محمد بن المبارك الحنطاط، أخبرنا جعفر بن أحمد الشاماتي، حدثنا سعد بن إسماعيل، حدثنا كثير، عن أنس^۲ قال: قال رسول الله ﷺ: "نوروا منازلكم بالصلوة وقرأة القرآن".

دوسرے شاہد پر حافظ عبد الرؤف المناوی کا کلام:

حافظ عبد الرؤف المناوی "فیض القدير" میں "شعب الایمان" کی یہ روایت نقل کر کے لکھتے ہیں: "وکثیر هذا قال ابن حبان هو ابن عبد الله يروي عن أنس^۳ ويضع عليه، وقال أبو حاتم: لا يروى عن أنس حديثا له أصل، وقال أبو زرعة واهي الحديث". ^۴

دوسرے شاہد پر حافظ عبد الرؤف المناوی کے کلام کا تعاقب:

حافظ عبد الرؤف مناوی نے کثیر کے متعلق ابن حبان "کا جو قول نقل کیا ہے، اس میں قابل لحاظ بات یہ ہے کہ ابن حبان، کثیر بن عبد اللہ الاہلبی اور کثیر بن سلیم الضبی کو ایک ہی قرار دیتے ہیں، اس کو حافظ ذہبی نے "میزان الاعتدال" ^۵ میں رد کیا ہے، چنانچہ حافظ ذہبی "کثیر بن سلیم الضبی کے ترجمے میں لکھتے ہیں: "وقد وهم ابن حبان، فقال هو كثير بن عبد الله من أهل الأبلّة وليس كذلك". اسی طرح یہ

^۱ شعب الایمان، (۳/۴۰۳، رقم: ۱۸۷۵)۔

^۲ فیض القدير، (۶/۲۹۰، رقم: ۹۲۹۱)۔

^۳ میزان الاعتدال، (۵/۴۹۰، رقم: ۶۹۴۶)۔

بھی واضح رہے کہ شیخ عبدالرؤف مناویؒ نے ابو حاتمؒ کا قول نقل کیا ہے وہ کثیر بن سلیم کے متعلق ہے نہ کہ کثیر بن عبداللہ کے متعلق^۱، بہر حال دونوں کے متعلق ائمہ کرام کے اقوال مختصر لکھے جاتے ہیں:

(۱) کثیر بن سلیم الضبی:

قال النسائي: "متروك".^۲

قال أبوزرعه: "واه".^۳

قال أبو حاتم: "ضعيف الحديث، منكر الحديث، لا يروي عن أنس حديثاً له أصل من رواية غير".^۴

قال ابن عدي: "ضعيف".^۵

قال البخاري: "كثير أبو هشام أراه ابن سليم، عن أنس: منكر الحديث".^۶

قال الذهبي: "ضعفه".^۷

(۲) کثیر بن عبداللہ الأبلی البصري:

قال أبو حاتم: "منكر الحديث، ضعيف الحديث جداً، شبه المتروك".^۸

وقال البخاري: "منكر الحديث".^۹

^۱ انظر الجرح والتعديل، (۲۰۶/۷)، رقم: (۱۲۳۹۰).

^۲ ميزان الاعتدال، (۴۹۰/۵)، رقم: (۶۹۴۶).

^۳ ميزان الاعتدال، (۴۹۰/۵)، رقم: (۶۹۴۶).

^۴ الجرح والتعديل، (۲۰۶/۷)، رقم: (۱۲۳۹۰).

^۵ ميزان الاعتدال، (۴۹۰/۵)، رقم: (۶۹۴۶).

^۶ ميزان الاعتدال، (۴۹۰/۵)، رقم: (۶۹۴۶).

^۷ الكاشف، (۴/۳)، رقم: (۴۷۰۰).

^۸ الجرح والتعديل، (۲۰۸/۷)، رقم: (۱۲۴۰۱).

^۹ ميزان الاعتدال، (۴۹۲۵)، رقم: (۶۹۴۷).

وقال الدار قطني: "ضعيف".^۱

وقال النسائي: "متروك الحديث".^۲

وقال الذهبي: "وما أرى روايته بالمنكرة جداً".^۳

(تیسرا شاہد) حافظ دہلیؒ نے "مسند الفردوس" میں اسی مضمون کی ایک روایت تخریج

کی ہے: "عن أبي نعيم - معلقاً - عن عمرو بن أبي قيس، عن [عبد الرحمن بن عبد الله بن] عبد ربه أبي سفيان، عن عمر بن نُبّهان، عن الحسن، عن أنسؓ وأبي هريرةؓ قالا: قال رسول الله ﷺ: "نوروا بيوتكم ما استطعتم، فإن البيت الذي يقرأ فيه القرآن، يتسّع على أهله، ويكثر خيره، وتحضره الملائكة، تهجره الشياطين، وإن البيت الذي لا يقرأ فيه القرآن، يضيق على أهله، ويقلّ خيره، تهجره الملائكة، وتحضره الشياطين".

"مسند فردوس" کی مذکورہ روایت میں عمرو بن ابی قیس الرازی الأ زرق اور عمر بن نبھان کے

بارے میں ائمہ کے اقوال ملاحظہ ہوں:

ذکرہ ابن حبان فی "الثقات".^۴

قال أبو داود: "في حديثه خطأ، وفي موضع لا بأس به".^۵

وقال الذهبي: "وثق وله أوهام".^۶

^۱ میزان الاعتدال، (۵/۴۹۲، رقم: ۶۹۴۷).

^۲ میزان الاعتدال، (۵/۴۹۲، رقم: ۶۹۴۷).

^۳ میزان الاعتدال، (۵/۴۹۲، رقم: ۶۹۴۷).

^۴ السلسلة الضعيفة، (۱۰/۲۲۹، رقم: ۴۶۹۵).

^۵ كتاب الثقات (۷/۲۲۰).

^۶ تهذيب الكمال، (۱۴/۳۲۰، رقم: ۵۰۲۱).

کے الکاشف، (۲/۳۴۰، رقم: ۱۷۶۹).

وقال ابن حجر: "صدوق له أو هام".^ل

"عمر بن نُبَہان العبدي، ويقال: الغُبَري، البَصْري"

قال يحيى بن معين: "ليس بشيء".^ل

وقال أبو حاتم: "ضعيف الحديث".^ل

وقال البخاري: "لا يتابع في حديثه".^ل

وقال ابن حبان: "يروي المناكير عن المشاهير كثيراً فاستحق الترك".^ه

وقال ابن حجر: "ضعيف".^ل

وقال الذهبي: "صغوفه".^ك

(چوتھا شاہد) حافظ ذہبی "سیر أعلام النبلاء" (۲۹/۸) میں لکھتے ہیں: "وبہ، قال قتیبۃ

: حدثنا ابن لہیعۃ، عن أبي الأسود عن غروۃ عن عائشۃؓ عن النبي صلى الله عليه وسلم: اجعلوا من صلاتکم فی بیوتکم، ولا تجعلوها علیکم قبوراً، كما اتخذت اليهود والنصارى فی بیوتهم قبوراً، وإن البیت الذی لیتلى فیہ القرآن، فیتراءى لأهل السماء كما تترأى النجوم لأهل الأرض. هذا حدیث نظیف الإسناد، حسن المتن".

قلت [الراقم]: فظهر بما نقلته آنفاً أنَّ إسناده ضعيف كما قال ابن حجر

وله سواہد بعضها جيد ويجوز فی الفضائل.

^لالتقريب، (۴۲۶، رقم: ۵۱۰۱).

^لالجرح والتعديل، (۱۷۴/۶، رقم: ۱۰۰۰۶).

^لالجرح والتعديل، (۱۷۴/۶، رقم: ۱۰۰۰۶).

^لتاريخ الإسلام، (۵۲/۶، رقم: ۸۲۴۴).

^هتهذيب الكمال، (۱۶۰/۱۴، رقم: ۴۸۹۷).

^لالتقريب، (۴۱۷، رقم: ۴۹۷۷).

^كالكاشف (۳۲۲/۲، رقم: ۴۱۷۹).

⑩ صحف قدیمہ کے مضامین

قال الحافظ ابن حبان: "أخبرنا الحسن بن سفيان الشيباني والحسين بن عبد الله القطان بالرقعة، وابن قتيبة، واللفظ للحسن، قالوا: حدثنا إبراهيم بن هشام بن يحيى بن يحيى الغساني، قال: حدثنا أبي عن جدي، عن أبي إدريس الخولاني عن أبي ذرٍّ قال: دخلتُ المسجد، فإذا رسول الله ﷺ جالس وحده، قلتُ يا رسول الله! كم كتاباً أنزله الله؟ قال صلى الله عليه وسلم: مائة كتاب، وأربعة كتب، أنزل على شيث خمسون صحيفة، وأنزل على أخنوخَ [أي إدريس] ثلاثون صحيفة، وأنزل على إبراهيم عشرَ صحائف، وأنزل على موسى قبل التوراة عشرَ صحائف، وأنزل التوراة والإنجيل والزبور والقرآن.

قال: قلتُ يا رسول الله! ما كانت صحيفة إبراهيم؟ قال: كانت أمثالاً كلها: أيها الملك المسلط المبتلى المغرور! إنني لم أبعثك لتجمع الدنيا بعضها على بعض، ولكنني بعثتك لتردّ عني دعوة المظلوم، فإني لا أردّها، ولو كانت من كافر، وعلى العاقل ما لم يكن مغلوباً على عقله أن تكون له ساعات: ساعة يناجي فيها ربّه، وساعة يحاسب فيها نفسه، وساعة يتفكر فيها في صنع الله، وساعة يخلو فيها لحاجته من المطعم والمشرب، وعلى العاقل أن لا يكون ظاعناً إلا لثلاث: تزود لمعاد، أو مرّمة لمعاش، أو لذّة في غير محرّم، وعلى العاقل أن يكون بصيراً بزمانه، مقبلاً على شأنه، حافظاً للسان، ومن حسب كلامه من عمله، قلّ كلامه إلا فيما يعنيه.

قلت: يا رسول الله! فما كانت صحف موسى؟ قال: كانت عِبراً أكلها: عجبت لمن أيقن بالموت، ثم هو يفرح، وعجبت لمن أيقن بالنار ثم هو يضحك، وعجبت لمن أيقن بالقدر ثم هو ينصب، عجبت لمن رأى الدنيا وتقلبها بأهلها، ثم اطمأن إليها، وعجبت لمن أيقن بالحساب غداً ثم لا يعمل.

قلت: يا رسول الله! أوصني، قال: أوصيك بتقوى الله، فإنه رأس الأمر كله، قلت: يا رسول الله! زدني، قال: عليك بتلاوة القرآن، وذكر الله فإنه نور لك في الأرض وذخرك في السماء، قلت: يا رسول الله! زدني، قال: إيتاك وكثرة الضحك، فإنه يُميت القلب، ويذهب بنور الوجه، قلت: يا رسول الله! زدني، قال: عليك بالصمت إلا من خير، فإنه مطردة للشيطان عنك، وعون لك على أمر دينك، قلت: يا رسول الله! زدني، قال: عليك بالجهاد فإنه رهبانية أمتي.

قلت: يا رسول الله! زدني. قال: أحب المساكين وجالسهم، قلت: يا رسول الله! زدني، قال: أنظر إلى من تحتك، ولا تنظر إلى من فوقك، فإنه أجدر أن لا تزدري نعمة الله عندك، قلت: يا رسول الله! زدني: قال قل الحق، وإن كان مرأاً، قلت: يا رسول الله! زدني، قال: ليردك عن الناس ما تعرف من نفسك ولا تجد عليهم فيما تأتي، وكفى بك عيباً أن تعرف من الناس ما تجهل من نفسك أو تجد عليهم فيما تأتي، ثم ضرب بيده على صدره فقال: يا ابادر! لا عقل كما لتدبير، ولا ورع كالكلف ولا حسب كحُسن الخلق^{له}.

ترجمہ:..... حضرت ابوذر غفاریؓ کہتے ہیں کہ میں نے حضور ﷺ سے پوچھا کہ حق تعالیٰ شانہ نے کل کتابیں کس قدر نازل فرمائی ہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ سو ۱۰۰ صحائف اور چار کتابیں۔ پچاس صحیفے حضرت شیت علیہ السلام پر اور تیس صحیفے حضرت اٰخنوخ [اور لیس] علیہ السلام پر اور دس صحیفے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور دس صحیفے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر تورات سے پہلے اور ان کے علاوہ چار کتابیں توراۃ، انجیل، زبور، اور قرآن شریف نازل فرمائی۔

میں نے پوچھا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے صحیفوں میں کیا چیز تھی۔ ارشاد فرمایا کہ وہ سب ضرب المسکین تھیں (مثلاً: اومتسلط ومغرور بادشاہ میں نے تجھ کو اس لئے نہیں بھیجا تھا کہ پیسہ پر پیسہ جمع کرتا رہے۔ میں نے تجھے اس لئے بھیجا تھا کہ مجھ تک مظلوم کی فریاد نہ پہنچنے دے (تو پہلے ہی اس کا انتظام کر دے) اس لئے کہ میں مظلوم کی فریاد کو رد نہیں کرتا اگرچہ فریادی کافر ہی کیوں نہ ہو۔ (نیز ان صحیفوں میں یہ بھی تھا کہ) عاقل کے لئے ضروری ہے جب تک کہ مغلوب العقل نہ ہو جائے کہ اپنے تمام اوقات کو تین حصوں پر منقسم کرے۔ ایک حصہ میں اپنے رب کی عبادت کرے اور ایک حصہ میں اپنے نفس کا محاسبہ کرے (اور سوچے کہ کتنے کام اچھے کئے اور کتنے کام برے کئے) اور ایک حصہ کو کسبِ حلال، کھانے پینے، میں خرچ کرے۔ عاقل کے لئے ضروری ہے کہ تین چیزوں کے علاوہ سفر نہ کرے، آخرت کے لئے توشہ مقصود ہو یا کچھ فکر معاش ہو یا تفریح بشرطیکہ مباح ہو۔ عاقل پر یہ بھی ضروری ہے کہ اپنے اوقات کی نگہبانی کرے، اپنے حالات کی درستی کے فکر میں رہے۔ اپنی زبان کی فضول گوئی اور بے نفع گفتگو سے حفاظت کرے۔ جو شخص اپنے کلام کا محاسبہ کرتا رہے گا اس کی زبان بے فائدہ کلام میں کم چلے گی۔

میں نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ! حضرت موسیٰ علیہ السلام کے صحیفوں کی چیز تھی۔ ارشاد فرمایا کہ سب کی سب عبرت کی باتیں تھیں (مثلاً) میں تعجب کرتا ہوں اس شخص پر کہ جس کو موت کا یقین ہو پھر کسی بات پر خوش ہو (اس لئے کہ جب کسی شخص کو مثلاً یہ یقین ہو جاوے کہ مجھے پھانسی کا حکم ہو چکا، عنقریب سولی پر چڑھنا ہے پھر وہ کسی چیز سے خوش نہیں ہو سکتا) میں تعجب کرتا ہوں اس شخص پر کہ اس کو موت کا یقین ہے پھر وہ ہنستا ہے۔ میں تعجب کرتا ہوں اس شخص پر جو دنیا کے حوادث، تغیرات، انقلابات ہر وقت دیکھتا ہے پھر دنیا پر اطمینان کر لیتا ہے۔ میں تعجب کرتا ہوں اس شخص پر جس کو عنقریب حساب کا یقین ہے پھر نیک اعمال نہیں کرتا۔

میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! مجھے کچھ وصیت فرمائیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا: میں تجھے تقویٰ کی وصیت کرتا ہوں کہ یہ تمام امور کی بنیاد اور جڑ ہے۔ میں نے عرض کیا کہ کچھ اور بھی اضافہ فرمادیجئے۔ ارشاد ہوا کہ تلاوت قرآن اور ذکر اللہ کا اہتمام کر کہ یہ دنیا میں نور ہے اور آسمان میں ذخیرہ ہے۔ میں نے اور اضافہ چاہا تو ارشاد ہوا کہ زیادہ ہنسی سے احتراز کر، کہ اس دل مرجاتا ہے، چہرے کی رونق جاتی رہتی ہے (یعنی ظاہر و باطن دونوں کو نقصان پہنچانی والی چیز ہے)، میں نے اور اضافہ چاہا تو ارشاد ہوا کہ خیر کے علاوہ چپ رہا کر، یہ چیز شیطان کو دفع کرتی ہے اور دینی کاموں میں مددگار ثابت ہوتی ہے، میں نے اور اضافہ کی درخواست کی تو ارشاد ہوا کہ جہاد کا اہتمام کر کہ میری امت کے لئے یہی رہبانیت ہے (راہب پہلی امتوں کے وہ لوگ کہلاتے تھے کہ جو دنیا کے سب تعلقات منقطع کر کے اللہ والے بن جاویں)۔

میں نے اور اضافہ چاہا تو ارشاد فرمایا کہ فقراء اور مساکین کے ساتھ میل جول رکھ، ان کو دوست بنا، انکے پاس بیٹھا کر۔ میں نے اور اضافہ چاہا تو ارشاد ہوا کہ اپنے سے کم درجہ

والے پر نگاہ رکھا کر (تا کہ شکر کی عادت ہو) اپنے سے اوپر کے درجہ والوں کو مت دیکھ
مبادا اللہ کی نعمتوں کی جو تجھ پر ہیں تحقیر کرنے لگے۔ میں نے اور اضافہ چاہا تو ارشاد ہوا کہ
حق بات کہو اگرچہ کڑی ہو۔ میں نے اور اضافہ چاہا تو ارشاد ہوا کہ تجھے اپنے عیوب لوگوں
پر حرف گیری سے روک دیں اور اُن کے عیوب پر اطلاع کی کوشش مت کر، تو ان میں خود
بتلا ہے۔ تجھے عیب لگانے کی لئے کافی ہے کہ تو لوگوں میں ایسے عیب پہچانے جو جو تجھ میں
خود موجود ہیں اور تو ان سے بے خبر ہے اور ایسی باتیں اُن میں پکڑے جن کو تو خود کرتا ہے۔
پھر حضور ﷺ نے اپنا دستِ شفقت میرے سینے پر مار کر ارشاد فرمایا کہ اے ابوذر!
تدبیر کے برابر کوئی عقل مندی نہیں، اور ناجائز امور سے بچنے کے برابر تقویٰ نہیں، اور
خوش خلقی سے بڑھ کر کوئی شرافت نہیں۔

منکر كما قال الذهبي، له أجزاء تروى في أحاديث أخرى كما يلي.

روایت کے توابع:

حافظ ابن حبانؒ کی سند میں موجود ابراہیم بن ہشام سے نقل کرنے والے راوی:

”صحیح ابن حبان“ کی مذکورہ روایت میں ابراہیم بن ہشام بن یحییٰ الغسانی سے تین راوی
حسن بن سفیان الشیبانی، ابن قتیبہ اور حسین بن عبد اللہ القطان نقل کرنے والے ہیں، اسی طرح ”حلیۃ
الأولیاء لأبی نعیم الأصبهانی“ؒ میں أحمد بن أنس بن مالک و ”التمهید لابن عبد البر“ؒ میں
محمد بن حسین الفریابی ”أربعین حدیثاً للآجری“ؒ میں أبو بکر جعفر بن محمد الفریابی یہ تینوں راوی اسی
سند میں ہیں۔ (أبوذر الغفاری، ۱۰/۱۶۹)۔

سے التمهید لابن عبد البر (۹/۱۹۹)۔

سے أربعین حدیثاً، (۱/۴۵، رقم: ۴۴)۔

اسی طرح ”مسند الشہاب“ میں أبو بکر جعفر بن محمد الفریابی، اسی روایت کو ابراہیم بن ہشام بن یحییٰ الغسانی سے نقل
کرنے والے ہیں۔ انظر مسند الشہاب، (۱/۳۷۸، رقم: ۶۵۱)۔

روایت کو ابراہیم بن ہشام بن یحییٰ الغسانی سے نقل کرنے والے ہیں۔

سابقہ تمام سندوں (سندِ حافظ ابن حبان وغیرہ) میں موجود راوی ابراہیم بن ہشام کے بارے میں ائمہ کے اقوال:

”صحیح ابن حبان“ سمیت گزشتہ تمام سندوں میں مذکور، ابراہیم بن ہشام بن یحییٰ بن یحییٰ بن قیس الغسانی کو حافظ ابن حبانؒ نے ”کتاب الثقات“ؒ میں ذکر کیا ہے، حافظ ذہبیؒ، ابراہیم بن ہشام کے متعلق ”میزان الاعتدال“ؒ میں رقم طراز ہیں: ”..... وهو صاحب حديث أبي ذر الطويل انفرد به عن أبيه عن جده. قال الطبراني: لم يرو هذا عن يحيى إلا ولده، وهم ثقات. قال أبو حاتم: فأظنه لم يطلب العلم، وهو كذاب“..... وقال ابن الجوزي: قال أبو زرعة: كذاب“.

سابقہ حدیث ابن حبان کا ایک اور طریق (روایتِ حاکم):

”صحیح ابن حبان“ کی زیر بحث روایت کے مضمون پر مشتمل حدیث حاکم نیشاپوریؒ نے ”مستدرک“ؒ میں ”صحیح ابن حبان“ کی سند کے علاوہ اپنی اس سند سے تخریج کی ہے: ”حدثنا أبو الحسن بن الفضل بن إدريس السامري ببغداد، حدثنا الحسن بن عرفة بن يزيد العبدي، حدثني يحيى بن سعيد السعدي البصري، حدثنا عبد الملك بن جريج، عن عبيد الله بن عمير الليثي، عن أبي ذر رضي الله عنه قال: دخلتُ على رسول الله ﷺ وهو في المسجد.....“.

روایتِ حاکم پر کلام:

حافظ ذہبیؒ ”التلخیص“ؒ میں ”مستدرک“ کی مذکورہ حدیث کے تحت لکھتے ہیں:

له كتاب الثقات، (۷۹/۸).

میزان الاعتدال، (۲۰۱/۱)، رقم: (۳۷۷).

مستدرک، (کتاب تواریخ المتقدمین من الأنبياء والمرسلین، ۶۵۴/۲، رقم: ۴۱۶۶).

التلخیص علی هامش مستدرک حاکم، (کتاب تواریخ المتقدمین من الأنبياء والمرسلین، ۶۵۲/۲، رقم: ۴۱۶۶).

”السعدي ليس بثقة“.

امام بیہقی ”السنن الکبریٰ“ میں حاکم نیشابوریؒ سے ان کی ”مستدرک“ کے سند کے مطابق اس روایت کو تخریج کر کے لکھتے ہیں: ”تفرد به يحيى بن سعيد السعدي“۔
اسی طرح حافظ ابن عدیؒ ”الکامل“ میں ”مستدرک“ کی سند کے مطابق اس روایت کو اس طریق سے تخریج کرتے ہیں: ”حدثنا محمد بن أحمد بن الحسين الأهوازي، حدثنا إبراهيم بن حرب بن عمر، ثنا يحيى ابن سعيد الكوفي السدي، حدثنا ابن جريج عن عطاء، عن عبيد بن عمير، عن أبي ذر، دخلت على رسول الله، وهو في المسجد جالس وحده.....“.

حافظ ابن عدیؒ روایت ذکر کر کے رقم طراز ہیں: ”هذا حديث منكر من هذا الطريق [عن ابن جريج عن عطاء، عن عبيد بن عمير، عن أبي ذر، وهذا الحديث ليس له من الطرق] إلا من رواية أبي إدريس الخولاني والقاسم بن محمد عن أبي ذر، والثالث حديث ابن جريج، وهذا أنكر الروايات“.

روایت حاکم وغیرہ (بیہقیؒ اور ابن عدیؒ) میں موجود راوی یحییٰ بن سعید القرشی کے بارے میں ائمہ کا کلام:

”مستدرک حاکم“، ”السنن الکبریٰ للبیہقی“ اور ”الکامل لابن عدی“ ان تمام کتابوں میں مذکور روایتوں میں ایک راوی یحییٰ بن سعید القرشیؒ العبشمی السعدي ہے، جن کے بارے میں حافظ ذہبیؒ ”تاریخ الإسلام“ میں رقم طراز ہیں: ”روی عن ابن جريج عن عطاء، عن

۱۔ السنن الکبریٰ، (کتاب السیر، باب مبتدأ الخلق، ۴/۹، رقم: ۱۸۱۶۶)۔

۲۔ الکامل، (یحییٰ بن سعید السعدي، ۱۰۶/۹، رقم: ۲۱۴۲)۔

۳۔ تاریخ الإسلام، (الطبقة الثانية وعشرون، ۶۵۶/۵، رقم: ۶۰۴۱)۔

عبید بن عمیر، عن أبي ذرؓ، فذكر الحديث الطويل المنكر الذي يروي أيضاً أبي ادريس الخولاني، عن أبي ذرؓ..... قال العُقَيْلي: لا يتابع على حديثه، وقال ابن حبان: لا يجوز الاحتجاج به اذا انفرد، وقال ابن عدي: يعرف بهذا الحديث، وهو حديث منكر من هذا الطريق“.

”صحیح ابن حبان“ کی زیر بحث روایت کے مختلف اجزاء پر مشتمل روایت:

یہ طویل حدیث بہت سے ایسے مضامین کو شامل ہے، جو جزوی طور پر متون حدیث میں تخریج کئے گئے ہیں، چنانچہ حدیث کے ابتدائی حصہ میں:

استعاذه من الشيطان، كنوز الجنة، صوم، صلوة، تعداد انبياء کے مضمون پر مشتمل حدیث ”مسند البزار“^۱ میں ”محمد بن معمر عن يعلى بن عبيد، وأبي داؤد عن المشعودي عن أبي عمرو أو عمر عن عبيد بن الخشخاش عن أبي ذرؓ“. کے طریق سے اور ”مسند أحمد“^۲ میں ”وكيع عن أبي عمر، عن الدمشقي، عن عبيد بن خشخاش، عن أبي ذرؓ“. کے طریق سے تخریج کی گئی ہے، اسی طرح ”أبو المغيرة عن معان رفاعه عن علي بن يزيد عن القاسم عن أبي أمامةؓ“. کے طریق سے انہی مضامین پر مشتمل حدیث ”المعجم الكبير“^۳ اور ”مسند أحمد“^۴ میں تخریج کی گئی ہے۔

”أوصيك بتقوى الله“ سے آخر حدیث تک کے مضامین پر مشتمل حدیث، طبرانی نے

”المعجم الكبير“^۵ میں ”أحمد بن أنس بن مالك، عن إبراهيم بن هشام بن يحيى

^۱ مسند البزار، (عبید بن الخشخاش عن أبي ذرؓ، ۲۶/۹، رقم: ۴۰۳۴)۔

^۲ مسند أحمد، (مسند أبي ذر غفاريؓ، ۲۲۱/۷، رقم: ۲۱۸۷۹)۔

^۳ المعجم الكبير، (۲۵۸/۸، رقم: ۷۸۷۱)۔

^۴ مسند أحمد، (أبو المغيرة عن معان، ۲۲۷/۷، رقم: ۲۲۶۴۴)۔

^۵ المعجم الكبير، (۱۵۷/۲، رقم: ۱۶۵۱)۔

الغسانی [قد مر ذکره] عن أبيه عن جده عن أبي إدريس الخولاني عن أبي ذرؓ. " کے طریق سے تخریج کی ہے۔

"لا عقل كالتيدير، ولا ورع كالکف، ولا حسب كحسن الخلق":

حافظ ابن ماجہؒ نے "سنن ابن ماجہ" (رقم: ۴۲۱۸) میں "عبد اللہ بن محمد بن رمح، عن عبد اللہ بن وهب، عن الماضي، عن القاسم بن محمد، عن أبي إدريس الخولاني، عن أبي ذرؓ. کے طریق سے، یہ روایت تخریج کی ہے، اس روایت کے بارے میں علامہ بوسیریؒ "مصباح الزجاجة" (رقم: ۱۵۱۳) میں لکھتے ہیں: "هذا إسناد ضعيف لضعف الماضي بن محمد الغافقي المصري.....".

⑪ سکیئہ کی تفسیر

قال الحاکم فی "مستدرکھ": "أخبرنا أبو بکر الشافعی، ثنا إسحاق بن الحسن، ثنا أبو حذیفہ، ثنا سفیان، عن سلمة بن کھیل، عن أبي الأحوص، عن علي رضي الله عنه ﴿هو الذي أنزل السكينة في قلوب المؤمنين﴾ [الفتح: ٤] قال: "السكينة لها وجه كوجه الإنسان ثم هي بعد ریح هفافة". هذا حديث صحيح الإسناد ولم يخرجاه^١.

ترجمہ: "حضرت علیؑ ﴿هو الذي أنزل السكينة في قلوب المؤمنين﴾ [الفتح: ٤] کے متعلق فرماتے ہیں کہ سکیئہ کا چہرہ انسان کے چہرہ انسان کے چہرہ جیسا ہوتا ہے، اس کے بعد شفاف، تیز رفتار ہوا کی مانند بن جاتی ہے۔"

روایت کے توابع:

حاکم کی سند میں مذکور سفیان ثوری کے توابع:

"مستدرک حاکم" کی مذکورہ روایت اور اسی طرح "دلائل النبوة للبيهقي" ^٢، "تذكرة عبد الرزاق الصنعاني" ^٣ میں سفیان ثوری، سلمة بن کھیل سے روایت نقل کرنے والے ہیں۔ "تفسير ابن أبي حاتم" ^٤ میں مسرور اور "تفسير طبري" ^٥ میں محمد بن جحادة

^١ مستدرک حاکم، (کتاب التفسیر، تفسیر سورة الفتح، ٢/٤٩٩، رقم: ٣٧١٤).

^٢ دلائل النبوة، (٤/١٦٧).

^٣ تفسیر عبد الرزاق الصنعاني، (١/١٠١).

^٤ تفسیر ابن أبي حاتم، (قوله أن ياتيكم الثابت، ٢/٤٦٨، رقم: ٢٤٧٤).

^٥ تفسیر الطبري، (سورة البقرة، الآية ٢٤٨، ٢/٦٢٤).

روایت سلمۃ بن کھیل سے نقل کی ہے، بالفاظ دیگر مسعر اور محمد بن جحدہ نے سلمۃ بن کھیل سے روایت نقل کرنے میں سفیان الثوری کی متابعت کی ہے۔

روایت کے بارے میں ائمہ حدیث کا کلام:

(۱) حاکم نیسابوری ”مستدرک“ میں نقل روایت کے بعد لکھتے ہیں: ”هذا حديث صحيح الإسناد ولم يخرجاه“۔^۱

(۲) حافظ ذہبی نے بھی حاکم کی موافقت کی ہے۔^۲

قلت [الراقم]: فظهر لي بما نقلته آنفاً أنَّ الحديث صحيح كما قال الحاكم ووافقه الذهبي.

^۱ مستدرک حاکم، (کتاب التفسیر، تفسیر سورة الفتح، ۲/۴۹۹، رقم: ۳۷۱۴).

^۲ مستدرک حاکم، (کتاب التفسیر، تفسیر سورة الفتح، ۲/۴۹۹، رقم: ۳۷۱۴).

⑫ وقت تلاوت فرشتوں کا نزول

قال الإمام محمد بن إسماعيل البخاري: "وقال الليث حدثني يزيد بن الهاد، عن محمد بن إبراهيم، عن أسيد بن حضير قال: بينما هو يقرأ من الليل سورة البقرة وفرسه مربوط عنده، إذ جالت الفرس فسكت، فقرأ فجالت الفرس فسكت وسكنت الفرس، ثم قرأ فجالت الفرس، فانصرف وكان ابنه يحيى قريباً منها فأشفق أن تُصيبه، فلما اجتزته رفع رأسه إلى السماء حتى ما يراها، فلما أصبح حدث النبي ﷺ، فقال له: "اقرأ يا ابن حُضَيْر! اقرأ يا ابن حُضَيْر!" قال: فاشفقْتُ يا رسول الله! أن تطأ يحيى وكان منها قريباً، فرفعتُ رأسي فانصرفتُ إليه، فرفعتُ رأسي إلى السماء فإذا مثل الطُّلَّة، فيها أمثالُ المصاييح، فخرجتُ حتى لا أدري ماذا؟ قال: لا، قال: "تلأ، الملائكة دنت لصوتك، ولو قرأت لأصبحث ينظر الناس إليها، لا تتورى منهم". قال ابن الهاد: وحدثني هذا الحديث عبد الله بن خباب، عن أبي سعيد الخدري، عن أسيد بن حضير^١.

ترجمہ: "أسيد بن حُضَيْر" سے مروی ہے کہ ایک رات وہ سورہ بقرہ کی تلاوت کر رہے تھے، پاس ہی ان کا گھوڑا بندھا ہوا تھا، اچانک گھوڑے نے چکر لگانا شروع کر دیا تو وہ خاموش ہو گئے، گھوڑا بھی رک گیا، پھر پڑھنا شروع کیا تو گھوڑا پھر گھومنے لگا، یہ خاموش ہو گئے تو گھوڑا بھی رک گیا، پھر جو پڑھنا شروع کیا تو گھوڑا پھر چکر لگانے لگا۔ حضرت اسید بن خضیرؒ نے سلام پھیر دیا، کیونکہ گھوڑے کے پاس ہی ان کا بیٹا تھی

۱۔ الصحیح للبخاری، (کتاب فضائل القرآن، باب نزول الملائکۃ عند قراءۃ القرآن، ۸۹۹، رقم: ۵۰۱۸)۔

تھا، انہیں یہ اندیشہ ہوا کہ کہیں گھوڑا تکبی کو کچل نہ دے، صبح ہوئی تو سارا قصہ حضور ﷺ کی خدمت میں عرض کر دیا۔ آپ ﷺ نے اُن سے فرمایا کہ ابن حفیر! تم پڑھتے ہی رہتے، ابن حفیر تم پڑھتے ہی رہتے! اسید بن حفیر نے عرض کیا یا رسول اللہ! تکبی گھوڑے کے قریب ہی تھا، مجھے یہ اندیشہ ہونے لگا تھا کہ کہیں گھوڑا تکبی کو کچل نہ دے، چنانچہ میں نے سراپر اٹھایا پھر سلام پھیر کر تکبی کے پاس گیا، اب آسمان کی طرف جو سراٹھا کر دیکھا تو بادل کی مانند کوئی چیز دکھائی دی، جس میں چراغ جیسی چیزیں بھی تھیں، پھر میں باہر کو نکلا حتیٰ کہ یہ بادل نظروں سے اوجھل ہو گئے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تمہیں معلوم ہے کہ یہ کیا تھا؟ انھوں نے عرض کیا کہ نہیں، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یہ فرشتے تھے، تمہاری قراءت سننے قریب آ گئے تھے، اگر تم پڑھتے رہتے، تو لوگ بھی فرشتوں کو دیکھ لیتے، فرشتے ان سے اوجھل نہ ہوتے۔“

رویت کے دیگر مصادر:

بخاری شریف کی مذکورہ روایت درج ذیل کتب میں بھی ہے: ”الصحيح لمسلم“،^۱ مسند أحمد،^۲ ”صحيح ابن حبان بترتيب ابن بلبان“،^۳ ”مستدرک حاکم“،^۴ ”شعب الإيمان للبيهقي“،^۵ ”حلیۃ الأولیاء“،^۶ ”المعجم الكبير“^۷۔

^۱ الصحيح لمسلم، (کتاب صلوٰۃ المسافرين وقصرها، باب نزول السکينة لقراءة القرآن، ۱/۵۴۷، رقم: ۷۹۵)۔

^۲ مسند أحمد، (مسند براء بن عازبؓ، ۶/۳۳۶، رقم: ۱۸۷۹۲)۔

^۳ صحيح ابن حبان بترتيب ابن بلبان، (کتاب الرقائق، باب قراءة القرآن، ۳/۵۸، رقم: ۷۷۹)۔

^۴ مستدرک حاکم، (کتاب فضائل القرآن، ۱/۵۵۳)۔

^۵ شعب الإيمان، (۴/۲۲۱، رقم: ۲۴۲۶)۔

^۶ حلیۃ الأولیاء، (۹/۲۳۷)۔

^۷ المعجم الكبير، (۱/۲۰۸، رقم: ۵۷۰)۔

۱۳) تلاوت کے وقت سکیئہ کا نزول

قال الإمام البخاري في "صحيحه": "حدثني محمد بن بشار، حدثنا غندر، حدثنا شعبة، عن أبي إسحاق سمعت البراء بن عازب رضي الله عنه: قرأ رجل الكهف وفي الدار الدابة، فجعلت تنفر فسلم فإذا ضبابة أو سحابة غشيت، فذكره للنبي ﷺ قال: "اقرأ فلان! فإنها السكينة نزلت للقرآن أو تنزلت للقرآن".^۱

ترجمہ: "براء بن عازبؓ فرماتے ہیں کہ ایک صحابیؓ نماز میں سورہ کہف پڑھ رہے تھے اور گھر میں ایک چوپایہ بھی تھا جو بدکنے لگا، صحابیؓ نے سلام پھیرا تو دفعتاً نظر آیا کہ دُھند یا بادل ان پر چھایا ہوا ہے، ان صحابیؓ نے حضور اقدس ﷺ سے یہ سارا قصہ عرض کیا تو آپ نے فرمایا کہ اے فلاں! تم قرآن پڑھتے رہتے، کیونکہ یہ سکیئہ تھا جس کا نزول قرآن شریف کی وجہ سے تھا۔"

روایت کے دیگر مصادر:

"بخاری شریف" کے علاوہ ان کتب میں بھی یہ روایت مذکور ہے:

"الصحيح لمسلم"^۲، "مسند أحمد"^۳، "مسند أبي يعلى"^۴۔

حافظ ابن حجرؒ نے "فتح الباري"^۵ اور حافظ ابن کثیرؒ نے اپنی "تفسير"^۶ میں یہ تصریح کی ہے کہ یہ صحابیؓ اسید بن حنظلؓ تھے۔

^۱ الصحيح للبخاري، (رقم: ۵۰۱۹)۔

^۲ الصحيح لمسلم، (كتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب نزول السكينة لقراءة القرآن، ۱/۵۴۷، رقم: ۷۹۵)۔

^۳ مسند أحمد، (البراء بن عازبؓ، ۶/۳۰۴، رقم: ۱۸۶۶۶)۔

^۴ مسند أبي يعلى، (مسند البراء بن عازبؓ، ۲/۱۶۲، رقم: ۱۷۱۶)۔

^۵ فتح الباري، (الحديث السادس والثلاثون، ۶/۶۲۲)۔

^۶ تفسير ابن کثیر، (سورة الكهف آية ۱)۔

۱۴) کلام پاک سے لا پرواہی پر باری تعالیٰ کا شکوہ

قال حُجَّةُ الإسلام أبو حامد الغزالي: "وقد وَرَدَ في التوراة: يا عبدي! أما تستحي مني. ياتيك كتاب من بعض أخوانك وأنت في الطريق تمشي فتعدل عن الطريق وتقعّد لأجله وتقرأه وتتدبره حرفاً حرفاً حتى لا يفوتك شيء منه، وهذا كتابي أنزلناه إليك أنظر! كم فصلتُ لك فيه من القول، وكم كررتُ عليك فيه لتأمل طوله وعرضه، ثم أنت معرض عنه، أفكنتُ أهونُ عليك من بعض إخوانك؟

يا عبدي! يقعد إليك بعض إخوانك فتقبل عليه بكل وجهك وتُصغي إلى حديثه بكل قلبك، فإن تكلم متكلّم أو شغلك شاغل عن حديثه أو مأت إليه أن كف، وهذا إذا مُقبل عليك ومحدث لك وأنت معرض بقلبك عني أفجعلتني أهون عندك من بعض إخوانك".^۱

قلت [الراقم]: هو من الإسرائيليات كما ترى و لم أجده مسنداً.
ترجمہ: "امام غزالیؒ فرماتے ہیں کہ تورات میں لکھا ہے کہ حق سبحانہ و تقدس ارشاد فرماتے ہیں اے میرے بندے! تجھے مجھ سے شرم نہیں۔ تیرے پاس راستے میں کسی دوست کا خط آ جاتا ہے، الگ بیٹھ کر غور سے پڑھتا ہے۔ ایک ایک لفظ پر غور کرتا ہے کہ کہیں کچھ چھوٹ نہ جائے اور میں نے بھی اپنی کتاب تم پر نازل کی ہے دیکھو تو سہی! میں نے تمہارے لئے اس میں کتنی کھول کھول کر بات کی ہے، بعض اہم امور بار بار تکرار سے ذکر کیے ہیں تاکہ تو اس پر غور کرے، اور تو بے پرواہی سے اڑا

دیتا ہے، کیا میں تیرے نزدیک تیرے دوستوں سے بھی ذلیل ہوں۔
 اے میرے بندے! تیرے بعض دوست تیرے پاس بیٹھ کر باتیں کرتے ہیں، تو ہمہ
 تن ادھر متوجہ ہوتا ہے، کان لگاتا ہے، غور کرتا ہے کوئی بچ میں تجھ سے بات کرنے لگے،
 تو اشارے سے اس کو روکتا ہے، منع کرتا ہے، میں تیری طرف متوجہ ہو کر تجھ سے اپنے
 کلام کے ذریعے باتیں کرتا ہوں اور تو ذرا بھی دل سے توجہ نہیں دیتا، کیا میں تیرے
 نزدیک تیرے دوستوں سے بھی ذلیل ہوں۔“

روایت کے دیگر مظان:

امام غزالیؒ سے منقول تواریات کی یہ روایت ان کتب میں بھی ذکر کی گئی ہے: ”التبصرة لابن
 الجوزي“ؒ، ”قوت القلوب لأبي طالب المكي“ؒ، ”تفسير حقي“ؒ۔

ؒ التبصرة لابن الجوزي، (۱/۳۸۰)۔

ؒ قوت القلوب، (۱/۱۰۹)۔

ؒ تفسير حقي، (۱۲/۴۶۳)۔

⑮ ختم قرآن پر فرشتوں کی رحمت کی دعا

قال الإمام أبو نعيم الأصبهاني في "حلية الأولياء": "حدثنا عبد الله بن محمد، ثنا محمد بن شعيب التاجر، ثنا محمد بن عاصم الرازي، ثنا هشام بن عبيد الله عن محمد، يعني ابن جابر، عن ليث، عن طلحة بن مصرف، عن مصعب بن سعد، عن سعد قال: قال رسول الله ﷺ: "من ختم القرآن أول النهار صلت عليه الملائكة حتى يمسي، ومن ختمه آخر النهار صلت عليه الملائكة حتى يُصبح".

غريب من حديث طلحة تفرد به هشام عن محمد"۔^۱

ترجمہ: "حضرت سعد بن ابی وقاصؓ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو شخص دن کے شروع میں ختم قرآن کر لے تو شام تک فرشتے اس کے لئے رحمت کی دعا کرتے ہیں اور اگر دن کے ختم پر قرآن مکمل کر لے تو صبح تک فرشتے اس کے لئے رحمت کی دعا کرتے ہیں۔"

إسناده ضعيف، ورواه الدارمي موقوفاً على سعد فقال: "هذا حسن عن سعد انتهى، وقد روي في معناه عن جماعة من التابعين فالحاصل أنه يجوز في الفضائل.

روایت کا تابع:

حافظ ابو نعیم کی سند میں موجود محمد بن جابر کا تابع:

"حلیۃ الأولیاء" کی زیر بحث روایت حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے مرفوعاً مروی

۱۔ حلیۃ الأولیاء، (طلحہ بن مصرف، ۲۶/۵)۔

ہے، ”سنن الدارمی“^۱ میں اسی مضمون کی روایت سعد بن ابی وقاصؓ سے مرقوفاً مروی ہے، جس میں عنبنہ نے لیث سے روایت نقل کرنے میں ریر بحث روایت میں مذکور محمد بن جابر کی متابعت کی ہے، ”سنن الدارمی“ کی روایت یہ ہے: ”حدثنا محمد بن حميدؓ، ثنا هارون، عن عنبسة، عن ليث، عن طلحة بن مصرف، عن مصعب بن سعد، عن سعد قال: إذا وافق ختم القرآن أول الليل صلت عليه الملائكة حتى يُصبح، وإن وافق ختمه آخر الليل صلت عليه الملائكة حتى يُمسي“، قال أبو محمد [الدارمی]: ”هذا حسن عن سعد“.

رجالہ:

”حلیۃ الأولیاء“ اور ”سنن الدارمی“ دونوں کی سند میں مذکور مصعب بن سعد بن ابی وقاص اور طلحہ بن مصرف بن عمرو بن کعب الیامی، ان دونوں کے بارے میں حافظ ابن حجرؒ نے ”التقریب“^۲ میں اور علامہ ذہبی نے ”الکاشف“^۳ میں توثیق کے کلمات نقل کیے ہیں۔

”حلیۃ“ اور ”سنن الدارمی“ دونوں کی روایت میں مذکور لیث بن ابی سلیم بن زُنیم کے بارے میں ائمہ جرح والتعدیل کے اقوال ملاحظہ ہوں:

قال أحمد بن حنبل: ”سليم مضطرب الحديث، ولكن حدث عنه الناس“.^۴
وقال أبو زرعة: ”ليث لا يشغل به، هو مضطرب الحديث“.^۵

^۱ سنن الدارمی، (کتاب فضائل القرآن، باب فی ختم القرآن، ۵۶۱/۲، رقم: ۳۴۸۳).
^۲ فیہ محمد بن حمید بن حبان الرازی (المتوفی ۲۴۷ھ)، قال عنه الذہبی: ”الحافظ، وثقه جماعة والأولى تركه“. (الکاشف، رقم: ۴۷۱۰)، وقال ابن حجر: ”حافظ ضعيف، وكان ابن معين حسن الرأي فيه“. (التقریب، ۵۸۳۴).

^۳ التقریب، طلحة (رقم: ۳۰۳۴)، مصعب (رقم: ۶۶۸۸).

^۴ الکاشف، طلحة (۴۵/۲، رقم: ۲۵۰۰)، مصعب (۱۴۷/۳، رقم: ۵۵۵۵).

^۵ الجرح والتعديل، (۲۴۳/۷، رقم: ۱۲۵۵۸).

^۶ الجرح والتعديل، (۲۴۳/۷، رقم: ۱۲۵۵۸).

وقال يحيى بن معين: "ليس حديثه بذلك ضعيف".^ل

وقال أبو حاتم: "ليث بن أبي سليم أحب إلي من يزيد بن أبي زياد، كان أبرأ ساحة يكتب حديثه".^ل

وقال أبو أحمد بن عدي: "له أحاديث صالحة غير ما ذكرْتُ، وقد روى عنه شعبة والثوري، وغيرهما من ثقات الناس، ومع الضعف الذي فيه يُكتب حديثه".^ل

وقال الذهبي: "فيه ضعف يسير من سوء حفظه كان ذا صلوة وصيام وعلم كثير وبعضهم احتج به".^ل

وقال ابن حجر: "صَدُوقٌ اختلط جداً، ولم يتميز حديثه فترك".^ه

زیر بحث مضمون تابعین کرام سے بھی مروی ہے:

"حلیۃ الأولیاء" کی زیر بحث روایت کے مضمون پر مشتمل اقوال متعدد تابعین کرام سے مروی ہیں:

(۱) ابراہیم بن یزید نخعیؒ سے "سنن الدارمی" میں "ابراہیم بن موسیٰ، عن جریر

، عن أعمش، عن ابراهیم" کے طریق سے منقول ہے: "إذا قرأ الرجل القرآن نهاراً صلّت

عليه الملائكة حتى يُمسي، وإن قرأه ليلاً صلّت عليه الملائكة حتى يُصبح". قال سليمان

[أعمش]: "فرأيت أصحابنا يُعجبهم أن يختموه أول النهار أول الليل".

ابراہیم بن یزید نخعیؒ کی مذکورہ روایت "فضائل القرآن للقاسم بن سلام" کے "فضائل

^ل الجرح والتعديل، (۷/۲۴۳، رقم: ۱۲۵۵۸).

^ل الجرح والتعديل، (۷/۲۴۳، رقم: ۱۲۵۵۸).

^ل الكامل، (۷/۲۳۸، رقم: ۱۶۱۷).

^ل الكاشف، (۳/۱۴، رقم: ۴۷۵۷).

^ه التقریب، (۴۶۴، رقم: ۵۶۸۵).

^ل سنن الدارمی، (کتاب فضائل القرآن، باب فی ختم القرآن، ۱۰۰/۴۳۴، رقم: ۳۵۴۱).

کے فضائل القرآن للقاسم بن سلام، (باب فضل ختم القرآن، ص: ۱۰۹).

القرآن لمحمد بن الضريس“^۱ اور ”حلیۃ الأولیاء لأبی نعیم“^۲ میں مختلف سندوں سے تخریج کی گئی ہے۔

(۲) ابراہیم بن یزید نخعیؒ کے علاوہ تابعین سے بھی یہ روایت مروی ہے، چنانچہ امام نوویؒ ”کتاب الأذکار“^۳ میں لکھتے ہیں: ”وروی ابن أبی داؤد، عن عمرو بن مرة التابعي الجليل رضي الله عنه، قال: ”كانوا يحبون أن يختم القرآن من أول الليل أو من أول النهار“. وعن طلحة بن مصرف التابعي الجليل الإمام قال: ”من ختم القرآن أية ساعة كانت من النهار صلت عليه الملائكة حتى يمسي، وأية ساعة كانت من الليل صلت عليه الملائكة حتى يصبح“. وعن مجاهد نحوه“۔

(۳) ”سنن الدارمی“^۴ میں محمد بن سعید کے طریق سے تابعی طلحہ بن مصرف اور عبد الرحمن بن اسود دونوں سے اسی مضمون کے اقوال مروی ہے۔

”شعب الإيمان للبيهقي“^۵ میں ابوالحسین بن بشران کے طریق سے، اسود سے منقول ہے: ”من قرأ القرآن فختمه نهاراً غفر له ذلك اليوم، ومن ختمه ليلاً غفر له تلك الليلة“۔

^۱ فضائل القرآن لمحمد بن الضريس، (باب الرجل إذا ختم القرآن ما يصنع، ص: ۵۲، رقم: ۸۰)۔

^۲ حلیۃ الأولیاء، (ابراہیم بن یزید النخعی، ۳/۲۲۷)۔

^۳ کتاب الأذکار، (۱/۱۰۳، رقم: ۳۰۴)۔

^۴ سنن الدارمی، (کتاب فضائل القرآن، باب فی ختم القرآن، ۲/۵۶۰، رقم: ۳۴۸۰)۔

^۵ شعب الإيمان، (۳/۴۲۳، رقم: ۱۹۱۱)۔

①۶ تلاوت کی مختلف مقداروں پر اجر و ثواب

قال الإمام الدارمي: "حدثنا أبو النعمان، حدثنا وهيب، عن يونس، عن الحسن أن النبي ﷺ قال: "من قرأ في ليلة مائة آية لم يُحَاجَهِ القرآن تلك الليلة، ومن قرأ في ليلة مائتي آية كتب له قنوت ليلة، ومن قرأ في ليلة خمسمائة آية إلى الألف أصبح وله قنطارٌ في الآخرة"، قالوا: وما القنطار؟ قال: "اثنا عشر ألفاً"۔^۱

ترجمہ: "حسن بصری" نے حضور ﷺ سے مرسل نقل کیا ہے کہ جو شخص سو آیتیں رات کو پڑھے کلام اللہ شریف کے مطالبے سے بچ جائے گا جو دو سو پڑھ لے تو اس کو رات بھر کی عبادت کا ثواب ملے گا، اور جو پانچ سو سے ہزار تک پڑھ لے اس کے لئے آخرت میں ایک قنطار ہے، صحابہؓ نے پوچھا کہ قنطار کیا ہوتا ہے حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بارہ ہزار کے برابر (درہم مراد ہوں یا دینار)۔"

"سنن الدارمی" کی زیر بحث مرسل روایت کی دیگر ہم معنی مرسل، موقوف اور مرفوع روایات بھی ہیں۔

زیر بحث مرسل روایت کے توابع:

وهيب بن خالد بن عجلان الباهلي كاتبا:

مذکورہ روایت کی سند میں مذکور یونس بن عبید بن دینار عبدی بصری سے نقل کرنے والے راوی وہیب بن خالد بن عجلان باہلی ہیں، یونس سے وہیب کے علاوہ بھی اس روایت کو یونس عن الحسن کے

طریق سے مرسل نقل کرتے ہیں، چنانچہ ”مسند الحارث“^۱ میں حماد بن سلمہ، یونس عن الحسن^۲ سے اس روایت کو مرسل نقل کرتے ہیں، یعنی حماد نے یونس سے نقل روایت میں وہیب کی متابعت کی ہے۔

یونس بن عبید بن دینار کا متابع:

اسی طرح ”دارمی“ کی روایت میں یونس بن عبید، حسن بصری^۳ سے روایت نقل کرتے ہیں، یونس بن عبید کے علاوہ، حزم بن ابی حزم^۴ ”سنن سعید بن منصور“^۵ میں اسی روایت کو حسن بصری^۶ سے مرسل نقل کرنے والے ہیں، یعنی حزم بن ابی حزم نے حسن بصری^۷ سے نقل روایت میں یونس بن عبید کی متابعت کی ہے۔

روایت کے شواہد:

مذکورہ مرسل روایت کے موقوف و مرفوع شواہد ذیل میں لکھے جائیں گے۔

مذکورہ مرسل روایت کے مضمون پر مشتمل موقوف روایتیں:

”المعجم الكبير“^۸ میں بشر بن موسیٰ، اور ”المصنف لابن أبي شيبة“^۹ میں فضل بن زکین کے طریق سے عبد اللہ بن مسعود سے اسی مضمون کی موقوف روایت تخریج کی گئی ہے، ”المصنف لابن أبي شيبة“ میں مذکور روایت یہ ہے: ”من قرأ في ليلة خمسين آية لم يكتب من الغافلين، ومن قرأ مئة آية كتب من القانتين، ومن قرأ مئة آية كتب له قنطار، ومن قرأ سبع مئة آية فتح له“۔ ”المصنف لابن أبي شيبة“^{۱۰} کی ایک دوسری روایت بھی ہے، جو غندر کے

۱۔ انظر بغية الباحث، (كتاب التفسير، باب فضل القرآن، ۲/ ۷۳۸، رقم: ۷۳۲)۔

۲۔ سنن سعید بن منصور، (۱/ ۱۹۳، رقم: ۴۶)۔

۳۔ المعجم الكبير، (۴/ ۴۹۰، رقم: ۸۶۴۰)۔

۴۔ المصنف لابن أبي شيبة، (كتاب فضائل القرآن، من قرأ مئة آية أو أكثر، ۱۵/ ۳۹۱، رقم: ۳۰۷۰۵)۔

۵۔ المصنف لابن أبي شيبة، (كتاب فضائل القرآن، من قرأ مئة آية أو أكثر، ۱۵/ رقم: ۳۰۷۰۶)۔

طریق سے تخریج کی گئی، جس میں حضرت معاؤ سے اسی مضمون کی موقوف روایت منقول ہے۔

مضمون پر مشتمل مرفوع روایتیں:

زیر بحث مرسل روایت کے مضمون پر مشتمل مرفوع روایتیں بھی ہیں:

(۱) ابن عباسؓ کی مرفوع روایت ”شعب الإيمان“ ^۱ میں ابو نصر بن قتادة کے طریق سے اور ”الترغیب فی فضائل الأعمال و ثواب ذلك لابن شاهین“ ^۲ احمد بن محمد بن یزید زعفران کے طریق سے تخریج کی گئی ہے، ”شعب الإيمان“ میں حدیث کے الفاظ یہ ہیں: ”من قرأ ليلة مائة آية لم يكتب من الغافلين، ومن قرأ مائتي آية كتب من العابدين، ومن قرأ ثلاثمائة آية كتب من القانتين، ومن قرأ أربع مائة آية أصبح له قنطار من الأجر، والقنطار مائة وعشرون قيراطاً، والقيراط مثل أحد“.

(۲) ”شعب الإيمان“ ^۳ ہی میں زیر بحث ”سنن الدارمی“ کے مضمون پر مشتمل، انس بن مالکؓ کی مرفوع روایت علی بن احمد بن عبدان کے طریق سے تخریج کی گئی ہے، حدیث کے الفاظ یہ ہیں: ”من قرأ أربعين آية في ليلة لم يكتب من الغافلين، ومن قرأ مائة آية كتب من القانتين، ومن قرأ مائتي آية لم يحاجه القرآن يوم القيامة، ومن قرأ خمسمائة آية كتب له قنطار من الأجر“.

(۳) اسی طرح ابوالدرداءؓ کی مرفوع روایت ”المصنف لابن أبي شيبة“ ^۴ میں زید بن

^۱ شعب الإيمان، (فصل في مقداره ماتستحب فيه القراءة، ۳/۴۹۶، رقم: ۲۰۰۸).

^۲ الترغیب فی فضائل الأعمال و ثواب ذلك، (باب مختصر من كتابي الموسوم بفضائل

القرآن، ۱/۲۲۳، رقم: ۱۹۹).

^۳ شعب الإيمان، (فصل في مقداره ماتستحب فيه القراءة، ۳/۴۹۷، رقم: ۲۰۱۰).

^۴ المصنف لابن أبي شيبة، (كتاب فضائل القرآن، من قرأ مئة آية أو أكثر، ۱۵/۴۹۱، رقم: ۳۰۷۰۵).

حباب کے طریق سے اور ابوامامہؓ کی مرفوع رویت ”المعجم الكبير للطبراني“^۱ میں علی بن سعید رازی کے طریق سے، تخریج کی گئی ہے، ”المعجم الكبير“ میں حدیث کے الفاظ یہ ہیں: ”من قرأ عشر آیات في ليلة لم يكتب من الغافلين، ومن قرأ مائة آية كتب له قنوت ليلة، ومن قرأ مائتي آية كتب له من القانتين، ومن قرأ أربع مائة آية كتب من العابدين، ومن قرأ خمس مائة آية كتب من الحافظين، ومن قرأ ست مائة آية كتب من الخاشعين، ومن قرأ ثمان مائة آية كتب له من المُخبتين، ومن قرأ ألف آية أصبح له قنطار، والقنطار ألف ومئتاوقية، الأوقية خير مما بين السماء والارض، أو قال: مما طلعت عليه الشمس، ومن قرأ ألفي آية كان من الموجبين“.

قلت [الراقم]: فظهر لي بما نقلته آنفاً أنَّ الحديث مرسل صحيح وله شواهد.

۱۔ المعجم الكبير، (القاسم بن عبد الرحمن بن الشامی مولى معاوية عن أبي أمامة، ۳۰۱/۴، رقم: ۷۶۴۹)۔

⑭ تلاوت میں دشمن سے حفاظت

قال الإمام البزار في "مسنده": "حدثنا الحسن بن محمد بن عباد البغدادي قال: نامحمد بن يزيد بن سنان قال: نازيد بن سنان يعني أباه قال: نازيد بن أبي أنيسة، عن أبي إسحاق، عن عاصم بن ضمرة، عن علي رضي الله عنه، عن رسول الله ﷺ أنه قال: بعث الله يحيى بن زكريا إلى بني إسرائيل بخمس كلمات..... وإن الله يامركم أن تقرؤوا الكتاب، ومثل ذلك كمثله قوم في حصنهم صار إليهم عدوهم، وقد أعدوا في كل ناحية من نواحي الحصن قوماً فليس يأتيهم عدوهم من ناحية من إلا وبين أيديهم من يدرؤهم عن الحصن فذلك مثل من يقرأ القرآن لا يزال في أحسن حصن أو في حصن حصين".

قال أبو بكر: ولم أر في كتابي الخامسة، وهذا الحديث لا نعلمه يروى عن علي رضي الله عنه عن النبي ﷺ، إلا من هذا الوجه بهذا الاسناد^۱ ترجمہ: "حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے ایک طویل روایت میں مروی ہے کہ حضرت یحییٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل سے کہا کہ حق تعالیٰ شانہ تم کو اپنے کلام کے پڑھنے کا حکم فرماتا ہے اور اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی قوم اپنے قلعہ میں محفوظ ہو، جن کی طرف کوئی دشمن متوجہ ہو کر قلعہ کی ہر جانب سے ان پر حملہ کرنے کیلئے تیار ہو جس جانب سے بھی وہ حملہ کرنا چاہے اسی جانب سے ایک محافظ سامنے آ کر ان کو قلعہ سے دھکیل دیتا ہے۔ یہی مثال اس شخص کی ہے جو قرآن شریف پڑھتا ہے، وہ شخص مسلسل محفوظ

ترین قلعہ یا (راوی کو شک ہے) محفوظ قلعہ میں رہتا ہے۔

روایت پر کلام:

حافظ ہیثمیؒ نے ”مجمع الزوائد“^۱ میں ”مسند البزار“ کی مذکور روایت نقل کر کے لکھا ہے: ”رواہ البزار ورجاله موثقون إلا شیخ البزار الحسن بن محمد بن عباد فإني لم أعرفه“۔
 شیخ بزار حسن بن محمد کا ترجمہ ”تاریخ بغداد“ (رقم: ۳۹۰۸) میں بلا جرح و تعدیل موجود ہے۔
 دیگر راویوں کے حالات ملاحظہ ہوں:

(۱) أبو إسحاق عمرو بن عبد الله بن عبيد السبيعي :

قال الحافظ ابن حجر: ”ثقة، مُكثِر عابِد، من الثالثة، اختلط بأخِرَة“۔^۲

(۲) زید بن أبی أنیسۃ، أبو أسامة الرهاوي، شيخ الجزيرة:

قال الذهبي: ”حافظ إمام ثقة“۔^۳

(۳) یزید بن سنان بن یزید التمیمی، أبو فروة الرهاوي:

قال الحافظ ابن حجر: ”ضعیف“^۴، وقال الذهبي: ”ضعفه أحمد“۔^۵

(۴) محمد بن یزید بن سنان الجزري، أبو عبد الله بن أبي فروة الرهاوي:

قال الحافظ ابن حجر: ”ليس بالقوي“^۶، وقال أبو حاتم: ”ليس بالمتين، هو أشد

غفلة من أبيه، مع أنه كان رجلاً صالحاً، لم يكن من أحلاس الحديث، صدوق، وكان

^۱ مجمع الزوائد، (كتاب الإيمان، ۱/ ۱۹۹، رقم: ۱۲۴)۔

^۲ التقریب، (۴۲۳، رقم: ۵۰۶۵)۔

^۳ الکاشف، (۱/ ۳۳۶، رقم: ۱۷۴۰)۔

^۴ التقریب، (۶۰۲، رقم: ۷۷۲۷)۔

^۵ الکاشف، (۲۷۹، رقم: ۶۴۲۱)۔

^۶ التقریب، (۵۱۳، رقم: ۶۳۹۹)۔

یرجع إلى ستر وصلاح، وكان العقيلي يرضاه“۔^۱

روایت بزار کا شاہد:

”سنن الترمذی“^۲ میں یہ روایت حضرت حارث الأشعریؒ سے منقول ہے، تخریج روایت

کے بعد آپ لکھتے ہیں: ”هذا حديث حسن صحيح غريب“۔

واضح رہے کہ ”سنن الترمذی“ میں ”مسند بزار“ میں موجود: ”وإنَّ اللهَ يامرُكم أن

تقرؤوا الكتاب.....“ کی جگہ یہ الفاظ ہیں: ”وأمرُكم أن تذكروا الله.....“۔

قلت [الراقم]: فظهر لي بما نقلته آنفاً أنَّ إسناده ضعيف، ومتنه صحيح

كما أخرجه الترمذی من غير هذا الوجه فقال: ”هذا حديث حسن صحيح غريب“۔

۱۔ الجرح والتعديل، (۸/۱۴۸، رقم: ۱۳۸۸۱)۔

۲۔ سنن الترمذی، (رقم: ۲۸۶۳)۔

حافظ قرآن کے فضائل

(۱) قرآن کی مشغولی پر شکر گزار بندوں سے افضل ثواب

قال أبو جعفر محمد بن عمر بن موسى العُقَيْلي في 'الضعفاء' تحت ترجمة "أبي الحسن محمد بن الحسن بن أبي يزيد الهمداني الكوفي: "ومن حديثه ما حدثناه بشر بن موسى، حدثنا حُسَيْن بن عبد الأول، حدثنا محمد بن أبي يزيد الهمداني، حدثنا عمرو بن قيس، عن عطية، عن أبي سعيد قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: يقول الله تبارك وتعالى: "من شغله قراءة القرآن عن دُعائي وسألني، أعطيته أفضل ثواب الشاكرين". ولا يتابع عليه انتهى^۱.

ترجمہ: "حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ حق تعالیٰ شانہ کا فرمان ہے کہ جس شخص کو قرآن شریف کی مشغولی کی وجہ سے دعائیں مانگنے اور سوال کرنے کی فرصت نہیں ملتی، میں اس کو شکر گزار بندوں کے ثواب سے افضل ثواب عطا کروں گا۔"

رایت کے دیگر مصادر:

"ضعفاء العقيلي" کی مذکورہ روایت ابوسعید خدریؒ سے مرفوعاً نقل کی گئی ہے۔ ابن الأبناریؒ نے "كتاب الوقف" میں، اور ابو عمرو دانیؒ نے "طبقات القراء" میں ابوسعید خدریؒ ہی سے مذکورہ الفاظ کے مطابق روایت تخریج کی ہے، چنانچہ علامہ سیوطیؒ "جمع الجوامع" میں رقمطراز ہیں:

^۱ ضعفاء العقيلي، (باب الميم، محمد بن الحسن أبي يزيد الهمداني، ۴/۴۸، رقم: ۱۶۰۰).
^۲ جمع الجوامع، (حرف الياء، ۱۱۵۶۲).

”يقول الله: من شغله قراءة القرآن على دعائي ومسألتي، أعطيته أفضل ثواب الشاكرين“. ابن الأنباري في ”الوقف“ [انظره مسنداً في ”الآلي المصنوعة“ (۲/۲۸۸)]، وأبو عمرو الداني في ”طبقات القراء“ عن أبي سعيد^۱.

روایت کے توابع:

حافظ عقیلی^۲ کی سند میں موجود حسین بن عبدالأول کے توابع:

”ضعفاء العقيلي“ کی زیر بحث روایت میں محمد بن حسن بن أبی یزید ہمدانی سے روایت نقل کرنے والا راوی حسین بن عبدالأول ہے، محمد بن حسن بن أبی یزید الہمدانی سے حسین بن عبدالأول کے علاوہ اور راوی بھی اسی مضمون کی روایت نقل کرتے ہیں۔

چنانچہ ”مختصر قيام الليل لمحمد بن نصر المروزي“^۳، اور ”سنن الترمذي“^۴ میں شہاب بن عباد عبدی، ”شعب الإيمان للبيهقي“^۵، اور ”كتاب الدعاء للطبراني“^۶ میں، حسن بن حماد وراق، اور ”سنن الدارمي“^۷ میں اسماعیل بن ابراہیم ترجمانی، ان تینوں راویوں نے زیر بحث روایت میں مذکور راوی محمد بن حسن بن أبی یزید ہمدانی سے نقل روایت میں حسین بن عبدالأول کی متابعت کی ہیں، اور ان تمام طرق میں زیر بحث روایت میں مذکور ”أعطيته أفضل ثواب الشاكرين“ کی جگہ ”أعطيته أفضل ما أعطي السائلين“ کے الفاظ ہیں، اور امام ترمذی^۸ تخریج روایت کے بعد

^۱ کنز العمال، (۱/۵۴۵، رقم: ۲۴۴۰) میں بھی ”جمع الجوامع“ کے مطابق تفصیل ہے۔

^۲ مختصر قيام الليل، (ثواب القراءة بالليل، ۱/۲۶۴، رقم: ۲۰۹)۔

^۳ سنن الترمذي، (۵/۴۵، رقم: ۲۹۲۶)۔

^۴ شعب الإيمان، (العاشر من شعب الإيمان، هو باب في محبة الله عزوجل، فصل في إدامة ذكر الله عزوجل، ۳/۳۹۳، رقم: ۱۸۶۰)۔

^۵ كتاب الدعاء، (باب ماجاء في فضل ذكر الله عزوجل، ص: ۱۶۲۸، رقم: ۱۸۵۱)۔

^۶ سنن الدارمي، (ومن كتاب فضائل القرآن، باب فضل كلام الله على سائر الكلام، ۲۰/۵۳۳، رقم: ۳۳۵۶)۔

لکھتے ہیں: ”ہذا حدیث حسن غریب“۔

حافظ عقیلیؒ وغیرہ کی سند میں موجود راوی محمد بن حسن بن ابی یزید ہمدانی کے بارے میں کلام: واضح رہے کہ اب تک ”ضعفاء العقبلی“ اور اس کی تائید میں جتنے بھی طرق ذکر کیے گئے ہیں، ان سب میں راوی محمد بن حسن بن ابی یزید ہمدانی موجود ہیں، جن کے بارے میں ائمہ جرح والتعديل کے اقوال ملاحظہ ہوں۔

قال ابن حبان^۱: ”ضعیف“۔

قال الإمام أحمد بن حنبل^۲: ”ضعیف“۔ وفي رواية ”ماأراه يسوي شيئا“۔

وقال أبو أحمد بن عدي^۳: ”ومع ضعفه يكتب حديثه“۔

قال أبو حاتم محمد بن إدريس^۴: ”ليس بالقوي“۔

وقال يحيى بن معين^۵: ”ليس بثقة، كان يكذب“۔

قال الإمام دارقطني^۶: ”لا شيء“۔

قال الإمام النسائي^۷: ”متروك“۔

وقال الحافظ ابن حجر^۸: ”ضعیف“۔

^۱ تہذیب الکمال، (۲۱۰/۱۶)، رقم: (۵۷۴۰)۔

^۲ تہذیب الکمال، (۲۱۰/۱۶)، رقم: (۵۷۴۰)۔

^۳ الکامل فی الضعفاء، (۳۷۲/۷)، رقم: (۱۶۵۶)۔

^۴ الجرح والتعديل، (۳۰۳/۷)، رقم: (۱۲۷۹۱)۔

^۵ الجرح والتعديل، (۳۰۳/۷)، رقم: (۱۲۷۹۱)۔

^۶ تہذیب الکمال، (۲۱۰/۱۶)، رقم: (۵۷۴۰)۔

^۷ الکامل فی الضعفاء، (۳۷۲/۷)، رقم: (۱۶۵۶)۔

^۸ التقریب، (۴۷۴)، رقم: (۵۸۲۰)۔

قال الحافظ الذهبي^{لہ}: "ضعفه جماعة، وقال س: "متروك".

زیر بحث روایت حافظ عقیلی^{لہ} پر ائمہ حدیث کا کلام:

حافظ ذہبی^{لہ} "میزان الاعتدال" میں محمد بن حسن بن ابی یزید ہمدانی کے ترجمہ میں عقیلی کی زیر بحث روایت نقل کر کے لکھتے ہیں: "حسنہ الترمذی، ولم یحسن".

حافظ عقیلی^{لہ} زیر بحث روایت کی تخریج کے بعد لکھتے ہیں: "ولا یتابع علیہ"^{لہ}.

حافظ ابن ابی حاتم^{لہ} فرماتے ہیں: "سألت أبي عن حديث، رواه محمد بن الحسن بن أبي يزيد الهمداني، عن عمرو بن القيس الخدری^{رض}، عن النبي ﷺ قال: قال الله عز وجل، من شغله قراءة القرآن عن دعائي ومسألتي، أعطيته أفضل ثواب السائلين، قال أبي: هذا حديث منكر، محمد بن الحسن ليس بالقوي"^{لہ}.

زیر بحث روایت حافظ عقیلی^{لہ} کے شواہد:

"ضعفاء العقيلي" کی زیر بحث روایت میں مذکور ابوسعید خدری^{رض} کے علاوہ بھی اس مضمون کی حدیث نقل کرنے والے صحابہ ہیں، جن میں حضرت عمر فاروق^{رض} جابر بن عبد اللہ^{رض} اور حذیفہ^{رض} کے طرق درج ذیل ہیں۔

حضرت عمر فاروق^{رض} کے طرق سے تائید:

"الترغيب في فضائل الأعمال وثواب ذلك لابن شاهين"^{هـ}، "شعب الإيمان

^{لہ} الكاشف، (۳/۳۴، رقم: ۴۸۶۸)۔

^{لہ} ميزان الاعتدال، (۳/۵۱۵)۔

^{لہ} ضعفاء العقيلي، (باب الميم، محمد بن أبي يزيد الهمداني، ۴/۴۸، رقم: ۱۶۰۰)۔

^{لہ} علل الحديث لابن أبي حاتم، (علل أخبار روایت في الفرائض، ۲/۸۲، رقم: ۱۷۳۸)۔

^{هـ} الترغيب في فضائل لأعمال، (باب مختصر من فضل الذكر الله عز وجل، ۱۰/۱۷۶، رقم: ۱۵۴)۔

للبیهقی^۱، ”کتاب الدعاء للطبرانی“^۲، ”خلق أفعال العباد للبخاری“^۳، ”التاریخ الكبير للبخاری“^۴، ”معرفة الصحابة لأبي نعیم“^۵، ان تمام کتابوں میں حضرت عمرؓ سے یہی روایت نقل کی گئی ہے، البتہ زیر بحث روایت میں مذکور ”أعطيته أفضل ثواب الشاکرين“ کی جگہ ”أعطيته أفضل ما أعطي السائلين“ کے الفاظ ہیں۔

مذکورہ طریق عمر فاروقؓ پر حافظ ابن حجرؒ کا کلام:

علامہ جلال الدین سیوطیؒ ”الآلی المصنوعة“^۶ میں حضرت عمر فاروقؓ کی مذکور روایت نقل کر کے لکھتے ہیں: ”قال الحافظ ابن حجر في ”أمالیه“: ”هذا حديث حسن...“.

حضرت جابر بن عبد اللہؓ کے طرق سے تائید:

”شعب الإيمان للبيهقي“^۷ اور ”مسند الشهاب القضاعي“^۸ میں یہ روایت جابر بن عبد اللہؓ سے مروی ہے، جس میں حسب سابق ”أعطيته أفضل ما أعطي السائلين“ کے الفاظ ہیں۔

۱۔ شعب الإيمان، (العاشر من شعب الإيمان وهو في محبة الله عز وجل، فصل في إدامة ذكر الله عز وجل ۲/۹۳، رقم: ۵۶۷)۔

۲۔ کتاب الدعاء، (باب ماجاء في فضل ذكر الله عز وجل ۵/۱۴، رقم: ۱۷۳۸)۔

۳۔ خلق أفعال العباد، (قراءة الفاتحة خلف الإمام ۱/۲۵۵، رقم: ۵۴۳)۔

۴۔ التاریخ الكبير، (ترجمة بکیر بن عتیق ۲/۱۱۵، رقم: ۱۸۷۹)۔

۵۔ معرفة الصحابة، (۱/۵۶، رقم: ۲۱۶)۔

۶۔ الآلی المصنوعة، (۲/۲۸۸)۔

۷۔ شعب الإيمان، (العاشر من شعب الإيمان وهو في محبة الله عز وجل، فصل في إدامة ذكر الله عز وجل ۲/۹۵، رقم: ۵۶۸)۔

۸۔ مسند الشهاب القضاعي، (۱/۳۴۱، رقم: ۵۸۴)۔

حضرت حذیفہؓ کے طریق سے تائید:

ابونعیم اصبہانیؒ نے ”حلیۃ الأولیاء“ؒ میں حضرت حذیفہؓ سے مرفوعاً نقل کیا ہے: ”من شغلہ ذکرہ عن مسألتي، أعطیتہ قبل أن یسألني“.

عمر بن مرہ کے مرسل روایت سے تائید:

”المصنف لابن أبي شیبہ“ؒ میں یہ روایت عمرو بن مرہ سے مرسل اس سند سے تخریج کی گئی ہے: ”ابن نمیر، عن موسى بن أسلم، عن عمرو بن مرہ رفعہ قال: من شغلہ ذکرہ عن مسألتي، أعطیتہ فوق ما أعطي السائلین، یعنی الرب تبارک وتعالیٰ“.

قلت [الراقم]: فظهر لي بما نقلته آنفاً أنَّ إسناده ضعيف، وله شواهد، بعضها حسن كما قال ابن حجر، فالمتن حسن.

۱۔ حلیۃ الأولیاء، (ترجمہ سفیان بن عیینہ، ۷/۳۱۳)۔

۲۔ مصنف لابن أبي شیبہ، (الدعاء بلا نية وعمل، رقم: ۲۹۸۸۳)۔

② حاملین قرآن کا عرش کے سائے میں رہنا

قال الحافظ الديلمي: عن جعفر بن محمد بن الحسين، حدثنا حسن بن الحسين، حدثنا صالح بن (أبي) الأسود، عن مخارق بن عبد الرحمن، عن جعفر بن محمد، عن أبيه، عن علي، عن النبي ﷺ أنه قال: "أدبو أولادكم على ثلاث خصال: على حب نبيكم، وحب أهل بيته، وعلى قراءة القرآن، فإن حَمَلَةَ القرآن في ظل الله يوم لا ظل إلا ظله مع أنبيائه وأصفياؤه".^۱

ترجمہ: ”حضرت علیؑ آپ ﷺ کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں کہ اپنی اولاد کو تین خوبیوں کی تربیت دو: اپنی نبی کی محبت، اہل بیت کی محبت، اور تلاوت قرآن، کیونکہ حاملین قرآن یعنی حفاظ ایسے دن اللہ کے سائے کے نیچے انبیاء اور برگزیدہ لوگوں کے ساتھ ہوں گے جس دن اللہ کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہیں ہوگا۔“

”مسند الفردوس“ کی سند میں مذکور روایت پر ائمہ رجال کا کلام:

(۱) مخارق بن عبد الرحمن:

لم أجده.

(۲) صالح بن أبي الأسود:

قال أبو أحمد بن عدي^۲: "أحاديثه ليست بالمستفيضة".

وقال الذهبي^۳: "واه".

^۱ انظر السلسلة الضعيفة، (۵/۱۸۱، رقم: ۲۱۶۲).

^۲ الكامل، (۵/۱۰۴، رقم: ۹۱۵).

^۳ لسان الميزان، (۴/۲۸۰، رقم: ۳۸۴۷).

(۳) حسن بن الحُسَيْن العرني الكوفي:

قال أبو حاتم^{لہ}: "لم يكن بصدوق عندهم، كان من رؤساء الشيعة". وقال أبو أحمد بن عدي^{لہ}: "روى أحاديث مناكير... ولا يشبه حديثه حديث الثقات".

(۴) جعفر بن محمد:

لم أظفر في "تعيينه".

ثم وجدت في "فيض القدير للمناوي" بأنه جعفر بن محمد بن علي بن الحسين بن علي^{رض}. قال عنه ابن حجر في "التقريب": "صدوق فقيه إمام".^{لہ}

(۵) وأبو جعفر الباقر:

قال عنه ابن حجر في "التقريب": "ثقة فاضل".^{لہ}

روایتِ دیلمی کا ایک دوسرا مصدر:

علامہ سیوطی^{رحمہ اللہ} نے "مسند الفردوس" کی زیر بحث روایت "تمهيد الفرش في الخصال الموجبة لظلّ العرش" میں ابن النجار^{رحمہ اللہ} کے حوالے سے نقل کی ہے، جس کی سند حافظ دیلمی^{رحمہ اللہ} کی سند کے مطابق ہے، امام سیوطی^{رحمہ اللہ} لکھتے ہیں:

"وقال ابن النجار في تاريخ بغداد: أنبأنا أبو القاسم الأزجي، قال: كتب إلي أبو الرجاء أحمد بن محمد الكسائي أن أبانصر عبد الكريم بن محمد بن أحمد بن هارون الشيرازي أخبره: حدثنا أبو معشر عبد الله بن إبراهيم الواعظ الهمداني، ثنا أبو بكر أحمد بن

لہ الجرح والتعديل، (۸/۳، رقم: ۲۳۱۳).

لہ الكامل، (۱۸۱/۳، رقم: ۴۶۶).

لہ فيض القدير، (رقم: ۷۹۸).

لہ تقريب التهذيب، (رقم: ۶۱۵۱).

لہ تمهيد الفرش في الخصال الموجبة لظلّ العرش، (ذكر الخصال التي وقعت لي، ۹/۱).

علي بن لال الفقيه، قال: ثنا علي بن محمد بن عامر النهاوندي، ثنا علي بن العباس بن الوليد المقانعي بـ (الكوفة)، ثنا جعفر بن محمد بن الحسين الزهري، ثنا حسن بن الحسين، ثنا صالح بن الأسود، عن مخارق بن عبد الرحمن، عن جعفر بن محمد، عن أبيه، عن علي بن أبي طالب قال: قال رسول الله ﷺ: "أدبوا أولادكم على ثلاث خصال: حب نبيكم، وحب أهل بيته، وعلى قراءة القرآن، فإن حملة القرآن في ظل الله يوم لا ظل إلا ظله مع أنبيائه وأصفياه . هذا حديث غريب" ^ل.

روایت حافظ ابن نجار کا شاہد:

علامہ سیوطی "تمہید الفرش" ^ل میں گزشتہ ابن النجار کی روایت نقل کر کے لکھتے ہیں:

"وقد وجدت له شاهدا جيدا: أخبرني أبو العباس الجمالي، أننا سارة بنت شيخ الإسلام تقي الدين السبكي، أنا أبو العباس الجزري، أنا محمد بن عبد الهادي، أنا السلفي إجازة، أنا أبو سعيد الأسدي، أنا أبو علي بن شاذان ^س، ثنا أبو الفوارس شجاع بن جعفر بن أحمد بن خالد الأنصاري الصوفي، ثنا عباس بن محمد الدوري، ثنا أبو نعيم الفضل بن دكين، ثنا أبو عامر الأسلمي، عن سهل بن أبي صالح، عن أبيه، عن أبي هريرة قال: قال رسول الله ﷺ: "سبعة يظلهم الله تحت عرشه يوم لا ظل إلا ظله: إمام مقسط، ورجل لقите امرأة ذات جمال ومنصب، فعرضت نفسها عليه، فقال: إني أخاف الله رب العالمين، ورجل تعلم القرآن في صغره، فهو يتلوه في كبره، ورجل تصدق بصدقة يمينه،

لہ علامہ بصریؒ نے "اتحاف الخيرة المهرة" میں "مسند الفردوس" کے حوالہ سے یہی روایت بلا سند ذکر کی ہے (كتاب القيامة وأهوالها، باب فيمن ظل الله ۳۸۶/۱۰، رقم: ۱۰۱۰۱).

لہ تمہید الفرش فی الخصال الموجبة لظل العرش، (ذكر الخصال التي وقعت لي، ۹/۱).

سہ أبو علي بن شاذان البغدادي البزار (۳۳۹ھ) کی مذکورہ سند سے یہ روایت ان کی کتاب "مشيخة الصغرى" میں تخریج کی گئی ہے (رقم: ۳۲)۔

فأخفاها عن شماله، ورجل قلبه معلق بالمساجد، ورجل لقي رجلاً فقال له: إني أحبك في الله، ورجل ذكر الله بين يديه ففاضت عيناه خشية من الله. هذا حديث غريب في غالب ألفاظه“ انتهى.

حافظ ابن نجار کے مذکورہ شاہد میں موجود راوی ابو علی بن شاذان کا تابع:

”تمهيد الفرش“ کی مذکورہ سند میں ابو علی بن شاذان، ابوالفوارس شجاع بن جعفر سے اس روایت کو نقل کرتے ہیں، جبکہ امام بیہقیؒ نے بھی ”شعب الإيمان“^۱ میں مذکورہ سند کے ساتھ اس کی تخریج کی ہے، بالفاظ دیگر ابو عبد اللہ الحافظ نے ابوالفوارس شجاع بن جعفر الانصاری سے نقل روایت میں ابو علی بن شاذان کی متابعت کی ہے۔

قلت [الراقم]: فظهر لي بما نقلته آنفاً أنه منكر وله شاهد جيد - كما قاله السيوطي - في الجزء الثاني من الحديث.

^۱ شعب الإيمان، (الحادي عشر من شعب الإيمان وهو باب في الخوف من الله تعالى، ۲/۲۳۱، رقم: ۷۷۳).

③ بہترین ہم نشین کی مثال

قال الإمام أبو داود سليمان بن الأشعث: "حدثنا مسلم بن إبراهيم، حدثنا أبان، عن قتادة، عن أنس^{رضي}، قال: قال رسول الله ﷺ: "مثل المؤمن الذي يقرأ القرآن مثل الأترجة..... حتى قال: ومثل جليس الصالح كمثل صاحب المسك، إن لم يصبك منه شيء أصابك من ريحه، ومثل جليس السوء كمثل الكير، إن لم يصبك من سواده، أصابك من دخانه".^۱

ترجمہ: "حضرت انس^{رضي} سے مروی ایک حدیث کے آخر میں ہے، بہترین ہم نشین کی مثال مشک والے آدمی کی سی ہے، اگر تجھے مشک نہ مل سکا تو اس کی خوشبو تو کہیں گئی نہیں، اور بدتر ہم نشین کی مثال آگ کی بھٹی والے کی طرح سی ہے، کہ اگر سیاہی نہ پہنچے تب بھی دھواں تو کہیں گیا ہی نہیں۔"

روایت کے مصادر:

"سنن أبي داود" کی مذکور روایت مختلف متون حدیث میں تخریج کی گئی ہے، چند کے نام یہ ہیں:
 "الصحيح للبخاري"^۲، "الصحيح لمسلم"^۳، "مسند أحمد"^۴، "شعب الإيمان"^۵

^۱ سنن أبي داود، (كتاب الأدب، باب من يومر أن يجالس، ۲۸۶/۵، رقم: ۴۷۹۶)۔

^۲ الصحيح للبخاري، (كتاب البيوع، باب في العطار وبيع المسك، ۳۳۸، رقم: ۲۱۰۱)۔

^۳ الصحيح لمسلم، (كتاب البر والصلة والآداب، باب استحباب مجالسة الصالحين ومجانبة قرناء السوء، ۲۰۲۶، رقم: ۲۶۲۸)۔

^۴ مسند أحمد، (مسند أبي يعلى الموصلي، ۶/۶۱۹، رقم: ۱۹۸۵۴)۔

^۵ شعب الإيمان، (الحادي والستون من شعب الإيمان وهو باب في مقاربة أهل الدين وموادهم.....
 ۴۳/۱۲، رقم: ۸۹۸۹)۔

سنن الكبرى للبيهقي^١، مسند أبي يعلى الموصلي^٢.

^١ سنن الكبرى، (كتاب البيوع ٢٦/٦، رقم: ١١٤٥٦).

^٢ مسند أبي يعلى، (١٣/٢٩٣، رقم: ٧٣٠٧).

۴۷ قرآن کا پڑھنے والے کے لیے قیامت کے دن سفارش کرنا

قال الترمذي: "حدثنا نصر بن علي الجهضمي، قال: حدثنا عبد الصمد بن عبد الوارث، قال: أخبرنا شعبة، عن عاصم، عن أبي صالح، عن أبي هريرة، عن النبي ﷺ قال: "يجيء القرآن يوم القيامة فيقول: ياربِّ حلِّه، فيلبس تاج الكرامة، ثم يقول: ياربِّ زدّه، فيلبس حلّة الكرامة، ثم يقول: ياربِّ ارض عنه، فيرضى عنه، فيقال له: اقرأ، وارق، ويزاد بكل آية حسنة". هذا حديث حسن^۱.

ترجمہ: "حضرت ابو ہریرہؓ حضور اکرم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ قرآن شریف بارگاہ الہی میں حاضر ہو کر عرض کرے گا کہ اس کو جوڑا مرحمت فرمائیں، تو حق تعالیٰ شانہ کرامت کا تاج مرحمت فرمادیں گے، پھر وہ زیادتی کی درخواست کرے گا کہ یا اللہ! آپ اس شخص سے راضی ہو جائیں، تو حق سبحانہ و تقدس اس سے رضا کا اظہار فرمادیں گے۔"

روایت پر کلام:

امام ترمذیؒ نے اپنی "سنن" میں یہ روایت بطریق عبد الصمد بن عبد الوارث، عن شعبة، عن عاصم مرفوعاً نقل کر کے تصریح کی ہے: "هذا حديث حسن".

امام حاکمؒ نے "مستدرک" میں اور امام بیہقیؒ نے "شعب الإیمان" میں یہ روایت

^۱ سنن الترمذي، (۵/۳۶، رقم: ۲۹۱۵).

^۲ مستدرک حاکم، (۱/۷۳۸، رقم: ۲۰۲۹/۱۰).

^۳ شعب الإیمان، (۲/۲۴۶، رقم: ۱۹۹۶).

بطریق عبدالصمد، عن شعبۂ ہی نقل کی ہے جبکہ امام حاکم نے اس روایت کے بارے میں فرمایا ہیں:

”هذا حديث صحيح الإسناد، ولم يخرجاه“۔
حافظ ذہبی نے بھی ”تلخیص“^۱ میں اسے صحیح قرار دیا ہے۔

روایت ترمذی ”وغیرہ میں موجود راوی عبدالصمد کے بارے میں ائمہ کے اقوال:
ان تینوں روایتوں (ترمذی، حاکم اور بیہقی) میں شعبہ سے عبدالصمد نقل ہے، جن کے متعلق اقوال ملاحظہ ہوں:

قال الحافظ عنه في ”التقريب“^۲: ”صدوق ثبت في شعبة“۔
وقال الذهبي في ”الكاشف“^۳: ”حجة“۔

زیر بحث روایت کے دیگر توالیع:

ترمذی کی سند میں موجود عبدالصمد کے دو توالیع:

پہلا تابع سلم بن قتیبة (مرفوع):

حافظ ابو نعیم الاصبہانی نے اسی مضمون کی مرفوع روایت ”حلیۃ الأولیاء“^۴ میں سلم بن قتیبة، عن شعبۂ کے طریق سے نقل کی ہے، بالفاظ دیگر سلم نے نقل روایت میں ترمذی کی روایت میں مذکور عبدالصمد کی متابعت کی ہے، سلم بن قتیبة کے متعلق حافظ ابن حجر نے ”التقريب“^۵ میں ”صدوق“ اور حافظ ذہبی نے ”الكاشف“^۶ میں ”ثقة، يهيم“ کے الفاظ سے فنی معیار قائم کیا ہے۔

^۱ تلخیص، (انظر هامش مستدرک حاکم ۱/۷۳۸، رقم: ۲۹/۱۰)

^۲ التقريب، (۳۵۶، رقم: ۴۰۸۰)۔

^۳ الكاشف (۲/۱۹۶، رقم: ۳۴۲۱)۔

^۴ حلیۃ الأولیاء، (۷/۲۰۶)۔

^۵ التقريب، (۲۴۶، رقم: ۲۴۷۱)۔

^۶ الكاشف (۱/۳۸۱، رقم: ۲۰۳۵)۔

درسراتالیح محمد بن جعفر (موقوف):

امام ترمذیؒ نے مذکور مرفوع روایت ذکر کرنے کے بعد یہی روایت بطریق: ”محمد بن بشار، عن محمد بن جعفر، عن شعبة، عن عاصم بن بھدلة، عن أبي صالح، عن أبي هريرة موقوفاً“ نقل کی ہے، اور کہا ہے: ”هذا أصح عندنا من حديث عبد الصمد عن شعبة“۔

ترمذی وغیرہ کی سندوں میں موجودہ مشترک راوی شعبہ بن الحجاج پر کلام:

اب تک ذکر کی گئی تمام سندوں میں ایک راوی شعبہ بن الحجاج بن الوزد العنکی ہے، جن کے بارے میں حافظ ابن حجرؒ ”التقریب“^۱ میں لکھتے ہیں:

”ثقة، حافظ، مُتَقَن، كان الثوري يقول: هو أمير المؤمنين في الحديث“۔ اور حافظ ذہبیؒ نے ”الکاشف“^۲ میں لکھا ہے: ”ثبت حجة، ويخطيء في الأسماء قليلاً“۔

شعبہ کا تابع (موقوف):

اسی مضمون کی ایک موقوف روایت ”المصنف لابن أبي شيبة“^۳ میں زائدة، عن عاصم مذکور ہے، یعنی عاصم سے روایت نقل کرنے میں، زائدة نے شعبہ کی متابعت کی ہے۔

تابع شعبہ یعنی زائدة بن قدامة کے بارے میں ائمہ کا کلام:

زائدة بن قدامة الشافعي ابوصلت الكوفي کے متعلق حافظ ابن حجرؒ ”التقریب“^۴ میں فرماتے ہیں: ”ثقة، ثبت، صاحب سنة“۔ اور حافظ ذہبیؒ ”الکاشف“^۵ میں فرماتے ہیں:

^۱ التقریب، (۲۶۶، رقم: ۲۷۹۰)۔

^۲ الکاشف، (رقم: ۱۱/۲، رقم: ۵۲/۲۲۹۷)۔

^۳ المصنف لابن أبي شيبة، (۵۷۶/۱۵، رقم: ۳۰۶۷۰)۔

^۴ التقریب، (۲۱۳، رقم: ۱۹۸۲)۔

^۵ الکاشف، (۳۱۷، رقم: ۱۶۲۱)۔

”ثقة حجة، صاحب سنة“.

اہم تنبیہ:

واضح رہے کہ ”سنن الترمذی“ (بطریق محمد بن جعفر) اور ”المصنف لابن أبي شيبة“ (بطریق زائدة بن قدامة) کی یہ دونوں مؤخر الذکر موقوف روایتیں مرفوع کے حکم میں ہیں، جیسا کہ حافظ ابن حجرؒ ”نزهة النظر في توضيح نخبة الفكر“^۱ میں لکھتے ہیں:

”ومثال المرفوع من القول حكماً لا تصريحاً: ما يقول الصحابي - الذي لم يأخذ عن الإسرائيليات - مالا مجال للاجتهاد فيه، ولا له تعلق ببيان لغة، أو شرح غريب، كالإخبار عن الأمور الماضية من بدء الخلق، وأخبار الأنبياء، أو الآتية كالملاحم، والفتن، وأحوال يوم القيامة، وكذا الإخبار عما يحصل بفعله ثواب مخصوص، أو عقاب مخصوص“.

روایت ترمذی کا مرسل شاہد:

امام ترمذیؒ کی روایت کے لیے ایک شاہد حافظ ابن حجرؒ کی ”المطالب العالیة“^۲ اور علامہ بوسیریؒ کی ”إتحاف الخيرة المهرة“^۳ میں مذکور ہے، جس کے سندیہ ہے: ”حارث، عن أحمد بن إسحاق، عن حماد بن سلمة، عن محمد بن عمرو، عن سعيد بن أبي سعيد مرفوعاً“.

مرسل شاہد پر حافظ ابن حجرؒ کا کلام:

اس روایت کو ذکر کر کے حافظ صاحبؒ فرماتے ہیں: ”مرسل صحيح“.

قلت [الراقم]: فظهر لي بما نقلته آنفاً أنه حديث حسن كما قال الترمذي.

^۱ نزهة النظر، (ص: ۱۰۴).

^۲ المطالب العالیة، (۸/۱۳۵، رقم: ۳۵۱۵).

^۳ إتحاف الخيرة المهرة، (۸/۲۴۲، رقم: ۷۹۸۲).

⑤ تلاوتِ قرآن، رفع درجات کا سبب ہے

قال الإمام أحمد بن حنبل في "مسنده": حدثنا معاوية بن هشام، حدثنا شيبان، عن فراس، عن عطية، عن أبي سعيد قال: قال نبي الله ﷺ: "يقال لصاحب القرآن يوم القيامة إذا دخل الجنة: "اقرأ، واصلد، فيقرأ ويصعد بكل آية درجة، حتى يقرأ آخر شيء معه"۔^۱

ترجمہ: "حضرت ابوسعید خدریؓ سے مروی ہے کہ اللہ کے نبی ﷺ کا ارشاد ہے کہ صاحب قرآن کو روزِ قیامت جنت میں داخل ہونے کے بعد کہا جائے گا کہ قرآن شریف پڑھتا جا اور بہشت کے درجوں پر چڑھتا جا، چنانچہ وہ قرآن شریف پڑھتا جائے گا اور ہر آیت کے بدلے ایک درجہ ترقی کرے گا حتیٰ کہ وہ اپنے پاس موجود قرآن کے ختم تک پڑھ لے گا۔"

اہم فائدہ:

"مسند أحمد" کی مذکورہ روایت، آخری الفاظ "حتی یقرأ آخر شيء معه" کی وجہ سے زیر بحث ہے، اور ان الفاظ میں اس امر کی تائید ہوتی ہے کہ حدیث میں ذکر کی گئی فضیلت حافظِ قرآن ہی کے لیے ہے، البتہ بعض روایتوں میں یہ آخری حصہ مذکور نہیں ہے، جس کا ذکر آگے آ رہا ہے۔

مسند احمد کی سند میں موجود راوی معاویہ بن ہشام کے توابع:

مذکور روایت "حتی یقرأ آخر شيء معه" کے ساتھ "مسند أحمد" کے علاوہ اور کتب میں متعدد سندوں سے مروی ہے، چنانچہ "مسند أحمد" کی مذکور روایت میں شیبان بن عبد الرحمن تمیمی

۱۔ مسند أحمد، (مسند أبي سعيد الخدريؓ)، ۱۰۴/۴، رقم: ۱۱۳۸۰۔

سے نقل کرنے والا راوی معاویہ بن ہشام القصار ہے، جبکہ ”سنن ابن ماجہ“ ^۱ میں ابو بکر کے طریق سے، اور ”مسند أبی یعلیٰ“ ^۲ میں زہیر کے طریق سے یہی روایت عبید اللہ بن موسیٰ، شیبان بن عبد الرحمن تمیمی سے نقل کرتے ہیں۔

اسی طرح ”مسانید فراس المُکْتَب لِأَبِي نَعِيم الْأَصْبَهَانِي“ ^۳ میں بیان بن احمد مرقی کے طریق سے، طلق بن عتّام بن طلق بن معاویہ نخعی اس روایت کو شیبان سے نقل کرتے ہیں، دوسرے لفظوں میں عبید اللہ بن موسیٰ اور طلق بن عتّام نے شیبان سے روایت نقل کرنے میں ”مسند أحمد“ میں مذکور راوی معاویہ بن ہشام کی متابعت کی ہے۔

مسند احمد وغیرہ تمام سندوں موجود راوی عطیہ بن سعد پرائمہ کا کلام:

قال عنه ابن حجر في ”التقريب“ (رقم: ۴۶۱۶): ”صدوق يخطئ كثيراً وكان شيعياً مدلساً“. وقال الذهبي في ”الكاشف“ (رقم: ۳۸۲۰): ”ضعفوه“.

روایت مسند احمد کا شاہد:

یہاں تک صرف ان روایات کا ذکر تھا جس میں: ”حتیٰ یقرأ آخر شیء معہ“ کے الفاظ موجود تھے، واضح رہے کہ ان الفاظ کے بغیر یہ روایت کئی کتب میں منقول ہے، چنانچہ علامہ عراقی ”المغنی عن حمل الأسفار“ (۱/۱۱۹، رقم: ۴۵۸) میں اس روایت کی تخریج کرتے ہوئے لکھتے ہیں: ”أبو داؤد والترمذی والنسائی من حدیث عبد اللہ بن عمرؓ، وقال الترمذی: حسن صحیح“.

قلت [الراقم]: فظهر لي بما نقلته آنفاً أنّ إسناده ضيف، ومثنه صحيح كما أخرجه الترمذی في ”سننه“ وصحّحه.

^۱ سنن ابن ماجہ، (کتاب الأدب، باب ثواب القرآن، ۲/۱۱۴۲، رقم: ۳۷۸۰).

^۲ مسند أبی یعلیٰ، (مسند أبی سعید الخدریؓ، ۱/۵۶۰، رقم: ۱۳۳۳).

^۳ مسانید فراس المُکْتَب، (۱۱۷، رقم: ۴۰).

⑥ اہل قرآن جنت کے اعلیٰ درجوں پر فائز ہوں گے

وقال البيهقي في "شعب الإيمان": "أخبرنا أبو عبد الله الحافظ، أنا أبو الحسين محمد بن أحمد الخياط بـ (بغداد) - من أصل كتابه - ثنا أبو عبد الله محمد بن روح، ثنا الحکم بن موسى، ثنا شعيب بن إسحاق، عن هشام بن عروة، عن أبيه، عن عائشة رضی اللہ عنہا قالت: قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم: "عددُ درج الجنة عددُ آي القرآن، فمن دخل الجنة من أهل القرآن فليس فوقه درجة".

قال الحاكم: هذا إسناد صحيح، ولم يكتب هذا المتن إلا بهذا الإسناد، وهو من الشواهد^۱.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل فرماتی ہیں: "جنت کے درجات، قرآنی آیات کے بقدر ہیں، چنانچہ حاملین قرآن میں جو شخص جنت میں داخل ہوگا اس سے بڑھ کر کسی کا مرتبہ نہیں ہوگا۔"

روایت "شعب الإيمان" میں موجود محمد بن روح پر ائمہ کا کلام:

"شعب الإيمان" کی زیر بحث روایت میں مذکور أبو عبد اللہ محمد بن روح بن عمران قنیری، کنڈی، مصری کے بارے میں ائمہ کرام کے اقوال ملاحظہ فرمائیں۔

قال ابن أبي حاتم^۲: "كتب عنه أبي في الرحلة الثانية، وروى عنه، وكان

له شعب الإيمان، (التاسع عشر من شعب الإيمان هو باب في تعظيم القرآن، فصل في إيمان تلاوة القرآن ۳۸۰/۳، رقم: ۱۸۴۳).

له الجرح والتعديل، (۷/۳۴۰، رقم: ۱۲۹۴۰).

صدوقاً، سئل أبي عنه فقال: ”صدوق“.

وقال الذهبي^۱: منكر الحديث قاله ابن يونس.....“.

حافظ ابن حجرؒ نے ”لسان الميزان“^۲ میں حافظ ذہبیؒ کی عبارت نقل کر کے لکھتے ہیں:

”وقال الدارقطني في ”غرائب مالك“: ”محمد بن روح القتيبي، وشيخه يونس بن

هارون الراوي عن مالك، ضعيفان“.

روایت پر حاکمؒ ”کلام:

امام بیہقیؒ مذکورہ روایت نقل کر کے لکھتے ہیں: ”قال الحاكم: هذا إسناد صحيح، ولم

يكتب هذا المتن إلا بهذا الإسناد، وهو من الشواذ“.

زیر بحث روایت حافظ بیہقیؒ کے مرفوع و موقوف شواہد:

”شعب الإيمان للبيهقي“ کی مذکور روایت کے شواہد بھی ہیں، جن میں حضرت ابن عباسؓ بھی

اسی مضمون کی مرفوع روایت نقل کرتے ہیں۔

(پہلا شاہد) ابن عباسؓ کی مرفوع روایت:

علامہ سیوطیؒ اپنی کتاب ”الحاوي للفتاوى“^۳ میں علامہ بیہقیؒ کی مذکور روایت نقل کر کے

لکھتے ہیں:

”وروى الديلمي في ”مسند الفردوس“ من طريق الفيض بن وثيق، عن فرات بن

سليمان، عن ميمون بن مهران، عن عبد الله بن عباسؓ قال: قال رسول الله ﷺ: ”درج

^۱ المغني في الضعفاء، (رقم: ۵۵۰۱).

^۲ لسان الميزان، (۷/۱۳۳، رقم: ۶۷۸۰).

^۳ الحاوي للفتاوى، (۲/۹۵).

الجنة على قدر آي القرآن، بكل آية درجة، فتلك ستة آلاف آية ومثنا آية وست عشرة آية، بين كل درجتين مقدار ما بين السماء والأرض“ .

پہلے شاہد، روایت ابن عباسؓ کے دیگر مصادر:

حافظ ابن شاہینؒ (۳۸۵ھ) نے بھی اپنی کتاب ”الترغیب فی فضائل الأعمال و ثواب ذلك“ؒ میں حافظ دیلمیؒ کے ذکر کردہ طریق کے مطابق روایت تخریج کی ہے، جس میں یہ اضافہ بھی ہے: ”قال: فينتهي القاري به إلى أعلى عليين، لها سبعون ألف ركن، كل ركن ياقوته تضيء مسيرة أيام وليالي، ويصب عليه حلة الكرامة، فلولا أنه ينظر إليها برحمة الله، لأذهب تلاً لؤها ببصره“ .

حافظ قرطبیؒ اپنی کتاب ”التذكرة بأحوال الموتى وأمور الآخرة“ؒ میں لکھتے ہیں:

”ذكر أبو حفص عمر بن عبد المجيد القرشي الميانسي في كتاب ”الاختبار في الملح من الأخبار والآثار“ عن ابن عباس رضي الله عنه، عن النبي ﷺ قال: ”درج الجنة على عدد آي القرآن.....“ .

یہ روایت ”ابن شاہین“ کی روایت کے مطابق اضافے پر مشتمل ہے۔

پہلے شاہد، روایت ابن عباسؓ میں موجود راوی فیض بن وثیقؒ پر ائمہ کا کلام:

ابن عباسؓ سے منقول روایت میں ایک راوی، فیض بن وثیق بن یوسف ثقفی بصری بھی ہیں، فیض بن وثیق کے بارے میں ائمہ کرام کے اقوال درج ذیل ہیں:

قال ابن أبي حاتمؒ: ”روى عنه أبي، وأبو زرعة“ .

لہ الترغیب فی فضائل الأعمال و ثواب ذلك، (باب مختصر من کتابي الموسوم بفضائل القرآن، رقم: ۲۰۶) .
لہ کتاب التذكرة بأحوال الموتى وأمور الآخرة، (باب ما جاء في درج الجنة، ص: ۹۶۱) .

لہ المجرح والتعديل، (۷/۱۱۸، قہ: ۱۲۰۶۵)

ذکرہ ابن حبان فی ”الثقات“^۱۔

قال الذهبي^۲: ”قال ابن معين: كذاب خبيث، قلت: قد روى عنه أبو زرعة، وأبو حاتم، وهو مقارب الحال إن شاء الله“۔

حافظ ابن حجر ”لسان الميزان“^۳ میں حافظ ذہبیؒ کی عبارت نقل کر کے لکھتے ہیں:

”وقد ذكره ابن أبي حاتم، ولم يجرحه، وأخرج له الحاكم في ”المستدرک“^۴ محتجاً به، وذكره ابن حبان في ”الثقات“۔

”شعب الإيمان للبيهقي“ کی زیر بحث روایت کے موقوف شواہد بھی ہیں۔

(دوسرا شاہد) حضرت عائشہؓ کی موقوف روایت:

امام ابن ابی شیبہؒ اپنی ”مصنف“^۵ میں لکھتے ہیں:

”حدثنا محمد بن عبد الرحمن، عن معفس^۶ بن عمران، عن أم الدرداء^۷ قالت: دخلت على عائشة^۸، فقلت: ما فضل القرآن على من لم يقرأه ممن دخل الجنة؟ فقالت عائشة^۹: ”إن عدد درج الجنة على عدد آي القرآن، فليس أحد ممن دخل الجنة، أفضل ممن قرأ القرآن“۔

دوسرے موقوف شاہد کے دیگر مصادر:

ابو عبید قاسم بن سلامؒ بھی اپنی کتاب ”فضائل القرآن“^{۱۰} میں مروان بن معاویہ الفزاری

^۱ کتاب الثقات لابن حبان، (۱۲/۹)۔

^۲ میزان الاعتدال، (۵/۴۴۴، رقم: ۶۷۹۳)۔

^۳ لسان الميزان، (۶/۳۶۴، رقم: ۶۱۰۰)۔

^۴ المصنف لابن أبي شيبه، (کتاب فضائل القرآن، فی فضل من قرأ القرآن، ۱۵/۴۴۴، رقم: ۳۰۵۷۲)۔

^۵ ”المصنف“ کے بعض نسخوں میں یہاں لفظ (مقفس) یا (معفس) ہے، درست وہی ہے جو اوپر سند میں لکھا ہے: انظر

”التاریخ الكبير“ ۸ (۲۱۶۸)، و”الجرح والتعديل“ ۸ (۱۹۸۱) و”الثقات لابن حبان“ ۷: ۵۲۵۔

^۶ فضائل القرآن، (باب فضل اتباع القرآن ومافی العمل به من الثواب ومافی تضييعه من العقاب، ص: ۸۶)۔

کے طریق سے ”المصنف لابن أبي شيبة“ کی سند کے مطابق، حضرت عائشہؓ کی یہی موقوف روایت تخریج کی ہے۔

حضرت ام الدرداء (صغریٰ) سے حضرت عائشہؓ کے ذکر کیے بغیر، اسی مضمون کی موقوف روایت مروی ہے، چنانچہ قاسم بن سلامؒ ”فضائل القرآن“^۱ میں لکھتے ہیں:

”حدثنا حجاج، عن عمران بن يحيى، قال: سمعتُ معفس بن عمران بن حطان، يقول: سأل أم الدرداء عن ذلك، ثم ذكر مثل حديث مروان، إلا أنه لم يذكر عائشةؓ.“
اسی طرح علامہ سیوطیؒ ”الدر المنثور“^۲ میں لکھتے ہیں:

”أخرج ابن الضريس، عن أم الدرداء قالت: إنَّ درج الجنة على عدد آي القرآن“
قلت [الراقم]: فظهر لي بما نقلته آنفاً أنَّ إسناده ضعيف، فيه من تكلم فيه، وروى موقوفاً على عائشةؓ، وله شاهد من المرفوع فالحاصل أنَّه يجوز في الفضائل.

^۱ فضائل القرآن، (باب فضل اتباع القرآن وما في العمل به من الثواب وما في تضييعه من العقاب،

(۱/۵۴، رقم: ۴۸).

^۲ الدر المنثور، (۱۵/۳۰۵).

④ حافظ کے والدین کا تاج پوشاک سے اعزاز

قال الحاكم: "أخبرنا بكر بن محمد الصيرفي بـ (مرو)، ثنا عبد الصمد بن الفضل البلخي، ثن مكي بن إبراهيم، ثنا بشير بن مهاجر، عن عبد الله بن بريدة الأسلمي، عن أبيه قال: قال رسول الله ﷺ: "من قرأ القرآن، وتعلّمه وعمل به، ألبس يوم القيامة تاجاً من نورٍ ضوءه مثل ضوء الشمس، ويكسى والداه حلتان لا يقوم بهما الدنيا، فيقولان: بما كسبنا؟ فيقال: بأخذ ولدكما القرآن".^۱

ترجمہ: "حاکم" نے حضرت بریدہؓ سے حضور اقدس ﷺ کا ارشاد نقل کیا ہے کہ جو شخص قرآن شریف پڑھے اور اس پر عمل کرے، اس کو ایک تاج پہنایا جائے گا جو نور سے بنا ہوا ہوگا، اور اس کے والدین کو ایسے دو جوڑے پہنائے جائیں گے کہ تمام دنیا اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی، وہ عرض کریں گے کہ یا اللہ! یہ جوڑے کس صلہ میں ہیں؟ تو ارشاد ہوگا کہ تمہارے بچے کے قرآن شریف پڑھنے کے عوض ہیں۔

حافظ ابو عبد اللہ حاکم نیشابوریؒ نے اس حدیث کو نقل کرنے کے بعد تصریح کی ہے:

"هذا حديث صحيح على شرط مسلم، ولم يخرجاه". حافظ ذہبیؒ نے

بھی "تلخیص" میں اسے "صحيح على شرط مسلم" قرار دیا ہے۔

حافظ حاکمؒ کی روایت میں موجود مکی بن ابراہیم کا تابع:

"مستدرک" کی مذکورہ سند میں بشیر بن مہاجر سے نقل کرنے والا راوی مکی بن ابراہیم ہے،

^۱ مستدرک حاکم، (۱/۷۵۷، رقم: ۲۰۸۶)۔

^۲ تلخیص، (المصدر السابق)۔

”مسند أحمد“^۱ اور ”سنن الدارمی“^۲ میں یہی روایت فضل بن دکین نے بشیر بن مہاجر سے نقل کی ہے، بالفاظ دیگر ابو نعیم نے بشیر بن مہاجر سے روایت نقل کرنے میں مکی بن ابراہیم کی متابعت کی ہے۔

حاکم^۳ کی روایت کے دیگر شواہد بھی ہیں:

(پہلا شاہد) امام ابوداؤد^۴ نے اپنی ”سنن“^۵ میں بطریق احمد بن عمرو بن السرح، عن ابن وہب، عن یحییٰ بن ایوب، عن زبان بن فائد، عن سہل بن معاذ، عن أبیہ، مرفوعاً، یہی روایت نقل کی ہے۔

”سنن أبی داؤد“ کی روایت میں زبان بن فائد سے نقل کرنے والا راوی یحییٰ بن ایوب ہیں اور ”مسند أحمد“^۶ میں یہی روایت ابن لہیعہ نے زبان بن فائد سے نقل کی ہے، بالفاظ دیگر ابن لہیعہ نے زبان بن فائد سے روایت نقل کرنے میں یحییٰ بن ایوب کی متابعت کی ہے۔

اسی طرح ”ابوداؤد“ کی روایت میں ابن وہب سے نقل کرنے والا راوی احمد بن عمرو السرح ہیں، اور ”مستدرک حاکم“^۷ ہی کی ایک روایت میں ابوالطاہر اور سعید دونوں نے احمد بن عمرو کی متابعت کی ہے، یعنی یہی روایت ابن وہب سے نقل کی ہے۔

پہلے شاہد میں موجود زبان بن فائد کے بارے میں ائمہ کے اقوال:

حافظ ابن حجر^۸ نے ”التقریب“^۹ میں زبان بن فائد کے بارے میں لکھا ہیں:

”ضعیف الحدیث مع صلاحہ و عبادتہ“۔

^۱ مسند أحمد، (۶/۶۱۸، رقم: ۲۳۳۳۸)۔

^۲ سنن الدارمی، (۲/۵۴۳، رقم: ۳۳۹۱)۔

^۳ سنن أبی داؤد، (رقم: ۱۴۴۸)۔

^۴ مسند أحمد، (۵/۳۷۸، رقم: ۱۵۷۳۰)۔

^۵ مستدرک حاکم، (۱/۷۵۶، رقم: ۲۰۸۵)۔

^۶ التقریب، (۲۱۳، رقم: ۱۹۸۵)۔

اور حافظ ذہبیؒ نے ”الکاشف“ؒ میں فرمایا ہیں: ”فاضل خیر، ضعیف“۔

(دوسرا شاہد) حافظ ابن حجرؒ نے ”المطالب العالیۃ“ؒ میں اسحاق، عن سويد بن عبد العزيز، عن عبد الله بن عبد الرحمن بن جابر، عن اسماعيل بن عبيد الله، عن عبد الرحمن بن غنم، عن معاذ بن جبل مرفوعاً اسی مضمون کی روایت نقل کی ہے۔

”المطالب العالیۃ“ کی اس روایت کے راوی اسحاق کی متابعت، طبرانیؒ کی ”المعجم الكبير“ؒ میں محمد بن ہاشم نے کی ہے، یعنی سويد بن عبد العزيز سے یہی روایت محمد بن ہاشم نے بھی نقل کی ہے۔

دوسرے شاہد بطریق طبرانیؒ پر حافظ بیہمیؒ کا کلام:

حافظ بیہمیؒ نے ”مجمع الزوائد“ؒ میں طبرانیؒ کی روایت نقل کرنے کے بعد لکھا ہیں:

”فيه سويد بن عبدالعزيز، وهو متروك، وأثنى عليه هشيم خيرا، وبقيّة رجاله ثقات“۔

دوسرے شاہد میں موجود سويد بن عبد العزيز پر محدثین کا کلام:

سويد بن عبد العزيز کے متعلق حافظ ابن حجرؒ نے ”التقريب“ؒ میں ”ضعيف“ کہا ہے، اور حافظ ذہبیؒ نے ”الکاشف“ؒ میں ”قال خ: في حديثه نظر لا يحتمل“۔ نقل کیا ہے۔

قلت [الراقم]: فظهر لي بما نقلته آنفاً وما راجعت به من أحوال رجاله أنه

صحيح كما قال الحاكم ووافقه الذهبي.

۱۔ الکاشف، (۱/۳۱۷)۔

۲۔ المطالب العالیۃ، (۸/۱۲۸)، رقم: (۳۵۰۵)۔

۳۔ المعجم الكبير، (۸/۴۱۰)، رقم: (۱۶۵۶۰)۔

۴۔ مجمع الزوائد، (۷/۲۳۴)، رقم: (۱۱۶۳۷)۔

۵۔ التقريب، (۲۶۰)، رقم: (۲۹۹۲)۔

۶۔ الکاشف، (۱/۴۱۱)، رقم: (۲۲۱۶)۔

⑧ حفظ و ناظرہ کے فضائل

قال الطبراني في الأوسط: "حدثنا أحمد بن محمد بن نافع قال: ناعبید اللہ بن عبد اللہ المنکدری قال: نا ابن أبي فديك، عن عمر بن أبي سهل، عن الحسن، عن أنس بن مالك قال: قال رسول الله ﷺ: "من علم ابنه القرآن نظراً غفر الله له ماتقدم من ذنبه وماتأخر، ومن علمه إياه ظاهراً بعثه الله يوم القيامة على صورة القمر ليلة البدر، ويقال لابنه: إقرأ فكلما قرأ آية رفع الله عز وجل بها للأب درجة حتى ينتهي إلى آخر ما معه من القرآن". لم يرو هذا الحديث عن الحسن إلا عمر بن سهل، تفرد به ابن أبي فديك".

ترجمہ: "حضرت انسؓ نے حضور اقدس ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ جو شخص اپنے بیٹے کو ناظرہ قرآن شریف سکھلاوے اس کے سب اگلے اور پچھلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور جو شخص حفظ کرائے اس کو قیامت میں چودھویں رات کے چاند کے مشابہ اٹھایا جائے گا، اور اس کے بیٹے سے کہا جائے گا کہ پڑھنا شروع کر، جب بیٹا ایک آیت پڑھے گا باپ کا ایک درجہ بلند کیا جائے گا حتیٰ کہ اسی طرح تمام قرآن شریف پورا ہو۔"

روایت پر کا کلام:

حافظ طبرانیؒ حدیث نقل کر کے فرماتے ہیں:

"لم يرو هذا الحديث عن الحسن إلا عمر بن سهل، تفرد به ابن أبي فديك".

لہ رواہ الطبرانی فی الأوسط (۲/۲۶۴، رقم: ۱۹۳۵)۔ وکذا فی "جمع الفوائد" (۳/۸۹، رقم: ۶۷۷۴)۔

حافظ ھیشمیؒ، طبرانیؒ کی مذکورہ روایت کے بعد ذکر کرتے ہیں: ”وفیه من لم أعرفه“۔^۱

رجالہ:

سند طبرانیؒ میں حسن بصریؒ سے قبل کل چار راوی ہیں:

(۱) أحمد بن محمد بن نافع الطحان المصري:

کتب متقدمین و متأخرین میں تلاش بسیار کے باوجود موصوف کا ترجمہ نہیں مل سکا، البتہ حافظ طبرانیؒ کی جس سند میں شیخ الطبرانی احمد بن محمد بن نافع کا ذکر آتا ہے، تو علامہ ھیشمیؒ ”مجمع الزوائد“ میں ان مقامات پر ”لم أعرفه“ کا صیغہ استعمال کرتے ہیں۔

جیسے، حدیث: ”إذا أراد الله بعد خيراً استعمله.....“ کے بعد علامہ ھیشمیؒ ”سند پر بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں: ”رواه الطبراني في الأوسط عن شيخه أحمد بن محمد بن نافع، ولم أعرفه، وبقيّة رجاله رجال الصحيح“۔^۲ اسی طرح حدیث دجال: ”ما من نبيّ إلا قد حذر أمته.....“ کے بعد لکھتے ہیں: ”رواه الطبراني و رجاله ثقات إلا أن أحمد بن محمد بن نافع الطحان، لم أعرفه“۔^۳

ایک اہم اصول:

حاصل کلام یہ ہوا کہ اگرچہ احمد بن محمد بن نافع کے متعلق فنی تخریج و توثیق کی صراحت نہیں ہے، لیکن حافظ طبرانیؒ کا ”أوسط“ اور ”کبیر“ میں ان سے معتد بہ روایات، بلا جرح نقل کرنا ہی ان کے معتبر ہونے کی علامت ہے۔ اس موضوع سے متعلق علامہ ابو محمد عبد الرحمن نے اپنے والد امام ابو حاتم محمد بن ادريس الرازی سے پوچھا کہ ”اگر کوئی ثقہ راوی کسی غیر ثقہ راوی سے روایت کرے تو کیا اس سے

^۱ مجمع الزوائد، (۷/۳۴۴، رقم: ۱۱۶۷۱)۔

^۲ مجمع الزوائد، (۷/۴۳۶، رقم: ۱۱۹۳۴)۔

^۳ مجمع الزوائد، (۷/۶۷۱، رقم: ۱۲۵۵۲)۔

غیر ثقہ کو تقویت مل جاتی ہے؟ تو جواب میں والد نے کہا کہ، ”اذا كان معروفاً بالضعف لم تقوّه روايته عنه، وإذا كان مجهولاً نفعه روايته الثقة عنه“۔^۱

ایک وہم کا ازالہ:

یہاں اس بات کی وضاحت بھی ضروری ہے کہ شیخ الطبرانی أحمد بن محمد بن نافع الطحان المصری ہیں، جیسا کہ ”مجمع الزوائد“ کی گزشتہ روایت میں ”طحان“ کی تصریح موجود ہے اور طبرانیؒ میں موصوف کی روایات بھی أحمد بن محمد بن نافع کے ساتھ ”طحان“ اور مصری کی تصریح ملتی ہے۔

یہ مختصر تمہید ایک ممکنہ وہم کے ازالہ کیلئے تھی، جس کی تفصیل یہ ہیکہ حافظ ذہبیؒ نے ”میزان الاعتدال“ میں أحمد بن محمد بن نافع کے ترجمہ میں لکھا ہے کہ: ”لا أدري من ذا ذكره ابن الجوزي مرة وقال: إتهموه، كذا قال، لم يزد“۔^۲

اسی طرح ”الكشف الحثيث“^۳ اور ”تنزيه الشريعة“^۴ میں بھی مذکور ہے، یہاں احتیاط رہے کہ یہ أحمد بن محمد بن نافع، شیخ الطبرانیؒ نہیں ہے، بلکہ کوئی اور راوی ہے، جس کی دلیل یہ ہے کہ حافظ ابن حجرؒ نے ”لسان الميزان“^۵ میں گزشتہ حافظ ذہبیؒ کا قول نقل کیا اور پھر کہا کہ علامہ ابن الجوزیؒ سے پہلے أبوسعید النقاش نے ایک روایت میں أحمد بن محمد بن نافع کو وضاع کہا ہے، پھر سند ذکر کی جس میں أحمد بن محمد بن نافع الصوفی بغدادی کو ذکر کیا جو کہ زیر بحث راوی یعنی أحمد بن محمد بن نافع الطحان المصری کے علاوہ دوسرا راوی ہے۔

۱۔ الجرح والتعديل، (مقدمة ۱/ ۳۲۱)۔

۲۔ لسان الميزان، (۱/ ۶۳۴، رقم: ۷۸۰)۔

۳۔ الكشف الحثيث، (ص: ۶۰)۔

۴۔ تنزيه الشريعة، (۱/ ۳۴)۔

۵۔ لسان الميزان، (۱/ ۶۳۴، رقم: ۷۸۰)۔

آمد بر سر مطلب:

(۲) عبید اللہ بن عبد اللہ بن المنکدر:

موصوف کو ابو حاتم محمد بن ادريس تميمی نے ”مدیني ثقة“ کہا ہے۔^۱

(۳) ابو اسماعیل، محمد بن اسماعیل بن أبي فديك:

ابن أبي حاتم نے اپنی سند سے يحيى بن معين سے نقل کیا ہے: ”ابن أبي فديك ثقة“^۲ نیز حافظ ابن حجر نے ”التقريب“^۳ میں اور حافظ ذہبی نے ”الکاشف“^۴ میں ’صدوق‘ کہا ہے۔

(۴) ابو حفص عمر بن سهل بن مروان المازني البصري، سكن مكة:

حافظ ابن حجر نے عمر بن سهل کے بارے میں ”تقريب“^۵ میں لکھا ہے: ”صدوق يُخطئ من التاسعة“ حافظ ذہبی نے ”الکاشف“^۶ میں ”وثق“ کہا ہے حافظ ابن حبان نے موصوف کو ”ثقات“^۷ میں ذکر کیا ہے اور ”ربما خالف“ کہا ہے۔

قلت [الراقم]: فظهر لي بما نقلته آنفاً أنَّ رجاله قد وثَّقوا إلا شيخ

الطبراني لم أعرفه وكذا قال الهيثمي فيه من لم يعرفه.

^۱ الجرح والتعديل، (۳۸۶/۵)، رقم: ۸۸۶۸.

^۲ الجرح والتعديل، (۲۵۷/۷)، رقم: ۱۲۶۱۵.

^۳ التقريب، (۴۶۸)، رقم: ۵۷۳۶.

^۴ الکاشف، (۲۱/۳)، رقم: ۴۷۹۴.

^۵ التقريب، (۴۱۳)، رقم: ۴۹۱۴.

^۶ الکاشف، (۳۱۳/۲)، رقم: ۴۱۲۹.

^۷ کتاب الثقات (۴۴۰/۸).

⑨ قرآن یا صاحب قرآن کی آگ سے حفاظت

وقال الإمام أحمد بن حنبل في "مسنده": "حدثنا حجاج، حدثنا ابن لهيعة، عن مِشرح بن هاعان المعافري، عن عقبة بن عامر رضي الله عنه، قال: سمعتُ النبي ﷺ يقول: "لو كان القرآن في إهاب مامسْتُهُ النارُ".^۱

ترجمہ: "عقبة بن عامر فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اگر قرآن کو کسی چمڑے میں رکھ دیا جائے (پھر وہ آگ میں ڈال دیا جائے تو) اس کو بھجھوئے گی بھی نہیں۔"

"مسند أحمد" کی مذکورہ روایات ذیل میں درج مختلف کتب میں مختلف سندوں سے

تخریج کی گئی ہے۔

مصادر اصلیہ:

"شعب الإيمان للبيهقي، الأسماء والصفات للبيهقي، المعجم الكبير للطبراني، شرح السنة للبغوي، الكامل في الضعفاء لابن عدي، فضائل القرآن للفريابي (۱/ ۳۰۱) مسند الروياني."

روایت پر کلام:

حافظ بیہقی "مجمع الزوائد" ^۱ میں فرماتے ہیں: "رواه أحمد وأبو يعلى والطبراني وفيه

^۱ مسند أحمد، (مسند عقبة بن عامر، ۹۱۶/۵، رقم: ۱۷۵۵۶)۔

^۲ مجمع الزوائد، (رقم: ۱۱۶۲۷)۔

قال عبد الله بن أحمد في "العلل ومعرفة الرجال" (رقم: ۱۷۸۴): حدثني أبي، قال حدثنا خالد بن خدّاش، قال قال لي ابن وهب ورآني لا أكتب حديث بن لهيعة: إني لست كغيري في بن لهيعة فأكتبها، وقال لي: حديثه عن عقبة بن عامر أن النبي صلى الله عليه وسلم قال: لو كان القرآن في إهاب ما مسته النار. ما رفعه لنا بن لهيعة قطّ أول عمره.

ابن لہیعۃ وفیہ خلاف.....“.

روایت کے توابع:

”مسند احمد“ کی روایت میں موجود حجاج کے توابع:

”مسند أحمد“ کی زیر بحث روایت میں عبد اللہ ابن لہیعۃ سے نقل کرنے والا راوی حجاج ہے۔ حجاج کے علاوہ دوسرے متعدد راوی عبد اللہ ابن لہیعۃ سے اسی روایت کو نقل کرتے ہیں، چنانچہ، ”شعب الإیمان للبیہقی“^۱ میں یحییٰ بن عبد اللہ ابن بکیر، ”شرح السنۃ للبغوی“^۲ میں اسحاق بن عیسیٰ، ”الأسماء والصفات للبیہقی“^۳ میں أبو عبد الرحمن مقرئ، ”فضائل القرآن للفریابی“^۴ میں قتیبہ بن سعید اور ”مسند رویانی“^۵ میں موسیٰ بن داؤد، ”سنن الدارمی“^۶ میں عبد اللہ بن یزید، یہ تمام راوی اسی روایت کو ابن لہیعۃ سے نقل کرتے ہیں، یعنی ابن بکیر، اسحاق بن عیسیٰ، أبو عبد الرحمن مقرئ، قتیبہ، موسیٰ بن داؤد، عبد اللہ بن یزید ان چھ راویوں نے ابن لہیعۃ سے نقل روایت میں حجاج کی متابعت کی ہے۔

روایت ”مسند احمد“ کا شاہد:

”مسند أحمد“ کی مذکورہ روایت کا شاہد بھی ہے جس میں سہل بن سعد انصاری خزرجی

^۱ شعب الإیمان للبیہقی، (فصل فی تنویر موضع القرآن، وهذا لأنہا مواضع تشهدھا الملائکۃ، ۴/۲۳۱، رقم: ۲۴۴۳).

^۲ شرح السنۃ، (۴/۴۳۷، رقم: ۱۱۸۰).

^۳ الأسماء والصفات، (باب الفرق بین التلاوة والمتلو، ۲/۱۵، رقم: ۵۸۲).

^۴ فضائل القرآن للفریابی، (باب فی فضل القرآن وقرائتہ، ۱/۱۰۹، رقم: ۱).

^۵ مسند الرویانی، (مشرح بن ہاعان عن عقبۃ، ۱/۱۷۲، رقم: ۲۱۶).

^۶ سنن الدارمی، (رقم: ۳۳۵۳).

”مرفوعاً اسی روایت کو ذکر کرتے ہیں، چنانچہ حافظ طبرانیؒ نے ”المعجم الكبير“ؒ میں اس سند کے ساتھ روایت تخریج کی ہے: ”حُسين بن إِسحاق تُسْتَرِي عن عبد الوهاب بن الضحاك، عن ابن أبي حازم، عن أبيه، عن سهل بن سعد، قال: قال رسول الله ﷺ: ”لو كان القرآن في إهاب ما مسسته النار“.

مذکورہ شاہد پر کلام:

حافظ ہیثمیؒ ”مجمع الزوائد“ؒ میں ”المعجم الكبير“ کی روایت نقل کر کے لکھتے ہیں: ”رواه الطبراني وفيه عبد الوهاب بن الضحاك وهو ضعيف“.

قلت [الراقم]: فظهر لي بما نقلته آنفاً أنه ضعيف كما أشار إليه الهيثمى و ثبت كونه مُعَلَّلاً من قول ابن وهب كما مرّ، وله شواهد لم تخلُ عن المتهم فالحاصل أنه يجوز في الفضائل.

۱۔ المعجم الكبير، (۱۷۲/۶، رقم: ۴۹۰۱).

۲۔ مجمع الزوائد، (۳۲۹/۷، رقم: ۱۱۶۲۹).

قال الذهبي في عبد الوهاب بن الضحاك الحمصي (الكاشف، رقم: ۳۵۱۶): قال أبو داود: ”يضع الحديث“.

وله شاهد آخر:

أخرجه الطبراني في ”المعجم الكبير“ (رقم: ۴۹۸) بسند: أحمد بن رشدين المصري، ثنا خالد بن سلام الصدفي، ثنا الفضل بن المختار عن عبد الله بن موهب، عن عصمة بن مالك الخطمي، قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ”لو جمع القرآن في إهاب ما أحرقت النار“.

قال الهيثمى في ”مجمع الزوائد“ (رقم: ۱۱۶۲۸) بعد ذكره: ”رواه الطبراني وفيه الفضل بن المختار وهو ضعيف“. وقال الذهبي عن الفضل بن المختار في ”المغني في الضعفاء“ (رقم: ۴۹۴۲): ”مجهول قال أبو حاتم: ويحدث بالباطيل“.

⑩ حفظ قرآن، آگ کے عذاب سے نجات کا سبب ہے

قال الحافظ البغوي في "شرح السنة" ^{لہ}: ".....عن أبي أمامة قال: "

احفظوا القرآن فإن الله لا يعذب بالنار قلباً وعى القرآن."

حضرت ابو امامہؓ فرماتے ہیں کہ قرآن شریف کو حفظ کیا کرو، اس لئے کہ حق تعالیٰ شانہ اس قلب

کو عذاب نہیں فرماتے، جس میں کلام پاک محفوظ ہو۔

قلت [الراقم]: لم أجده موقوفاً بلفظ كذا، لكن في "فوائد تمام" عن أبي

أمامة [ؓ] مرفوعاً بلفظ: "اقرأ القرآن، فإن الله عز وجل لا يعذب قلباً وعى القرآن". وفيه من تركوه كما يلي. وفي "المصنف لابن أبي شيبة" عن أبي أمامة [ؓ]

موقوفاً بلفظ: "اقرأ القرآن، لا تغرّنكم هذه المصاحف المعلقة، فإن الله لا يعذب

قلباً وعى القرآن". فالحديث صحيح موقوفاً كما قال ابن حجر ولفظه قد مرّ

معزواً إلى "المصنف".

اہم فائدہ:

یہ روایت موقوفہ خاص انہی الفاظ سے مجھے نہیں مل سکی، البتہ "فوائد تمام" (رقم: ۱۶۹۰) میں

مرفوعہ روایت ان الفاظ سے ہے: اقرأ القرآن، فإن الله عز وجل لا يعذب قلباً وعى القرآن". اسی طرح "المصنف لابن أبي شيبة" (رقم: ۳۵۸۷۷) موقوفاً ان الفاظ سے ہے: "اقرأ

والقرآن، لا تغرّنكم هذه المصاحف المعلقة، فإن الله لا يعذب قلباً وعى القرآن".

ذیل میں "المصنف لابن أبي شيبة" کے الفاظ پر مشتمل روایت کی حیثیت سے تحقیق کی جائی گی:

وقال الحافظ الدارمي: "حدثنا عبد الله بن صالح، حدثني معاوية بن صالح،

عن سُلیم بن عامر، عن أبي أمانة الباهلي[ؓ] قال: "إقرأوا القرآن ولا يغرنكم هذه المصاحف المعلقة، فإن الله لا يعذب قلباً وعاءً للقرآن"^۱۔
ترجمہ: "حضرت ابوامامہؓ فرماتے ہیں کہ قرآن پڑھو! اور ان معلق صحیفوں سے ہرگز دھوکہ میں مت پڑو! کیونکہ حق تعالیٰ شانہ اس قلب کو عذاب نہیں فرماتے، جو کلام پاک کو محفوظ رکھنے والا ہو"۔

مصادر اصلیہ:

"سنن دارمی" کی یہ روایت مختلف کتب میں مختلف سندوں سے تخریج کی گئی ہے:
"سنن الدارمی (۲ طریق)، المصنف لابن أبي شيبة (۲ طریق)، الإبانة الكبرى لابن بطة، خلق أفعال العباد للإمام البخاري، فضائل القرآن لأبي عبيد، الفوائد لأبي قاسم تمام بن محمد (مرفوعاً)، تاريخ دمشق لابن عساكر (مرفوعاً)۔

روایت کے توابع:

"سنن الدارمی" کی زیر بحث روایت میں اور اسی طرح "خلق أفعال العباد للبخاري"^۲ میں سلیم بن عامر خبری سے معاویہ بن صالح حضرمی نے موقوف روایت نقل کی ہے۔ معاویہ بن صالح کے علاوہ راوی بھی سلیم بن عامر خبری سے موقوف ایہی روایت نقل کرتے ہیں۔

متابع معاویہ بن صالح حضرمی مرفوعاً:

"تاريخ دمشق لابن عساكر"^۳ اور "الفوائد لأبي قاسم تمام بن محمد الرازي"^۴ میں
^۱ سنن الدارمی، (من كتاب فضائل القرآن، باب فضل من قرأ القرآن، ۵۲۴/۲، رقم: ۳۳۱۹)۔
^۲ خلق أفعال العباد، (ص: ۷۳)۔
^۳ تاريخ دمشق، (نشرة بن حندج بن الحسين بن عبد الله، ۶۲/۷)۔
^۴ الفوائد، (رقم: ۱۶۹۰)۔

حَرِيز بن عثمان، اسی روایت کو سلیم بن عامر سے نقل کرتے ہیں، یعنی حَرِيز بن عثمان نے سلیم بن عامر سے نقل روایت میں معاویہ بن صالح کی متابعت کی ہے، واضح رہے کہ ”تاریخ دمشق“ اور ”فوائد تسام“ کی یہ دونوں سندیں مرفوع ہیں۔^۱

اسی طرح ”سنن الدارمی“ کی مذکورہ روایت میں ابوامامۃ صدی بن عجلان الباہلی سے سلیم بن عامر کے علاوہ بھی اس روایت کو نقل کرنے والے راوی ہیں۔

مناہج سلیم بن عامر خبائر موقوفہ:

”سنن الدارمی“^۲ ہی میں حکم بن نافع کے طریق سے، شرحبیل بن مسلم خولانی، ”الإبانة الكبرى لابن بطّة“^۳ میں ابوبکر بن زیاد نیسابوری کے طریق سے اور ”المصنف لابن أبي شيبة“^۴ میں یزید بن ہارون کے طریق سے سلیمان بن شرحبیل اسی روایت کو ابوامامۃ باہلی سے نقل کرتے ہیں، یعنی ابوامامۃ باہلی سے نقل روایت میں، شرحبیل بن مسلم خولانی اور سلیمان بن شرحبیل نے موقوفہ، سلیم بن عامر کی متابعت کی ہے۔

”المصنف لابن أبي شيبة“^۵ کی ایک دوسری روایت جو شبابہ بن سوار کے طریق سے

^۱ وفي سندهما (ابن عساكر و أبو القاسم تمام) مسلمة بن علي بن خلف الحُشَني البَلاطي يروي عن حريز، قال عن مسلمة الذهبي في ”الكشاف“ (رقم: ٥٤٤٢): ”تركوه“. وفي ”سنن الدارمي“ (٢/ ٥٢٤، رقم: ٣٣١٩) سند آخر تابعه (مسلمة) الحكم بن نافع البهراني في روايته عن حريز بن عثمان الرّحبي موقوفاً وكلاهما (الحكم و حريز) قد وثّقا في ”التقريب لابن حجر“ (الحكم، رقم: ١٤٦٤، و حريز، رقم: ١١٨٤).

^۲ سنن الدارمي، (من كتاب فضائل القرآن، باب فضل من قرأ القرآن، ٢/ ٥٢٤، رقم: ٣٣١٩).

^۳ الإبانة الكبرى، (باب بيان كفر طائفة من الجهمية زعموا أنّ القرآن ليس في صدور الرجال، ٥/ ٢٦٣، رقم: ١٧٢).

^۴ المصنف لابن أبي شيبة، (كتاب فضائل القرآن، في الوصية بالقرآن وقراءته، ١٥٠/ ٤٩٠، رقم: ٣٠٧٢).

^۵ المصنف لابن أبي شيبة (كتاب الزهد، كلام أبي امامة، رقم: ٣٥٨٧٧).

موقوفاً مروی ہے، اس میں قاسم ابو عبد الرحمن ابو امامہ باہلی سے روایت نقل کرتے ہیں، یعنی قاسم نے ابو امامہ باہلی سے نقل روایت میں سلیم بن عامر کی متابعت کی ہے۔

روایتِ دارمی پر کلام (سند ابن ابی داؤد سے):

حافظ ابن حجر عسقلانی ”فتح الباری“^۱ میں لکھتے ہیں: ”وأخرج ابن أبي داود بإسناده صحيح عن أبي أمامة: ”اقرأوا القرآن ولا تغرّنكم هذه المصاحف المعلقة، فإن الله لا يعذب قلباً وعى القرآن“.

^۱ فتح الباری، (فضائل القرآن، القراءة عن ظهر القلب، ۷۹/۹)۔

⑪ روز آخرت، حافظ قرآن سے قرآن کا مکالمہ

قال الحافظ ابن ماجه: ”حدثنا علي بن محمد، حدثنا وكيع عن بشير بن مهاجر، عن ابن بريده، عن أبيه قال: قال رسول الله ﷺ: ”يجيء القرآن يوم القيامة كالرجل الشاحب، فيقول: أنا الذي أسهرت ليلك وأظمأت نهارك“۔^۱
ترجمہ: ”بریدہ حضور اقدس ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ روز قیامت قرآن جو ان مرد کی شکل میں آئے گا اور کہے گا کہ میں ہی ہوں جس نے تجھے راتوں کو جگایا اور دن پیاسا رکھا۔“

مصادر اصلیہ:

”سنن ابن ماجه“ کی مذکورہ روایت کا مضمون مختلف کتب حدیث میں مختلف سندوں سے تخریج کی گئی ہے، چند کے نام یہ ہیں:

”سنن الدارمی، مسند أحمد، المصنف لابن أبي شيبة، شرح السنة للبغوي، فضائل القرآن للقاسم بن سلام، أخلاق حملة القرآن للأجري“۔

روایت کے توابع:

حافظ ابن ماجہ کی سند میں موجود وکیع بن الجراح کے توابع:

”سنن ابن ماجه“ کی زیر بحث روایت میں وکیع بن الجراح اس روایت کو بشیر بن مہاجر الغنوی سے نقل کرنے والے ہیں، وکیع کے علاوہ ابو نعیم فضل بن دُکین درج ذیل کتب میں اسی مضمون کی روایت بشیر بن مہاجر سے نقل کرنے والے ہیں: ”سنن الدارمی“، ”مسند أحمد“،

۱۔ سنن ابن ماجه، (کتاب الأدب، باب ثواب القرآن، ۱۲۴۲/۲، رقم: ۳۷۸۱)۔

۲۔ سنن الدارمی، (کتاب فضائل القرآن، باب فی فضل سورة البقرة وآل عمران، ۵۴۳/۲، رقم: ۳۳۹۱)۔

۳۔ مسند أحمد، (مسند بريده الأسلمي، ۶۱۸/۷، رقم: ۲۳۳۸)۔

”فضائل القرآن للقاسم بن سلام“۔^۱

نیز ”شرح السنة للبغوي“^۲ ”المصنف لابن أبي شيبة“^۳ اور ”أخلاق حملة القرآن للأجري“^۴ میں ابو أحمد الزبیری نے اسی روایت کو بشیر بن مہاجر سے تخریج کرتے ہیں۔ بالفاظ دیگر ان تمام سندوں میں ابو أحمد الزبیری اور ابو نعیم فضل بن ذکین نے بشیر بن مہاجر سے نقل روایت میں وکیع کی متابعت کی ہے۔

روایت ابن ماجہ پر محدثین کا کلام (ابن ماجہ وغیرہ کی سند سے):

حافظ کنانی^۵ ”زوائد ابن ماجہ“^۶ زیر بحث روایت نقل کر کے لکھتے ہیں: ”هذا إسناده رجاله ثقات“۔ علامہ بوسیری^۷ ”إتحاف الخيرة المهرة“^۸ میں ”المصنف لابن أبي شيبة“ کی روایت (جو زیر بحث روایت کے مضمون پر مشتمل ہے) نقل کر کے لکھتے ہیں: ”هذا إسناده حسن“۔ حافظ ھیثمی^۹ ”مجمع الزوائد“^{۱۰} میں اسی مضمون پر مشتمل روایت نقل کر کے لکھتے ہیں: ”قلت: روى ابن ماجه منه طرفاً، رواه أحمد و رجاله رجال الصحيح“۔

حافظ بغوی^{۱۱} ”تخریج روایت کے بعد فرماتے ہیں: ”هذا حديث حسن غريب“۔^{۱۲}

قلت [الراقم]: فظهر لي بما نقلته آنفاً أنّ هذا إسناده رجاله ثقات

كما قاله الكنانى وله توابع كما مرّ.

۱۔ فضائل القرآن، (باب فضل إتباع القرآن وما في العمل به من الثواب، ۸۵۰)۔

۲۔ شرح السنة، (باب فضل سورة البقرة وآل عمران، ۳۵۳/۴، رقم: ۱۱۹۰)۔

۳۔ المصنف لابن أبي شيبة، (كتاب فضائل القرآن، ۳۷۴/۱۵، رقم: ۳۰۶۶۸)۔

۴۔ أخلاق حملة القرآن، (باب ذكر أخلاق أهل القرآن، ۳۰/۱، رقم: ۲۴)۔

۵۔ زوائد ابن ماجه، (۴۸۷، رقم: ۱۲۵۵)۔

۶۔ إتحاف الخيرة المهرة، (كتاب التفسير، باب فضل القرآن، ۲۴۱/۸، رقم: ۷۹۸۰)۔

۷۔ مجمع الزوائد، (كتاب التفسير، في فضل القرآن ومن قرأه، ۳۳۱/۷، رقم: ۱۱۶۳۳)۔

۸۔ شرح السنة، (باب فضل سورة البقرة وآل عمران، ۳۵۳/۴، رقم: ۱۱۹۰)۔

⑫ قرآن کی حامل قرآن کیلئے حمایت و سفارش

قال الامام البزار في "مسنده": "حدثنا سلمة بن شبيب قال: أخبرنا بسطام بن خالد الحراني قال: أخبرنا نصر بن عبدالله أبو الفتح، عن ثور بن يزيد، عن خالد بن معدان، عن معاذ بن جبل رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: "من صلى منكم من الليل فليجهر بقراءته وإذا مات وكان أهله في جهازه يجيئ القرآن في صورة حسنة جميلة واقف عند رأسه حتى يدرج في أكفانه، فيكون القرآن على صدره دون الكفن، فإذا وضع في قبره وسوى عليه وتفرق عنه أصحابه، أتاه منكر ونكير فيجلسانه في قبره، يجيئ القرآن حتى يكون بينه وبينهما، فيقولان له: إليك حتى نسأله. فيقول: لا ورب الكعبة! إنه لصاحبي وخليلي، ولست أخذه على حال، فإن كُتبتما أمرتما بشئ فامضيا لما أمرتما ودعاني مكاني، فإنني لست أفارقه حتى أَدْخِلَهُ الجنة إن شاء الله.

ثم ينظر القرآن إلى صاحبه، فيقول له: اسكن، فإنك ستجدني من الجيران جازِ صدقي، ومن الأخلاء خليل صدقي، ومن الأصحاب صاحب صدقي فيقول له: مَنْ انت؟ فيقول: أنا القرآن الذي كنت تجهري وتُخفيني وكنت تحبني فأنا حبيبتك، فمن أحببته أحبه الله، ليس عليك بعد مسئلة منكرو نكير من غم ولا هم ولا حزن، فيسأله منكر ونكير ويصعدان ويبقى هو والقرآن فيقول: لأفْرُسَنَّك فراشاً لينا ولأدْثَرَنَّك دثاراً حسناً جميلاً، جزاء لك بما أسهرت ليلك وأنصبت نهارك....." ^{له}

ترجمہ: ”حضرت معاذ بن جبلؓ ایک طویل حدیث میں حضور اقدس ﷺ کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جب آدمی مرتا ہے تو اس کے گھر کے لوگ تجھیز و تکفین میں مشغول ہوتے ہیں اور اس کے سرہانے نہایت حسین و جمیل صورت میں قرآن آتا ہے، جب کفن دیا جاتا ہے تو وہ شخص کفن اور سینہ کے درمیان ہوتا ہے، جب لوگ دفن کرنے کے بعد لوگ لوٹتے ہیں اور منکر نکیر آ کر قبر میں اس کو بٹھا دیتے ہیں تو قرآن آ کر ان کے درمیان حائل ہو جاتا ہے، منکر نکیر قرآن سے کہتے ہیں کہ تم بچ سے ہٹ جاؤ، تاکہ ہم سوال کر سکیں۔ مگر یہ کہتا ہے کہ نہیں رب کعبہ کی قسم! یہ میرا ساتھی ہے، میرا دوست ہے، میں کسی حال میں اس کو تنہا نہیں چھوڑ سکتا، تم سوالات کے اگر مامور ہو، تو اپنا کام کرو، میں اس کے جنت میں داخلہ تک اس سے جدا نہیں ہو سکتا، ان شاء اللہ۔

اس کے بعد وہ اپنے ساتھی کی طرف متوجہ ہو کر کہتا ہے کہ آپ اطمینان سے رہیں، مجھے آپ سچا پڑوسی، سچا دوست اور سچا ساتھی پائیں گے۔ یہ شخص پوچھے گا کہ آپ کون ہیں؟ تو وہ جواب دے گا کہ میں ہی وہ قرآن ہوں، جس کو کبھی تو بلند پڑھتا تھا اور کبھی آہستہ، اور میں آپ سے محبت کرتا ہوں، آپ کا حبیب ہوں، جس سے میں محبت کروں اللہ بھی اس سے محبت فرماتے ہیں۔ منکر نکیر کے سوالات کے بعد کوئی غم و فکر کی بات نہیں، چنانچہ منکر نکیر اس سے سوالات کر کے واپس اوپر چلے جاتے ہیں، اور وہ اور قرآن رہ جاتے ہیں۔ قرآن کہتا ہے کہ میں ضرور آپ کیلئے ایک نرم بستر بچھاؤں گا اور حسین و جمیل چادر اوڑاؤں گا یہ سارا اعزاز اس بدلے میں ہے کہ میں نے رات کو آپ کو بیدار کر رکھا اور دن بھر (روزہ کی) مشقت میں رکھا۔“

روایت حافظ بزار پر کلام:

امام ابوبکر بزارؓ ”تخریج روایت کے بعد لکھتے ہیں: ”وهذا الحديث لا نعلمه يروى عن النبي

صلی اللہ علیہ وسلم بهذا اللفظ إلا من هذا الوجه ولم يسمع خالد بن معدان عن معاذ^{رض} وإنما ذكرناه لأننا لا نحفظه عن النبي صلى الله عليه وسلم إلا من هذا الوجه فللهذا ذكرناه“۔
 حافظ ھیشمی[ؒ] نے ”مجمع الزوائد“^۱ ”مسند بزّار“ کی مذکورہ روایت نقل کر کے لکھتے ہیں:
 ”رواه البزار وقال خالد بن معدان لم يسمع من معاذ^{رض}، ومعناه أنه يجيء ثواب القرآن كما قال:
 إِنَّ الْقَمَّةَ تَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِثْلَ أَحَدٍ وَإِنَّمَا يَجِيءُ ثَوَابُهَا، قُلْتُ: وفيه من لم أجد في ترجمة“۔
 حافظ عراقی[ؒ] ”المغني عن حمل الأسفار“^۲ میں لکھتے ہیں: ”رواه بنحوه بزيادة فيه أبو
 بكر البزار ونصر المقدسي في المواعظ وأبو شجاع من حديث معاذ بن جبل وهو حديث
 مُنْكَرٌ مَنْقُطٌ“۔

حافظ ابن حجر[ؒ] ”نتائج الأفكار“^۳ میں لکھتے ہیں: ”قلت: وفيه مع انقطاعه نصر بن عبد
 الله ما عرفته، وبقيّة رجاله ثقات. ووجدت له شاهدا من حديث عبادة بن الصامت^{رض}
 أخرجه محمد بن نصر المروزي في كتاب ”قيام الليل“ لكنه موقوف على عبادة“۔

زیر بحث روایت حافظ بزّار کا شاہد:

”مسند بزّار“ کی زیر بحث روایت معاذ بن جبل^{رض} کے علاوہ عبادة بن الصامت^{رض} سے مرفوعاً
 وموقوفاً دونوں طریق سے مروی ہے، سہولت کے پیش نظر ہم اس شاہد مرفوعاً وموقوفاً کو دو سندوں پر تقسیم کر
 دیتے ہیں:

(۱) سندِ کدیمی، جس میں طفاوی بھی ہے۔

(۲) سند طفاوی، جس میں کدیمی نہیں ہے۔

^۱ مجمع الزوائد، (كتاب الصلوة، باب في صلوة الليل، ۸/۲۴۲، رقم: ۷۹۸۳)۔

^۲ المغني عن حمل الأسفار، (۱/۲۲۸، رقم: ۸۸۷)۔

^۳ نتائج الأفكار، (۲/۲۱)۔

(۱) سندِ کدی، جس میں طفاوی بھی ہے:

حافظ سیوطیؒ ”اللائی المصنوعة“^۱ میں ابو بکر محمد بن القاسم الانباری کی سند سے عبادۃ بن الصامتؓ سے موقوفاروایت نقل کی ہے، ابو بکر محمد بن القاسم الانباری کی سند یہ ہے: ”محمد بن یونس الکردیمی عن یونس بن عبید اللہ العمیری، عن داؤد بن راشد الطفاوی أبو بکر الکردمانی، عن مسلم بن شداد، عن عبید بن عمیر بن قتادة، عن عبادۃ بن الصامتؓ قال: إذا قام أحدکم.....“.

سندِ کدی کے دیگر مصادر:

علامہ الآجزیؒ نے ”أخلاق حَمَلَةِ الْقُرْآن“^۲ میں موقوف اور علامہ ابن الجوزیؒ نے ”الموضوعات“^۳ میں مرفوعاً، ابن الانباری کے طریق کے مطابق اپنی سندوں سے یہی روایت تخریج کی ہے۔

مذکورہ سندِ کدی (جس میں طفاوی بھی ہے) پر کلام:

علامہ ابن الجوزیؒ ”الموضوعات“ میں مذکورہ روایت نقل کر کے لکھتے ہیں: ”هذا حديث لا يصح عن رسول الله ﷺ والمُتهم به داؤد. قال يحيى بن معين: داؤد الطفاوي الذي روى عنه حديث القرآن ليس بشيء وقال العُقيلي: حديث داؤد باطل لا أصل له، ثم فيه الكُدَيْمِي، وكان وضاعاً للحديث“.

محمد بن یونس بن موسی بن سلیمان الکردیمی کے بارے میں ائمہ جرح والتعديل کے اقوال ملاحظہ ہوں:

قال أحمد بن حنبل^۴: ”حسن المعرفة ما وجد عليه إِلَّا الصُّحْبَةَ لِلشَّاذ كُونِي“.

^۱ لا اللائی المصنوعة، (۱/۲۱۹).

^۲ أخلاق حملة القرآن، (ملحق بهذا الكتاب، ۱/۱۰۶، رقم: ۹۴).

^۳ الموضوعات، (باب ثواب تالي القرآن، ۱/۲۵۲).

^۴ ميزان الاعتدال، (۶/۳۷۸، رقم: ۸۳۵۹).

قال ابن حبان^۱: "لعله قد وضع أكثر من ألف حديث".

قال الدارقطني^۲: "يضع الحديث وما أحسن فيه القول إلا من لم يخبر حاله".

قال أبو عبيد الآجري^۳: "رأيت أبا داود يطلق في الكذبي الكذب، وكذا كذبه موسى بن هارون والقاسم المطرز، وأما إسماعيل الخطبي فقال بجهل: كان ثقة مارأيت خلقاً أكثر من مجلسه".

قال الذهبي^۴: "أخذ المتروكين".

قال ابن حجر^۵: "ضعيف".

قال ابن عدي^۶: "أثم بالوضع وبسرقة".

(۲) سند طفاوی، جس میں کدی نہیں ہے:

علامہ عُقلیٰ نے بھی "الضعفاء الكبير" میں "مسند بزار" کے مضمون کے مطابق عبادة بن الصامت کی موقوف روایت تخریج کی ہے، جس میں محمد بن یونس اللدیی نہیں ہے، سند یہ ہے: "محمد بن إسماعيل الصالح عن المقرئ ح إبراهيم بن محمد، عن عمرو بن مرزوق، عن داود ابن بحر الطفاوي، عن مسلم بن أبي مسلم، عن موريق العجلي، عن عبيد بن عمير الليثي عن عبادة بن الصامت^۷ يقول: من صلى منكم".

۱۔ میزان الاعتدال، (۶/۳۷۸، رقم: ۸۳۵۹).

۲۔ میزان الاعتدال، (۶/۳۷۸، رقم: ۸۳۵۹).

۳۔ میزان الاعتدال، (۶/۳۷۸، رقم: ۸۳۵۹).

۴۔ میزان الاعتدال، (۶/۳۷۸، رقم: ۸۳۵۹).

۵۔ التقريب، (۵۱۵، رقم: ۶۴۱۹).

۶۔ الكامل، (۷/۵۵۳، رقم: ۱۷۸۰).

۷۔ الضعفاء الكبير، (باب الدال، داود الطفاوي، ۲/۳۹، رقم: ۴۶۶).

سندِ طفاوی کے دیگر مصادر:

اسی طرح محمد بن الضریسؒ نے ”فضائل القرآن“^۱ میں اور ابن ابی الدنیاؒ نے ”التہجد و قیام اللیل“^۲ میں عقیلیؒ کے طریق کے مطابق اپنی سندوں سے اسی روایت کو عبادۃ الصامتؒ سے موقوفاً نقل کیا ہے، علامہ بصریؒ نے ”اتحاف الخیرۃ المہرۃ“^۳ میں حارث بن ابی اسامہؒ کی سند سے (جو عقیلیؒ کے طریق کے مطابق ہے) موقوفاً روایت نقل کی ہے۔

(۲) سندِ طفاوی (جس میں کدی نہیں ہے) پر کلام:

واضح رہے کہ ”مسند بزّار“ کی زیر بحث روایت کے علاوہ اب تک ذکر کی گئی گزشتہ تمام سندوں میں ایک راوی ”داؤد بن راشد الطفاوی“، أبو بحر الکرمانیؒ ثم البصریؒ ہے، موصوف کے بارے میں حافظ عقیلیؒ ”الضعفاء الکبیر“^۴ میں لکھتے ہیں: ”حدیث باطل لا أصل له. حدثنا محمد بن أحمد بن حماد قال: حدثنا معاوية بن صالح قال: سمعتُ يحيى بن معين يقول: داؤد الطفاوي الذي روى عنه المقرئ حديث القرآن ليس بشيء“.

اسی طرح علامہ شوکانیؒ ”الفوائد المجموعۃ“^۵ میں نقل روایت کے بعد لکھتے ہیں: ”وفیه نکارۃ شدیدۃ وألفاظ يعرف من نظرها أنها موضوعة“.

علامہ ابن العراقؒ ”تنزیہ الشریعۃ“^۶ میں عبادۃ بن الصامتؒ کی روایت نقل کر کے اس پر

^۱ فضائل القرآن، (باب فیما یقال لصاحب القرآن: إقرأ وأرقه، ص: ۶۵، رقم: ۱۱۵).

^۲ التہجد و قیام اللیل، (ص: ۱۳۵، رقم: ۳۱).

^۳ اتحاف الخیرۃ المہرۃ، (کتاب التفسیر، باب فی فضل القرآن، ۲۴۲/۸، رقم: ۷۹۸۳).

واضح رہے کہ ”اتحاف الخیرۃ المہرۃ“ اور ”التہجد و قیام اللیل“ میں راوی مسلم بن مسلم کے بجائے مسلم بن ابی مسلم لکھا ہے۔

^۴ الضعفاء الکبیر، (باب الدال، داؤد الطفاوي، ۳۹/۲).

^۵ الفوائد المجموعۃ، (۳۰۵/۱).

^۶ تنزیہ الشریعۃ، (کتاب فضائل القرآن، الفصل الثانی، ۹۹۲/۱، رقم: ۱۸).

تعبات ذکر کرتے ہیں، جس کا خلاصہ یہ ہے کہ کدی کے علاوہ داؤد بن راشد الطفاوی اس روایت کو نقل کرنے والے ہیں۔ داؤد طفاوی سے اصحاب السنن نے روایتیں تخریج کی ہے، نیز ”مسند بزار“ کی زیر بحث روایت بھی اس حدیث کیلئے شاہد ہے۔

”تنزیہ الشریعة“ کی عبارت یہ ہے: أبو بکر الأنباري في كتاب الوقف والابتداء، من حديث عبادة بن الصامت ولا يصح، فيه الكُدِمي وداؤد بن راشد الطفاوي، (تعقب) بأن الكُدِمي برئ منه فقد أخرجه الحارث في مسنده، وابن أبي الدنيا في التهجد، وابن الضريس في فضائل القرآن، وابن نصر في كتاب الصلوة، كلهم من حديث داؤد من غير طريق الكُدِمي. (قلت) وداؤد، أخرج له أبو داؤد والنسائي، ووثقه ابن حبان وأدخله الحافظ بن حجر في التقريب في طبقة من لم يثبت فيه ما يترك حديثه لأجله والله أعلم، وله شاهد من حديث معاذ بن جبل[ؓ] وفيه انقطاع. قال البزار خالد لم يسمع من معاذ[ؓ]“.

داؤد بن راشد الطفاوی کے بارے میں حافظ ذہبیؒ ”حافظ ابن حجرؒ کا کلام:

داؤد بن راشد الطفاوی کے متعلق حافظ ابن حجرؒ نے ”التقريب“^۱ میں ”لین الحديث“ اور حافظ ذہبیؒ نے ”الکاشف“^۲ میں ”وقد وثق“ لکھا ہے۔

واضح رہے کہ حافظ ذہبیؒ نے ”تلخیص کتاب الموضوعات“^۳ میں داؤد بن راشد الطفاوی کی سند کے ساتھ بھی روایت کو من گھڑت کہتے ہوئے، داؤد بن راشد الطفاوی کو ”هالك“ کہا ہے۔

قلت [الراقم]: فظهر لي بما نقلته آنفاً أن الحديث منكر منقطع كما قاله العراقي وفيه رجل لم يعرف كما قاله ابن حجر وله شاهد تكلم فيه.

^۱ التقريب، (۱۹۸، رقم: ۱۷۸۳).

^۲ الکاشف، (۲۸۸/۱، رقم: ۱۴۴۹).

^۳ تلخیص کتاب الموضوعات، (ص: ۶۶، رقم: ۱۵۲).

۱۳) حافظ قرآن علوم نبوت کا حامل ہے

وقال الإمام الحافظ أبو عبد الله محمد بن عبد الله في "مستدرکة": "أخبرنا أبو جعفر محمد بن محمد بن عبد الله البغدادي، ثنا يحيى بن عثمان بن صالح السهمي، ثنا عمرو بن الربيع بن طارق، ثنا يحيى بن أيوب، ثنا خالد بن أبي زياد، ثنا ثعلبة بن يزيد عن عبد الله بن عمرو بن العاص رضي الله عنه، أن رسول الله ﷺ قال: "من قرأ القرآن فقد استدرج النبوة بين جنبيه، غير أنه لا يوحى إليه لا ينبغي لصاحب القرآن أن يجد مع من جد [كذا في الأصل وفي بعض الكتب أن يجد مع من حد] ولا يجهل مع جهل [كذا في الأصل وفي بعض الكتب ولا يجهل مع من يجهل] وفي جوفه كلام الله تعالى".

هذا حديث صحيح الإسناد ولم يخرجاه.

ترجمہ: "عبداللہ بن عمروؓ نے حضور اقدس ﷺ کا ارشاد نقل کیا ہے کہ جس شخص نے کلام اللہ شریف پڑھا اس نے علوم نبوت کو اپنی پسلیوں کے درمیان لے لیا، گو اس کی طرف وحی نہیں بھیجی جاتی۔ حامل قرآن کے لئے مناسب نہیں کہ غصہ والوں کے ساتھ غصہ کرے یا جاہلوں کے ساتھ جہالت کرے، حالانکہ اس کے پیٹ میں اللہ کا کلام ہے۔"

"مستدرک حاکم" کی مذکورہ روایت امام بیہقیؒ نے بھی "شعب الایمان" میں حاکم نسیابوریؒ سے "مستدرک" کے طریق مذکور کے مطابق تخریج کی ہے۔

۱۔ مستدرک حاکم، (کتاب فی فضائل القرآن، أخبار فی فضائل القرآن جملة ۱، ۷۳۸، رقم: ۲۰۲۸)۔
 ۲۔ شعب الایمان، (التاسع عشر من شعب الایمان هو باب فی تعظیم القرآن، فصل فی التکثر بالقرآن والفرح به ۴، ۱۷۷، رقم: ۲۳۵۳)۔

حاکم نسیابوریؒ کے بعد دو مختلف سندوں سے یہ روایت "شعب الایمان" میں مروی ہے: ایک سند میں حاکم کے شیخ ابو جعفر ہے، (۴، ۱۷۷، رقم: ۲۳۵۳) دوسری سند میں حاکم کے شیخ ابو العباس محمد بن یعقوب ہیں، (۴، ۱۷۷، رقم: ۲۳۵۳)۔

روایت پر ائمہ کا کلام:

حاکم نیشاپوریؒ نے تخریج حدیث کے بعد لکھتے ہیں: ”هذا حديث صحيح الإسناد ولم يخرجاه“. حافظ ذہبیؒ نے بھی ”التلخیص“ؒ میں حاکمؒ کی مذکورہ روایت کے بارے میں ”صحیح“ لکھا ہے۔

روایت کے دیگر موقوف طرق:

حافظ عبد اللہ ابن مبارکؒ نے ”كتاب الزهد والرقائق“ؒ میں یہی روایت عبد اللہ بن عمرو بن العاصؒ سے موقوفاً تخریج کی ہے، چنانچہ عبد اللہ ابن مبارکؒ لکھتے ہیں: ”أخبرنا إسماعيل بن رافع، عن إسماعيل بن عبيد الله بن أبي المهاجر، عن عبد الله بن عمرو بن العاص قال: من قرأ القرآن فقد أدرجت النبوة بين جنبيه، إلا أنه لا يوحى إليه، ومن قرأ القرآن فرأى أن أحداً من خلق الله أعطي أفضل مما أعطي، فقد حقر ما عظم الله، وعظم ما حقر الله وليس ينبغي لحامل القرآن أن يجهل فيمن يجهل، ولا يحذف من يحد، ولكن يعفو ويصفح.“

حافظ ابن ابی شیبہؒ نے بھی اپنی ”مصنف“ؒ میں عبد اللہ بن عمرو بن العاصؒ سے یہ روایت موقوفاً تخریج کی ہے۔

موقوف طرق پر حافظ بیہمیؒ کا کلام (بطریق طبرانی):

یہ واضح رہے کہ ”كتاب الزهد والرقائق لابن المبارك“ اور ”المصنف لابن أبي شيبة

له انظر هامش مستدرک حاکم، (كتاب في فضائل القرآن، أخبار في فضائل القرآن جملة ۱/۷۳۸، رقم: ۲۰۲۸)۔

ؒ كتاب الزهد والرقائق، (باب ماجاء في ذم التنعم في الدنيا، ص: ۲۷۵، رقم: ۷۹۹)۔

ؒ المصنف لابن أبي شيبة، (كتاب فضائل القرآن، في فضل من قرأ القرآن، ۱۵/۴۴۵، رقم: ۳۰۵۷۳)۔

حافظ محمد بن نصرؒ نے ”مختصر قیام اللیل“ میں اسحاق کے طریق سے عبد اللہ بن عمرو بن العاصؒ سے ایک مرفوع روایت تخریج کی ہے، اس سند میں بھی اسماعیل بن رافع راوی ہے۔ (ص: ۱۷۵، باب ثواب القراءة باللیل)۔

”دونوں کی روایتوں میں ایک راوی اسماعیل بن رافع ہے، جن کے بارے میں حافظ ھشامیؒ نے ”متروک“ کہا ہے، چنانچہ حافظ ھشامیؒ ”مجمع الزوائد“ ۱؎ میں عبد اللہ بن عمرو بن العاصؒ سے یہی روایت مرفوعاً تخریج کر کے لکھتے ہیں: ”رواہ الطبرانی وفیہ: إسماعیل بن رافع وهو متروک“۔

اسماعیل بن رافع بن عوفیر المدنی، کے بارے میں ائمہ جرح والتعديل کے اقوال ملاحظہ ہوں:

قال یحییٰ بن معین ۲؎: ”ضعیف، وفی موضع: لیس بشئ“۔

وقال أبو حاتم ۳؎: ”الضعیف القاص، وفی موضع: وهو منکر الحدیث“۔

وقال أحمد بن حنبل ۴؎: ”ضعیف الحدیث“۔

وقال النسائی ۵؎: ”متروک الحدیث، وفی موضع، ضعیف، وفی موضع: لیس بثقة“۔

وقال ابن عدی ۶؎: ”ولإسماعیل بن رافع أحادیث غیر ما ذکرته وأحادیثہ کلھا

مما فیہ نظرٌ إلا أنه یکتب أحادیثہ فی جملة الضعفاء“۔

وقال الترمذی ۷؎: ”ضعفه بعض أهل العلم وسمعتُ محمدًا یقول: هو ثقة“۔

وقال الذهبی ۸؎: ”ضعیف واہ“۔

وقال ابن حجر ۹؎: ”ضعیف الحدیث“۔

قلت [الراقم]: فظهر لی بما نقلته آنفاً أنَّ الحدیث صحیح كما قاله الذهبی.

۱؎ مجمع الزوائد، (کتاب التفسیر، باب فضل القرآن، ۷/۳۳۰، رقم: ۱۱۶۳۲)۔

۲؎ الجرح والتعديل، (۲/۱۱۰، رقم: ۵۶۶)۔

۳؎ الجرح والتعديل، (۲/۱۱۱، رقم: ۵۶۶)۔

۴؎ الکامل، (۱/۴۵۲، رقم: ۱۱۹)۔

۵؎ تهذیب الکمال، (۲/۱۶۶، رقم: ۴۳۶)۔

۶؎ الکامل، (۱/۴۵۴، رقم: ۱۱۹)۔

۷؎ تهذیب الکمال، (۲/۱۶۶، رقم: ۴۳۶)۔

۸؎ الکاشف، (۱/۱۲۲، رقم: ۳۷۵)۔

۹؎ التقریب، (۱۰۷، رقم: ۴۴۲)۔

⑬ قراءت کے پہنچانے پر فرشتہ کی تقرری

روی الحافظ أبو سعيد السَّمَان في "مشيخته": "ثنا أبو بكر الشعيري المؤدب بقزوين بقراأتي عليه، ثنا علي بن أحمد المقرئ بياغ الحديد، ثنا أبو عبد الله الحُسين بن علي بن حماد بن مهران الجمال الأزرق المقرئ، ثنا أحمد بن يزيد الحلواني، ثنا المُعلّى بن هلال، عن سليمان التيمي عن أنس بن مالك رضي الله عنه قال قال: رسول الله ﷺ: "إن ملكاً موثقاً بالقرآن فسن قرأ منه شيئاً لم يُقَوِّمه، قَوِّمه الملك ورفع له". ترجمہ: "انس بن مالک فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کا ارشاد ہے کہ حق تعالیٰ شانہ کی طرف سے فرشتہ اس کام پر مقرر ہے کہ جو شخص کلام پاک پڑھے اور کماحقہ اس کو درست نہ پڑھ سکے تو وہ فرشتہ اس کو درست کرنے کے بعد اوپر کے جاتا ہے۔"

فيه من يتهم بوضع الحديث (أي المُعلّى بن هلال)، وأخرج أبو الفضل الرازي ما في معناه بلفظ: عن ابن عمر قال: قال رسول الله ﷺ: "من قرأ القرآن فلم يُعْرِ به وُكُلَ به ملكٌ يكتب له كما أنزل بكل حرف عشر حسنات". فيه أبو الطيب كذّبه يحيى بن معين. وأخرج أبو منصور الديلمي عن ابن عباس قال: قال رسول الله ﷺ: "إذا قرأ القارئ القرآن فأخطأ أو لَحَنَ أو كان أعجمياً كتبه الملك كما أنزل". وسنده يخلو عن المتهم وهو ضعيف كما قال السيوطي حتى يجوز في الفضائل.

یہ روایت امام رافعی قزوینیؒ نے "تاریخ قزوین" میں محمد بن حسین بن محمد الشعیری ابو بکر کے

ترجمہ میں ذکر کی ہے، محمد بن حسین سے ابوسعید السمان نے جس سند مذکور سے یہ روایت نقل کی ہے، اس میں ایک راوی ابوعبداللہ معلیٰ بن ہلال بن سويد الطحان الکوفی ہے۔

حافظ ابوسعید السمان کی سند میں موجود راوی معلیٰ بن ہلال کے بارے میں ائمہ کا کلام: معلیٰ بن ہلال کے بارے میں عبدالرحمن بن ابی حاتمؒ نے لکھا ہے^۱: ”سئل أبو زرعة عن المعلی بن هلال ما كان يُنقَمُ عليه؟ قال: الكذب“.

ابو أحمد بن عدیؒ رقم طراز ہے^۲: ”هوفي عداد من يضع الحديث“.

اسی طرح حافظ ذہبیؒ نے ”الکاشف“ میں^۳ ”کذبہ“.

حافظ ابن حجرؒ نے ”التقریب“ میں^۴ ”اتفق النقاد على تكذيبه“.

علامہ جلال الدین سیوطی نے اپنی کتاب ”الجامع الصغير“^۵ اور ”الجامع الكبير“^۶ میں اس روایت کو ابوسعید السمان کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

تنبیہ:

یہ بھی واضح رہے کہ علامہ عبدالرؤف مناویؒ نے اپنی تصنیف ”فیض القدير شرح الجامع الصغير“^۷ میں لکھتے ہیں: ”وفيه معلی بن هلال، قال في الميزان: رماه السفیانان بالكذب“.

^۱ الجرح والتعديل، (رقم: ۱۵۲۹).

^۲ الكامل فی الضعفاء، (رقم: ۱۸۵۴).

^۳ الکاشف، (۱۶۴/۳، رقم: ۵۶۶۰).

^۴ التقریب، (۵۴۱، رقم: ۶۸۰۷).

انظر، التاريخ الكبير ۷/۲۷۲، رقم: ۱۱۰۶۵، تهذيب الكمال، ۱۸/۲۵۶، رقم: ۶۶۹۴، تاريخ الإسلام،

۴/۶۳۳، رقم: ۴۳۴۴، ميزان الاعتدال، ۶/۴۸۰، رقم: ۸۶۸۵).

^۵ الجامع الصغير (۱-۲، ۱۴۸، رقم: ۲۴۵۵).

^۶ الجامع الكبير (رقم: ۱۷۴۸).

^۷ فيض القدير (۲/۵۲۴، رقم: ۲۴۵۵).

پھر علامہ مُناویؒ ہی نے اپنی کتاب ”التیسیر بشرح الجامع الصغیر“^۱ میں یہ روایت نقل کی اور ”إسناده ضعيف“ کہا، چنانچہ ثابت ہوا کہ ”فیض القدیر“ میں راوی مُعلی بن حلال کے بارے میں کذب کی جرح ذکر کرنے کے بعد ”التیسیر“ میں اسی روایت اس سند سے نقل کرنے کے بعد ”إسناده ضعيف“ کہا بظاہر دُھول پڑتی ہے۔

روایت ابی سعید السمان کے مضمون پر مشتمل دیگر روایات:

پہلی روایت: روایتِ دیلمیؒ

حافظ ابومنصور شہر داد بن شیر ویہ بن شہر داد بن شیر ویہ دیلمیؒ نے ”مسند الفردوس“^۲ میں اسی مضمون کی ایک روایت تخریج کی ہے: ”أخرجہ الدیلمی عن حمزہ بن عمارۃ بن حمزۃ، حدثنا هشیم، عن أبی بشر، عن سعید بن جبیر، عن ابن عباسؓ قال قال رسول اللہ ﷺ: ”إذا قرأ القارئ القرآن فأخطأ أو لحن أو كان أعجمياً كتبه الملك كما أنزل“.

رجالہ (سندِ دیلمی کے رواۃ):

(۱) حمزہ بن عمارہ بن حمزہ کے بارے میں مجھے ترجمہ نہیں مل سکا۔

(۲) دوسرا راوی ہُشیم، ابومعاویہ ہُشیم بن بشیر السلمی الواسطی ہے۔

ہُشیم کے بارے میں حافظ ذہبیؒ نے ”الکاشف“^۳ میں ”إمام ثقة مدلس“.

حافظ ابن حجرؒ نے ”التقریب“^۴ میں ”ثقة ثبت كثير التدليس والإرسال

الخفي“ کہا ہے۔

^۱ لہ التیسیر، (۱/۶۹۹)۔

^۲ لہ انظر سلسلة الأحاديث الضعيفة، (۵/۲۱۷، رقم: ۲۱۹۳)۔

^۳ لہ الکاشف (۳/۲۲۴، رقم: ۶۰۸۰)۔

^۴ لہ التقریب (۵۷۴، رقم: ۷۳۱۲)۔

”شذرات الذهب لابن العماد“^۱ میں ہے: ”قال وهب ابن جرير: قلنا لشعبة

:نكتب عن هشيم؟ قال: نعم، ولو حدثكم عن ابن عمر فصدقوه“.

”الکامل فی ضعفاء الرجال“^۲ میں حافظ ابن عدیؒ لکھتے ہیں: ”وهشيم رجل مشهور

وقد كتب عنه الأئمة، وهو في نفسه لا بأس به إلا أنه نسب إلى التدليس، وله أصناف وأحاديث حسان وغرائب، وإذا حدث عن ثقة فلا بأس به، وربما يوتى ويوجد في بعض أحاديثه منكر إذا دلس في حديثه عن غير ثقة.....“.

واضح رہے کہ ہشیم مشہور بالتدلیس ہونے کے ساتھ ساتھ، عنعنہ کے ساتھ اس روایت کو نقل

کر رہے ہیں۔

(۳) تیسرے راوی ابو بشر جعفر بن ابی وحشیہ ایسا الیشکری ہے، جس کے متعلق حافظ یحییٰ بن

معینؒ، حافظ عبد الرحمنؒ، حافظ ابو زرعہؒ نے ”ثقة“، حافظ ذہبیؒ نے ”الکاشف“^۳ میں

”صدوق“ کہا ہے، حافظ ابن حجر ”التقريب“^۴ میں لکھتے ہیں: ”ثقة من أثبت الناس في سعيد بن

جبیر وضعفه شعبة في حبيب بن سالم وفي مجاهد“.

رویت دلیلی کے بارے میں حافظ سیوطیؒ کا کلام:

امام سیوطیؒ نے حضرت ابن عباسؓ کی مذکورہ روایت کو ”ضعیف“ قرار دیا ہے^۵۔

^۱ شذرات (۱/۴۸۵)۔

^۲ الکامل فی ضعفاء الرجال، (۸/۴۵۶)، رقم: (۲۰۵۱)۔

^۳ الجرح والتعديل، (۲/۳۰۲)، رقم: (۱۹۲۷)۔

^۴ الکاشف، (۱/۱۸۳)، رقم: (۷۹۰)۔

^۵ التقريب، (۱۳۹)، رقم: (۹۳۰)۔

^۶ انظر فيض القدير، (۱/۴۱۶)، رقم: (۷۹۲)۔

دوسری روایت: روایت ابی الفضل رازیؒ

اسی مضمون کی ایک روایت عبداللہ ابن عمرؓ سے علامہ قرطبیؒ نے ”تفسیر قرطبی“^۱ اور علامہ ابوالفضل رازیؒ نے اپنی کتاب ”فضائل القرآن وتلاوتہ“^۲ میں اپنی سندوں سے نقل کی ہے، روایت یہ ہے: ”عن ابن عمرؓ قال: قال رسول الله ﷺ: ”من قرأ القرآن فلم يُعْرِ به وُكُلَ به ملكٌ يكتب له كما أنزل بكل حرف عشر حسنات“۔ ان دونوں سندوں میں ابوالطیب الحرّبی عن عبدالعزیز بن ابی داؤد عن نافع عن ابن عمرؓ مرفوعاً روایت نقل کرنے والا ہے۔

دوسری روایت میں موجود راوی ابوالطیب الحرّبی کے بارے میں ائمہ کے اقوال:

ابوالطیب الحرّبی کے بارے میں حافظ ذہبیؒ نے ”میزان الاعتدال“^۳ میں لکھا ہے: ”وقال ابن حبان: روى عن عبدالعزیز بن أبي داؤد الأعاجيب، لا يجوز الاحتجاج به“۔ اسی طرح حافظ خطیب بغدادیؒ ”تاریخ بغداد“^۴ میں اپنی سند سے نقل کرتے ہیں: ”قال أبو زكريا [يحيى بن معين البغدادي] أبو الطيب الحرّبي كذاب خبيث“۔ حافظ ابن حجرؒ ”لسان المیزان“^۵ میں لکھتے ہیں: ”قال أبو أحمد الحاكم: ليس حديثه بالقائم“۔

^۱ تفسیر قرطبی، (۱/۲۳)۔

^۲ فضائل القرآن وتلاوته، (۱/۱۸)۔

^۳ میزان الاعتدال، (۷/۳۸۶، رقم: ۱۰۳۳۸)۔

^۴ تاریخ بغداد، (۱۶/۵۸۵، رقم: ۷۶۸۳)۔

^۵ لسان المیزان، (۹/۱۰۲، رقم: ۸۲۰۸)۔

وقال الذهبي في أبي الطيب الحرّبي: ”عن ابن أبي داؤد كذاب ساقط“۔ (ديوان الضعفاء

والمتروكين، رقم: ۴۹۶۱)۔

⑮ حفظ قرآن کی تمنا پر حفاظ کے ساتھ حشر

قال الطبراني: "حدثنا أحمد بن محمد بن هاشم البعلبكي، ثنا أبي، ح
وحدثنا إبراهيم بن متوفيه الأصبهاني، ثنا محمد بن هاشم البعلبكي
، ثنا سويد بن عبدالعزيز، عن عبدالعزيز، عن عبدالله بن عبد الرحمن
، عن إسماعيل بن عبيد الله، ثنا عبد الرحمن بن غنم، عن معاذ بن جبل
، عن رسول الله ﷺ قال: "من قرأ القرآن وعمل بما فيه..... ومن قرأ
القرآن وهو ينفل منه، ولا يدعه فله أجره مرتين، ومن كان حريصاً عليه
ولا يستطيعه ولا يدعه بعثه الله يوم القيامة مع أشرف أهله....." ١

ترجمہ: "حضرت معاذ بن جبلؓ سے ایک طویل حدیث میں حضور اکرم ﷺ کا ارشاد
مروی ہے کہ جو شخص قرآن شریف پڑھتا ہے اور وہ یاد نہیں ہوتا تو اس کیلئے دوہرا
اجر ہے، اور جو اس کو یاد کرنے کی تمنا کرتا رہے لیکن یاد کرنے کی طاقت نہیں رکھتا مگر وہ
پڑھنا بھی نہیں چھوڑتا تو حق تعالیٰ شانہ روز قیامت اس کا حفاظ ہی کے ساتھ حشر
فرمائیں گے۔۔۔۔۔"

روایت کے توابع:

امام طبرانیؒ کی سند میں موجود راوی محمد بن ہاشم کے توابع:

امام طبرانیؒ کی اس روایت میں، سويد بن عبدالعزيز سے روایت کرنے والا راوی، محمد بن ہاشم بن

١۔ المعجم الكبير، (۸/۴۱۰، رقم: ۱۶۵۶)۔

عبد الرحمن بن غنم: بفتح المعجمة وسكون النون كذا في التقريب لابن حجر (رقم: ۳۹۸۷)۔

سعيد البعلبكي القرشي ہے۔ اس روایت کا ایک تابع تو ”شعب الإيمان“ میں ہے، جس میں سويد بن عبد العزيز سے نقل کرنے والا راوی بآلفاظ دیگر محمد بن ہاشم کا تابع، اسحاق بن ابراہیم بن مخلد الحنظلي ہے۔

ایک دوسرا تابع علامہ بوصیریؒ نے ”إتحاف الخيرة المهرة“ میں ذکر کیا ہے، جس میں سويد بن عبد العزيز سے نقل کرنے والا راوی اسحاق بن راہویہ ہے، یعنی سويد بن عبد العزيز سے روایت نقل کرنے میں اسحاق بن راہویہ نے محمد بن ہاشم کی متابعت کی ہے۔ حاصل کلام یہ ہے کہ امام طبرانیؒ، امام بیہقیؒ اور علامہ بوصیریؒ کی سندیں بن عبد العزيز پر جمع ہو جاتی ہیں، سويد بن عبد العزيز کے بعد تینوں سندیں یوں ہیں: ”سويد بن عبد العزيز عن عبد الله بن عبد الرحمن بن جابر الأزدي عن إسماعيل بن عبيد الله بن أبي المهاجر المخزومي الدمشقي“ عن عبد الرحمن بن غنم الأشعري عن معاذ بن جبل مرفوعاً۔

روایت طبرانیؒ پر محدثین کا کلام:

علامہ بوصیریؒ نقل روایت کے بعد فرماتے ہیں: ”هذا إسناد متصل لكن سويد بن

محمد بن هاشم بن سعيد البعلبكي القرشي: قال الحافظ في ”التقريب“، والذهبي في ”الكاشف“: ”صدوق“۔ (التقريب، ۵۱۱، رقم: ۶۳۶۱، الكاشف، ۱۰۳/۳، رقم: ۵۲۷۲)۔

شعب الإيمان، فصل في إيمان تلاوة القرآن، (۳۷۶/۳، رقم: ۱۸۳۷)۔

إسحاق بن إبراهيم بن مخلد الحنظلي: قال الحافظ: ”ثقة حافظ مجتهد قرين أحمد بن حنبل“۔ (التقريب، ۹۹، رقم: ۳۳۲)۔ وقال الذهبي: ”عالم خراسان..... أملى المسند من حفظه“۔ (الكاشف، ۲۰۶/۱، رقم: ۲۷۵)۔

إتحاف الخيرة المهرة، (۱۴۷/۸، رقم: ۷۹۹۳)۔

الأزدي، قال الحافظ ابن حجر: ”ثقة، من الثامنة م. قد ت س“۔ (التقريب، ۳۱۱، رقم: ۳۴۳۷)، انظر

تهذيب الكمال، (۲۹۰/۱۰، رقم: ۲۹۰)، الكاشف، (۱۰۴/۲، رقم: ۲۸۵۴)۔

الدمشقي، قال الحافظ ابن حجر: ”ثقة، من الرابعة م. مات ۱۳۱ خ م د س ق“۔ (التقريب، ۱۰۹، رقم: ۴۶۶)، فانظر الكاشف (۱۶۱/۱، رقم: ۳۹۷)۔

الأشعري، قال الحافظ ابن حجر: ”مختلف في صحبته وذكره العجلي في كبار ثقات التابعين مات سنة

۷۸ خ ع“۔ (التقريب، ۳۴۸، رقم: ۳۹۷۸)، فانظر الكاشف (۱۸۱/۲، رقم: ۳۳۲۹)۔

عبدالعزیز ضعیف، ولہ شاهد من حدیث معاذ بن جبل رضي الله عنه رواه أبو داود في سننه^۱ والحاكم وصححه^۲ وفيه نظر فإن في إسناده زبّان بن فائد وهو ضعيف“.

واضح رہے کہ علامہ بوصیری^۳ نے امام أبوداؤد اور امام حاکم کے جس شاهد کا ذکر کیا ہے، وہ ہمارے در اسے سے خارج ہے، کیونکہ اس شاہد میں زیر بحث مضمون نہیں۔

حافظ ابن حجر نے بھی ”المطالب العالیہ“^۴ میں نقل روایت کے بعد ”هذا إسناده متصل لكن سويد بن عبدالعزيز ضعيف“ کہا ہے۔

حافظ ھشامی^۵ نے ”مجمع الزوائد“^۶ میں طبرانی کی روایت ذکر کر کے کہا ہے۔ ”رواه الطبراني، وفيه سويد بن عبدالعزيز وهو متروك، وأثنى عليه هُشَيْمٌ خيراً، وبقية رجاله ثقات“۔^۷

قلت [الراقم]: فظهر لي بما نقلته آنفاً أن الحديث ضعيف وله شاهد من حديث أبي هريرة ويجوز في الفضائل.

^۱ سنن أبي داود، (رقم الحديث، ۱۴۴۸).

^۲ مستدرک حاکم، (۱/۷۵۶، رقم: ۲۰۸۵).

^۳ المطالب العالیہ، (۸/۱۲۸، رقم: ۳۵۰۵).

^۴ مجمع الزوائد، (۷/۳۳۴، رقم: ۱۱۶۳۷).

^۵ ولہ شاهد من جزء المذكور عن أبي هريرة:

(۱) في ”شعب الإيمان“ (۳/۳۸۶، رقم: ۱۸۳۶) بلفظ: ”...ومن أخذه بعد ما يدخل في السن فأخذه

وهو ينفلت منه أعطاه الله أجره مرتين“.

فيه إسماعيل بن رافع بن عويمر الأنصاري، قال فيه ابن حجر: ”ضعيف الحفظ“. (التقريب، رقم: ۴۴۲)

وقال الذهبي: ”ضعيف واه ت ق“. (الكاشف، رقم: ۳۷۲).

(۲) وفي ”الكامل لابن عدي“ (۵/۴۶) بلفظ: ”من تعلم القرآن في شبته اختلط القرآن بلحمه ودمه

، ومن تعلمه في كبره فهو ينفلت منه ولا يتركه فله أجره مرتين“.

فيه عمر بن طلحة الليثي، قال فيه ابن عدي: ”وأحاديثه عن سعيد المقبري بعضه مما لا يتابعه عليه أحد“. فاعلم أنه

يسروي في سند هذا المتن عن سعيد المقبري. (المصدر السابق) وقال الذهبي في ”المغني في

الضعفاء“ (رقم: ۴۹۷). فيه جباله وقال أبو حاتم: ”محله الصدق“. وقال ابن حجر في ”التقريب“ (۴۹۲۴). ”صدوق“.

①۶ تین شخصوں کا جنت کے ٹیلوں پر تفریح

قال الحافظ الطبراني في "المعجم الكبير": "حدثنا جعفر بن محمد النيسابوري، ثنا عبد الله بن محمد الفراء النيسابوري، ثنا الحارث بن مسلم، ثنا بحر بن كثير [كذا في الأصل وهو التصحيف والصحيح كَنِينِز]، عن الحجاج بن فُرَافِصَةَ، ^{له} عن الأعمش، عن عطاء، عن ابن عمر ^{رض}، قال: لولم أسمع من رسول الله ﷺ إلا مرة، عد سبع مرّات لَمّا حدثت به، سمعت رسول الله ﷺ يقول:

"ثلاث على كُتبان المسك يوم القيامة، لا يهُو لهم الحُزنُ، ولا يفرّعون حين يفرّعون الناس: رجل تعلّم القرآن، فأقام به يطلب به وجه الله وما عنده، ورجل نادى في كلّ يوم وليلة خمس صلوات يطلب به وجه الله وما عنده، ومملوك لم يمنعه رِقُّ الدنيا من طاعة ربّه." ^{له}

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عمر ^{رض} فرماتے ہیں کہ اگر میں نے اس حدیث کو حضور اقدس ﷺ سے ایک مرتبہ اور ایک مرتبہ غرض سات دفعہ یہ لفظ کہا، یعنی اگر سات مرتبہ نہ سنا ہوتا تو کبھی نقل نہ کرتا۔ میں نے حضور اقدس ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ تین آدمی ایسے ہیں جو روز قیامت مشک کے ٹیلوں پر تفریح کریں گے، ان کو نہ تو کوئی غم ہوگا اور نہ وہ لوگوں کی گھبراہٹ کے وقت گھبرائیں گے۔ ایک وہ شخص جس نے قرآن پڑھا اور اللہ کی خوشنودی اور اس کے ہاں بدلہ کی جستجو میں امامت کی۔ دوسرا وہ شخص

^{له} الفُرَافِصَةُ بالضم، كذا في "توضيح المشتبه لابن الناصر الدمشقي" (۶۲/۷)۔

^{له} المعجم الكبير، (عطاء بن أبي رباح عن ابن عمر ^{رض}، ۲۴۹/۷، رقم: ۱۳۴۰۸)۔

جس جس نے اللہ کی خوشنودی اور اس کے ہاں بدلہ کی جستجو میں شب و روز پانچوں نمازوں کیلئے اذان دی۔ تیسرا وہ شخص جس کو دنیاوی غلامی اپنے پروردگار کی تابع داری سے نہ روکے۔

اہم فائدہ:

”المعجم الكبير للطبراني“ کی مذکورہ روایت عبداللہ بن عمرؓ کے اس ارشاد کی وجہ سے زیر بحث ہے: ”لَوْلَمْ أَسْمَعِهِ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَّا مَرَّةً عَدَّ سَبْعَ مَرَّاتٍ لَمَا حَدَّثْتُ بِهِ“۔

روایت طبرانی کا ایک اور مصدر:

مذکورہ روایت عبداللہ بن عمرؓ کے قول کے ساتھ ”حلیۃ الأولیاء لأبی نعیم الأصبہانی“^۱ میں بھی تخریج کی گئی ہے، جس میں مکی بن عبدان نے ”المعجم الكبير“ کی سند میں مذکور جعفر بن محمد النیسابوری کی متابعت کی ہے، یعنی یہی روایت مکی بن عبدان نے عبداللہ بن محمد الفراء النیسابوری سے نقل کی ہے۔

زیر بحث روایت طبرانی کے بارے میں حافظ ھیثمیؒ کا قول:

حافظ ھیثمیؒ ”المعجم الزوائد“^۲ میں ”المعجم الكبير“ کی زیر بحث روایت نقل کر کے لکھتے ہیں: ”قلت: رواه الترمذی بغیر سیاقه. رواه الطبرانی فی الكبير، وفيه: بحر بن کنیز السقاء وهو ضعيف“۔

اہم تنبیہ:

واضح رہے کہ حافظ ھیثمیؒ نے ترمذی کی جس روایت کا ذکر کیا ہے، اس میں اس مقام پر الفاظ یہ

^۱ حلیۃ الأولیاء، (عطاء بن أبی رباح، ۳/۳۱۸)۔

^۲ مجمع الزوائد، (کتاب الصلوۃ، باب فضل الأذان، ۲/۸۵، رقم: ۱۸۳۶)۔

ہیں: ”ورجل یؤمّ قوما وہم بہ راضون“۔ ایک وہ شخص جس نے امامت کی اس طرح پر کہ مقتدی اس سے راضی ہوں۔ یعنی ”سنن الترمذی“ کی روایت میں ”المعجم الكبير“ کے الفاظ: ”رجل تعلم القرآن.....“۔ ایک وہ شخص جس نے قرآن پڑھا.....“ نہیں ہے۔ اسی طرح ”سنن الترمذی“ عبد اللہ ابن عمر کا قول: ”لولم أسمعہ من رسول اللہ ﷺ إلا مرة عد سبع مرّات لما حدثت بہ“۔ بھی نہیں ہے۔ ترمذی کی یہ روایت ”أبواب البر والصلة“ کے تحت ”باب ماجاء فی فضل المملوک الصالح“ (۵۲۶/۳، رقم: ۱۹۸۶) میں مذکور ہے، اور امام ترمذیؒ نے اسے ”حسن غریب.....“ کہا ہے۔

طبرانیؒ کی روایت میں موجود راوی بحر بن گنیزؒ ابو الفضل السقاء الباہلی کے بارے میں ائمہ رجال کے اقوال:

قال الدار قطني: متروک^۱۔

وقال یحییٰ بن معین^۲: ”بحر السقاء لا یکتب حدیثہ“، وقال أبو حاتم^۳: ”ضعیف“۔

وقال البخاری^۴: ”لیس عندهم بقوی“۔

وقال أبو أحمد ابن عدي^۵: ”والضعف علی حدیثہ بین“۔

وقال ابن حجر^۶: ”ضعیف“۔

قلت [الراقم]: فظهر لی بما نقلتہ آنفاً أنّ إسناده ضعیف ویجوز فی الفضائل۔

^۱ بفتح الکاف وکسر النون، کذا فی ”الإكمال لابن ماکولا“ (۱۶۲/۷)۔

^۲ تہذیب الکمال، (باب الباء ۷/۳، رقم: ۶۲۸)۔

^۳ الجرح والتعديل، (باب الباء ۲/۳۴۰، رقم: ۱۶۵۵)۔

^۴ الجرح والتعديل، (باب الباء ۲/۳۴۰، رقم: ۱۶۵۵)۔

^۵ التاريخ الكبير، (باب الباء ۲/۱۱۱، رقم: ۱۹۲۷)۔

^۶ الكامل فی الضعفاء، (بحر بن کنیز ۲/۳۳۵، رقم: ۲۸۷)۔

کے التقريب، (حرف الباء ۱۲۰، رقم: ۶۳۷)۔

⑫ معلمین کے لیے عرش کا سایہ

قال الخطيب البغدادي في "تاريخه": "أخبرني الحسن بن محمد الخلال، حدثنا يوسف بن عمر القوّاس، حدثنا أبو الطيب محمد بن الفرّخان قدم علينا، حدثني أبي الفرّخان بن رُوْرَبَة^١ مولى المتوكل على الله، حدثنا الحسن بن عرفة أبو معاوية الضّرير، حدثنا محمد بن خازم، عن الأعمش، عن أبي وائل، عن ابن عباس رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: "اللهم اغفر للمُعلّمين، وأطل أعمارهم، وأظّلهم تحت ظلك فإنهم يعلمون كتابك المنزل".

ترجمہ: "ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اے اللہ! معلمین کی بخشش فرما، اور انکی عمر دراز فرما، اور ان کو اپنے عرش کا سایہ نصیب فرما، کیونکہ یہ دوسروں کو آپ کی نائز کی کردہ کتاب سکھاتے ہیں۔"

روایت حافظ خطیب پر کلام:

حافظ خطیبؒ نے "تاریخ بغداد" میں سند میں مذکور محمد بن الفرّخان بن رُوْرَبَة کے ترجمہ میں ایک دوسری حدیث تخریج کرنے کے بعد لکھا ہے: "وما أبعد أن يكون من وضع ابن الفرّخان".

حافظ ذہبیؒ بھی زیر بحث روایت میں افتراء کی نسبت أبو الطیب محمد بن الفرّخان کی طرف

لے کذا فی الأصل، لکن ذکرہ العلامة ابن ناصر الدین الدمشقی فی "توضیح المشتبه" تحب مادة "الرُوْرَبَة" بفتح الزاء تليها نون مفتوحة بدل الموحدة (٤/٢٤١).

تاریخ بغداد، (١٤/٣٨٥، رقم: ٦٨١٣).

تاریخ بغداد، (٤/٢٨٢، رقم: ١٤٨٠).

کرتے ہیں، چنانچہ علامہ ابن عَرَّاق الکِنَانیؒ ”تنزیہ الشریعة“ؒ میں زیر بحث روایت ذکر کر کے رقمطراز ہیں: ”قال الذهبي في تلخيصه: افتراه ابن الفرَّخَان وألصقه بالحسن بن عرفة بسند الصحيح“۔

سند میں موجود راوی محمد بن الفرَّخَان کے مزید حالات آگے آرہے ہیں۔

روایتِ حافظ خطیب کے معنی پر مشتمل ایک دوسری روایت:

حافظ خطیبؒ نے اسی مضمون کی روایت ایک دوسری سند سے ”تاریخ بغداد“ؒ میں تخریج کی ہے: ”أخبرنا عليّ ابن أحمد الرِّزَّاز، قال: حدثنا أبو الحسن عليّ بن أحمد ابن عليّ المِصْبِصِي، قال: حدثنا أبي، قال: حدثنا محمد بن عليّ بن إسحاق البغدادي، قال: حدثنا موسى بن محمد القومسي، قال: حدثنا الحسن بن شبَل، عن أصرم بن حَوْشَب، عن نَهْشَل بن سعيد، عن الضحاك بن مُزاحم، عن ابن عباسؓ، قال: قال رسول الله ﷺ: اللهم اغفر للمعلمين، وأطل أعمارهم، وبارك لهم في كسبهم“۔

روایت ثانیہ کے بارے میں ائمہ کے اقوال:

(۱) علامہ ابن الجوزیؒ نے ”الموضوعات“ؒ میں خطیب کی روایت نقل کر کے لکھا ہے: ”هذا حديث لا يصح عن رسول الله ﷺ“۔

(۲) حافظ ذہبیؒ ”تلخیص کتاب الموضوعات لابن الجوزي“ؒ میں لکھتے ہیں:

”فيه أصرم بن حوشب عن نهشل بن سعيد مُتهمان“۔

۱۔ تنزیہ الشریعة، (۱/۲۵۲، رقم: ۷، الفصل الأول)۔

۲۔ تاریخ بغداد، (محمد بن علی بن محمد بن اسحاق البغدادی، ۴/۱۰۶، رقم: ۱۲۸۱)۔

۳۔ الموضوعات، (۱/۲۲۱)۔

۴۔ تلخیص کتاب الموضوعات، (۱/۵۸، رقم: ۱۱۶)۔

(۳) حافظ شوکانیؒ نے ”الفوائد المجموعة“^۱ اور ملا علی قاریؒ نے ”المصنوع“^۲ میں

اس روایت کو ”موضوع“ کہا ہے۔

روایت اولیٰ (حافظ خطیب) میں مذکور محمد بن الفرّخان کے بارے میں ائمہ کے اقوال:

قال السمعانيؒ: ”أحاديثه منكورة“.

قال ابن النجارؒ: ”كان أبو الطيب بن الفرّخان مُتَّهَمًا يوضع الحديث“.

قال الحافظ ابن حجر في ”لسان الميزان“^۳: ”قد ذكر لي بعض أصحابنا أنه رأى

لابن الفرّخان أحاديث كثيرة منكورة، بأسانيد واضحة، عن شيوخ ثقات، وقلّي الخطيب

أيضاً في ذلك الحديث الذي أورده ابن الجوزي: ما أبعد أن يكون من وضع ابن الفرّخان“.

قلت [الراقم]: فظهر لي بما نقلته آنفاً أنّ ابن الفرّخان اتهمه الخطيبُ

والذهبي بوضع هذا الحديث.

^۱ الفوائد المجموعة، (۲۸۶، رقم: ۸۶۵).

^۲ المصنوع، (۴۹، رقم: ۵).

^۳ لسان الميزان، (باب الفاء والراء، ۴/۳۳۶، رقم: ۷۸۳۱).

^۴ لسان الميزان، (۷/۴۴۰، رقم: ۷۳۰۳).

^۵ لسان الميزان، (۷/۴۴۰، رقم: ۷۳۰۳).

⑱ تلاوت قرآن سے حافظہ میں اضافہ

قال الإمام أبو حامد الغزالي في "إحياء علوم الدين": "وقال علي بن أبي طالب رضي الله عنه: "ثلاث يزدن في الحفظ ويذهبن البلغم، السواك والصَّيام وقراءة القرآن".^۱

ترجمہ: "حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ تین چیزیں حافظہ کو بڑھاتی ہیں (۱) مسواک اور (۲) روزہ اور (۳) تلاوت کلام اللہ۔"

لم أجده مسنداً.

حافظ مرتضیٰ زبیدیؒ نے "إتحاف السادة المتقين" ^۲ میں "نوادر الأصول" کے حوالہ سے رقم طراز ہیں: "وفي كتاب النوادر للترمذی الحکیم ^۳: "السواك يزيد للحافظ حفظاً. وفي كلام ابن عباسؓ: في السواك عشر خصال فذكر منها أنه ينقي البلغم، والبلغم أحد الاخلاط الأربعة"

^۱ إتحاف السادة المتقين، (كتاب آداب تلاوة القرآن / الباب الاول ۱۹/۵).

^۲ إتحاف السادة المتقين، (كتاب أسرار الطهارة / القسم الثاني ۵۵۶/۲).

^۳ لم أجده في نوادر الأصول.

①۹ صحابہؓ میں ”قراء“ حضرات

قال الإمام البخاري في ”صحيحه“: حدثنا حفص بن عمر حدثنا شعبة عن عمرو عن إبراهيم عن مسروق ذكر عبد الله بن عمروؓ عبد الله بن مسعودؓ فقال لا أزال أحبه سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول: ”خذوا القرآن من أربعة: من عبد الله بن مسعود وسالم ومعاذ بن جبل وأبي بن كعب“^{لہ}.

”..... آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: ”چار شخصوں سے قرآن حاصل کرو: عبد اللہ بن مسعودؓ، سالمؓ، معاذ بن جبلؓ اور ابی بن کعبؓ“.

قرآن سے غفلت پر وعیدیں

① امت کے اکثر منافق قراء ہوں گے

قال الإمام أحمد بن حنبل: ”حدثنا علي بن إسحاق، حدثنا عبد الله، يعني ابن المبارك، أنبأنا عبد الرحمن بن شريح المَعافري، حدثنا شراحيل بن يزيد، عن محمد بن هُدَيْة، عن عبد الله بن عمروؓ، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ”أكثر منافقي أمتي قُرأوها“^{لہ}۔ ترجمہ: ”حضرت عبد اللہ بن عمروؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میری امت کے بہت سے منافق قاری ہوں گے۔“

روایت کے مصادر اصلہ:

مسند احمد کی مذکورہ روایت مختلف طرق سے درج ذیل کتب میں تخریج کی گئی ہے:

”مسند أحمد (۱ طریق)، شعب الإيمان للبيهقي (۳ طرق)، المعجم الكبير للطبراني، (۲ طرق)، المصنف لابن أبي شيبة، شرح السنة للبخاري، تاريخ بغداد للخطيب، اتحاف الخيرة المهرة للبوصيري، التاريخ الكبير للبخاري، تهذيب الكمال للميزي، خلق أفعال العباد للبخاري، كتاب الزهد لابن المبارك، كتاب البدع لابن وضاح، الإبانة الكبرى لابن بطة العبكري (۳۸۷ھ)، الكامل في الضعفاء لابن عدي“۔ ذکر کردہ متون سے ہی اندازہ ہو جاتا ہے کہ ”مسند أحمد“ کی مذکورہ روایت بہت سے توابع اور شاہد سے مؤید ہیں۔

مسند احمد کی سند میں موجود علی بن اسحاق کے متابع:

”مسند أحمد“ کی مذکورہ روایت میں علی بن اسحاق، عبد اللہ بن مبارک سے روایت نقل کرنے

والے ہیں، جبکہ علی بن اسحاق کے عبداللہ بن مبارک سے نقل روایت میں بہت سے متابع بھی ہیں:

حافظ بغویؒ کی ”شرح السنة“^۱ میں محمد بن عبداللہ بن ابی توبہ کے طریق سے، ابراہیم بن عبداللہ الحلال، ”التاریخ الكبير للبخاري“^۲ اور ”خلق أفعال العباد“^۳ میں محمد بن مقاتل کے طریق سے، محمد بن مقاتل بذاتِ خود ”تہذیب الکمال للمزنی“^۴ میں ابو حفص بن طبرزد کے طریق سے، محمد بن حسن البلیخی ”البدع لابن الوضاح“^۵ میں اسد کے طریق سے اسد بذاتِ خود۔ یہ چاروں راوی، یعنی ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن مقاتل، محمد بن حسن بلخی اور اسد بن موسیٰ یہی روایت عبداللہ بن مبارک سے نقل کرتے ہیں، بالفاظِ دیگر ان چار راویوں نے عبداللہ بن مبارک سے روایت نقل کرنے میں علی بن اسحاق کی متابعت کی ہے۔

مسند احمد کی سند میں موجود عبداللہ بن مبارکؒ کے توابع:

”مسند أحمد“ کی زیرِ بحث روایت میں عبداللہ بن مبارک، عبدالرحمن بن شریح معافری سے روایت نقل کرنے والے ہیں، عبدالرحمن بن شریح سے یہی روایت نقل کرنے میں دیگر راویوں نے عبداللہ بن مبارک کی متابعت کی ہے۔

”مسند أحمد“^۱ اور ”المصنف لابن أبي شيبة“^۲ میں زید بن جباب کے طریق سے

^۱ شرح السنة، (کتاب الإيمان، باب علامات النفاق، ۷۵/۱، رقم: ۳۹)۔

^۲ التاریخ الكبير، (محمد بن هدية الصوفي، ۲۵۵/۱، رقم: ۸۲۲)۔

^۳ خلق أفعال العباد، (ما يدل على أصوات العباد، ص: ۱۲۱)۔

^۴ تہذیب الکمال، (من اسمه شراحيل، وشرجيل، ۴۱۲/۱۲)۔

^۵ البدع لابن الوضاح، (ص: ۹۵)۔

^۱ مسند أحمد بن حنبل، (مسند عبد الله بن عمرو بن العاص، ۶۲۳/۲، رقم: ۶۶۳۳)۔

^۲ المصنف لابن أبي شيبة، (ما ذكر عن نبينا ﷺ في الزهد، ۷۱/۱۹، رقم: ۳۵۴۷۶)۔

علاء بصریؒ ”إتحاف الخيرة المهرة“ میں ”المصنف“ کی روایت نقل کر کے رقمطراز ہیں: ”هذا إسناد حسن“

(کتاب التفسیر، باب في القراء المتأفقين، ۳۵۱/۶، رقم: ۶۰۰۵)۔

خود زید بن حُباب، ”شعب الإیمان“^۱ میں ابو الحسن بن فضل قطان کے طریق سے ابن وہب، یہی روایت عبد الرحمن بن شریح معافری سے نقل کرنے والے ہیں، یعنی عبد الرحمن بن شریح سے نقل روایت میں زید بن حُباب اور ابن وہب دونوں نے عبد اللہ بن مبارک کی متابعت کی ہے۔

مسند احمد کی سند میں موجود محمد بن ہدیہ کے توابع:

”مسند أحمد“ کی زیر بحث روایت میں عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے نقل کرنے والے محمد بن ہدیہ ہیں، جبکہ دیگر راویوں نے بھی ان سے روایت نقل کی ہے۔

”مسند أحمد“^۲ میں حسن کے طریق سے اور ”الإبانة الكبرى لابن بطة البكري“^۳ میں ابوبکر عبد اللہ بن محمد بن زیاد النیسابوری کے طریق سے عبد الرحمن بن جُبیر یہی روایت عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے نقل کرتے ہیں، یعنی عبد اللہ بن عمرو سے نقل روایت میں عبد الرحمن بن جُبیر نے محمد بن ہدیہ کی متابعت کی ہے۔

روایت مسند احمد پر حافظ بیہقی ”کا کلام:

یہاں تک کے مختلف طرق تو وہ تھے جن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ حدیث، عبد اللہ بن عمرو بن عاص نقل کرتے ہیں، حافظ بیہقی ”مجمع الزوائد“^۴ میں عبد اللہ بن عمرو کے طریق سے یہی روایت ذکر کر کے لکھتے ہیں: ”رواہ أحمد، والطبرانی، ورجاله ثقات، وكذلك رجال إحدی إسنادي أحمد ثقات“۔

^۱ شعب الإیمان، (۹/۲۱۷، رقم: ۶۵۶۰)۔

^۲ مسند أحمد بن حنبل، (مسند عبد اللہ بن عمرو بن العاص، ۲/۶۲۳، رقم: ۶۶۳۴)۔

^۳ الإبانة الكبرى، (۲/۷۰۲، رقم: ۹۴۲)۔

^۴ مجمع الزوائد، (کتاب أهل البغی، باب ما جاء في الخوارج، ۶/۳۴۳، رقم: ۱۰۴۱۴)۔

روایت مسند احمد کے شواہد:

”مسند أحمد“ کی زیر بحث روایت کے بہت سے شواہد بھی ہیں، جن میں عقبہ بن عامرؓ، عَصَمَةُ بن مالکؓ اور ابن عباسؓ یہی روایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں۔

پہلا شاہد:

عقبہ بن عامرؓ کی مرویات:

”مسند أحمد“ میں ابوسلمہ نخوعی اور ابوسعید کے طریق سے ”تاریخ بغداد“ میں ابوجعفر محمد بن أحمد بن محمد بن عمر کے طریق سے، ”كتاب الزهد لابن المبارك“ میں ابن لہیعہ کے طریق سے، ”شعب الإيمان للبيهقي“ میں ابوعبد اللہ الحافظ کے طریق سے یہی روایت تخریج کی گئی ہے، اور ان پانچوں سندوں میں عقبہ بن عامرؓ سے نقل کرنے والا راوی مِشْرَح بن ہاعان ہیں، اور پھر مِشْرَح سے مختلف راوی اس روایت کو نقل کرتے ہیں، البتہ ”معجم الكبير للطبراني“ میں ابویزید قرطبی کے طریق میں ابوعشائہ، عقبہ بن عامرؓ سے روایت نقل کرتے ہیں اور ابوعشائہ سے ابن لہیعہ۔

پہلے شاہد پر حافظ بیہقیؒ کا کلام:

حافظ بیہقیؒ ”مجمع الزوائد“ میں عقبہ بن عامرؓ کے طریق سے یہی روایت نقل کر کے

فرماتے ہیں: ”رواه أحمد، والطبراني، وأحد أسانيد أحمد ثقات أثبات“۔

۱۔ مسند أحمد، (مسند عقبہ بن عامرؓ، ۹۱۴/۵، رقم: ۱۷۵۴۶)۔

۲۔ تاریخ بغداد، (۲/۲۲۱، رقم الترجمة ۲۳۹)۔

۳۔ کتاب الزهد، (باب ذم الریاء والعجب وغير ذلك، ص: ۱۵۲، رقم: ۴۵۱)۔

۴۔ شعب الإيمان، (۹/۲۱۷، رقم: ۶۵۶۱)۔

۵۔ المعجم الكبير، (۱۷/۳۰۵، رقم: ۷۴۱)۔

۶۔ مجمع الزوائد، (كتاب أهل البغي، باب ما جاء في الخوارج، ۶/۳۴۳، رقم: ۱۰۴۱۴)۔

دوسرا شاہد:

عصمة بن مالک خطمیؓ کی مرویات:

”الکامل لابن عدي“^۱ میں احمد بن علی مدائنی کے طریق سے اور ”المعجم الكبير للطبراني“^۲ میں احمد بن رشد بن مصری کے طریق سے عبید اللہ بن موهب اسی روایت کو عصمة بن مالکؓ سے نقل کرتے ہیں۔

دوسرے شاہد پر حافظ بیہمیؓ کا کلام:

حافظ بیہمیؓ ”مجمع الزوائد“^۳ میں عصمة بن مالکؓ کے طریق سے یہی روایت نقل کر کے لکھتے ہیں: ”رواه الطبراني، وفيه الفضل بن المختار وهو ضعيف“.

تیسرا شاہد:

حضرت ابن عباسؓ کی روایت:

حافظ عقیلیؓ نے ”الضعفاء الكبير“^۴ میں موسیٰ بن محمد بن کثیر جدی کے طریق سے یہی روایت عکرمہ عن ابن عباسؓ سے مرفوعاً تخریج کی ہے۔

قلت [الراقم]: فظهر لي بما نقلته آنفاً وما راجعت من أحوال رواة أنه

حديث صحيح.

^۱ الکامل لابن عدي، (فضل بن المختار، ۷/۱۲۲).

^۲ المعجم الكبير، (عصمة بن مالک الخطمیؓ، ۷/۸۴، رقم: ۱۳۹۰۷).

^۳ مجمع الزوائد، (کتاب أهل البغي، باب ما جاء في الخوارج، ۶/۳۴۳، رقم: ۱۰۴۱۴).

^۴ الضعفاء الكبير، (۱/۲۷۴).

② بے عمل قاری کا اپنے اوپر لعنت کرنا

قال ابن أبي حاتم في "تفسيره": "حدثنا أبي، ثنا صالح بن عبيد الله الهاشمي، ثنا أبو المليح، عن ميمون بن مهران، قال: "لَنْ الرجل ليصلي وَيَلْعَن نفسه في قراءته، فيقول: ﴿أَلَا لعنة الله على الظالمين﴾ [هود: ١٨] وإنه ظالم".^ل

ترجمہ: "میمون بن مهران سے مروی ہے کہ آدمی نماز پڑھتا ہے، اور نماز کے دوران قراءت میں اپنے اوپر ہی لعنت کرتا ہے، کیوں کہ وہ پڑھتا ہے: ﴿أَلَا لعنة الله على الظالمين﴾ اور خود ظالم ہونے کی وجہ سے اس وعید میں داخل ہوتا ہے۔"

قلت [الرازمي]: هو عن ميمون بن مهران كما رأيت ولم أجده مرفوعاً، وروى عن أنس بن مالك بلفظ: "رُبَّ تَالٍ للقرآن، والقرآن يلعنه".

ذیل میں سند کے مختلف راویوں کے حالات لکھے جائیں گے:

(۱) ابویوب میمون بن مهران جزری فقیہ کے بارے میں علامہ ذہبی "تاریخ الإسلام"^ل میں لکھتے ہیں: "عالم الجزيرة وسيدها، أعتقته امرأة من بني نصر بن معاوية بالكوفة فنشأ بها، ثم سكن الرقة، وروى عن أبي هريرة^{رض}، وعائشة^{رض}، وابن عباس^{رض}، وابن عمر^{رض}، وأم الدرداء^{رض}، وطائفة، وأرسل عن عمر^{رض}، والزيبر بن العوام^{رض}."

چند سطروں بعد لکھتے ہیں: "وروى سعيد بن عبد العزيز عن سليمان بن موسى قال:

لہ تفسیر ابن ابی حاتم، (سورة الأعراف، ص: ۱۴۸۲/۵، رقم: ۸۴۸۴)۔

لہ تاریخ الإسلام، (۳/۴۶۰، رقم: ۱۸۰۱، الطبقة الثانية عشر)۔

هؤلاء الأربعة علماء الناس في زمن هشام بن عبد الملك: مكحول، والحسن، والزهرى، وميمون بن مهران.

حافظ أبو محمد عبد الرحمن بن أبي حاتم "الجرح والتعديل" ^لمیں رقمطراز ہیں: "أنا عبد الله بن أحمد بن حنبل فيما كتب إلي؛ قال: سمعتُ أبي يقول: ميمون بن مهران ثقة، أوثق من عكرمة".

(۲) صالح بن عبيد الله مولى بنى هاشم أبو الفضل:

قال أبو حاتم: "شيخ" ^ل.

(۳) أبو المليح الحسن بن عمر الرقي:

قال ابن حجر في "التقريب" ^ل: "ثقة".

ميمون بن مهران کی روایت کے ہم معنی اثر انس بن مالک:

امام غزالی ^ل نے "إحياء علوم الدين" ^ل میں ميمون بن مهران کی روایت کے ہم معنی اثر کو بلا سند نقل کیا ہے، وہ لکھتے ہیں:

قال أنس بن مالك: "رُبَّ تالٍ للقرآن، والقرآن يلعنه".

اسی طرح امام غزالی ^ل یہ بھی لکھتے ہیں:

"وقال بعض العلماء: "إِنَّ الْعَبْدَ لَيَتْلُو الْقُرْآنَ فَيَلْعَنُ نَفْسَهُ وَهُوَ لَا يَعْلَمُ، يَقُولُ: ﴿أَلَا

لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الظَّالِمِينَ﴾ [هود: ۱۸] وَهُوَ ظَالِمٌ لِنَفْسِهِ، ﴿أَلَا لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْكَافِرِينَ﴾ [آل

عمران: ۶۱] وَهُوَ مِنْهُمْ".

^ل الجرح والتعديل، (باب المنيم، ۲۶۶/۸، رقم: ۱۴۳۶۰).

^ل الجرح والتعديل، (۴/۳۷۲، رقم: ۱۷۸۸، باب الصاد).

^ل التقريب، (رقم: ۱۲۶۶).

^ل إتحاف السادة المتقين، (الباب الأول في فضل القرآن وأهله وذم المقصرين في تلاوته، ۲۰/۵).

شیخ مرتضیٰ زبیدیؒ اس عبارت کے تحت لکھتے ہیں:

”نقله صاحب القُوت^۱ هكذا، وفي هذين القولين تفسير لقول أنس السابق ”رُبَّ تَالٍ لِلْقُرْآنِ، وَالْقُرْآنُ يَلْعَنُهُ“^۲.

^۱ قوت القلوب، (۱/۱۰۷).

^۲ إتحاف السادة المتقين، (الباب الأول في فضل القرآن وأهله وذم المقصرين في تلاوته، ۲۳/۵۰).

۳ قرآن بھلانا عظیم گناہ ہے

قال الترمذي: ”حدثنا عبد الوهاب بن الحكم الوراق البغدادي، قال: حدثنا عبد المجيد بن عبد العزيز، عن ابن جريج، عن الْمُطَّلِب بن عبد الله بن حَنْطَب، عن أنس بن مالك، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ”عُرِضْتُ عَلَيَّ أَجُورُ أُمَّتِي حَتَّى الْقَدَاةُ يَخْرِجُهَا الرَّجُلُ مِنَ الْمَسْجِدِ، وَعُرِضْتُ عَلَيَّ ذُنُوبُ أُمَّتِي، فَلَمْ أَرْ ذَنْبًا أَعْظَمَ مِنْ سُورَةِ الْقُرْآنِ أَوْ آيَةٍ أُوتِيَهَا رَجُلٌ ثُمَّ نَسِيَهَا“.

هذا حديث غريب لا نعرفه إلا من هذا الوجه وذاكرت به محمد بن إسماعيل فلم يعرفه واستغربه، قال محمد: ولا أعرف للمُطَّلِب بن عبد الله بن حَنْطَب سماعاً من أحد من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم إلا قوله: حدثني من شهد خطبة النبي صلى الله عليه وسلم. قال: وسمعتُ عبد الله بن عبد الرحمن يقول: لا نعرف للمُطَّلِب سماعاً من أحد من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم. قال عبد الله: وأنكر علي بن المَدِينِي أن يكون المُطَّلِب سمع من أنس^١.

ترجمہ: ”حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ مجھ پر امت کی نیکیاں پیش کی گئی حتیٰ کہ کسی شخص کا مسجد سے خس و خاشاک اٹھا کر باہر پھینکنا بھی دکھایا گیا، اور مجھ پر امت کے گناہ پیش کیے گئے، میں نے اس سے بڑھ کر کوئی گناہ نہیں پایا کہ کوئی شخص قرآن شریف کی کوئی سورت یا آیت دیا گیا ہو پھر وہ اس کو بھلا دے۔

”سنن الترمذی“ کی یہ روایت درج ذیل کتابوں میں مختلف سندوں سے تخریج کی گئی ہے:

”سنن أبي داود، الصحيح لابن خزيمة، مسند أبي يعلى، شعب الإيمان للبيهقي، المعجم الأوسط والمعجم الصغير للطبراني، المصنف لابن أبي شيبة، مصنف عبد الرزاق، أخبار مكة للفاكهي، شرح السنة للبغوي، كتاب الزهد لأحمد بن حنبل، أخبار أصبهان لأبي نعيم أصبهاني، الجامع لأخلاق الراوي وآداب السامع للخطيب بغدادی، العلل المتناهية لابن الجوزي“.

امام ترمذیؒ کی روایت میں سند میں مذکور تمام راویوں کے متابع، مختلف ذکر کردہ کتب میں موجود ہے، البتہ صرف راوی ابن جریج کا کوئی متابع نہیں مل سکا۔

امام ترمذیؒ کے متابع:

امام ترمذیؒ نے مذکورہ روایت عبد الوہاب بن الحکم الوراق البغدادی کے طریق سے تخریج کی ہے، اسی طرح امام ابو داؤدؒ نے اپنی ”سنن“ میں اور حافظ ابن خزيمةؒ نے اپنی ”صحیح“ میں عبد الوہاب بن عبد الحکم کے طریق یہی روایت تخریج کی ہے، یعنی امام ابو داؤدؒ اور حافظ ابن خزيمةؒ نے عبد الوہاب سے نقل روایت میں امام ترمذیؒ کی متابعت کی ہے۔

اس کے علاوہ امام بیہقیؒ نے ”شعب الإيمان“ میں ابو علی روزباری عن ابی بکر بن داسۃ، عن ابی داؤد کے طریق سے، امام بیہقیؒ ہی نے ”سنن الکبریٰ“ میں حسین بن محمد فقیہ، عن محمد بن بکر، عن

۱۔ سنن أبي داود، (باب في كنس المسجد، ۳۷۲/۶، رقم: ۴۶۲)۔

۲۔ صحيح ابن خزيمة، (باب فضل إخراج القذي من المسجد، ۲۷۱/۲، رقم: ۱۲۹۷)۔

۳۔ شعب الإيمان، (فصل في إيمان تلاوة القرآن، ۳۵۳/۳، رقم: ۱۸۱۷)۔

۴۔ سنن الكبرى، (باب في كنس المسجد، ۴۴۰/۲)۔

ابی داؤد کے طریق سے، اور امام بغویؒ نے ”شرح السنة“^۱ میں عمر بن عبد العزیز، عن قاسم بن جعفر، عن ابی علی لؤلؤی، عن ابی داؤد کے طریق سے یہی روایت تخریج کی ہے۔

ان تینوں روایتوں میں مذکور راوی، ابوداؤد سلیمان بن اشعث صاحب السنن ہیں، جو اپنی ”سنن“ کے مطابق یعنی عبد الوہاب بن عبد الحکم کے طریق سے یہی روایت تخریج کرتے ہیں۔

ترمذیؒ کی روایت میں موجود عبد الوہاب بن عبد الحکم الوراق کے متابع:

”سنن الترمذی“ کی مذکورہ روایت میں عبد الوہاب، عبد المجید بن عبد العزیز سے روایت نقل کرتے ہیں، اور ”مسند أبی یعلیٰ“^۲ میں محمد بن بحر البصری کے طریق سے، اور ”أخبار مكة للفاکھی“^۳ میں أبو مسلم حریز بن مسلم صنعانی کے طریق سے یہی روایت تخریج کی ہے، جس میں محمد بن بحر بصری اور أبو مسلم حریز بن مسلم صنعانی دونوں ہی عبد المجید سے روایت نقل کرنے میں عبد الوہاب بن عبد الحکم کی متابعت کی ہے۔

ترمذیؒ کی روایت میں موجود عبد المجید بن عبد العزیز کے متابع:

حافظ عبد الرزاقؒ نے اپنی ”مصنّف“^۴ میں: عن ابن جریج عن رجل، عن أنس مرفوعاً. کے طریق سے یہی روایت تخریج کی ہے، یعنی عبد الرزاقؒ نے ابن جریج سے نقل روایت میں عبد المجید بن عبد العزیز کی متابعت کی ہے۔

ترمذیؒ کی روایت میں موجود مطلب بن عبد اللہ بن خطب کے متابع:

”سنن الترمذی“ کی روایت میں حضرت انسؓ سے مطلب بن عبد اللہ روایت نقل کرنے

۱۔ شرح السنة، (باب الحصى في المسجد وكنسه، ۲/۳۶۴، رقم: ۴۷۹)۔

۲۔ مسند أبی یعلیٰ، (سعيد بن سنان عن أنس بن مالكؓ، ۷/۲۵۳، رقم: ۴۲۶۵)۔

۳۔ أخبار مكة، (ذمر لفظ القذى،، ۲/۱۲۹، رقم: ۱۲۸۹)۔

۴۔ مصنّف عبد الرزاق، (باب تعاهد القرآن ونسيانها، ۳/۳۶۱، رقم: ۵۹۷۷)۔

والے ہیں جبکہ حافظ طبرانیؒ نے ”المعجم الأوسط“ؒ میں محمد بن عیسیٰ بن شیبہ کے طریق سے اور ”المعجم الصغير“ؒ میں علی بن اسحاق بن وزیر اصہبانی کے طریق سے اور حافظ خطیبؒ نے ”الجامع لأخلاق الراوی وآداب السامع“ؒ میں ابو نعیم الحافظؒ کے طریق سے یہی روایت تخریج کی ہیں، جس میں ان تینوں طرق میں زہریؒ حضرت انسؓ سے روایت نقل کرنے والے ہیں بالفاظ دیگر زہریؒ نے حضرت انسؓ سے اس روایت کے نقل کرنے میں مطلب بن عبد اللہ کی متابعت کی ہے۔

ترمذی شریف کی مذکورہ روایت پر کلام اور اس کے مرسل اور موقوف طرق:

حافظ ابن حجرؒ ”فتح الباری“ؒ میں ترمذی کی مذکور مرفوع روایت نقل کر کے لکھتے ہیں:

”فی إسناده ضعف“. اس کے بعد ترمذیؒ کی روایت کے ہم معنی مرسل اور موقوف طرق کو بھی ذکر کیا ہے، چنانچہ وہ لکھتے ہیں:

”وقد أخرج ابن أبي داود من وجه آخر مرسل نحوه ولفظه: ”أعظم من حامل القرآن وتاركه“. ومن طريق أبي العالية موقوفا: كنا نعد من أعظم الذنوب أن يتعلم الرجل القرآن ثم ينام عنه حتى ينساه. وإسناده جيد.....“.

قلت [الراقم]: فظهر لي بما نقلته آنفاً أن إسناده ضعيف كما أشار إليه الترمذي ويجوز في الفضائل.

۱۔ المعجم الأوسط، (باب الميم، من اسمه محمد ۳۰۸/۶، رقم: ۶۴۸۹)۔

۲۔ المعجم الصغير، (من اسمه علي ۳۳۰/۱، رقم: ۵۴۷)۔

۳۔ الجامع الأخلاق الراوی وآداب السامع، (ذكر ما يجب تقديم حفظه ۲۸، رقم: ۸۴)۔

۴۔ فتح الباری، (نسیان القرآن وهل يقول نسيت ۸۶/۹)۔

④ قرآن بھلانے پر کوڑھ کی سزا

قال الإمام أبوداؤد في "سننه": "حدثنا محمد بن العلاء ، حدثنا ابن إدريس ، عن يزيد بن أبي زياد ، عن عيسى بن فائد ، عن سعد بن عبادہ قال: قال رسول الله ﷺ: "ما من امرئ يقرأ القرآن ثم ينساه إلا لقي الله عز وجل يوم القيامة أجذم"۔^۱

ترجمہ: "آپ ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو شخص قرآن پڑھ کر بھلا دے، قیامت کے دن اللہ کے دربار میں کوڑھی حاضر ہوگا۔"

أبوداؤد شریف کی روایت درج ذیل کتب میں مختلف سندوں سے تخریج کی گئی ہے:

"المعجم الكبير للطبراني ، مسند أحمد ، شعب الإيمان للبيهقي ، سنن الدارمي ، مسند عبد بن حميد ، المصنف لابن أبي شيبة ، مصنف عبدالرزاق ، معرفة الصحابة لأبي نعيم أصبهاني ، الجامع لأخلاق الراوي وآداب السامع للخطيب ، اتحاف الخيرة المهرة لابن حجر۔"

"سنن أبي داؤد" کی مذکور روایت کے توابع:

امام أبوداؤدؒ نے اپنی "سنن" میں محمد بن العلاء کے طریق سے یہ حدیث تخریج کی ہے، جس میں یزید بن ابی زیاد سے روایت کرنے والا راوی ابن ادریس ہیں^۲، ایسے بہت سے طرق ہیں جن میں شعبۂ اسی روایت کو یزید بن ابی زیاد سے نقل کرتے ہیں، یعنی شعبہ نے ان طرق میں ابن ادریس کی متابعت کی ہیں۔

^۱ سنن أبي داؤد، (باب، التشديد فيمن حفظ القرآن ثم نساه، ۲/۲۷۷، رقم: ۱۴۶۹)۔
^۲ حافظ خطیبؒ نے قاضی ابوعمر قاسم بن جعفر بن عبدالواحد "الجامع لأخلاق الراوي وآداب السامع" میں امام أبوداؤدؒ کے طریق سے یہی روایت تخریج کی ہے۔ (۱/۹۲، رقم: ۸۶)۔

وہ متابعات جن میں شعبہ یزید بن ابی زیاد سے روایت نقل کرتے ہیں:

امام بیہقیؒ نے ”شعب الإیمان“^۱ میں ابو عبد اللہ الحافظ اور محمد بن موسیٰ کے طریق سے، حافظ دارمیؒ نے ”سنن الدارمی“^۲ میں سعید بن عامر کے طریق سے^۳، ابو نعیم اصبہانیؒ نے ”معرفة الصحابة“^۴ میں ابوبکر بن خلاد کے طریق سے، اور حافظ خطیبؒ نے ”الجامع لأخلاق الراوي وآداب السامع“^۵ میں ابوسعید محمد بن موسیٰ بن الفضل صیرفی کے طریق سے یہی روایت تخریج کی ہے، اور ان چاروں میں یزید بن ابی زیاد سے شعبہ اور پھر شعبہ سے سعید بن عامر روایت کو نقل کرنے والے ہیں۔

اس کے علاوہ ”مسند أحمد“^۶ میں محمد بن جعفر، ”المعجم الكبير“^۷ میں عمرو بن مرزوق، ”مسند عبد بن حمید“^۸ میں یزید بن ہارون^۹ اور ”مسند بزار“^{۱۰} میں علی بن منذر کے طریق سے غندر، یہ چاروں شعبہ سے روایت نقل کرتے ہیں اور شعبہ یزید بن ابی زیاد سے۔

^۱ شعب الإیمان (فصل فی إیمان تلاوة القرآن، ۳/۳۵۶، رقم: ۱۸۱۷)۔

^۲ سنن الدارمی، (باب من تعلم القرآن ثم نسيه ۲/۵۲۹، رقم: ۳۳۴۰)۔

^۳ واضح رہے کہ ”سنن الدارمی“ کی سند میں عیسیٰ اور حضرت سعد بن عبادہؓ کے درمیان رجل مبہم ہے۔

^۴ معرفة الصحابة، (۳/۱۲۴۶، رقم: ۳۱۲۲)۔

^۵ الجامع لأخلاق الراوي وآداب السامع، (۲۹، رقم: ۸۶)۔

^۶ مسند أحمد، (۷/۴۷۱، رقم: ۲۲۸۲۳)۔

^۷ المعجم الكبير، (۳/۳۹۱، رقم: ۵۲۵۳)۔

^۸ مسند عبد بن حمید، (ص: ۱۲۷، رقم: ۳۰۶)۔

مسند عبد بن حمید میں حسین جعفی کے طریق سے یہی روایت تخریج کی گئی ہے، جس میں زائدہ، یزید بن ابی زیاد

سے روایت نقل کرتے ہیں (ص: ۱۲۷، رقم: ۳۰۷)۔

^۹ واضح رہے کہ ”مسند عبد بن حمید“ کی سند میں عیسیٰ اور حضرت سعد بن عبادہؓ کے درمیان رجل مبہم ہے۔

^{۱۰} البحر الزخار، (۹/۱۹۲، رقم: ۳۷۴۰)۔

وہ متابعات جن میں شعبہ کے علاوہ راوی یزید بن ابی زیاد سے یہی روایت نقل کرتے ہیں:

”المعجم الكبير للطبراني“^۱ اور ”المصنف لابن أبي شيبة“^۲ ان دونوں میں محمد بن فضیل، یزید ابی بن زیاد سے نقل کرتے ہیں، اسی طرح ”مسند أحمد“^۳ میں خلف بن ولید کے طریق سے، ”إتحاف الخيرة المهرة“^۴ میں مسدد کے طریق سے اور ”شعب الإيمان“^۵ میں ابونصر بن قتادة، ان طرق میں یزید ابی بن زیاد سے خالد بن عبد اللہ روایت کرنے والے ہے، یعنی یزید بن ابی زیاد سے روایت نقل کرنے میں خالد بن عبد اللہ نے ابو داؤد کی روایت میں مذکور ابن ادریس کی متابعت کی ہے۔

اس کے علاوہ ”مصنف عبد الرزاق“^۶ میں ابن عیینہ ”مسند أحمد“^۷ میں عبد الصمد کے طریق سے، عبد العزیز بن مسلم اور ”فضائل القرآن لقاسم بن سلام“^۸ میں جریر بن عبد الحمید، یہ تینوں بھی یزید بن ابی زیاد سے یہی روایت نقل کرتے ہیں، یعنی ان تینوں نے بھی یزید بن ابی زیاد سے روایت نقل کرنے میں ابو داؤد کی سند میں مذکور ابن ادریس کی متابعت کی ہے۔

”سنن أبی داؤد“ کی مذکورہ روایت کا شاہد:

”سنن أبی داؤد“ کی مذکورہ روایت میں حدیث نقل کرنے والے صحابی سعد بن عبادہؓ ہے، اب اس روایت کا شاہد بھی ہے، یعنی یہی روایت سعد بن عبادہؓ کے علاوہ دوسرے صحابہ سے بھی منقول ہے، چنانچہ

^۱ المعجم الكبير، (۳/۳۹۱، رقم: ۵۲۵۳)۔

^۲ المصنف لابن أبي شيبة، (في نسيان القرآن، ۱۵/۴۵۶، رقم: ۳۶۱۷)۔

^۳ مسند أحمد، (۷/۳۷۳، رقم: ۲۲۸۳۰)۔

^۴ إتحاف الخيرة المهرة، (باب ماجاء في الأمراء، ۵/۳۵، رقم: ۴۱۸۶)۔

^۵ شعب الإيمان، (فصل في إيمان تلاوة القرآن، ۳/۳۵۷، رقم: ۱۸۱۸)۔

^۶ مصنف عبد الرزاق، (باب تعاهد القرآن ونسيانه، ۳/۳۶۵، رقم: ۵۹۸۹)۔

^۷ مسند أحمد، (۵/۳۲۳، رقم: ۲۲۷۵۸)۔

^۸ فضائل القرآن للقاسم بن سلام، (۱/۳۱۲، رقم: ۲۸۱)۔

”مسند أحمد“^۱ میں عبدالصمد کے طریق سے اور ”مسند عبداللہ بن أحمد“^۲ میں علی بن شعیب البرز کے طریق سے یہی روایت تخریج کی گئی ہے، جس میں نقل کرنے والے صحابی عبادۃ بن صامت^۳ ہیں۔ حافظ بیہقی ”مجمع الزوائد“^۴ میں ”مسند عبداللہ بن أحمد“ کی مذکورہ روایت نقل کر کے لکھتے ہیں: ”رواہ عبداللہ بن أحمد، وفي بعضهم خلاف“۔^۵

ایک اہم تنبیہ!

یہ بھی واضح رہے کہ امام ابو داؤد ”سمیت ان تمام طرق میں راوی ”عیسیٰ“ کے والد کو ”فائد“ لکھا گیا ہے، البتہ امام طبرانی نے ”المعجم الكبير“ میں ابو مسلم کے طریق سے اور حافظ خطیب نے ”الجامع لأخلاق الراوی“^۶ میں ابو سعید محمد بن موسیٰ بن الفضل صیرفی کے طریق سے اس روایت کو تخریج کیا ہے اور ان دونوں طرق میں عیسیٰ کے والد کو ”لقیط“ لکھا گیا ہے۔

اسی طرح امام بیہقی نے ”شعب الإیمان“^۷ میں ابو عبداللہ الحافظ اور محمد بن موسیٰ کے طریق

۱۔ مسند أحمد، (۵۶۱/۷)، رقم: (۲۳۱۳۸)۔

۲۔ مسند عبداللہ بن أحمد، (۵۷۰/۷)، رقم: (۲۳۱۶۲)۔

۳۔ مجمع الزوائد، (۳۴۶/۷)، رقم: (۱۱۶۸۲)۔

۴۔ کلام المزني في هذه الرواية:

قال في ”تهذيب الكمال“ (رقم: ۴۶۵۰) في ترجمة عيسى بن فائد بعد ذكر هذه الرواية: ”وقيل عن رجل عن سعد بن عبادۃ، وقيل عن عبادۃ بن الصامت وقيل غير ذلك روى عنه يزيد بن أبي زياد. قال علي بن المديني: لم يرو عنه غيره. وقال أبو عمر بن عبد البر: هذا أحسن إسناد روي في هذا المعنى وعيسى بن فائد لم يسمع من سعد بن عبادۃ ولا أدركه ولا أحسبه حدث عنه غير يزيد بن أبي زياد روى له أبو داؤد“۔

قال ابن حجر في يزيد بن أبي زياد في ”التقريب“ (رقم: ۵۳۱۹): ”مجهول من السادسة وروايته عن الصحابة مرسله د“۔

۵۔ الجامع الأخلاق الراوی وآداب السامع، (۲۹)، رقم: (۸۶)۔

۶۔ شعب الإیمان، (فصل في إيمان تلاوة القرآن، ۳۵۶/۳)، رقم: (۱۸۱۷)۔

سے یہی روایت تخریج کی ہے، جس میں ”عیسیٰ بن لقیط“ أو آیاد“ لکھا ہے، امام بیہقیؒ اس روایت کے تخریج کے بعد اس خطا کی نشاندہی کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ یہ لفظ ”عیسیٰ بن فائد“ ہے، چنانچہ موصوف رقم طراز ہے:

”كذا روي عن شعبة وهو خطأ وإنما هو عيسى بن فائد، رواه أبو عبيد عن الحجاج، عن شعبة على الصواب، وكذلك رواه غيره شعبة عن يزيد، عن عيسى بن فائد.“
 واضح رہے کہ گذشتہ ذکر کردہ طبرانیؒ^۱ اور خطیبؒ^۲ کی روایتوں میں شعبہ موجود ہے اب امام بیہقیؒ کی تصریح اور دیگر طرق کی روشنی میں کہا جاسکتا ہے کہ ان دونوں طریق میں بھی صحیح لفظ ”عیسیٰ بن فائد“ ہی ہے۔

”جمع الفوائد“^۳ میں علامہ محمد بن سلیمان المغربیؒ (المتوفی ۱۰۹۴ھ) ”سنن أبي داؤد“ کی زیر بحث روایت کر کے لکھتے ہیں: ”زاد رزين: واقرأوا إن شئتم ﴿قال رب لم حشرتني أعمى وقد كنت بصيراً﴾ قال كذلك أتتك آياتنا فنسيتها وكذلك اليوم تُنسى ﴿﴾“
 قلت [الراقم]: فظهر لي بما نقلته آنفاً أن إسناده ضعيف كما أشار إليه المزي فيما مرّ ويجوز في الفضائل.

۱۔ المعجم الكبير، (۳/۳۹۱، رقم: ۵۲۵۲)۔

۲۔ الجامع لأخلاق الراوی وآداب السامع، (۲۹، رقم: ۸۶)۔

۳۔ جمع الفوائد، (۳/۷۹، رقم: ۶۷۲۲)۔

⑤ تلاوت کے بعد لوگوں سے کچھ طلب کرنا، بھیک مانگنا ہے

قال الإمام الترمذي: "حدثنا محمود بن غيلان، قال: حدثنا أبو أحمد، قال: حدثنا سفيان، عن الأعمش، عن خيثمة، عن الحسن، عن عمران بن حصين أنه مرّ على قارئ يقرأ، ثم سأل فاسترجع، ثم قال: سمعتُ رسول الله ﷺ يقول: "من قرأ القرآن فليسأل الله به، فإنه سيجيء أقوام يقرءون القرآن يسألون به الناس".

وقال محمود: هذا خيثمة البصري الذي روى عنه جابر الجعفي وليس هو خيثمة بن عبد الرحمن، وخيثمة هذا شيخ بصري يُكنى أبا نصر، قد روى عن أنس بن مالك أحاديث، وقد روى جابر الجعفي عن خيثمة هذا أيضا أحاديث. هذا حديث حسن ليس إسناده بذاك.

ترجمہ: "حسن بصری" فرماتے ہیں کہ عمران بن حصینؓ کا ایک قاری پر گزر رہا جو تلاوت کے بعد لوگوں سے کچھ طلب کر رہا تھا، یہ دیکھ کر انھوں نے اِنَّا لِلّٰہ پڑھی اور فرمایا کہ میں نے حضور اکرم ﷺ سے سنا ہے کہ جو شخص تلاوت کرے، اس کو جو مانگنا ہو اللہ سے مانگے، عنقریب ایسے لوگ آئیں گے جو قرآن پڑھنے کے بعد لوگوں سے بھیک مانگیں گے۔

روایت کے دیگر مصادر:

ترمذی شریف کی مذکور روایت مختلف کتب میں متعدد سندوں سے مروی ہے:

"المعجم الكبير للطبراني، شعب الإيمان للبيهقي، مسند أحمد، أخلاق

حَمَلَةُ القرآن لآل جري، كتاب الزهد والرقائق لابن المبارك، كتاب الزهد لأحمد بن

حنبل ، مختصر قیام اللیل لمحمد بن نصر المروزی ، الضعفاء الکبیر للعقيلي .

روایت کے توابع:

امام ترمذیؒ کی سند میں موجود سفیان ثوریؒ کے توابع:

”ترمذی شریف“ کی مذکورہ روایت اور ”المعجم الکبیر“^۱ میں سلیمان بن مهران اسدی کاہلی سے نقل کرنے والے راوی سفیان ثوریؒ ہیں، اعمش سے سفیان ثوریؒ کے علاوہ بھی اس روایت کو نقل کرنے والے راوی ہیں، چنانچہ ”شعب الایمان“^۲ میں حسن بن عمارۃ ”أخلاق حملة القرآن“^۳ میں سعد بن صلت بجلی قاضی شیراز اسی روایت کو اعمش سے نقل کرنے والے ہیں، بالفاظ دیگر اعمش سے نقل روایت میں حسن بن عمارۃ اور سعد بن صلت بجلی قاضی شیراز نے سفیان ثوریؒ کی متابعت کی ہے۔

امام ترمذیؒ کی سند میں موجود اعمش کے متابع:

”سنن الترمذی“ کی زیر بحث روایت میں خثیمۃ بن أبوخثیمۃ سے نقل کرنے والے راوی اعمش ہیں، اسی طرح ”الضعفاء الکبیر“^۴ میں اور ”مسند أحمد“^۵ میں منصور نے یہی روایت خثیمۃ سے نقل کی ہے، یعنی منصور نے خثیمۃ سے نقل روایت میں اعمش کی متابعت کی ہے۔

روایت ترمذیؒ کے مرفوع و موقوف شواہد:

مرفوع شواہد:

”سنن الترمذی“ کی زیر بحث روایت عمران بن حصینؒ مرفوعاً نقل کرتے ہیں، ان کے علاوہ

^۱ المعجم الکبیر ، (حشمة بن أبی حشمة عن الحسن عن عمران ، ۷/۲۷۵، رقم: ۱۴۷۸۸)۔

^۲ شعب الایمان ، (التاسع عشر من شعب الایمان ، هوباب فی تعظیم القرآن ، ۴/۱۹۷، رقم: ۲۳۸۵)۔

^۳ أخلاق حملة القرآن للاجریؒ، (باب أخلاق من قرأ القرآن لا یرید به الله عزوجل ، ۱/۴۵، رقم: ۳۸)۔

^۴ الضعفاء الکبیر ، (خثیمۃ البصری عن الحسن ، ۲/۲۹)۔

^۵ مسند أحمد (مسند عمران بن حصینؒ ، ۶/۷۰۱، رقم: ۲۰۱۵۹)۔

دوسرے صحابہ بھی اس روایت کو مرفوعاً نقل کرتے ہیں، بالفاظ دیگر زیر بحث روایت کے شواہد بھی ہیں، چنانچہ ”مختصر قیام اللیل“^۱ میں یحییٰ بن یحییٰ کے طریق سے اور ”فضائل القرآن لأبی عیید“^۲ میں ابن ابی مریم کے طریق سے اسی مضمون کی مرفوع روایت ابوسعید خدریؓ سے مروی ہے۔

مرفوع شاہد پر حافظ ابن حجرؒ کا کلام:

”فضائل القرآن لأبی عیید“ بطریق ابی مریم کی روایت کے متعلق حافظ ابن حجرؒ فتح الباری“^۳ میں فرماتے ہیں:

”وقد أخرج أبو عیید فی ”فضائل القرآن“ من وجه آخر عن أبي سعيد وصححه الحاكم رفعة: ”تعلموا القرآن واسألوا الله به قبل أن يتعلمه قوم يسألون به الدنيا، فإن القرآن يتعلمه ثلاثة نفر: رجل يُباهي به، ورجل يتأكل به، ورجل يقرأه لله“.

روایت ترمذی کے موقوف شواہد:

(پہلا موقوف شاہد) ”سنن الترمذی“ کی زیر بحث روایت پر مشتمل موقوف روایات بھی ہیں، چنانچہ ”کتاب الزهد والرقائق لابن المبارك“^۴ میں ابن لہیعہ کے طریق سے یہی روایت ابوسعید خدریؓ سے موقوفاً مروی ہے، اس کے علاوہ ”کتاب الزهد لأحمد بن حنبل“^۵ میں حضرت عمرؓ سے یہی مضمون مروی ہے، چنانچہ امام احمد بن حنبلؒ فرماتے ہیں:

”حدثنا هشام، حدثنا ابن المبارك، عن الحسن، قال: قال عمر بن الخطاب: ”اقرأ واکتاب الله عز وجل، وسلوا الله عز وجل به قبل أن يقرأه أقوام يسألون به الناس“.

^۱ مختصر قیام اللیل لمحمد بن نصر (باب ثواب القراءة باللیل، ص: ۱۷۹).

^۲ فضائل القرآن لأبی عیید، (باب القارئ يستأكل بالقرآن، ص: ۲۰۵،).

^۳ فتح الباری، (فضائل القرآن، ۱۴/۲۸۲، رقم: ۴۶۸۰).

^۴ کتاب الزهد [ما رواه نعيم بن حماد عنه]، (باب حسن السيرة، ص: ۶۷۶، رقم: ۶۳).

^۵ کتاب الزهد لأحمد بن حنبل، (زهد عیید بن عمیر، ص: ۴۷۷).

(دوسرا موقوف شاہد) ایسی ہی ”فضائل القرآن لأبي عبيد“ ^۱ میں عبداللہ بن مسعودؓ سے یہی مضمون مروی ہے، چنانچہ فرماتے ہیں:

”حدثنا مروان بن معاوية، عن أبي يعفور العامري، عن أبي ثابت، عن أمّ رجاء الأشجعيّة، عن عبد الله بن مسعود قال: ”سيجيء على الناس زمانٌ يسأل فيه بالقرآن، فإذا سألوكم فلا تعطوه“.

قلت [الراقم]: فظهر لي بما نقلته آنفاً أنه حديث حسن كما قال الترمذي وثبت أنه كذا من شواهد مرفوعاً وموقوفاً.

^۱ فضائل القرآن لأبي عبيد، (باب القارئ يستأكل بالقرآن ۲۰۹).

⑥ قرآن سکھانے کے عوض کمان ہدیہ میں لینا گویا جہنم کی کمان لینا ہے

قال الإمام ابن ماجه: ”حدثنا سَهْل بن أَبِي سَهْل، حدثنا يحيى بن سعيد، عن ثور بن يزيد، حدثنا خالد بن معدان، حدثني عبدالرحمن، عن عطية الكَلَّاعِي، عن أَبِي بن كَعْب، قال: عَلِمْتُ رجلاً قرآن فأهدى إليّ قوساً، فذكرت ذلك لرسول الله ﷺ فقال: ”إِنْ أَخَذْتُهَا أَخَذْتُ قوساً من نار، فرددْتُهَا“^ل.

ترجمہ: ”حضرت ابی بن کعبؓ کہتے ہیں کہ میں نے ایک شخص کو قرآن شریف سکھایا تھا اس نے مجھے ایک کمان ہدیہ میں دی، میں نے حضور ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا تو حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اگر تم نے یہ کمان لے لی تو جہنم کی کمان لی ہے، لہذا میں نے کمان اس شخص کو لوٹا دی۔“

”سنن ابن ماجہ“ کی سند میں موجود سہل بن ابی سہل کا تابع:

”سنن ابن ماجہ“ کی زیر بحث روایت میں یحییٰ بن سعید قطان سے نقل کرنے والے راوی سہل بن ابی سہل ہیں، یہی روایت ”سنن الکبریٰ“^ل میں ابوالحسن علی بن محمد مقرئ کے طریق سے بھی مروی ہے، جس میں یحییٰ بن سعید قطان سے نقل کرنے والے راوی محمد بن ابی بکر ہیں، یعنی محمد بن ابی بکر نے یحییٰ بن سعید سے نقل روایت میں سہل بن ابی سہل کی متابعت کی ہے، البتہ ”سنن الکبریٰ“ میں ثور بن یزید بن زیاد اور عبدالرحمن بن سلم کے مابین خالد بن معدان کا ذکر نہیں جبکہ ”سنن ابن ماجہ“ میں ثور اور عبدالرحمن کے درمیان خالد بن معدان ہیں۔

^ل سنن ابن ماجہ، (کتاب التجارات، باب الأجر علی تعلیم القرآن، ۲/۷۳۰، رقم: ۲۱۵۸).

^ل السنن الکبریٰ، (۶/۱۲۶).

”سنن الکبریٰ“ میں حدیث کے الفاظ یہ ہیں:

عن عطیة بن قیس الکلابی - ويقال: الکلاعی - قال: علّم أبی بن کعب رجلاً القرآن، فأتی الیمن، فأهدی له قوساً فذكر ذلك للنبي ﷺ، فقال: ”إن أخذتها فخذ بها قوساً من النار“.

علامہ ابوالفرج ابن الجوزیؒ نے ”التحقیق فی أحادیث الخلاف“ؒ میں محمد بن ناصر کے طریق سے ”ابن ماجہ“ کی سند کے مطابق روایت تخریج کی ہے۔

روایت ”سنن ابن ماجہ“ پر کلام:

ان تمام سندوں میں عبدالرحمن بن سلم، عطیہ کلاعی سے اور عطیہ، ابی بن کعبؓ سے روایت نقل کرنے والے ہیں، ائمہ حدیث کی عبارتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ اس سند سے یہ روایت مرسل ہے، موصول نہیں ہے۔

چنانچہ امام بیہقیؒ ”سنن الکبریٰ“ؒ میں یہ روایت نقل کرنے سے قبل لکھتے ہیں:

”وروي من وجه آخر منقطع عن أبي بن كعب“.

حافظ ذہبیؒ ”الکاشف“ؒ میں لکھتے ہیں:

”عبدالرحمن بن سلم، عن عطیة بن قیس، وعنه ثور بن یزید، إسنادہ مضطرب ق“.

اسی طرح حافظ علانیؒ ”جامع التحصیل فی أحكام المراسیل“ؒ میں رقم طراز ہیں:

”عطیة بن قیس، عن أبي بن كعبؓ وأبي الدرداءؓ مرسلًا قاله في التهذيب“.

لہ التحقیق فی أحادیث الخلاف، (رقم: ۱۵۵۷)

لہ السنن الکبریٰ، (۱۲۶/۶).

لہ الکاشف، (۱۶۶/۲، رقم: ۳۲۴۸).

لہ جامع التحصیل فی أحكام المراسیل (حرف العين، الباب السادس في ساقه ذكر الرواة المحكوم علی

روایتهم بالإرسال علی ذلك الشيخ المعین، ۱/۲۳۹، رقم: ۵۲۷).

علامہ بوسیریؒ، امام ابن ماجہؒ کی روایت ”إتحاف الخيرة المهرة“ؒ میں نقل کر کے لکھتے ہیں:
”رواه ابن ماجه في ”سننه“ بسند ضعيف“.

عطیہ اور ابی بن کعبؓ کے مابین انقطاع پر حافظ ابن حجرؒ کا تعقب:

البتہ حافظ ابن حجرؒ نے ”تلخیص الحییر“ؒ میں عطیہ اور ابی بن کعبؓ کے مابین انقطاع کا تعقب کیا ہے، چنانچہ ابن ماجہ کی روایت نقل کر کے فرماتے ہیں:

”وقال المزي: أرسل عن أبي، وكأنه تبع في ذلك البيهقي وإلا فقد قال أبو مسهر: إن عطية وُلد في زمن النبي ﷺ، فكيف لا يلحق أياً؟“.

ابی بن کعبؓ کی روایت دوسری سندوں سے:

(پہلی سند) ”مسند عبد بن حمید“ؒ میں بھی ابن ماجہ کے مضمون پر مشتمل روایت کی تخریج کی گئی ہے، جس کی سند یہ ہے:

”حدثني أبو الوليد، قال: حدثنا همام بن يحيى، ثنا محمد بن جحادة، قال: أخبرني رجل يقال له: ”أبان“ عن أبي بن كعبؓ أنه علم رجلاً سورة من القرآن فأهدى إليه ثوباً، أو قال: خميصة، قال: فذكر ذلك للنبي ﷺ فقال: ”لو أنك أخذته أو قال: إن أخذته - شك محمد - لبست ثوباً من النار“.

پہلی سند پر کلام:

یہ روایت بھی مرسل ہے جیسا کہ علامہ ابن ابی حاتمؒ ”الجرح والتعديل“ؒ میں لکھتے ہیں: ”أبان

۱۔ إتحاف الخيرة المهرة، (كتاب التفسير ماجاء في الأجر على تعليم القرآن، ۲۳۶، رقم: ۷۹۶۸).

۲۔ تلخیص الحییر، (كتاب النفقات، ۴/۱۷، رقم: ۱۶۶۲).

۳۔ مسند عبد بن حمید، (حدیث أبی بن کعبؓ، ۹۱، رقم: ۱۷۵).

۴۔ الجرح والتعديل، (۲/۲۲۲، رقم: ۱۰۸۷).

روی عن أبي بن كعبؓ، مرسل، روى عنه محمد بن جُحادة، سمعت أبي يقول ذلك“ .
 (دوسری سند) اس کے علاوہ ”سنن ابن ماجہ“ کے مضمون پر مشتمل روایت ”فضائل القرآن
 للقاسم بن سلام“^۱ میں اس سند سے ہے:

”حدثنا هشام بن عمار، عن عمرو بن واقد مولى قريش قال: حدثني إسماعيل بن عبيد الله، قال: حدثني أم الدرداء أن أبي بن كعبؓ أقرأ رجلاً من أهل اليمن سورة، فرأى عنده قوساً، فقال: تبيعها؟ فقال: لا، بل هي لك، فسأل رسول الله ﷺ عن ذلك، فقال: ”إن كنت تريد أن تقلد قوساً من نار فخذها“^۲.

حدثنا أبو بكر بن عياش، عن أبي حصين، عن النبي ﷺ قال ذلك لأبي بن كعبؓ
 إلا أنه قال: ”لوتقوستها لتقوست قوساً من نار“.

روایت ”سنن ابن ماجہ“ کے دیگر طرق:

”ابن ماجہ“ کی زیر بحث روایت کے مضمون پر مشتمل دیگر بہت سے طرق ہیں، جیسا کہ حافظ
 ابن حجرؒ ”تلخیص الحبير“^۳ میں لکھتے ہیں:

”وذكر المزي في ”الأطراف“ له طُرفاً، منها: ما بين أن الذي أقرأه أبي، هو الطفيل بن عمرو“.

قلت [الراقم]: فظهر لي بما نقلته آنفاً أنَّ إسناده ضعيف ويجوز في الفضائل.

۱۔ فضائل القرآن، (باب القارئ يستأكل بالقرآن ويرزأ عليه الأموال وما في ذلك من الكراهة والتشديد، ص: ۲۰۴).
 ۲۔ قلت [الراقم] رجاله ثقات وأم الدرداء هي الصغرى زوج أبي الدرداء فسنده جيد.
 ۳۔ تلخیص الحبير، (۴/۱۷، رقم: ۱۶۶۲).

④ تلاوت کے عوض کمان لینا، طوق جہنم ہے

قال الإمام أبو داود سليمان بن الأشعث السجستاني: "حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة، حدثنا وكيع، وحميد بن عبد الرحمن الرؤاسي، عن مغيرة بن زياد، عن عبادة بن نسي، عن الأسود بن ثعلبة، عن عبادة بن الصامت^{رض} قال: علّمتُ ناساً من أهل الصفة الكتاب والقرآن، فأهدى إلي رجل منهم قوساً، فقلت: ليست بمالٍ، وأرمي عنها في سبيل الله عز وجل، لآتين رسول الله ﷺ، فلا سأله، فأتيته فقلت: يا رسول الله! رجل أهدى إلي قوساً ممن كنتُ أعلمه الكتاب والقرآن، ولست بمالٍ، وأرمي عنها في سبيل الله، قال: "إن كنتَ تحبُّ أن تطوقَ طوقاً من نار فاقبلها"^{له}.

ترجمہ: "حضرت عباده بن صامت فرماتے ہیں کہ میں نے اصحاب صفہ میں کچھ لوگوں کو لکھنا اور قرآن سکھایا تھا، جس کے نتیجہ میں ان میں سے ایک شخص نے مجھے کمان ہدیہ میں دیدی، میں سوچنے لگا کہ یہ مال تو ہے نہیں، بلکہ میں اللہ کے راستے میں اس سے تیر اندازی کا کام لوں گا، میں حضور ﷺ کے ضرور حاضر ہو کر اس بارے میں معلوم کروں گا، چنانچہ میں نے حاضر خدمت ہو کر عرض کیا، اے اللہ کے رسول! کچھ لوگوں کو میں نے لکھنا اور قرآن سکھایا تھا، ان میں سے ایک شخص نے مجھے ایک کمان ہدیہ میں دیدی، یہ کمان مال تو ہے نہیں، بلکہ میں اللہ کے راستے میں اس کمان کو تیر اندازی کے کام لاؤں گا، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اگر تو چاہے کہ جہنم کا ایک طوق گلے میں ڈالے، تو اس کو قبول کر لے۔"

روایت کے دیگر مصادر اعلیٰ:

”سنن ابن ماجہ، مسند أحمد، السنن الكبرى للبيهقي، المصنف لابن أبي شيبة، مسند عبد بن حميد، مسند الشاميين للطبراني، شرح مشكل الآثار للطحاوي، أخبار أصبهان لأبي نعيم الأصبهاني، مستدرک حاکم“.

روایت کے توابع:

”سنن أبي داود“ میں موجود کچ اور حمید اور توابع:

”أبو داود شريف“ کی زیر بحث روایت میں مغیرہ بن زیاد الموصلی سے نقل کرنے والے راوی وکیع بن جراح بن مکیج رُوای اور حمید بن عبد الرحمن ہیں، اسی طرح ”مستدرک حاکم“^۱ ”سنن ابن ماجہ“^۲ اور ”مسند أحمد“^۳ ان تینوں کتابوں میں بھی وکیع، مغیرہ بن زیاد سے روایت نقل کرتے ہیں، اسی طرح ”مستدرک حاکم“^۴ ہی میں عبد اللہ بن محمد بن عیسیٰ عدل کے طریق سے اور ”المصنف لابن أبي شيبة“^۵ میں ابوبکر کے طریق سے، یہی روایت حمید بن عبد الرحمن، مغیرہ بن زیاد الموصلی سے نقل کرتے ہیں۔

اس کے علاوہ ”شرح مشكل الآثار للطحاوي“^۶ اور ”مسند الشاميين للطبراني“^۷ میں ابو عاصم ضحاک بن مخلد اور ”أخبار أصبهان لأبي نعيم“^۸ میں سفیان ان دونوں راویوں نے یہی روایت مغیرہ

^۱ مستدرک حاکم، (کتاب البيوع، ۴۸/۲، رقم: ۲۲۷۷)۔

^۲ سنن ابن ماجہ، (کتاب التجارات، باب الأجر علی تعليم القرآن، ۷۳۰/۲، رقم: ۲۱۵۷)۔

^۳ مسند أحمد، (مسند عبادة بن الصامت، ۵۴۲/۷، رقم: ۲۳۰۶۵)۔

^۴ مستدرک حاکم، (کتاب البيوع، ۴۸/۲، رقم: ۲۲۷۷)۔

^۵ المصنف لابن أبي شيبة، (کتاب البيوع والأفضية، من کره أجرة المعلم، ۲۱۲۳۷)۔

^۶ مشكل الآثار للطحاوي، (۱۱۱/۱۱، رقم: ۴۳۳۳)۔

^۷ مسند الشاميين، (ما انتهى إلينا من مسند عبادة بن نسي، ۴۴۸/۶، رقم: ۲۲۰۳)۔

^۸ أخبار أصبهان، (ص: ۸۳)۔

بن زیاد سے نقل کی ہے، بالفاظ دیگر ابو عاصم ضحاک بن مخلد اور سفیان دونوں نے مغیرہ بن زیاد الموصلی سے نقل روایت میں ”ابوداؤد“ کی سند میں مذکور کعب بن جراح اور حمید بن عبد الرحمن روایت کی متابعت کی ہے۔

روایت ”سنن أبي داود“ پر ائمہ حدیث کا کلام:

حاکم نیسابوریؒ اپنی ”مستدرک“ؒ میں یہی روایت نقل کر کے لکھتے ہیں: ”هذا حديث صحيح، ولم يخرجاه“۔

حافظ ذہبیؒ ”التلخیص“ؒ میں ”مستدرک“ کی اس روایت کے بارے میں رقم طراز ہیں: ”مغيرة بن زياد، صالح الحديث، وقد تركه ابن حبان“۔

روایت ”سنن أبي داود“ ایک دوسری سند سے (سند حافظ بہیقیؒ)

”سنن الكبرى للبيهقي“ؒ میں ابوداؤد کی زیر بحث روایت کے مضمون پر مشتمل حدیث اس سند سے مروی ہے:

”أخبرنا أبو عبد الله الحافظ، أنبأ الحسن بن محمد الإسفرائيني، ثنا محمد بن أحمد بن البراء، قال: قال علي بن المديني في حديث عبادة بن الصامتؓ، عن النبي ﷺ: ”إن سرك أن تطوق طوقاً من نار“۔ في الذي علم الكتابة، رواه مغيرة بن زياد الموصلي، عن عبادة بن نسي، عن الأسود بن ثعلبة، عن عبادة بن الصامتؓ، وإسناد كله معروف إلا الأسود بن ثعلبة، فإننا لا نحفظ عنه إلا هذا الحديث، قال الشيخ: وقد قيل: عن عبادة بن نسي، عن جنادة بن أبي أمية، عن عبادة [سيأتي الكلام عليه]“۔

لہ مستدرک حاکم، (کتاب البيوع، ۴۸/۲، رقم: ۲۲۷۷)۔

لہ هامش علی مستدرک حاکم، (کتاب البيوع، ۴۸/۲، رقم: ۲۲۷۷)۔

لہ السنن الكبرى، (کتاب الإجارة، باب من كره اخذ لأجرة عليه، ۱۲۶/۶، رقم: ۱۲۰۲۰)۔

لہ قال ابن حجر في أسود بن ثعلبة الكندي الشامي في ”التقريب“ (رقم: ۴۹۹): مجهول من الثالثة دق“۔

وذكره ابن حبان في ”الثقات“ (رقم: ۱۷۰۸)۔

روایت ”سنن أبي داود“ کا شاہد:

اسی طرح ”سنن الكبرى للبيهقي“^۱ میں ابوالقاسم عبدالرحمن بن محمد السراج کے طریق سے اور ”مسند الشاميين للطبراني“^۲ میں نے حسن بن جریر صوری کے طریق سے ”سنن أبي داود“ کے مضمون پر مشتمل مرفوع روایت ابوالدرداء سے مروی ہے۔

”عن أبي الدرداء أن رسول الله ﷺ قال: ”من أخذ قوساً على تعليم القرآن، قلده الله قوساً من نار“.

قلت [الراقم]: فظهر لي بما نقلته آنفاً أن إسناده معلل كما ثبت من قول البيهقي وله سند آخر [عن عبادة بن نسي، عن جنادة بن أبي أمية، عن عبادة] كما سيأتي لكنه معلل عند البيهقي وإن صححه الحاكم وتابعه الذهبي فالحاصل أنه حديث صحيح كما قال الحاكم والذهبي.

^۱ له السنن الكبرى، (كتاب الإجارة، باب من كره أخذ الأجرة عليه ۱۲۶/۶، رقم: ۱۱۴۶۵).

^۲ مسند الشاميين، (۱/۱۶۷، رقم: ۲۷۹).

⑧ تلاوت کے عوض کچھ لینا، چنگاری ہے

قال الإمام أبو داود: ”حدثنا عمرو بن عثمان، وكثير بن عبيد، قالا: حدثنا بقیة، حدثني بشر بن عبد الله بن يسار— قال عمرو: حدثني عبادة بن نسي، عن جنادة بن أبي أمية، عن عبادة بن الصامت، نحوه هذا الخبر، والأول أتم— فقلت: ماترى فيها يا رسول الله؟ فقال: ”جمرة بين كتفك تقلدتها، أو تعلقتها“^ل.

ترجمہ: ”حضرت عبادة بن الصامتؓ سے منقول ایک دوسرے روایت میں ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس بارے میں آپ کیا ارشاد فرماتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم نے جہنم کی ایک چنگاری اپنے مونڈھوں کے درمیان ہار بنالی، یا (راوی کو شک ہے) اپنے مونڈھوں کے درمیان لٹکادی۔“

روایت کے مصادر اصلیه:

”سنن أبي داود“ کی زیر بحث روایت مختلف سندوں سے مروی ہے، چند کے نام یہ ہیں:
 ”مسند أحمد، مستدرک حاکم، سنن البيهقي الكبرى، المسند للشاشي، (أبو سعيد الهيثم بن كليب بن سريج، ۳۳۵ھ)، فضائل القرآن للقاسم بن سلام، الأحاديث المختارة للضيء المقدسي“.

”سنن أبي داود“ کی روایت میں موجود بقیہ کا تالبع:

”سنن أبي داود“ کی روایت میں بشر بن عبد الله بن يسار سے نقل کرنے والے راوی

ابو محمد بقیہ بن ولید ہیں، اسی طرح ”سنن البیہقی الکبریٰ“^۱، ”المسند للشاشی“^۲، ”فضائل القرآن للقاسم بن سلام“^۳ اور ”الأحادیث المختارة للضیاء المقدسی“^۴ ان تمام کتابوں میں بقیہ بن ولید، بشر بن عبد اللہ بن یسار سے روایت نقل کرتے ہیں۔

بقیہ بن ولید کے علاوہ راوی بھی اس روایت کو بشر بن عبد اللہ سے نقل کرنے والے ہیں، چنانچہ ”مستدرک حاکم“^۵ اور ”مسند أحمد“^۶ میں ابو المغیرہ عبد القدوس بن حجاج خولانی اسی روایت کو بشر بن عبد اللہ سے نقل کرتے ہیں، یعنی ابو المغیرہ نے بشر بن عبد اللہ سے نقل روایت میں ”أبو داود“ کی سند میں مذکور بقیہ بن ولید کی متابعت کی ہے۔

زیر بحث روایت پر حاکم نسیا بوری^۷ اور حافظ ذہبی^۸ کا کلام:

حاکم نسیا بوری^۷ اپنی ”مستدرک“^۹ میں ابو عمرو بن اسماعیل کے طریق سے یہی روایت تخریج کر کے لکھتے ہیں: ”هذا حديث صحيح الإسناد، ولم يخرجاه“۔

حافظ ذہبی^۸ تلخیص المستدرک^{۱۰} میں لکھتے ہیں: ”صحيح، رواه أبو المغيرة الخولاني“^۹۔

۱۔ سنن الکبری للبیہقی، (کتاب الإجارة، باب من كره أخذ الاجرة عليه، ۶/۱۲۵، رقم: ۱۱۳۶۳)۔
۲۔ المسند للشاشی، (ماروی أبو الولید عبادة بن الصامت، جنادة من أبي بن أمية عن عبادة، ۳/۱۴۹، رقم: ۱۲۲۳)۔

۳۔ فضائل القرآن للقاسم بن سلام، (باب القارئ يستأكل بالقرآن ويرد عليه الأموال وما في ذلك من الكراهة، ص: ۲۰۶)۔

۴۔ الأحادیث المختارة، (۸/۲۶۷، رقم: ۳۲۴)۔

۵۔ مستدرک، (کتاب معرفة الصحابة، ذکر مناقب عبادة بن الصامت رضي الله عنه، ۳/۴۰۱، رقم: ۵۵۲۷)۔

۶۔ مسند أحمد، (مسند عبادة بن الصامت رضي الله عنه، ۳/۴۰۱، رقم: ۵۵۲۷)۔

۷۔ مستدرک، (کتاب معرفة الصحابة، ذکر مناقب عبادة بن الصامت رضي الله عنه، ۳/۴۰۱، رقم: ۵۵۲۷)۔

۸۔ أنظر هامش مستدرک، (کتاب معرفة الصحابة، ذکر مناقب عبادة بن الصامت رضي الله عنه، ۳/۴۰۱، رقم: ۵۵۲۷)۔

۹۔ قال ابن حجر في أبي المغيرة عبد القدوس بن الحجاج في ”التقريب“ (رقم: ۴۱۴۵): ”ثقة“۔

”سنن أبي داود“ کی رویت کا شاہد:

اسی طرح ”سنن الکبری للبیہقی“ ^۱ میں ابوالقاسم عبدالرحمن بن محمد السراج کے طریق سے اور ”مسند الشامیین للطبرانی“ ^۲ میں حسن بن جریر صوری کے طریق سے ”أبوداود“ کی زیر بحث روایت کے مضمون پر مشتمل حدیث ابوالدرداء سے بھی مروی ہے۔

”عن أبي الدرداء أن رسول الله ﷺ قال: ”من أخذ قوساً على تعليم القرآن ، قلده الله قوساً من نار“ .

قلت [الراقم]: فظهر لي بما نقلته آنفاً أنه حديث صحيح كما قال الحاكم وتابعه الذهبي .

^۱ سنن الکبری ، (کتاب الاجارة ، باب من کره أخذ لاجرة علیه ، ۶/ ۱۲۵ ، رقم: ۱۲۰۱۸) .

^۲ مسند الشامیین (۳/ ۲۷۰ ، رقم: ۲۲۳۷) .

⑨ قرآن سے اعراض پر سزا

قال الإمام البخاري في "جامعه": "حدثنا مؤمل بن هشام أبو هشام، حدثنا إسماعيل بن إبراهيم، حدثنا عوف، حدثنا أبو رجاء، حدثنا سُمرة بن جندب رضي الله عنه قال: كان رسول الله ﷺ يعني مما يكثر أن يقول لأصحابه: "هل رأى منكم من رؤيا؟"..... وإنا أتينا على رجل مضطجع وإذا آخر قائم عليه بصخرة وإذا هو يهوي بالصخرة لرأسه فيثلغ رأسه فيثد هذه الحجرة هائنا، فيتبع الحجرة فيأخذها فلا يرجع إليه حتى يصح رأسه كما كان، ثم يعود عليه فيفعل به مثل ما فعل مرة الأولى..... أما الرجل الأول الذي أتيت عليه يثلغ رأسه بالحجرة فإنه الرجل يأخذ القرآن فيرفضه وينام عن الصلاة المكتوبة....." ^{له}

ترجمہ: "امام بخاریؒ نے سرہ بن جندبؒ سے ایک طویل حدیث نقل کی ہے۔ جس میں نبی کریم ﷺ کو بعض سزاؤں کی سیر کرائی گئی۔ اس میں آپ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ "ہم ایک شخص کے پاس پہنچیں، جو لیٹا ہوا تھا اور ایک دوسرا شخص اس کے سرہانے پتھر لئے کھڑا تھا، دفعتاً اس نے زور سے پتھر اس کے سر پر مار دیا، جس سے اس کا سر کچل گیا، پتھر لڑک کر دور جا پہنچا، پھر دوبارہ جا کر پتھر لے آیا ابھی وہ واپس پہنچا بھی نہیں تھا کہ اس کا سر صحیح سالم ہو گیا، جیسے پہلے تھا، پھر اس نے دوبارہ ایسے ہی کیا جیسے پہلی مرتبہ کیا تھا،..... حضور اکرم ﷺ کے دریافت فرمانے پر بتایا گیا کہ "وہ پہلا شخص جس کے پاس آپ پہنچے تھے، جس کا پتھر سے سر کچلا جاتا تھا، اس نے قرآن

حاصل کیا تھا لیکن پھر اس کو چھوڑ دیا تھا اور فرض نماز چھوڑ کر سو جاتا تھا۔

مصادر اصلیہ :

زیر بحث مضمون ”بخاری شریف“ کے علاوہ ان کتب میں بھی تخریج کی گئی ہے :

”مسند أحمد“، صحیح بن خزيمة، صحیح ابن حبان، سنن الکبریٰ للنسائی، شعب الإیمان۔

۱۔ مسند أحمد، (سمرة بن جندب، ۷۴۵/۶، رقم: ۲۰۳۵۴)۔

۲۔ صحیح ابن خزيمة، (باب التغلیظ فی النوم عند الصلوة المكتوبة، ۶۹/۲، رقم: ۹۴۲)۔

۳۔ صحیح ابن حبان بترتیب ابن بلیان، (کتاب الرقائق، ۴۲۷/۲، رقم: ۶۵۵)۔

۴۔ سنن الکبریٰ للنسائی، (کتاب التعبير، ۱۲۰/۷، رقم: ۷۶۱۱)۔

۵۔ شعب الإیمان، (فصل فی إدمان تلاوة القرآن، ۳۵۵/۳، رقم: ۱۸۱۶)۔

مختلف سورتوں کے فضائل

سورۃ فاتحہ کے فضائل

① قرآن کی افضل سورت

قال البخاري في "جامعه": "حدثنا مُسَدَّدٌ حدثنا يحيى، عن شعبة قال: حدثني خبيب بن عبد الرحمن، عن حفص بن عاصم عن أبي سعيد بن المعلى قال: كنتُ أصلي في المسجد فدعاني رسول الله ﷺ، فلم أجبه، فقلتُ يا رسول الله! إني كنتُ أصلي فقال: ألم يقل الله ﴿استجبوا لله وللرسول إذا دعاكم لما يحييكم﴾ [الأنفال: ٢٤] ثم قال لي: "لأعلمنك سورة هي أعظم السور في القرآن"، قال: ﴿الحمد لله رب العلمين﴾ هي السبع المثاني والقرآن العظيم الذي أوتيته".^١

ترجمہ: "ابوسعید ابن المعلىؓ فرماتے ہیں کہ میں مسجد میں نماز پڑھ رہا تھا، حضور اکرم ﷺ نے مجھے بلایا، میں نماز کی وجہ سے جواب نہ دے سکا، نماز سے فارغ ہو کر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نماز میں مشغولیت کی وجہ سے حاضر نہ ہو سکا، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "کیا اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد نہیں ہے: ﴿استجبوا لله وللرسول إذا دعاكم لما يحييكم﴾ [الأنفال: ٢٤] ترجمہ: "اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول کی پکار کا جواب دو جب بھی وہ تم کو بلاویں"۔

پھر حضور ﷺ نے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ "میں تمہیں ضرور مسجد سے باہر نکلنے سے پہلے ہی قرآن کی سب سے بڑی سورت، یعنی سب سے افضل سورۃ بتلاؤں گا، آپ ﷺ میرا ہاتھ تھامے رہے، جب

۱۔ الصحيح للبخاري، (٤٢٠٤، ٤٧٢٠، ٣٣٢٤، ٤٣٧٠)۔

آپ ﷺ نے مسجد سے باہر نکلنا چاہا تو میں نے عرض کیا کہ کیا آپ نے یہ ارشاد نہیں فرمایا تھا کہ میں ضرور تمہیں قرآن کی سب سے بڑی سورت بتلاؤں گا، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ”وہ الحمد کی سات آیتیں ہیں، یہ سبع مثانی ہے اور قرآن عظیم“۔

”بخاری شریف“ کی مذکورہ روایت ان کتب میں بھی تخریج کی گئی ہے: ”سنن أبي داود“^۱، ”سنن النسائي“^۲، ”سنن ابن ماجه“^۳، ”مسند أحمد“^۴۔

^۱ سنن أبي داود، (باب فاتحة الكتاب، ۲۷۰/۲، رقم: ۱۴۵۳)۔

^۲ سنن النسائي، (كتاب الإفتتاح، تأويل قول الله عز وجل ولقد آتيناك سبعاً من المثاني والقرآن العظيم، ۱۳۹/۲، رقم: ۹۱۳)۔

^۳ سنن ابن ماجه، (كتاب الأدب، باب ثواب القرآن، ۲/۲، ۳۷۸۵، ۱۲۴۴)۔

^۴ مسند أحمد، (مسند أبي سعيد بن المعلى، ۴۰/۵، رقم: ۱۵۸۲۱)۔

② سورۃ فاتحہ، بے نظیر سورت

قال الترمذی فی "سُنَّه" : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَرَجَ عَلَى أَبِي بَنِي كَعْبٍ ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : "يَا أَبِي ! وَهُوَ يَصْلِي ، فَالْتَفَتَ أَبِي وَلَمْ يُجِبْهُ ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : "وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا أَنْزَلْتُ فِي التَّوْرَةِ وَلَا فِي الْإِنْجِيلِ وَلَا فِي الزَّبُورِ وَلَا فِي الْفُرْقَانِ مِثْلُهَا ، وَإِنَّهَا سَبْعٌ مِنَ الْمِثَالَيْنِ وَالْقُرْآنَ الْعَظِيمَ الَّذِي أُعْطِيَتْهُ" . هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ ، وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ .^۱

ترجمہ: ”ابی بن کعب“ حضور اکرم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ اس جیسی سورت نازل نہیں ہوئی، نہ توراۃ میں، نہ انجیل میں، نہ زبور میں نہ بقیہ قرآن پاک میں، یہ سب مثنیٰ ہے اور قرآن عظیم جو مجھے دیا گیا ہے۔“

سند کے متابع:

”سنن الترمذی“ میں موجود عبد العزیز بن محمد کا تابع:

مذکورہ حدیث میں اور اسی طرح ”سنن الدارمی“ کے میں علاء بن عبد الرحمن سے عبد العزیز بن محمد روایت کے زیر بحث حصہ کرنے والے ہیں۔

^۱ سنن الترمذی، (۵/۵، رقم: ۲۸۷۵، أبواب فضائل القرآن، باب ماجاء فی فضل فاتحة الكتاب).

^۲ سنن الدامی، (كتاب فضائل القرآن، باب فضل فاتحة الكتاب، ص: ۲۲۴، رقم: ۳۴۱۶).

”مستدرک حاکم“^۱ اور ”سنن الترمذی“^۲ میں ایک دوسری سند کے مطابق زیر بحث حصہ تخریج کیا گیا ہے، جس میں عبد الحمید بن جعفر نے علاء بن عبد الرحمن سے روایت نقل کرتے ہیں عبد العزیز بن محمد کی متابعت کی ہے، امام بیہقی^۳ نے بھی ”القراءۃ خلف الإمام“^۴ میں حاکم نيسابوری^۵ سے ”مستدرک“ کے مطابق روایت تخریج کی ہے۔

محدثین کرام کے نزدیک مذکورہ روایت کافی مقام:

(۱) امام ترمذی^۶ ”تخریج روایت کے بعد لکھتے ہیں: ”حدیث حسن صحیح“^۷

(۲) حاکم نيسابوری^۸ ”مستدرک“ میں تخریج روایت کے بعد رقم طراز ہیں: ”هذا حدیث صحیح علی شرط مسلم ولم یخرجاه“^۹

(۳) حافظ ذہبی^{۱۰} بھی ”تلخیص المستدرک“ میں لکھتے ہیں: ”علی شرط مسلم“^{۱۱}

قلت [الراقم]: فظهر لي بما نقلته آنفاً أنه حدیث صحیح وهو كذا عند

الحاکم والذهبي.

^۱ مستدرک، (کتاب فضائل القرآن، أخبار فی فضائل القرآن جملة، ۱/۷۴۴، رقم: ۲۰۴۸).

^۲ سنن الترمذی، (۱۹۹/۵، رقم: ۳۱۲۵، أبواب تفسیر القرآن، باب ومن سورة الحجر).

^۳ القراءۃ خلف الإمام، (باب الدلیل علی افتتاح کل مصل قراءه بفاتحة الكتاب، ۱/۹۶، رقم: ۸۸).

^۴ سنن الترمذی، (۵/۵، رقم: ۶۸۷۵، أبواب فضائل القرآن، باب ماجاء فی فضل فاتحة الكتاب).

^۵ مستدرک حاکم، (کتاب فضائل القرآن، أخبار فی فضائل القرآن جملة، ۱/۷۴۴، رقم: ۲۰۴۸).

^۶ تلخیص المستدرک، (المصدر السابق).

۳ فاتحہ الکتاب پڑھ کر دم کرنا

قال الإمام أبو داود في "سننه": "حدثنا مسدد، حدثنا يحيى، عن زكرياء، حدثني عامر، عن خارجه بن الصلت التميمي، عن عمه، أنه أتى النبي ﷺ فأسلم، ثم أقبل راجعاً من عنده، فمرّ على قوم عندهم رجل مجنون مؤثّق بالحديد، فقال أهله: إنا حدثنا أنّ صاحبكم هذا قد جاء بخير، فهل عندكم شيء تُداويه؟ فرقيته بفاتحة الكتاب، فبرأ، فأعطوني مائة شاة، فأتيث رسول الله ﷺ فأخبرته فقال: "هل إلّا هذا؟" وقال مسدد في موضع آخر: "هل قلت غير هذا؟" قلت لا، قال: خُدها فلعمري لَمَنْ أَكَلَ بِرُقِيَّةٍ باطل لقد أَكَلَتْ بِرُقِيَّةٌ حقٌّ." ^۱

ترجمہ: "خارجہ بن الصلت اپنے چچا" سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام قبول کر لیا پھر جب وہ آپ ﷺ کے پاس سے واپس لوٹے، راستہ میں کچھ لوگوں پر گزرا ہوا جنہوں نے ایک مجنون شخص کو بیڑیوں سے باندھ رکھا تھا، اس مجنون کے اہل و عیال کہنے لگیں کہ ہمیں یہ خبر پہنچی ہے کہ تمہارے نبی خیر لائے ہیں، کیا تمہارے پاس کوئی ایسی چیز ہے جس سے اس کا علاج ہو سکے؟ (حضرت خارجہ کے چچا فرماتے ہیں) میں نے سورہ فاتحہ پڑھ کر دم کیا تو وہ صحت مند ہو گیا، انہوں نے مجھے ایک سو بکریاں دیں، پھر میں نے حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر سارا قصہ عرض کر دیا، حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ سورہ فاتحہ کے علاوہ بھی کچھ پڑھا تھا؟ میں نے عرض کیا کہ نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا کہ میری عمر کی قسم! لوگ باطل منتر کے عوض کھاتے ہیں، تم نے حقیقی دم کے عوض کھایا ہے۔"

۱۔ سنن أبي داود، (كتاب الطب، باب كيف الرقي؟ ۴/۳۳۴، رقم: ۳۸۹۲)۔

روایت کے دیگر مصادر:

”سنن أبي داود“ کی مذکورہ روایت میں عامر شععی سے زکریا بن ابی زائدہ اس روایت کو نقل کرتے ہیں، ذیل کی تمام کتابوں میں بھی عامر الشععی سے نقل کرنے والا راوی زکریا بن ابی زائدہ ہے: ”مسند أحمد^۱، مستدرک حاکم^۲، المصنف لابن أبي شيبة^۳، المعجم الكبير^۴، الصحيح لابن حبان^۵، سنن الدارقطني^۶۔“

”سنن أبي داود“ کی سند میں موجود زکریا بن ابی زائدہ کا متابع:

امام نسائی^۷ نے ”عمل اليوم والليلة“^۸ نے اسی روایت کی تخریج کی ہے، جس میں عبد اللہ بن ابی السفر اس روایت کو عامر الشععی سے نقل کرنے والے ہیں، اور ابن السنی^۹ اپنی ”عمل اليوم والليلة“^{۱۰} میں اسی روایت کو امام نسائی^۷ سے نقل کرتے ہیں، غرض یہ کہ عبد اللہ بن ابی السفر عامر الشععی سے روایت نقل کرنے میں زکریا بن ابی زائدہ کی متابعت کی ہے۔

زیر بحث روایت ابی داؤد کے بارے میں ائمہ کے اقوال:

(۱) امام حاکم^۲ ”مستدرک“^{۱۱} میں تخریج روایت کے بعد لکھتے ہیں: ”هذا حديث صحيح الإسناد ولم يخرجاه“۔

^۱ مسند أحمد بن حنبل، (خارجة بن الصامت عن عمه، ۳۰۱/۷، رقم: ۲۲۱۷۹)۔

^۲ مستدرک حاکم، (کتاب فضائل القرآن، أخبار في فضائل القرآن جملة، ۷۳۷/۱، رقم: ۲۰۵۵)۔

^۳ المصنف لابن أبي شيبة، (كتاب الطب، في الأخذ على الرقية، من رخص فيه، ۹۵/۱۲، رقم: ۲۴۰۵۲)۔

^۴ المعجم الكبير، (عم خارجة بن الصلت، يقال، إسمه علاقة بن صخار، ۸۹/۷، رقم: ۱۳۹۴۴)۔

^۵ الصحيح لابن حبان، (كتاب الرقى والتمايم، ۴۷۵/۱۳، رقم: ۶۱۱۱)۔

^۶ سنن الدارقطني، (كتاب الأشربة وغيرها، ۱۹۸/۴، رقم: ۷۶۶۴)۔

^۷ عمل اليوم والليلة، (ص: ۲۹۷، رقم: ۶۳۰)۔

^۸ عمل اليوم والليلة، (ما يقرأ على المعتوه، ۵۶۳/۱، رقم: ۱۰۳۲)۔

^۹ مستدرک، (کتاب فضائل القرآن، أخبار في فضائل القرآن جملة، ۷۴۷/۱، رقم: ۲۲۱۷۹)۔

(۲) حافظ ذہبیؒ نے بھی ”تلخیص المستدرک“ؒ میں حاکمؒ کی توثیق کی ہے۔

(۲) امام نوویؒ نے ”الأذکار“ؒ میں ”سنن أبي داود“ کی روایت کو ”صحیح“ قرار دیا ہے۔

قلت [الراقم]: فظهر لي بما نقلته آنفاً أنه حديث صحيح كما قاله الحاكم

ووافقه الذهبي.

ؒ تلخیص المستدرک، (المصدر السابق).

ؒ الأذکار، (كتاب الأذکار والدعوات للأمور العارضا، باب ما يقرأ على المعتوه والملد

وغ، ۱/۱۳۰، رقم: ۳۷۷).

۴) فاتحہ پڑھ کر دم کرنا

قال الإمام البخاري في "جامعه": "حدثني محمد بن بشار، حدثنا غندر، حدثنا شعبة عن أبي بشر، عن أبي المتوكل، عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه أن ناساً من أصحاب النبي ﷺ أتوا على حيٍّ من أحياء العرب فلم يقرّوهم، فبينما هم كذلك، إذ لدغ سيّد أولئك، فقالوا: هل معكم من دواء أو راق؟ فقالوا: إنكم لم تقرّونا، ولا نفعل حتى تجعلوا لنا جُعلاً، فجعلولهم قطعاً من الشاء فجعل يقرء بأم القرآن ويجمع بُزاقه و يَتَفِيلُ، فَبَرَأ، فَأَتُوا بِالشَّاءِ فقالوا: لا نأخذه حتى نسأل النبي ﷺ، فسألوه فضحك وقال: "وما أدراك أنها رُقِيّة؟ خذوها واضربوا لي بِسَهْمٍ" ^{له}.

ترجمہ: "حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ صحابہؓ کی ایک جماعت عرب کے ایک قبیلہ کے پاس آئی، لیکن قبیلہ والوں نے ان کی کوئی ضیافت نہیں کی۔

اسی دوران اچانک اس قبیلہ کے سردار کو موذی جانور نے ڈنگ مار دیا، قبیلہ والے کہنے لگیں کیا تمہارے پاس کوئی دوا، یا کوئی منتر پڑھنے والا ہے؟ صحابہؓ کہنے لگیں کہ تم لوگوں نے ہماری مہمانی بھی نہیں کی، ہم یہ کام اس وقت کریں گے جب تم ہمارے لئے کوئی اجر متقرر کر لو، بستی والوں نے بکریوں کا ایک ریوڑ اجرت میں مقرر کر دیا۔

پھر ایک صحابی سورۃ فاتحہ پڑھ کر منہ میں لعاب جمع کر کے مریض پر تھوکتے رہے تو مریض صحت یاب ہو گیا، قبیلہ والوں نے بکریاں ان کے سپرد کر دی۔ صحابہؓ آپس میں کہنے لگیں کہ ہم حضور ﷺ سے پوچھ کر ہی یہ بکریاں لینگیں۔ صحابہؓ نے جب اس

بارے میں حضور ﷺ سے پوچھا تو آپ ﷺ ہنس پڑے اور فرمایا کہ ”تمہیں کیے معلوم ہو گیا کہ سورہ فاتحہ دم ہے؟ یہ بکریاں لے لو! اور میرا حصہ بھی اس میں مقرر کرو“۔

روایت کے دیگر مصادر:

”بخاری شریف“ کی مذکورہ حدیث ان کتب میں بھی تخریج کی گئی ہے: ”الصحيح لمسلم“، سنن أبي داود^۱، سنن الترمذي^۲، سنن ابن ماجه^۳۔

^۱ الصحيح لمسلم، (رقم: ۲۲۰۱)۔

^۲ سنن أبي داود، (كتاب البيوع، باب كسب الأطباء، ۴/۱۵۲، رقم: ۳۴۱۳)۔

^۳ سنن الترمذي، (رقم: ۲۰۶۳، كتاب الطب، باب ماجاء في أخذ الأجره على التعويز)۔

^۴ سنن ابن ماجه (كتاب التجارات، باب أمر الراقي، ۷۲۹/۲، رقم: ۲۱۵۶)۔

⑤ درود کی جگہ فاتحہ پڑھ کر دم کرنا

قال الحافظ الطبراني في "المعجم الكبير": "حدثنا الحسين بن إسحاق التستري، وعبدان بن أحمد، قالا: ثنا هشام بن عمار، ثنا عبد الله بن يزيد البكري، ثنا داود بن قيس المدني، قال: سمعتُ السائب بن يزيد، يقول: "عوذني رسول الله ﷺ بفاتحة الكتاب تَفْلًا".^۱

ترجمہ: "سائب بن یزیدؒ فرماتے ہیں کہ مجھ پر حضور ﷺ نے سورہ فاتحہ کو دم فرمایا اور یہ سورت پڑھ کر لعاب دہن درود کی جگہ لگایا۔

زیر بحث روایت کے بارے میں محدثین کرام کے اقوال:

(۱) حافظ ہیثمیؒ "مجمع الزوائد" میں لکھتے ہیں: "رواه الطبراني في الأوسط والكبير وفيه عبد الله بن يزيد البكري وهو ضعيف".

(۲) حافظ سیوطیؒ نے "الدر المنثور" میں زیر بحث روایت کو "ضعیف" قرار دیا ہے۔

روایت کی ایک دوسری سند:

"المعجم الكبير" کی مذکورہ روایت ابوالحسن الدارقطنیؒ کے طریق سے حافظ ابن عساکرؒ نے "تاریخ دمشق" میں تخریج کی ہے، روایت کی سند یہ ہے: "أخبرنا أبو غالب البناء أنا أبو الحسين بن الأبوسري أنا أبو الحسن الدارقطني أنا أبو عبد الله عبيد الله بن عبد الصمد بن

^۱ المعجم الكبير، (۴/۸۳، رقم: ۶۵۵۳، داود بن قيس الفراء عن السائب بن يزيد).

^۲ مجمع الزوائد، (۵/۱۹۴، رقم: ۸۴۵۸، كتاب الطب: باب ماجاء في الرقي للعين والمرض).

^۳ الدر المنثور، (۱/۲۲، فاتحة الكتاب).

^۴ تاريخ دمشق، (السائب بن يزيد بن سعيد بن ثمامة بن الأسود بن عبد الله بن الحارث، حرف السين، ۲/۱۱۳).

⑥ سورة فاتحه اور سورة اخلاص میں موت کے سواہر بلا سے امن ہے

قال الحافظ ابن كثير في "تفسيره" ^{لہ}: قال الحافظ أبو بكر البزار: حدثنا إبراهيم بن سعيد الجوهري، حدثنا غسان بن عبيد، عن أبي عمران الجوني، عن أنس، قال: قال رسول الله ﷺ: "إذا وضعت جنبك على الفراش، وقرأت فاتحة الكتاب و﴿قل هو الله أحد﴾ فقد أمنت من كل شيء إلا الموت".

ترجمہ: "انس بن مالک حضور اقدس ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ "جب تو سونے کیلئے لیٹے اور سورة فاتحه اور سورة اخلاص پڑھ لے، تو موت کے سواہر بلا سے مامون ہو جائے گا۔"

مسند بزار کی مذکورہ روایت کا فنی مقام، محدثین کرام کے نزدیک:

(۱) حافظ ہیثمی "مجمع الزوائد" ^{لہ} میں رقم طراز ہیں: "رواہ البزار وفيه غسان بن عبيد

وهو ضعيف، ووثقه ابن حبان، وبقية رجاله رجال الصحيح".

(۲) حافظ شوکانی "کقول" التيسير بشرح الجامع الصغير ^{لہ} میں ہے: "وإسناده حسن".

(۳) حافظ منذری "الترغيب والترهيب" ^{لہ} میں فرماتے ہیں: "رواہ البزار ورجالہ

رجال الصحيح إلا غسان بن عبيد".

^{لہ} تفسیر ابن كثير، (سورة الفاتحة ۱۰/۱۶۸).

^{لہ} مجمع الزوائد، (كتاب الأذکار، باب ما يقول إذا أوى إلى فراشه وإذا انتبّه، ۱۰/۱۶۵، رقم: ۱۷۰۳۰).

^{لہ} التيسير بشرح الجامع الصغير، (حرف الهمزة ۱/۲۶۵).

^{لہ} الترغيب والترهيب، (كتاب النوافل،، رقم: ۸۹۳).

(۴) علامہ سیوطیؒ نے ”الدر المنثور“^۱ میں اس روایت کو ”ضعیف“ کہا ہے۔

سند امام بزار میں موجود غسان بن عبید الموصلی الأزدی کے بارے میں ائمہ جرح والتعديل والتعديل کے اقوال:

ذکرہ ابن حبان فی ”الثقات“^۲۔

وقال الدار قطنیؒ: ”صالح، ضعفه أحمد“۔

وقال الذهبيؒ: ”وقال ابن عمار: ”كان يعالج الكيمياء قلت: هذا يدل على قلة ورعه“۔

وقال أبو أحمد ابن عدي: ”الضعف على حديثه بين“^۳۔

روایت امام بزار ”کاشاہد (عن شداد بن أوس):

حافظ ابن عساکرؒ نے ”تاریخ دمشق“^۴ اور حافظ الخراطیؒ نے ”مکارم الأخلاق“^۵ کے

میں شداد بن أوسؒ سے اسی مضمون کی روایت نقل کی ہے۔

سند حافظ ابن عساکرؒ:

”تاریخ دمشق“ میں اس سند سے روایت مذکور ہے: ”عن علي بن عبد الله المدني، عن

عبد الأعلی بن عبد الأعلی، عن رجل عن مطرف بن عبد الله بن الشخير عن رجل عن

^۱ الدر المنثور، (۱/۲۳، سورة الفاتحة آية ۱)۔

^۲ کتاب الثقات، (باب العین، ۱/۹)۔

^۳ لسان المیزان، (۶/۳۰۶، رقم: ۵۹۹۲)۔

^۴ تاریخ الإسلام، (۵/۲۸۲، رقم: ۵۰۷۰، الطیقة العشرون)۔

^۵ الكامل فی الضعفاء، (۷/۱۵۰، رقم: ۱۵۵۵، غسان بن عبید الموصلی)۔

^۶ تاریخ دمشق، (حرف الشین، شداد بن أوسؒ، ۲۲/۴۱۳)۔

کے مکارم الأخلاق، (باب ما يستحب للمرء أن يقول إذا أوى إلى فراشه، ص: ۳۱۰، رقم: ۹۵۲)۔

شداد بن أوس قال: قال رسول الله ﷺ: "إذا أخذ أحدكم مضجعه فليقرأ بآم الكتاب وسورة فإن الله يؤكّل به ملكاً يُهَبُّ معه إذا هَبَّ [استيقظ]".

سند حافظ ابن عساکر پر کلام:

اس سند میں مطرف بن عبد اللہ کے مروی عنہ اور راوی دونوں مجہول ہیں۔

سند حافظ خراطی:

"مكارم الأخلاق" کی روایت اس سند سے مروی ہے: "عمر بن شبة النميري، عن سالم بن نوح، عن سعيد بن إياس الجريري، عن أبي العلاء يزيد بن عبد الله الشخير، عن رجل من مجاشع، عن شداد بن أوس مرفوعاً".

سند حافظ خراطی پر کلام:

اس سند میں رجل من مجاشع مجہول کے علاوہ سب راوی ثقہ ہیں۔

قلت [الراقم]: فظهر لي بما نقلته آنفاً أنَّ إسناده ضعيف وله شاهد والحديث حسن أي لغيره كما قاله الشوكاني.

④ سورة فاتحة کا ثواب دو تہائی قرآن کے برابر

قال عبد بن حميد في "مُسْنَدَه" ^{لہ}: "حدثنا حسين الجعفي، عن زائدة، عن أبان، عن شهر، عن بن عباس ^{رض} رفعه إلى النبي ^{صلی اللہ علیہ وسلم} قال: "فاتحة الكتاب تعدل بثُلثي القرآن".

ترجمہ: "عبداللہ ابن عباس ^{رض} حضور اقدس ^{صلی اللہ علیہ وسلم} کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ "سورہ فاتحہ ثواب میں دو تہائی قرآن کے برابر ہے۔"

مذکورہ حدیث کے بارے میں ائمہ حدیث کے اقوال:

(۱) علامہ یو میری، "اتحاف الخیرۃ المہرۃ" ^{لہ} میں لکھتے ہیں: "هذا إسنادہ حسن

وأبان هو ابن صَمْعَة".

(۲) حافظ ابن حجر، "المطالب العالیۃ" ^{لہ} میں مذکورہ روایت نقل کر کے لکھتے ہیں: "قلت

: أبان هو الرقاشي متروك".

(۳) علامہ شوکانی، "فتح القدیر" ^{لہ} میں اس روایت کو "ضعیف" قرار دیتے ہیں۔

رجال سند عبد بن حميد :

(۱) الحسين بن علي بن الوليد الجعفي :

قال الإمام أحمد بن حنبل ^{لہ}: "مارأيْتُ أفضل من حسين الجعفي وسعيد ابن

^{لہ} مسند عبد بن حميد، (مسند ابن عباس ^{رض}، ۲۲۷، رقم: ۶۷۸).

^{لہ} اتحاف الخیرۃ المہرۃ، (۳۳/۸، رقم: ۷۵۶۱، کتاب التفسیر، سورۃ فاتحۃ الكتاب وفضلها).

^{لہ} المطالب العالیۃ، (۱۵۶/۸، رقم: ۳۵۳۴، کتاب التفسیر، سورۃ الفاتحۃ).

^{لہ} فتح القدیر، (۷۷/۱، سورۃ الفاتحۃ).

^{لہ} تہذیب الکمال، (۵۱۱/۴، رقم: ۱۳۰۶، من اسمہ حسین).

العامة، وقال الحافظ ابن حجر^١: ”ثقة“.

(۲) زائدة بن قدامة أبو الصلت الثَّقَفي:

قال: أبو حاتم^٢: ”ثقة صاحب سنة“، وقال الذهبي^٣: ”ثقة حجة، صاحب السنة“.

(۳) أبان سے کون مراد ہے؟

ما قبل میں ذکر کیا گیا کہ علامہ بصری أبان ابن صمعة مراد لیتے ہیں، اور حافظ ابن حجر، أبان الرقاشی مراد لیتے ہیں، علامہ بصری کے قول کو ایک تو اس سے تائید حاصل ہوتی ہے کہ زیر بحث روایت میں أبان شہر بن حوشب سے روایت نقل کرنے والے ہیں، اور ”تہذیب الکمال“^۴ میں شہر بن حوشب کو أبان بن صمعة کا مَرُوی عنہ لکھا گیا ہے، بخلاف أبان الرقاشی کہ کتب رجال میں تلاش کے باوجود شہر بن حوشب أبان الرقاشی کے مَرُوی عنہم میں نہیں مل سکا، اسی طرح شہر بن حوشب کے شاگردوں میں أبان بن صمعة کا نام ہے، لیکن أبان الرقاشی کا تذکرہ نہیں ہے۔ (انظر تہذیب الکمال، ۴۰۶/۹، رقم: ۲۷۶۵، من اسمہ شہر).

”مسند عبد بن حمید“ میں موجود أبان ابن صمعة کے بارے میں ائمہ رجال کے اقوال یہ ہیں:

قال الحافظ ابن حجر^۵: ”صدوق تغیر آخر“، قال الحافظ الذهبي^۶: ”قال

أحمد: صالح..... وثقة غیرہ..... لكنه تغیر“.

(۴) شہر بن حوشب الأشعري:

قال الحافظ الذهبي^۷: ”روی شبابة عن شعبة: لقيت شهرا فلم أعتد به، وقال

له تقريب، (۱۶۸، رقم: ۱۳۳۵).

له الجرح والتعديل، (۵۴۲/۳، رقم: ۲۷۷۷، باب الزاء).

له الكاشف، (۳۱۷/۱، رقم: ۲۶۲۱، حرف الزاء).

له تہذیب الکمال، (۳۰۲/۱، رقم: ۱۳۴، من اسمہ أبان).

له التقريب، (۸۷، رقم: ۱۳۸).

له الكاشف، (۷۴/۱، رقم: ۱۰۵).

له الكاشف، (۱۶/۳، رقم: ۲۳۳۳).

س: ليس بالقوى وثقه أحمد وابن معين، وقال أبو حاتم: ليس بدون أبي الزبير“، وقال الحافظ ابن حجر^{لہ}: ”صَدُوقٌ كَثِيرُ الْإِسْـلَامِ وَالْأَوْهَامِ“.

روایت ”مسند عبد بن حمید“ کے مضمون پر مشتمل ایک دوسری روایت (رویت طبرانی):

حافظ طبرانی^{لہ} ”المعجم الأوسط“ میں اسی مضمون کی مانند ایک مرفوع روایت ابن عباس^{رضی اللہ عنہ} سے نقل کی ہے: ”حدثنا عبدان بن أحمد، قال: حدثنا سليمان بن أحمد الواسطي قال: حدثنا علي ابن الحسين الأحول عن ابن جريج عن عطاء عن بن عباس^{رضی اللہ عنہ} قال: قال رسول الله ﷺ: ”من قرأ أم القرآن وقل هو الله أحد فكأنما قرأ ثلث القرآن“.

رویت طبرانی^{لہ} پر کلام:

حافظ ہیثمی^{لہ} ”المعجم الأوسط“ کی اس روایت کے متعلق ”مجمع الزوائد“^{لہ} میں لکھتے ہیں: ”رواه الطبراني في الأوسط وفيه سليمان بن أحمد الواسطي وهو متروك“.

حافظ شوکانی^{لہ} نے ”فتح القدیر“^{لہ} میں اس روایت کو ”ضعیف“ قرار دیا ہے۔

”المعجم الأوسط“ کی سند میں مذکور سلیمان بن أحمد الواسطی کے بارے میں ائمہ رجال کے اقوال:

قال البخاری^{لہ}: ”فيه نظر“.

قال أبو أحمد ابن عدی^{لہ}: ”وهو عندي ممن يسرق الحديث، أو يشتبه عليه“.

قلت [الرازمي]: فظهر لي بما نقلته آنفاً أنَّ إسناده حسن كما قال البوصيري.

لہ التقریب، (۲۶۹، رقم: ۲۸۳۰).

لہ المعجم الأوسط، (من اسمه عبدان، ۳۲/۵، رقم: ۴۵۹۴).

لہ مجمع الزوائد، (۲۰/۶، رقم: ۱۰۸۱۵، کتاب التفسیر).

لہ فتح القدیر، (۷۷/۱، سورة الفاتحة).

لہ التاريخ الكبير، (۲۳/۴، رقم: ۱۷۵۷، باب السين).

لہ الكامل لابن عدی، (۴/۲۹۵، رقم: ۷۶۳، سليمان بن أحمد).

⑧ سورہ فاتحہ کی قراءت گویا کتب اربعہ کی قراءت ہے

قال الحافظ قاسم بن سلام في "فضائل القرآن": "حدثنا يزيد، عن أبي نَصِيرَةَ بن عُبَيْد، عن الحسن، قال: قال رسول الله ﷺ: "من قرأ فاتحة الكتاب فكأنما قرأ التوراة والإنجيل والزبور والفرقان".^١

ترجمہ: "حسن بصریؒ حضور اقدس ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ جس نے سورہ فاتحہ کو پڑھا اس نے گویا تورات، انجیل، زبور اور قرآن شریف کو پڑھا۔"

رجال سند قاسم بن سلام:

(۱) یزید بن ہارون الواسطی:

قال أبو حاتم^٢: "ثقة إمام صدوق في الحديث، لا يُسئل عن مثله"، وقال الحافظ ابن حجر^٣: "ثقة متقن عابد".

(۲) أبو نَصِيرَةَ مسلم بن عُبيد الواسطی:

قال أحمد بن حنبل^٤: "واسطي ثقة، روى عنه هُثَيْم ويزيد"، وقال الحافظ ابن حجر^٥ "ثقة".

^١ فضائل القرآن، (باب فضل فاتحة الكتاب، ص: ۲۲۱).

^٢ الجرح والتعديل، (۳۵۹/۹، رقم: ۱۶۹۱۲، باب الياء).

^٣ التقريب، (۶۰۶، رقم: ۷۷۸۹).

^٤ الجرح والتعديل، (۲۱۶/۸، رقم: ۱۳۱۳۴، باب الميم).

^٥ التقريب، (۶۷۸، رقم: ۸۴۱۴).

متابع سند:

روایت حافظ قاسم بن سلامؒ میں موجود ابو نصیرہ مسلم بن عبید کا تابع:

مذکورہ روایت میں ابو نصیرہ مسلم بن عبید الواسطی، حسن بصریؒ سے روایت نقل کرتے ہیں ”شعب الایمان للبيهقي“ؒ اور ”الكشف والبيان للثعلبي“ؒ میں حسن بصریؒ سے مذکورہ مضمون کی روایت نقل کرنے میں ربیع بن صبیح نے ابو نصیرہ کی متابعت کی ہے، ”شعب الایمان“ میں روایت اس سند سے تخریج کی گئی ہے:

”أخبرنا أبو القاسم بن حبيب، حدثنا محمد بن صالح بن هائي، حدثنا الحسين بن الفضل، حدثنا عفان بن مسلم، عن الربيع بن صبيح، عن الحسن قال: أنزل الله عز وجل مائة وأربعة كتب من السماء أودع علومها أربعة منها: التوراة والإنجيل والزبور والفرقان، ثم أودع علوم التوراة والإنجيل والزبور الفرقان، ثم أودع علوم القرآن المفصل، ثم أودع علوم المفصل فاتحة الكتاب، فمن علم تفسيرها كان كمن علم تفسير جميع كتب الله المنزلة.“

”الكشف والبيان“ میں یہ بھی اضافہ ہے: ”ومن قرأها فكأنما قرأ التوراة والإنجيل والزبور والفرقان.“

روایت حافظ قاسم بن سلامؒ کے مضمون پر مشتمل ایک دوسری روایت:

”فضائل القرآن للقاسم بن سلام“ کے مضمون پر مشتمل روایت ”سنن الترمذی“ؒ میں اور اسی طرح ”مستدرک حاکم“ؒ، ”سنن الدارمی“ؒ، ”القراءة خلف الإمام للبيهقي“ؒ

لشعب الإيمان، (ذكر فاتحة الكتاب، ٤٤/٤، رقم: ٢١٥٥).

للكشف والبيان، (سورة الفاتحة، ٩١/١).

لسنن الترمذی، (أبواب فضائل القرآن، ٥/٥، رقم: ٢٨٧٥).

لمستدرک حاکم، (كتاب فضائل القرآن، ٧٤٤/١، رقم: ٢٠٤٨).

لسنن الدارمی، (كتاب فضائل القرآن، باب فضل فاتحة الكتاب، ص: ٢٢٢٤، رقم: ٣٤١٦).

للقراءة خلف الإمام، (باب، الدليل على افتتاح كل مصلٍ قراءته بفاتحة الكتاب، ٩٦/١، رقم: ٨٨).

میں بھی تخریج کی گئی ہے، ”ترمذی“ کی روایت یہ ہے: ”حدثنا قُتَيْبَةُ، قال: حدثنا عبد العزيز بن محمد، عن العلاء بن عبد الرحمن، عن أبيه عن أبي هريرة رض، أن رسول الله ﷺ خرج على أبي بن كعب رض، فقال رسول الله ﷺ: ”يا أبا!“ وهو يصلي، فالتفت أبي ولم يُجِبْهُ..... قال رسول الله ﷺ: ”والذي نفسي بيده ما أنزلت في التوراة ولا في الإنجيل ولا في القرآن مثلها، وإنها سبع من المثاني والقرآن العظيم الذي أعطيته“. هذا حديث حسن وفي الباب عن أنس رض“.

قلت [الراقم]: فظهر لي بما نقلته آنفاً أنه مرسل صحيح.

⑨ ابلیس کی نوحہ

قال أبو نعيم الأصبهاني في "حلية الأولياء" ^{لہ}: حدثنا محمد بن معمر، ثنا يوسف القاضي، ثنا أبو الربيع، ثنا جرير بن عبد الحميد، عن منصور، عن مجاهد قال: "رَنَ إبليس أربعاً حين لعن وحين أهبط وحين بعث النبي ﷺ وقد بعث على فترة من الرسل وحين أنزلت ﴿الحمد لله رب العالمين﴾ وأنزلت بالمدينة".

ترجمہ: "حضرت مجاہدؒ فرماتے ہیں کہ ابلیس کو اپنے اوپر نوحہ اور سر پر خاک ڈالنے کی چار مرتبہ نوبت آئی: اول جب کہ اس پر لعنت ہوئی، دوسرے جبکہ اس کو آسمان ^{لہ} حلیۃ الأولیاء، (مجاہد بن حبر، ۲۹۹/۳)۔

رجالہ:

(۱) محمد بن معمر بن ناصح أبو مسلم الذہلی :

ذکرہ الذہبی فی "تاریخ الإسلام" (۹۰/۸) وسکت علیہ۔

(۲) یوسف بن یعقوب بن إسماعیل بن حماد القاضي أبو محمد:

وقال الذہبی فی "تاریخ الإسلام" (۳۲۷/۲۲): "وكان عفيفاً مهيباً، ثقة عالماً.....".

(۳) أبو الربيع سليمان بن داود العتكي:

وقال ابن حجر في "التقريب" (رقم: ۲۵۵۶): "ثقة لم يتكلم فيه أحد بحجة".

(۴) جرير بن عبد الحميد بن قُرط:

وقال ابن حجر في "التقريب" (رقم: ۹۱۶): "ثقة صحيح الكتاب قيل كان في آخر عمره يهيم من حفظه".

(۵) منصور بن معتمر أبو عتاب الكوفي:

وقال ابن حجر في "التقريب" (رقم: ۶۹۰۸): "ثقة ثبت وكان لا يدلس".

سے زمین پر ڈالا گیا، تیسرے جب کہ حضور اکرم ﷺ کو نبوت ملی، اور آپ کو نبوت زمانہ فطرت میں ملی ہے، چوتھے جب کہ سورہ فاتحہ نازل ہوئی، اور یہ سورت مدینہ میں نازل ہوئی ہے۔

قلت [الراقم]: رجاله ثقات إلا محمد بن معمر أبو مسلم الذهلي فإنه ذكره الذهبي وسكت عليه ولم يذكر فيه جرحاً ولا تعديلاً. وقد أخرج الطبراني عن أبي هريرة موقوفاً بلفظ: "أن إبليس رنّ حين أنزلت فاتحة الكتاب وأنزلت بالمدينة". وقال الهيثمي فيه: "رواه الطبراني في الأوسط وهو شبيه المرفوع ورجاله رجال الصحيح".

”فاتحہ الکتاب“ پر نوحہ ابلیس کے دیگر مصادر (روایت طبرانی):

”فاتحہ الکتاب“ پر نوحہ ابلیس کا ذکر ”فضائل القرآن لمحمد بن الضريس“^۱ میں عبدالعزیز بن رفیع سے [هو في طبقة تلي وسطى من التابعين، المتوفى ۱۳۰ھ] اور ”المعجم الأوسط للطبراني“^۲ میں حضرت ابوہریرہؓ سے موقوفاً مروی ہے، ”المعجم الأوسط“ کی سند یہ ہے: ”حدثنا غيبید بن غنام، قال: نا أبو بكر بن أبي شيبة، قال: نا أبو الأحوص، عن منصور، عن مجاهد، عن أبي هريرة، "أن إبليس رنّ حين أنزلت فاتحة الكتاب وأنزلت بالمدينة". لم يرو هذا الحديث عن منصور إلا أبو الأحوص، تفرد به أبو بكر ابن أبي شيبة“.

^۱ فضائل القرآن، (باب في فضل فاتحة الكتاب، ص: ۸۲، رقم: ۱۵۸).

^۲ المعجم الأوسط، (من اسمه غيبید، باب العين، ۱۰۰/۵، ۴۷۸۸).

روایت طبرانیؒ پر حافظ ہیشمی کا کلام:

حافظ ہیشمیؒ ”المعجم الأوسط“ کی روایت ”مجمع الزوائد“ میں نقل کر کے لکھتے ہیں: ”رواہ الطبرانی فی الأوسط وهو شبيه المرفوع ورجاله رجال الصحيح“۔^۱

۱۔ مجمع الزوائد، (۲۰/۷)، رقم: ۱۰۸۱۳، کتاب التفسیر، باب ماجاء فی بسم اللہ الرحمن الرحیم (.....)۔

⑩ عرش کے خزانہ کی عطیات

قال الحافظ الطبراني في "المعجم الكبير": حدثنا محمد بن جابان، حدثنا محمود بن غيلان، حدثنا يزيد بن هارون، حدثنا الوليد بن جميل، عن القاسم، عن أبي أمامة[ؓ]، عن النبي^ﷺ: "أربع آيات نزلن من كنز تحت العرش، لم ينزل منهن شيء غيرهن: أم الكتاب، فإنه يقول: ﴿وَإِنَّهُ فِي أُمِّ الْكِتَابِ لَدَيْنَا لَعَلِّي حَكِيمٌ﴾ [الزخرف: ٤] وآية الكرسي، وسورة البقرة والكوثر".^١

ترجمہ: "حضرت ابو امامہؓ حضور اقدس ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ "عرش کے خاص خزانہ سے مجھ کو چار چیزیں ملی ہیں، ان کے علاوہ کوئی چیز اس خزانہ سے کسی کو نہیں ملی:

(۱) سورہ فاتحہ، باری تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿وَإِنَّهُ فِي أُمِّ الْكِتَابِ لَدَيْنَا لَعَلِّي حَكِيمٌ﴾

[الزخرف: ۴]۔ (۲) آیت الکرسی (۳) سورہ بقرہ کی آخری آیات (۴) سورہ کوثر۔

هذا إسناد فيه مقال. فيه الوليد بن جميل تكلم فيه ويجوز في الفضائل

وهناك روايات أخرى في معناه.

رجال سند الطبراني:

(۱) محمد بن جابان الجندی ساہوری:

ترجمہ مجھے نہیں مل سکا۔

(۲) محمود بن غیلان المروزی ابو احمد:

قال أبو حاتم[ؒ]: "ثقة".

^۱ المعجم الكبير، (۴/۳۳۸، رقم: ۷۸۴۵)۔

^۲ الجرح والتعديل، (۸/۳۳۴، رقم: ۱۴۶۴۷، باب الميم)۔

وقال الحافظ ابن حجر ^{لہ}: ”ثقة“.

(۳) يزيد بن هارون الواسطي :

قال أبو حاتم ^{لہ}: ”ثقة إمام صدوق في الحديث لا يُسئل عن مثله“.

وقال الحافظ ابن حجر ^{لہ}: ”ثقة مُتَّقَن عابد“.

(۳) الوليد بن جميل الفلستيني:

قال: أبو زرعة ^{لہ}: ”لين الحديث“.

وقال ابن حجر ^{لہ}: ”صدوق يخطئ“.

وقال الذهبي: ”لينه أبو زرعة“. (الكاشف، رقم: ۶۰۶۱)

(۴) القاسم بن عبد الرحمن الدمشقي أبو عبد الرحمن:

قال الحافظ ابن حجر ^{لہ}: ”صدوق يُغرب كثيراً“.

وقال الحافظ الذهبي ^{لہ}: ”صدوق“.

أخرجه الديلمي عن الوليد بن جميل عن القاسم عن أبي أمامة مرفوعاً كذا في

سلسلة الأحاديث الضعيفة والموضوعة، رقم: ۲۷۳۵.

روایت امام طبرانی کے معنی پر مشتمل ایک دوسری روایت:

”المعجم الكبير“ ^{لہ} کی مذکورہ روایت کے مضمون پر مشتمل شاہد ”المعجم الكبير“ میں مذکور ہے:

^{لہ} التقريب، (۵۲۲، رقم: ۶۵۱۶).

^{لہ} الجرح والتعديل، (۳۵۹/۹، رقم: ۱۶۹۱۲، باب الباء).

^{لہ} التقريب، (۶۰۶، رقم: ۷۷۸۹).

^{لہ} الجرح والتعديل، (۵/۹، رقم: ۱۵۶۶۲، باب الجيم).

^{لہ} التقريب، (۵۸۱، رقم: ۷۴۱۹).

^{لہ} التقريب، (۴۵۰، رقم: ۵۴۷۰).

^{لہ} الكاشف، (۳۹۱، رقم: ۴۵۸۴).

^{لہ} المعجم الكبير، (۸۰۳/۸، رقم: ۱۶۹۱۷).

”حدثنا محمد بن محمد الجُدوعي القاضي، حدثنا عُقبة بن مُكْرَم، حدثنا أبو بكر الحنفي، حدثنا عبيد الله بن أبي حميد الهذلي، حدثنا أبو المَليح الهذلي، حدثني مَعْقِل بن يَسَارٌ قال: سمعتُ رسول الله ﷺ يقول: إعملوا بالقرآن وأجلّو حلاله أما إنني أعطيتُ سورة البقرة من الذكر، وأعطيتُ طه والطور من ألواح موسى، وأعطيتُ فاتحة الكتاب وخواتيم البقرة من كنز تحت العرش، وأعطيتُ المفضل نافلة“.

دوسری روایت کا حکم:

علت [الراقم]: وأخرجه الحاكم أيضا في ”المستدرک“ ^۱ فقال: ”هذا حديث صحيح الإسناد ولم يخرجاه“.

زیر بحث روایت امام طبرانی کے اجزاء مختلف روایتوں میں مذکور ہے:

(۱) آية الكرسي من تحت العرش:

حافظ محمد بن الضريس ”فضائل القرآن“ ^۲ میں لکھتے ہیں: ”أخبرنا موسى بن إسماعيل، وعلي بن عثمان، أنبا حماد، عن محمد بن نوح، قال عليّ: زعم محمد بن نوح عن الحسن، أن النبي ﷺ قال: ”أعطيتُ آية الكرسي“، وقال عليّ: ”أعطي آية الكرسي من تحت العرش“.

علامہ سیوطی ”الدر المنثور“ ^۳ میں لکھتے ہیں: ”وأخرج أبو عبيد وابن أبي شيبة والدارمي ومحمد بن نصر وابن الضريس عن عليّ^{رض} قال: ما أرى رجلاً وُلد في الإسلام أو أدرك عقله إلا سلام يَئِنَّتُ أبداً حتى يقرأ هذه الآية ﴿اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ﴾ ولتعلمون ماهي، إنما أعطيها نبيكم من كنز تحت العرش“.

^۱ مستدرک حاکم، (۱/۷۵۷، رقم: ۲۰۸۷، کتاب فضائل القرآن).

^۲ فضائل القرآن (باب في فضل آية الكرسي، رقم: ۱۸۵).

^۳ الدر المنثور (۱/۵۷۴، سورة البقرة/۲۵۰).

(۲) خواتیم سورۃ البقرۃ من تحت العرش :

امام احمد بن حنبلؒ نے اپنی ”مسند“ؒ میں یہ روایت تخریج کی ہے: ”حدثنا جریر عن منصور، عن ربعي بن حراش، عن حدثه، عن أبي ذر: قال رسول الله ﷺ: إني أوتيتهما من بيت تحت العرش ولم يوتهما نبي قبلي، يعني الآيتين من آخر سورة البقرة“.

اسی طرح حافظ سیوطیؒ ”الدر المنثور“ؒ میں لکھتے ہیں: ”وأخرج أحمد وأبو عبيد ومحمد بن نصر عن عقبة بن عامر، ”سمعتُ رسول الله ﷺ يقول: إقرأوا هاتين الآيتين من آخر سورة البقرة فإن ربي أعطانيهما من تحت العرش“..... وأخرج أحمد والنسائي والطبراني وابن مردويه والبيهقي في الشعب بسند صحيح عن حذيفة ”أن النبي ﷺ كان يقول: ”أعطيتُ هذه الآيات من آخر سورة البقرة من كنز تحت العرش، لم يُعطها نبيُّ قبلي“.

امام بیہقیؒ ”شعب الإيمان“ؒ میں لکھتے ہیں: ”أخبرنا أبو العباس أحمد بن إبراهيم بن أحمد بن حبان العزام بهمدان، أخبرنا أبو القاسم عبد الرحمن بن الحسن الأسدي، حدثنا محمد بن أيوب، حدثنا مسلم بن إبراهيم، حدثنا صالح المري، عن ثابت، عن أنسؓ عن النبي ﷺ قال: ”إن الله أعطاني فيما من به عليّ أني أعطيتك فاتحة الكتاب، وهي كنز من كنوز عرشي ثم قسمتها بيني وبينك نصفين“.

اسی طرح علامہ سیوطیؒ ”الدر المنثور“ؒ میں لکھتے ہیں: ”وإسحاق بن راهويه في مسنده عن عليؓ أنه سُئل عن فاتحة الكتاب فقال: حدثنا نبي الله أنها أنزلت من كنز تحت العرش“.

۱۔ مسند احمد، (۷/۱۶۲، رقم: ۲۱۶۷۰)۔

۲۔ الدر المنثور، (۱/۶۶۸، سورۃ البقرۃ، ۲۸۵، ۲۸۶)۔

۳۔ شعب الإيمان، (ذکر فاتحۃ الكتاب، ۴/۴۹، رقم: ۲۱۴۸)۔

۴۔ الدر المنثور، (۱/۲۳، سورۃ الفاتحۃ)۔

② دونوروں کی بشارت

قال الإمام مسلم بن الحجاج في "جامعه" ^{لہ}: حدثنا حسن بن الربيع وأحمد بن جواس الحنفي، قالا: حدثنا أبو الأحوص عن عمار بن رزيق، عن عبد الله بن عيسى، عن سعيد بن جبير، عن ابن عباس ^{رض}، قال: بينما جبريل قاعد عند النبي سمع نقيضاً من فوقه، فرفع رأسه، فقال: "هذا باب من السماء، فُتح اليوم، لَمْ يُفْتَحْ قَطُّ إِلَّا اليوم، فنزل منه مَلَكٌ فقال: هذا مَلَكٌ نزل إلى الأرض، لَمْ يَنْزِلْ قَطُّ إِلَّا اليوم، فَسَلِّمْ وقال: أَبَشِّرْ بُنُورَيْنِ أَوْتِيَتْهُمَا لَمْ يَوْتِيَهُمَا نَبِيٌّ قَبْلَكَ: فاتحة الكتاب وخواتيم سورة البقرة لن تقرأ بحرف منهما إلا أعطيته".

ترجمہ: "ابن عباس ^{رض} سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ جبریل ^{علیہ السلام} کی خدمت میں حاضر تھے کہ انہوں نے اوپر سے زوردار چٹخنے کی آواز سنی تو سراپا اٹھا کر کہنے لگیں، آسمان کا ایک دروازہ آج کھلا ہے جو آج سے قبل کبھی نہیں کھلاتھا، پھر اس میں سے ایک فرشتہ نازل ہوا، جبریل نے عرض کیا کہ یہ ایک فرشتہ نازل ہوا ہے جو آج سے قبل کبھی نازل نہیں ہوا تھا پھر اس فرشتے نے عرض کیا کہ دونوروں کی بشارت لیجئے، جو آپ سے قبل کسی نبی کو نہیں دیے گئے ایک سورہ فاتحہ، دوسرا خاتمہ سورہ بقرہ، یعنی سورہ بقرہ کا اخیر رکوع۔ آپ ان دونوں سورتوں کے جس حرف کی بھی تلاوت فرمائیں گے، اس سے آپ کو نوازا جائیگا۔"

لہ الصحیح لمسلم، (۱/ ۵۵۴، رقم: ۸۰۶، کتاب صلوۃ المسافرین وقصرھا، باب فضل الفاتحة وخواتیم سورۃ البقرۃ.....).

روایت کے دیگر مصادر:

”مسلم شریف“ کی مذکورہ روایت ان کتب میں بھی تخریج کی گئی ہے:

”سنن النسائي“^۱، المصنف لابن أبي شيبة^۲، مستدرک حاکم^۳، المعجم الكبير^۴، مسند أبي يعلى الموصلي^۵۔

^۱ سنن النسائي، (۲/۱۳۸، رقم: ۹۱۲، کتاب الافتتاح، باب فضل فاتحة الكتاب)۔

^۲ المصنف لابن أبي شيبة، (۱۷/۴۴۳، رقم: ۳۲۳۵۹، کتاب الفضائل)۔

^۳ مستدرک حاکم، (کتاب فضائل القرآن، ۱/۷۴۶، رقم: ۲۰۵۲)۔

^۴ المعجم الكبير، (۶/۸، رقم: ۱۲۰۸۹)۔

^۵ مسند أبي يعلى، (۲/۴۵۵، رقم: ۲۴۸۳)۔

سورۃ یسین کے فضائل

① سورۃ یسین کا ثواب دس قرآن کے برابر

قال الترمذي: حدثنا قتيبة وسفيان بن وكيع قالا: حدثنا حميد بن عبد الرحمن الرؤاسي، عن الحسن بن صالح، عن هارون أبي محمد، عن مقاتل بن حيان، عن قتادة، عن أنس^{رض}، قال: قال النبي ﷺ: "إِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ قَلْبًا، وَقَلْبُ الْقُرْآنِ يَسَ، وَمَنْ قَرَأَ يَسَ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِقِرَاءَتِهَا قِرَاءَةَ الْقُرْآنِ عَشْرَ مَرَّاتٍ".

هذا حديث غريب لا نعرفه إلا من حديث حميد بن عبد الرحمن، وبالبصرة لا يعرفون من حديث قتادة، إلا من هذا الوجه، وهارون أبو محمد شيخ مجهول.

حدثنا أبو موسى محمد بن المثنى، قال: حدثنا أحمد بن سعيد الدرامي، قال: حدثنا قتيبة، عن حميد بن عبد الرحمن بهذا. وفي الباب عن أبي بكر الصديق^{رض}، ولا يصح من قبل إسناده. وفي الباب عن أبي هريرة^{رض}.

ترجمہ: ”ابن عباس^{رض} نے حضور اکرم ﷺ کا ارشاد نقل کیا ہے کہ ”ہر چیز کیلئے ایک دل ہوا کرتا ہے، قرآن شریف کا دل سورۃ یس ہے، جو شخص سورۃ یس پڑھتا ہے حق تعالیٰ شانہ اس کے لیے دس قرآنوں کا ثواب لکھتا ہے۔“

سند امام ترمذیؒ کا تابع:

امام ترمذیؒ کی سند میں موجود حسن بن صالح کا تابع:

”سنن الترمذی“ کی مذکورہ سند میں قتیبہ اور سفیان بن وکیع، حمید بن عبد الرحمن الزواہی سے روایت نقل کرنے والے ہیں، ایسے ہی ”شعب الایمان للبیہقی“^۱ میں ابو عبد اللہ الحافظ اور ابوسعید عبد الملک بن ابی عثمان الزاهد کے طریق سے قتیبہ بن سعید، ”سنن الدارمی“^۲ میں محمد بن سعید کے طریق سے، خود محمد بن سعید اور ”مسند الشہاب القضاہ“^۳ میں ابو محمد عبد الرحمن بن عمر الخاس کے طریق سے بھی قتیبہ بن سعید اسی روایت کو حمید بن عبد الرحمن الزواہی سے نقل کرنے والے ہیں۔

اسی طرح زیر بحث روایت میں ہارون ابو محمد سے نقل کرنے والے راوی حسن بن صالح ہیں، علامہ دہلویؒ نے ”الکنی والأسماء“^۴ میں احمد بن شعیب النعمانی کے طریق سے یہی روایت تخریج کی ہے، جس میں جبیر بن صالح، ہارون ابو محمد سے روایت نقل کرنے والے ہیں، یعنی جبیر بن صالح نے ہارون ابو محمد سے روایت نقل کرنے میں حسن بن صالح کی متابعت کی ہے۔

اہم فائدہ:

امام ترمذیؒ کی سند میں موجود راوی مقاتل کے بارے میں کلام آگے آ رہا ہے، نیز امام ترمذیؒ کی مذکورہ روایت پر کلام بھی عنقریب آئے گا۔

روایت کے معنی پر مشتمل ایک دوسری روایت:

امام ترمذیؒ نے ابو ہریرہؓ اور ابوبکر الصدیقؓ کے جس طریق کی طرف اشارہ کیا ہے، حافظ ابن

^۱ شعب الایمان للبیہقی، (۹۴/۴)، رقم: (۲۲۳۳)۔

^۲ سنن الدارمی، (باب فی فضل یس، ومن کتاب فضائل القرآن - ۱۰/۳۶۰، رقم: (۳۶۷۹)۔

^۳ مسند الشہاب القضاہ، (۱۳۰/۲)، رقم: (۱۰۳۵)۔

^۴ الکنی والأسماء، (باب الواء والهاء، ۹۷۴/۳)، رقم: (۱۷۰۹)۔

کثیراً اپنی ”تفسیر“^۱ میں ان طرق کو تفصیل سے ذکر کیا ہے، چنانچہ آپ لکھتے ہیں: ”أما حديث الصديق رضي الله عنه فراه الحكيم الترمذي في كتابه نواتر الأصول وأما حديث أبي هريرة رضي الله عنه فقال أبو بكر البزار: حدثنا عبد الرحمن بن الفضل حدثنا زيد هو ابن الحباب حدثنا حميد هو المكي مولى آل علقمة عن عطاء بن أبي رباح عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: ”إِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ قَلْبًا وَقَلْبُ الْقُرْآنِ يَسْ“ ثم قال: لا نعلم رواه إلا زيد عن حميد“.

روایت امام ترمذیؒ کا شاہد:

”سنن الترمذی“ کی زیر بحث روایت کی تائید ابن عباسؓ کی روایت سے بھی ہوتی ہے، جسے حافظ خطیبؒ نے ”المتفق والمفترق“^۲ میں اس سند سے تخریج کیا ہے: ”أخبرنا ابن الفضل القطان، حدثنا عبد الباقي بن قانع بن مرزوق، حدثنا أبو محمد الحسن بن علي بن المتوكل قال: وجدته في كتاب أبي وأخبره ابن موسى قال: حدثنا أبو مطيع الحكم بن عبد الله البلخي حدثنا الربيع بن صبيح، عن عطاء، عن ابن عباسؓ أن رسول الله ﷺ قال: ”لِكُلِّ شَيْءٍ قَلْبٌ وَيَسْ قَلْبُ الْقُرْآنِ وَمَنْ قَرَأَ يَسَ فَقَدْ قَرَأَ الْقُرْآنَ عَشْرَ مَرَّاتٍ“^۳.

^۱ تفسیر ابن کثیر، (سورہ یس، ۱۱۰/۲۵۸).

^۲ المتفق والمفترق، (۱۱/۱، رقم: ۴۷۳).

^۳ فیہ أبو مطیع الحكم بن عبد الله البلخي أقوال المحدثين فیہ:

قال الذهبي في ”ميزان الاعتدال“ (رقم: ۲۱۸۱): ”تفقه به أهل تلك الديار، وكان يصير بالرأي علامة كبير الشأن، ولكنه واه في ضبط الأثر. وكان ابن المبارك يعظمه ويجله لدينه وعلمه. قال ابن معين: ليس بشيء. وقال مرة: ضعيف. وقال البخاري: ضعيف صاحب رأي. وقال النسائي: ضعيف. قال أحمد: لا ينبغي أن يروى عنه شيء. وقال أبو داود: تركوا حديثه، وكان جهميا. وقال ابن عدي: هو بين الضعف، عامة ما يرويه لا يتابع عليه.....“.

حافظ عجلونیؒ اور حافظ ذہبیؒ کا روایت امام ترمذیؒ اور اس راوی ابو محمد ہارون پر کلام:

حافظ عجلونیؒ ”کشف الخفاء ومزیل الإلباس“^۱ میں ”ترمذی“ کی زیر بحث روایت کے بارے میں رقم طراز ہیں: ”قال الترمذی غریب قیل لأن فیہ ہارون أبو محمد لا یعرف، وأجیب بأن غایبہ أنه ضعیف وهو یعمل به فی الفضائل“.

البتہ حافظ ذہبیؒ نے ”میزان الاعتدال“^۲ میں ہارون ابو محمد کو ”متہم“ قرار دیا ہے، چنانچہ آپ ہارون ابو محمد کے ترجمہ میں لکھتے ہیں: ”قال الترمذی: مجهول. قلت: أنا أنہمہ بمارواہ القضائی فی شہابہ“۔ اس کے بعد ترمذیؒ کی مذکورہ زیر بحث روایت نقل کی۔^۳

ایک وہم کا ازالہ:

ترمذیؒ کی مذکورہ سند میں حسن بن صالح، ہارون ابو محمد سے اور ہارون، مقاتل بن حیان سے اس روایت کو عنعنہ کے ساتھ نقل کرنے والے ہیں، اب ہارون ابو محمد تو امام ترمذیؒ کی تصریح کے مطابق

۱۔ کشف الخفاء ومزیل الإلباس، (۱/۲۶۸، رقم: ۷۰۹)۔

۲۔ میزان الاعتدال، (۴/۲۸۸، رقم: ۹۱۷۸)۔

۳۔ تنبیہ مہم:

فی رواية الترمذی المذكورة ہارون أبو محمد یروی عن مقاتل بن حیان کما تری، وسأل عن هذا الحديث أبْنُ أبي حاتم عن أبيه وذكر: عن ہارون أبي محمد عن مقاتل مطلقاً أي دون أبيه من هو؟ فقال أبو حاتم: ”مقاتل هذا هو مقاتل بن سليمان رأيت هذا الحديث في أول كتاب وضعه مقاتل بن سليمان وهو حديث باطل لا أصل له. قلت [أي ابنه] لأبي: مقاتل أدرك قتادة؟ قال: وأكبر من قتادة: أبو الزبير“۔ (علل الحديث لابن أبي حاتم، رقم: ۱۶۵۲)

وقال الذهبي تحت ترجمة مقاتل بن حیان بعد ذكر هذه الرواية بسند أبي الفتح وفيه عن مقاتل مطلقاً أي دون أبيه من هو؟ ”الظاهر أنه مقاتل بن سليمان.....“۔ (انظر میزان الاعتدال، رقم: ۸۷۳۹) أما مقاتل بن سليمان أبو الحسن البليخي فقال فيه ابن حجر في ”التقريب“ (رقم: ۶۸۶۸): ”كذبوه وهجره ورمي بالتجسيم“.

وأما مقاتل بن حیان أبو بسطام فقال فيه الذهبي في ”الكاشف“ (رقم: ۵۶۱۳): ”ثقة عالم صالح“.

مجهول ہیں، لیکن ”تہذیب الکمال“^۱ میں حافظ مڑی نے ”ہارون بن سعد العجلی وبقال الجعفی“ کا ترجمہ فنی جرح و تعدیل کے اقوال کے ساتھ قائم کیا ہے، جس میں حسن بن صالح کا نام ہارون بن سعد العجلی سے روایت نقل کرنے والوں میں، اور مقاتل بن حیان کا نام، ہارون بن سعد العجلی کے مروی عنہم راویوں میں ذکر کیا ہے، اس سے یہ وہم ہونے لگتا ہے کہ ہارون ابو محمد، ہارون بن سعد العجلی ہے، جن کے بارے میں جرح و تعدیل کی تصریحات ”تہذیب الکمال“ میں مذکور ہے، حالانکہ امام ترمذی نے ہارون ابو محمد کو مجهول کہا ہے۔

”العلل ومعرفۃ الرجال“^۲ میں امام احمد بن حنبل نے اسی وہم کا ازالہ فرمایا ہے کہ ہارون ابو محمد، ہارون بن سعد کے علاوہ ایک دوسرا شخص ہے، چنانچہ عبداللہ بن احمد بن حنبل فرماتے ہیں: ”سألت أبي عن حديث حسن بن صالح عن هارون أبي محمد عن مقاتل بن حيان، فقال أبي ليس هذا هارون بن سعد الذي حدث عنه شريك. هذا هارون أبو محمد رجل آخر“۔

قلت [الراقم]: فظهر لي بما نقلته آنفاً أنّ إسناده فيه مقال وله شاهد عن ابن عباس[ؓ] وفيه من تكلم فيه وهناك روايات أخرى في معناه، فالحاصل أنّه منكر واللّه أعلم.

^۱ تہذیب الکمال (۸۵/۳۰، رقم: ۶۵۱۲)۔

^۲ العِلل ومعرفۃ الرجال، (باب في اللحن، ۱/۵۵۷، رقم: ۱۳۳۰)۔

② ارض و سماء کی پیدائش سے ہزار برس قبل سورۃ یسین و طہ کی قراءت

قال الحافظ الدارمي: "حدثنا إبراهيم بن المنذر، حدثنا إبراهيم بن المهاجر بن المسمار، عن عمر بن حفص بن ذكوان، عن مولى الحرقة، عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: "إن الله تبارك وتعالى قرأ طه ويس قبل أن يخلق السموات والأرض بألف عام، فلما سمعت الملائكة القرآن قالت: طوبى لأمة ينزل هذا عليها، وطوبى لأجواف تحمل هذا، طوبى لألسنة تتكلم بهذا".^{لہ}

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ کا ارشاد ہے کہ حق تعالیٰ شانہ نے سورۃ طہ اور سورۃ یسین کو آسمان و زمین کے پیدا کرنے سے ہزار برس پہلے پڑھا، جب فرشتوں نے سنا تو کہنے لگے کہ خوشحالی ہے اس امت کیلئے جن پر یہ قرآن اتارا جائے گا، اور خوشحالی ہے اُن دلوں کیلئے جو اس کو اٹھائیں گے، یعنی یاد کریں گے، اور خوشحالی ہے اُن زبانوں کے لئے جو اس کو تلاوت کریں گی۔"

مصادر اصلیہ:

"سنن الدارمي" کی زیر بحث روایت درج ذیل کتب میں بھی تخریج کی گئی ہے:

"المعجم الكبير للطبراني، الضعفاء للعقيلي، الأسماء والصفات للبيهقي، شعب الإيمان للبيهقي، تاريخ دمشق لابن عساكر، الكامل في الضعفاء لابن عدي، فوائد تمام لأبي القاسم تمام بن محمد، السنة لابن أبي عاصم، كتاب التوحيد لابن خزيمة".

^{لہ} سنن الدارمي، (باب كتاب فضائل القرآن، باب في فضل سورة طه ويس، ۵۴۷/۲، رقم: ۳۴۱۴).

روایت کے توابع (امام دارمیؒ کے متابع):

مذکورہ روایت میں حافظ دارمیؒ ابراہیم بن منذر سے روایت نقل کرنے والے ہیں، اسی طرح ”المعجم الكبير“ؒ میں عبدوس بن دیزویہ الرازی، ”الضعفاء للعقيلي“ؒ میں محمد بن اسماعیل، ”فوائد تمام لأبي قاسم تمام بن محمد“ؒ میں احمد بن عمر بن زنجویہ القطان، ”كتاب السنة لابن أبي عاصم“ؒ میں ابن ابی عاصم، ”كتاب التوحيد لابن خزيمة“ؒ میں أبو ہاشم زیاد بن ایوب، ”الأسماء والصفات للبيهقي“ؒ میں حسن بن علی بن زیاد السری، ”شعب الإيمان“ؒ اور ”تاریخ دمشق“ؒ میں خثام بن بشر بن العنبر، ”الکامل فی الضعفاء“ؒ اور ”شعب الإيمان للبيهقي“ؒ میں یحییٰ بن محمد بن عمران البالی، عبد اللہ بن موسیٰ بن الصقر، أحمد بن موسیٰ بن زنجویہ اور عمران بن موسیٰ السخثانی، ان تمام کتابوں کے جن راویوں کا نام ذکر کیا گیا ہے، یہ سب ابراہیم بن المنذر سے یہی روایت نقل کرنے والے ہیں، بالفاظ دیگر ان تمام راویوں نے ابراہیم بن المنذر سے روایت نقل کرنے میں علامہ دارمیؒ کی متابعت کی ہے۔

روایت امام دارمیؒ پر ائمہ حدیث کا کلام:

”سنن الدارمی“ کی مذکورہ روایت کے متعلق ائمہ حدیث کے اقوال ملاحظہ ہوں:

- ۱۔ المعجم الكبير، (المسانيد المفقودة، ۱۱/۲۶۹، رقم: ۱۰۲۰)۔
- ۲۔ الضعفاء للعقيلي، (إبراهيم بن المهاجر بن مسمار المدني، ۱/۶۶)۔
- ۳۔ فوائد تمام، (رقم: ۳۰۵)۔
- ۴۔ كتاب السنة، (۱/۲۶۹، رقم: ۶۰۷)۔
- ۵۔ كتاب التوحيد لابن خزيمة، (باب ذكر البيان من كتاب ربنا المنزل على نبيه المصطفى ﷺ، رقم: ۲۳۶)۔
- ۶۔ الأسماء والصفات للبيهقي، (باب قول الله عز وجل ﴿لله الأمر من قبل ومن بعد﴾ ۱/۵۶۶، رقم: ۴۹۱)۔
- ۷۔ شعب الإيمان، (ذكر سورة بنی اسرائیل، والكهف، ومريم وطه والأنبياء، ۴/۸۸، رقم: ۲۲۲۵)۔
- ۸۔ تاريخ دمشق، (۱۶/۳۸۰)۔
- ۹۔ الكامل في الضعفاء، (إبراهيم بن مهاجر، ۱/۳۵۲، رقم: ۶۰)۔
- ۱۰۔ شعب الإيمان للبيهقي، (ذكر سورة بنی اسرائیل، والكهف، ومريم وطه والأنبياء، ۴/۸۸، رقم: ۲۲۲۵)۔

حافظ ذہبیؒ ”میزان الاعتدال“^۱ میں لکھتے ہیں: ”وقال ابن حبان في حديث: قرأ طه ويس: هذا متن موضوع“.

حافظ ابن عدیؒ ”الکامل فی الضعفاء“^۲ میں لکھتے ہیں: ”وإبراهيم بن مهاجر لم أجده حديثاً أنكر من حديث: ”قرأ طه ويس“، لأنه لم يروه إلا إبراهيم بن مهاجر، ولا يروي بهذا الإسناد، ولا بغير هذا الإسناد هذا المتن إلا إبراهيم بن مهاجر هذا، وباقي أحاديثه صالحة“.

حافظ ابن کثیرؒ اپنی ”تفسیر“^۳ میں ”کتاب التوحيد لابن خزيمة“ کے حوالے سے یہی روایت نقل کر کے لکھتے ہیں: ”هذا حديث غريب، وفيه نكارة، وإبراهيم بن مهاجر وشيخه تكلم فيها“.

علامہ عراقیؒ اس روایت کے بارے میں رقم طراز ہیں: ”رواه الدارمي من حديث أبي هريرة بسند ضعيف اه“۔ کذا في إتحاف السادة المتقين^۴ -

علامہ ابن الجوزیؒ ”الموضوعات“^۵ میں لکھتے ہیں: ”هذا حديث موضوع“.

علامہ ابن عراقؒ ”تنزيه الشريعة“^۶ میں رقم طراز ہیں: ”(تعبه) الحافظ ابن حجر في أطراف العشرة فقال: ليس بموضوع، وإبراهيم لا باس به، وقال السيوطي أخرجه الدارمي في مسنده وابن خزيمة في التوحيد والبيهقي في الشعب وقد قال إنه لا يخرج في مصنفاته خبراً يعلمه موضوعاً، ومسند الدارمي أطلق جماعة عليه اسم الصحيح، والحديث جاء أيضاً من حديث أنس أخرجه الديلمي“.

^۱ لميزان الاعتدال، (إبراهيم بن مهاجر بن مسمار المدني، ۱/ ۱۹۴، رقم: ۲۲۳).

^۲ الكامل في الضعفاء، (إبراهيم بن مهاجر، ۱/ ۳۵۲، رقم: ۶۰).

^۳ تفسير ابن كثير، (سورة طه، ۹/ ۳۰۹).

^۴ إتحاف السادة المتقين، (۱۲/ ۵).

^۵ الموضوعات، (۱/ ۱۱۰).

^۶ تنزيه الشريعة، (كتاب التوحيد، الفصل الثاني، ۱/ ۱۳۹، رقم: ۱۹).

حافظ ڈھمیؒ ”مجمع الزوائد“ؒ میں رقم طراز ہیں: ”رواہ الطبرانی فی الأوسط وفيه إبراهيم بن مهاجر بن مسمار، وضعفه البخاري بهذا الحديث، ووثقه ابن معين“.

حافظ ڈھمیؒ ”سیر أعلام النبلاء“ؒ میں لکھتے ہیں: ”هذا حديث مُنْكَرٌ، وابن مهاجر وشيخه ضعيفان“.

سند امام دارمیؒ میں موجود ابراہیم بن مہاجر بن مسمار المدنی کے بارے میں ائمہ جرح والتعديل کا کلام:

قال البخاري: ^۱”منكر الحديث“.

وقال يحيى بن معين: ^۲”ليس به باس“.

وقال أبو حاتم: ^۳”منكر الحديث وليس بمتروك“، وفي موضع: شيخ مدني“.

وقال ابن حجر: ^۴”لا باس به“.

سند امام دارمیؒ میں موجود عمر بن حفص پر کلام:

عمر بن حفص بن ذکوان کے بارے میں حافظ ڈھمیؒ ”میزان الاعتدال“ؒ میں لکھتے ہیں: ”قال أحمد: ”تركنا حديثه وخرقناه“، وقال علي: ”ليس بثقة“.

وقال النسائي: ”متروك“، وقال الدارقطني: ضعيف“.

قلت [الراقم]: فظهر لي بما نقلته آنفاً أن الحديث مُنْكَرٌ كما قاله الذهبي.

^۱ مجمع الزوائد، (كتاب التفسير، سورة طه، ۷/۱۵۲، رقم: ۱۱۱۶۳).

^۲ سیر أعلام النبلاء، (الطبقة الثانية عشرة، ۱۰/۶۹۱).

^۳ التاريخ الكبير، (۱/۳۱۱، رقم: ۱۰۳۳).

^۴ الجرح والتعديل، (۲/۷۹، رقم: ۴۲۲).

^۵ الجرح والتعديل، (۲/۷۹، رقم: ۴۲۲).

^۶ تنزيه الشريعة، (كتاب التوحيد، الفصل الثاني، ۱/۱۳۹، رقم: ۱۹).

کے میزان الاعتدال، (۱/۱۹۴، رقم: ۲۲۳).

③ قلب قرآن، سورۃ لیس

قال النسائي في "عمل اليوم واللية": "أخبرنا محمد بن عبد الأعلى قال: حدثنا مُعْتَمِرٌ، عن أبيه، عن رجل، عن أبيه، عن معقل بن يسارٍ أن رسول الله ﷺ قال: ويس قلب القرآن. لا يقرأها رجل يريد الله والدار الآخرة إلا غفر له. اقرؤوها على موتاكم".^۱

ترجمہ: "حضرت معقل بن یسارؓ سے آپ ﷺ کا ارشاد مروی ہے کہ، "قرآن شریف کا دل سورۃ لیس ہے، جو شخص سورۃ لیس کو صرف اللہ کی رضا اور آخرت کی جستجو میں پڑھے، اس کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں، اس سورت کو اپنے مُردوں پر پڑھا کرؤ۔"

روایت کے توابع:

امام نسائیؒ کی سند میں موجود محمد بن عبد الاعلیٰ کے توابع:

امام نسائیؒ نے "عمل اليوم والليلة" اور "السنن الكبرى" ^۲ دونوں میں مذکورہ سند سے یہ روایت تخریج کی ہے، اس روایت میں معتمر سے نقل کر نیوالے راوی، محمد بن عبد الاعلیٰ ہیں، اسی طرح "المعجم الكبير" ^۳ میں بھی محمد بن عبد الاعلیٰ، معتمر سے اسی روایت کو نقل کرنے والے ہیں۔ اس کے علاوہ "مسند أحمد" ^۴ میں عارم، "فضائل القرآن وتلاوته لأبي الفضل الرازي" ^۵ اور

^۱ عمل اليوم والليلة، (ما یقرء علی المیت، ص: ۵۸۱، رقم: ۱۰۷۵)۔

^۲ السنن الكبرى، (۳۹۴/۹، رقم: ۱۰۸۴۷)۔

^۳ المعجم الكبير، (أبو موسی عثمان عن معقل بن یسارؓ، ۵۰۰/۸، رقم: ۱۶۹۰۵)۔

^۴ مسند أحمد، (حدیث معقل بن یسارؓ، ۷۹۱/۶، رقم: ۲۰۵۶۶)۔

^۵ فضائل القرآن وتلاوته، (باب فی قراءۃ یس علی الموتی، ۱۷/۱)۔

”مسند الروياني“^۱ میں ابو عبد اللہ الزیادی اور ”المعجم الكبير“^۲ میں محمد بن ابی بکر المقتدی نے اسی روایت کو معتمر سے نقل کرنے والے ہیں، یعنی عارم، ابو عبد اللہ الزیادی اور محمد بن ابی بکر المقتدی اسی معتمر سے نقل روایت میں محمد بن عبد اللہ علی کی متابعت کی ہے۔

روایت امام نسائی کے مختلف اجزاء کی تحقیق:

روایت کا جزء ”اقرؤوها علی موتاکم“ (بعنوان روایت ابی داؤد):

امام نسائی کی مذکورہ زیر بحث روایت کا آخری ٹکڑا ”اقرؤوها علی موتاکم“ متعدد دروایات میں آیا ہے، چنانچہ امام ابو داؤد اپنی ”سنن“^۳ میں لکھتے ہیں: ”حدثنا محمد بن العلاء ومحمد بن مكي المروزي، المعنى، قالوا: حدثنا ابن المبارك، عن سليمان التيمي، عن أبي عثمان - وليس بالنهدي - عن أبيه، عن معقل بن يسار، قال: قال رسول الله ﷺ: اقرؤوا ياسين علی موتاکم“۔

روایت امام ابی داؤد کے بارے میں اہم فائدہ:

”سنن أبی داؤد“ کی مذکورہ روایت متعدد کتب حدیث میں تخریج کی گئی ہے، البتہ ان تمام روایتوں کی سندوں میں اضطراب ہے، چنانچہ ”سنن أبی داؤد“ کی مذکورہ سند، یعنی ”سليمان التيمي عن أبي عثمان - وليس بالنهدي - عن أبيه، عن معقل بن يسار مرفوعاً“ سے یہی روایت ان کتب میں تخریج کی گئی ہے: ”المصنف لابن أبي شيبة“^۴، مستدرک حاکم^۵، سنن

^۱ مسند الروياني، (حدیث معقل بن یسار، ۳۲۳/۳۲، رقم: ۱۲۸۴)۔

^۲ المعجم الكبير، (رجل لم يسم، عن معقل بن يسار، ۵۰۶/۸، رقم: ۱۶۹۳۱)۔

^۳ سنن أبی داؤد، (باب القراءة عند الميت، ۲۱/۴، رقم: ۳۱۱۲)۔

^۴ المصنف لابن أبي شيبة، (كتاب الجنائز، باب ما يقال عند المريض إذا حضر، ۱۱۴/۷، رقم: ۱۰۹۵۸)۔

^۵ مستدرک حاکم، (۷۵۳/۱، رقم: ۲۰۷۴)۔

ابن ماجہ ^۱، سنن أبي داود ^۲، شعب الإيمان ^۳۔

اس کے علاوہ ”صحیح ابن حبان“ ^۴، ”عمل اليوم وليلة للنسائي“ ^۵، ”السنن الكبرى للنسائي“ ^۶ اور ”معالم التنزيل للبغوي“ ^۷ میں یہی روایت اس سند سے تخریج کی گئی ہے: ”عن سليمان التيمي، عن أبي عثمان، عن معقل مرفوعاً“۔

روایت امام ابی داؤد پر ائمہ کا کلام:

امام نوویؒ ”الأذکار“ ^۸ میں ”سنن أبي داود“ کی مذکورہ روایت نقل کر کے لکھتے ہیں: ”قلت إسناده ضعيف فيه مجهولان، لكن لم يضعفه أبو داود“۔

حافظ ابن حجرؒ ”تلخيص الحبير“ ^۹ میں ”سنن أبي داود“ کی مذکور روایت اور اس کے دیگر مراجع نقل کر کے لکھتے ہیں: ”وأعله ابن القطان، بالإضطراب، وبالوقف، وبحالة حال أبي عثمان وأبيه، ونقل أبوبكر بن العربي عن الدار قطني، أنه قال: هذا حديث ضعيف الإسناد، مجهول المتن، ولا يصح في الباب حديث“۔

روایت کا جزء: ”لا يقرأها رجل يريد الله والدار الآخرة إلا غفر له“ (بعنوان روایت ابن حبانؒ)۔
امام نسائیؒ کی ذکر کردہ زیر بحث روایت کا ابتدائی ٹکڑا یعنی: ”لا يقرأها رجل يريد الله والدار

^۱ سنن ابن ماجه، (باب ماجاء فيما يقال عند المريض إذا حضر، ۱/ ۴۶۶، رقم: ۱۴۴۸)۔

^۲ سنن أبي داود، (باب القراءة عند الميت، ۴/ ۲۱، رقم: ۳۱۱۲)۔

^۳ شعب الإيمان للبيهقي، (۴/ ۹۲، رقم: ۲۲۳۰)۔

^۴ صحيح ابن حبان، (كتاب الجنائز، فصل في المختصر، ۷/ ۲۶۹، رقم: ۳۰۰۲)۔

^۵ عمل اليوم واليلة، (ما يقرأ على الميت، ص: ۵۸۱، رقم: ۱۰۷۵)۔

^۶ السنن الكبرى، (ما يقرأ على الميت، ۳/ ۳۸۳، رقم: ۶۸۳۹)۔

^۷ معالم التنزيل، (سورة يس، ۷/ ۳۰)۔

^۸ الأذکار، (باب ما يقال عند الميت، ۱/ ۱۴۴، رقم: ۴۲۵)۔

^۹ تلخيص الحبير، (كتاب الجنائز، ۲/ ۲۴۴، رقم: ۷۳۴)۔

الآخرة إلا غفر له“۔ بھی متعدد کتب میں تخریج کیا گیا ہے، چنانچہ ابن حبانؒ اپنی ”صحیح“^۱ میں لکھتے ہیں: ”أخبرنا محمد بن إسحاق بن إبراهيم مولى ثقيف، حدثنا الوليد بن شجاع بن الوليد السكوني، حدثنا أبي، حدثنا زياد بن خيثمة، حدثنا محمد بن جحادة، عن الحسن، عن جندب قال: قال رسول الله ﷺ: ”من قرأ يس في ليلة ابتغاء وجه الله غفر له“۔

”صحیح ابن حبان“ کی سند میں موجود محمد بن جحادة کے توابع:

”صحیح ابن حبان“ کی مذکورہ روایت، نیز ”سنن الدارمی“^۲ اور ”شعب الإيمان“^۳ للبيهقي“^۴ میں حسن بصریؒ سے محمد بن جحادة روایت نقل کرنے والے ہیں، محمد بن جحادة کے علاوہ بھی اس روایت کو حسن بصریؒ سے نقل کرنے والے راوی ہیں، چنانچہ ”مسند الطيالسي“^۵ میں جسر ابو جعفر، ”مسند أبي يعلى“^۶ میں هشام بن زياد، ”المعجم الكبير للطبراني“^۷ میں غالب القطان، ”حلية الأولياء لأبي نعيم“^۸ میں جسر ابو جعفر، ”عمل اليوم والليلة لابن السني“^۹ میں ایوب اور یونس، اسی روایت کو حسن بصریؒ سے نقل کرتے ہیں۔

قلت [الراقم]: فظهر لي بما نقلته آنفاً أنّ رجاله ثقات إلا رجل وأبوه مبهمان وأخرجوا أجزاءه كما مرّ فالحاصل أنّ إسناد هذا الحديث ضعيف ويجوز في الفضائل.

^۱ صحیح ابن حبان، (۶/۳۱۲، رقم: ۲۵۷۴)۔

^۲ سنن الدارمی، (من کتاب فضائل القرآن، باب فی فضل یس، ۲/۵۴۹، رقم: ۳۴۱۷)۔

^۳ شعب الإيمان، (۴/۹۵، رقم: ۲۲۳۵)۔

^۴ مسند الطيالسي، (ما أسند أبو هريرة، ۴/۲۱۴، رقم: ۲۵۸۹)۔

^۵ مسند أبي يعلى، (الحسن، عن أبي هريرة، ۵/۳۹۰، رقم: ۶۱۹۶)۔

^۶ المعجم الكبير، (قطعة من المفقود، ۱۱/۹۹، رقم: ۱۴۵)۔

^۷ حلية الأولياء (الحسن البصري، ۲/۱۵۹)۔

^۸ عمل اليوم والليلة لابن السني، (ص: ۳۱۸، رقم: ۶۷۴)۔

④ سورہ یس کے متعدد فضائل

وقال البيهقي: أخبرنا أبو نصر بن قتادة، أنا أبو العباس الضبعي، ثنا الحسن بن علي بن زياد، ثنا إسماعيل بن أبي أويس ح وأخبرنا أبوذر عبد بن أحمد بن محمد المالكي بمكة، ثنا أبو عبد الله بشر بن محمد بن عبد الله المُرَني، أخبرنا محمد بن عبد الرحمن الشامي، ثنا إسماعيل بن أبي أويس، أنا محمد بن عبد الرحمن بن أبي بكر الجُدعاني من قريش من بني تميم من أهل مكة، عن سليمان بن مرقاع الجُندي، عن هلال بن الصلت أن أبا بكر الصديق رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: "سورة يس في التوراة تدعى المِعْمَة قيل: وما المِعْمَة؟ قال تَعَم صاحبها بخير الدنيا والآخرة وتُكابدُ عنه بلوى الدنيا وتدفع عنه أهوال الآخرة وتدعى الدافعة القاضية، تدفع عن صاحبها كل سوء وتقضي له كل حاجة. من قرأها عَدَلَتْ له عشرين حَجَّة، ومن سمعها عَدَلَتْ له ألف دينار في سبيل الله. من كتبها ثم شربها أدخلت جوفه ألف دواء وألف نور وألف يقين وألف بركة وألف رحمة ونزعت عنه كل غلّ وداء". تفرد به محمد بن عبد الرحمن هذا عن سليمان وهو مُنْكَرٌ^ل.

ترجمہ: "حضرت ابوبکر صدیقؓ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کا ارشاد ہے کہ سورۃ یسین کا نام تورات میں "مِعْمَة" ہے، پوچھا گیا کہ "مِعْمَة" سے کیا مراد ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے پڑھنے والے کیلئے دنیا و آخرت کی بھلائیوں پر مشتمل

ہے اور یہ دنیا و آخرت کی بھلائیوں پر مشتمل ہے اور یہ دنیا و آخرت کی مصیبت کو دور کرتی ہے اور آخرت کی ہول کو دور کرتی ہے.....“۔

روایت امام بیہقی کے دیگر مصادر:

”شعب الایمان“ کی زیر بحث روایت میں محمد بن عبدالرحمن الشامی اور حسن بن علی بن زیاد اس روایت کو اسماعیل بن ابی اویس سے نقل کرنے والے ہیں، ایسے ہی ”الضعفاء الکبیر للعقيلي“^۱ میں محمد بن اسماعیل اور ”الأمالي الشجرية لابن الشجري“^۲ میں علی بن جبلة یہ دونوں راوی بھی اسماعیل بن ابی اویس سے یہی روایت نقل کرنے والے ہیں۔

روایت امام بیہقی ”پر محدثین کرام کا کلام:

”الضعفاء الکبیر“ کی روایت کے آخر میں حافظ عقيلي رقمطراز ہیں: ”کلاهما منکران [یعنی محمد بن عبدالرحمن بن ابی بکر الجُدعانى وسليمان بن مرقاع الجندعي] ولا يتابع عليهما، ولا يعرفان إلا به“۔

امام بیہقی کی زیر بحث روایت کے آخر میں بھی تصریح گزر چکی ہے کہ: ”تفرد به محمد بن عبدالرحمن هذا عن سليمان وهو منكر“۔

حافظ شوکانی ”الفوائد المجموعة“^۳ میں تحریر فرماتے ہیں: ”وقد رواه العقيلي عن أبي بكر الصديق رضي الله عنه مرفوعاً، وفي إسناده محمد بن عبدالرحمن بن أبي بكر الجُدعانى وهو متروك. وقد أخرجه البيهقي في الشعب من طريقه، وفي إسناده مجاهيل وضعفاء“۔

^۱ الضعفاء الکبیر للعقيلي، (سليمان بن مرقاع الجندعي، ۱۴۳/۲)۔

^۲ الأمالي الشجرية، (ص: ۹۶)۔

^۳ الفوائد المجموعة، (رقم: ۹۴۳)۔

اسی طرح حافظ شوکانیؒ ”فتح القدیر“^۱ میں یہ بھی لکھتے ہیں: ”ولا یبغذ أن یکون موضوعاً فهذه الألفاظ كلها منكرة بعيدة عن كلام من أوتي جوامع الكلم“.

اہم فائدہ:

روایت امام بیہقیؒ میں مذکور بعض راویوں پر ائمہ کا کلام آگے آئے گا۔

روایت امام بیہقیؒ کا شاہد (یعنی روایت حافظ خطیب اور موصوف کا اس پر کلام):

حافظ خطیبؒ نے ”تاریخ بغداد“^۲ میں ”شعب الإیمان“ کی زیر بحث روایت کا شاہد تخریج کیا ہے ”أخبرنا أبو منصور عبد الله بن عيسى بن إبراهيم المحتسب بهمذان قال: حدثنا أبو الطيب أحمد بن محمد بن العباس بن هشام النهأوندي، قال: حدثنا محمد بن عبد بن عامر بن مرداس السمرقندي، قال: حدثنا عصام بن يوسف، قال: حدثنا شعبة، عن حميد الطويل، عن أنس بن مالك، قال: قال رسول الله ﷺ.....“.

نقل روایت کے بعد حافظ خطیبؒ لکھتے ہیں: ”وهذا الحديث بهذا الإسناد باطل أيضاً، وإنما يحفظ من حديث محمد بن عبد الرحمن بن أبي بكر الجُدعاني.....“۔ حافظ خطیبؒ اس کے بعد ”شعب الإیمان“ کی زیر بحث روایت نقل کر کے لکھتے ہیں: ”ولا أعلم يُروى هذا الحديث إلا من طريق الجُدعاني، وفي إسناده غير واحد من المجاهولين، وقد سرق متنه محمد بن عبد و وضع الإسناد الذي قد مناه“.

خلاصہ کلام یہ ہوا کہ حافظ خطیبؒ نے انس بن مالکؓ سے منقول روایت کو محمد بن عبد کی وجہ سے موضوع اور اس کے مقابلہ میں ابو بکر صدیقؓ کی روایت کو محفوظ کہا ہے۔

۱۔ فتح القدیر، (سورة يس ۴، ۴۷۳)۔

۲۔ تاریخ بغداد، (۶۷۴/۳، رقم الترجمة: ۱۱۶۹)۔

علامہ ابن العراقؒ کا حافظ خطیبؒ کے قول پر تعقب:

علامہ ابن العراقؒ ”تنزیہ الشریعة“^۱ میں حافظ خطیبؒ سے منقول حضرت ابو بکرؓ کی روایت اور اس پر ان کا اور امام بیہقیؒ کا کلام نقل کر کے لکھتے ہیں: ”والجُدَعَانِي لَمْ يُتَّهَم بِكَذِبٍ بَلْ وَثِقُ، فَقَالَ فِيهِ أَحْمَدُ وَأَبُو زُرْعَةَ: لَا بَأْسَ بِهِ فَعَايَةُ حَدِيثِهِ أَنْ يَكُونَ ضَعِيفًا“.

امام بیہقیؒ کی سند میں موجود سلیمان بن مرقع الجندعی پر کلام:

امام بیہقیؒ کی زیر بحث روایت میں مذکور سلیمان بن مرقع الجندعی کے متعلق حافظ ذہبیؒ ”میزان الاعتدال“^۲ میں لکھتے ہیں: ”قال العُقَيْلِيُّ: ”منكر الحديث“.

امام بیہقیؒ کی سند میں موجود سلیمان بن مرقع الجندعی پر کلام:

سند میں مذکور محمد بن عبد الرحمن بن ابی بکر الجندعی کی تعیین میں ائمہ کرام کا اختلاف ہے، حافظ ابوالحسن ابن عدیؒ ”الکامل“^۳ میں لکھتے ہیں: ”وقد قيل: إن محمد بن عبد الرحمن الجندعاني هو غير محمد بن عبد الرحمن أبو غرارة غير الجندعاني هذا وجميعاً إلى جندعان، وجميعاً من أهل المدينة، فإن كان غيره فلا بئى غرارة عن القاسم، عن عائشة رضي الله عنها: ”في الرفق يُمن“.

امام ابن ابی حاتم، محمد بن عبد الرحمن الجندعی اور محمد بن عبد الرحمن ابوغرارة دونوں کو مستقل فرد قرار دیتے ہیں، چنانچہ فرماتے ہیں: ”محمد بن عبد الرحمن بن أبي بكر الجندعاني روى عن سليمان بن مرقع“. اس کے بعد ابن ابی حاتم محمد بن عبد الرحمن الجندعی کے متعلق اپنے والد ابوالحسن کا قول ”ضعيف الحديث“ نقل کرتے ہیں، پھر محمد بن عبد الرحمن ابوغرارة القریشی الجندعی التیمی زوج

^۱ تنزیہ الشریعة، (۱/۲۸۹، رقم: ۱۲)، الفصل الثانی، کتاب فضائل القرآن).

^۲ میزان الاعتدال، (۳/۳۱۴، رقم: ۳۵۱۲).

^۳ الکامل، (۷/۳۹۸، رقم: ۱۶۶۴).

جبرۃ کا ترجمہ ذکر کرتے ہیں، جس میں محمد بن عبدالرحمن ابوغرارة کے متعلق امام احمد بن حنبل اور حافظ ابوزریہ سے ”لابأس“ اور ابوحاتم سے ”شیخ“ کا قول نقل کیا ہے۔^۱

امام بخاریؒ نے بھی دونوں ناموں کا علیحدہ مصداق ذکر کیا ہے، چنانچہ ”التاریخ الصغیر“^۲ میں رقم طراز ہیں: ”حدثنا محمد بن عبدالرحمن الجُدعاني المكي عن عُبيدالله بن عمر سمع منه اسماعيل بن أبي أويس مُنكر الحديث الجدعاني بن أبي بكر القرشي قال لي إسماعيل سمعتُ منه ستين سنة التيمي عن سليمان بن مرقاع وهو أراه زوج جَبْرَةَ بنت أبي مليكة“.

علامہ ابن حجرؒ ”التقريب“^۳ میں لکھتے ہیں: ”محمد بن عبدالرحمن بن أبي بكر بن عبد الله بن أبي مليكة التيمي، المكي، أبو غرارة، الجدعاني وقيل إن أبا غرارة غير الجدعاني: فأبو غرارة لين الحديث، والجدعاني متروك وهما من السابعة“.

قلت [الراقم]: فظهر لي بما نقلته آنفاً أَنَّ الحديث منكر والله أعلم.

^۱ انظر الجرح والتعديل، (۷/۴۱۶)، رقم: (۱۳۲۳۸).

^۲ التاريخ الصغیر، (۲/۱۹۶).

^۳ التقريب، (۴۹۱)، رقم: (۶۰۶۵).

⑤ ہر دل میں سورۃ یس کی تمنا

قال الحافظ ابن كثير في "تفسيره" ^١: "وقال البزار: حدثنا سلمة بن شبيب حدثنا إبراهيم بن الحكم بن أبان، عن أبيه، عن عكرمة، عن ابن عباس قال: قال النبي ﷺ: "لَوَدِدْتُ أَنَّهَا فِي قَلْبِ كُلِّ إِنْسَانٍ أُمْتِي"، يعني يس". قلت [الرازمي]: وزاد البوصيري: "قال البزار: لا نعلم يروى عن ابن عباس بهذا الإسناد، وإبراهيم لم يتابع على حديثه. قلت [أي البوصيري]: ضعفه غير واحد وليته أبو داود".

ترجمہ: "ابن عباسؓ نے حضور اکرم ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ میرا دل چاہتا ہے کہ سورہ یس میرے ہر امتی کے دل میں ہو۔"

حافظ بزارؒ کی زیر بحث روایت "مسند بزار" میں نہیں مل سکی، البتہ حافظ ابن کثیرؒ کی طرح علامہ شوکانیؒ نے "فتح القدیر" ^۲ میں اور علامہ بوصیریؒ نے "إتحاف الخيرة المهرة" ^۳ میں بزار کے حوالے سے مذکورہ سند کے ساتھ روایت ذکر کی ہے۔ علامہ سیوطیؒ نے "الدر المنثور" ^۴ میں بزار کے حوالے سے یہی روایت بلا سند نقل کی ہے۔

سند امام بزارؒ میں موجودہ رجال پر ائمہ کا کلام:

حكم بن أبان العدني أبو عيسى :

قال يحيى بن معين ^۵ والنسائي ^۶: "ثقة".

^۱ تفسیر ابن کثیر، (سورہ یسین، ۴/۳، ۴۸۰)۔

^۲ فتح القدیر، (سورہ یسین، ۴/۴۷۲)۔

^۳ إتحاف الخيرة المهرة، (كتاب التفسير، ۸/۲۸۱ رقم: ۷۸۶۸)۔

^۴ الدر المنثور، (سورہ یسین، ۵/۴۸۲)۔

^۵ الجرح والتعديل، (۳/۱۲۷، رقم: ۲۸۱۹)۔

^۶ تهذيب الكمال، (۵/۸۵، رقم: ۱۴۰۴)۔

وقال أبو زرعة^١: "صالح".

وقال الذهبي^٢: "ثقة، صاحب سنة".

وقال ابن حجر^٣: "صدوق عابد، وله أوهام".

إبراهيم بن حَكَم بن أبان العدني :

قال يحيى بن معين^٤: "ضعيف".

وقال أبو زرعة^٥: "ليس بقوي ضعيف".

وقال أحمد بن حنبل^٦: "في سبيل الله دراهم أنفقناها في الذهاب إلى عدن إلى

إبراهيم بن الحكم".

وقال البخاري^٧: "سكتو عنه".

وقال النسائي^٨: "ليس بثقة، ولا يكتب حديثه".

وقال ابن حجر^٩: "ضعيف وَصَلَ مراسيل".

سَلَمَة بن شبيب أبو عبد الرحمن النيسابوري :

قال أبو حاتم^{١٠}: "هو صدوق".

^١ الجرح والتعديل، (٣/١٢٧)، رقم: (٢٨١٩).

^٢ الكاشف، (١/٢٤٤)، رقم: (١١٨١).

^٣ التقريب، (١٧٤)، رقم: (١٤٣٨).

^٤ الجرح والتعديل، (٢/٤٤)، رقم: (٢٥٢).

^٥ الجرح والتعديل، (٢/٤٤)، رقم: (٢٥٢).

^٦ الجرح والتعديل، (٢/٤٤)، رقم: (٢٥٢).

^٧ تهذيب الكمال، (١/٣٤٠)، رقم: (١٦٠).

^٨ تهذيب الكمال، (١/٣٤٠)، رقم: (١٦٠).

^٩ التقريب، (٨٩)، رقم: (١٦٦).

^{١٠} الجرح والتعديل، (٤/١٥٦)، رقم: (٥٨٤١).

وقال النسائي^١: "ما علمنا به بأساً".

وقال الذهبي^٢: "حجة".

وقال ابن حجر^٣: "ثقة".

وذكره ابن حبان في "الثقات"^٤.

قلت [الراقم]: فظهر لي بما نقلته آنفاً أنَّ إسناده ضعيف ويجوز في الفضائل.

^١ تهذيب الكمال، (٧/٤٤٠، رقم: ٢٤٣٧).

^٢ الكاشف، (١/٣٨٤، رقم: ٢٠٥٤).

^٣ التقريب، (٢٤٧، رقم: ٢٤٩٤).

^٤ كتاب الثقات، (٨/٢٨٧).

⑥ سورہ یس پڑھنے پر شہادت کا اجر

قال الحافظ الطبراني: حدثنا محمد بن موسى القطان الهمداني ببغداد عُمُوس، حدثنا محمد بن حفص الأنصاري الحِمَصِيّ، حدثنا سعيد بن موسى الأزدي الحِمَصِيّ، حدثنا رَبَاح بن زيد الصَّنَعَانِي، عن معمر، عن الزهري، عن أنس بن مالك قال: قال رسول الله ﷺ: "من دَاوَمَ على قراءة يس كل ليلة ثم مات، مات شهيدا". لم يروه عن الزهري إلا معمر ولا عنه إلا رباح تفرد به سعيد^١.

ترجمہ: ”حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے: ”جس نے سورہ یسین کو ہر رات میں پڑھا پھر مر گیا تو شہید مرا“۔

روایت کے دیگر مصادر:

امام طبرانیؒ نے مذکورہ روایت ”المعجم الأوسط“^۲ اور ”المعجم الصغير“ دونوں میں تخریج کی ہے، اسی طرح حافظ خطیبؒ نے بھی ”تاریخ بغداد“^۳ میں سلیمان بن أحمد الطبرانیؒ کے مذکورہ طریق سے اس روایت کو تخریج کیا ہے۔

روایت امام طبرانیؒ کے بارے میں محدثین کرام کے اقوال:

حافظ ھشامیؒ ”مجمع الزوائد“^۴ میں مذکورہ روایت نقل کر کے لکھتے ہیں: ”رواه الطبراني في

^۱ المعجم الصغير، (حرف لميم، ۱۹۱/۲، رقم: ۱۰۱۰)۔

^۲ المعجم الأوسط، (۱۱۶/۷، رقم: ۷۰۱۸)۔

^۳ تاریخ بغداد، (۲۴۵/۳)۔

^۴ مجمع الزوائد، (كتاب التفسير، سورة يسين، ۲۱۸/۷، رقم: ۱۱۲۹۸)۔

الصغير وفيه سعيد بن موسى الأزدي، وهو كذاب“.

علامہ سیوطیؒ ”الدر المنثور“ میں لکھتے ہیں: ”وأخرج الطبراني وابن مردويه بسند ضعيف عن أنسؓ قال قال رسول الله ﷺ: ”من داوم على قراءة (يس) كل ليلة ثم مات، مات شهيداً“.

قلت [الرازمي]: وقال السيوطي في ”ذيل الموضوعات“ (ص: ۲۴) تحتہ: ”سعيد متهم بالوضع“.

حافظ شوکانیؒ ”تحفة الذاكرين“ میں یہ روایت نقل کر کے لکھتے ہیں: ”وفي إسنادہ سعيد بن موسى الأزدي وهو كذاب“.

سند امام طبرانیؒ میں موجود سعيد بن موسى الأزدي کے بارے میں ائمہ کے اقوال:

طبرانیؒ کی زیر بحث روایت میں مذکور سعيد بن موسى الأزدي کے بارے میں حافظ ذہبیؒ ”میزان الاعتدال“ میں لکھتے ہیں: ”اتهمه ابن حبان بالوضع“.

اسی طرح حافظ ابن حجرؒ ”لسان الميزان“ میں سلیمان بن سلمۃ البخاری کے ترجمہ میں لکھتے ہیں: ”قال الخطيب سعيد مجهول، والخبايري مشهور بالضعف“.

حافظ ابن حبانؒ ”المجروحين“ میں لکھتے ہیں: ”سعيد بن موسى الأزدي يروي عن مالك، عن نافع، عن ابن عمرؓ، عن النبي ﷺ قال: ”لولا المنابر لهلك أهل القرى“. ثنا الهمداني، ثنا سليمان بن سلمة الخبايري، ثنا سعيد بن موسى عن مالك. فليست أدري وضعه سعيد بن موسى أو سليمان بن سلمة، لأن الخبر في نفسه موضوع. ليس من حديث مالك. وسليمان بن سلمة ليس بشيء، فليس يخلو الخبر من أن يكون مما عمله أحدهما“.

۱۔ الدر المنثور، (سورہ یسین، ۵۰/۴۸۲)۔

۲۔ تحفة الذاكرين، (فضل في سورة يسين، ص: ۴۰۴)۔

۳۔ ميزان الاعتدال، (حرف السنين / سعيد، ۳/۲۳۲، رقم: ۳۲۸۳)۔

۴۔ لسان الميزان، (۳/۱۵۶، رقم: ۳۶۲۲)۔

۵۔ المجروحين، (سعيد بن موسى الأزدي، ۱/۳۲۶)۔

حافظ دارقطنیؒ ایک دوسری حدیث کے تحت لکھتے ہیں: ”..... وسليمان ، وسعيد بن موسى
ضعيفان“۔^۱

قلت [الراقم]: فظهر لي بما نقلته آنفاً أنَّ فيه سعيد بن موسى الأزدي
وهو كذاب كذا قال الهيثمي وقد تفرد به فلا يجوز في الفضائل.

۱۔ انظر موسوعة الدار قطني، (۱/۱۹۶)۔

④ یس کے نوافل

قال الإمام البيهقي: أخبرنا أبو الحسين بشران، أخبرنا إسماعيل بن محمد الضفّار، حدثنا سعدان بن نصر، حدثنا معمر، عن الخليل بن مرة، عن أيوب السخيتي، عن أبي قلابه، قال: "من حفظ عشر آيات من الكهف عُصِمَ من فتنة الدجال، وإذا أدرك الدجال لم يضره، وجاء يوم القيامة ووجهه كالقمر ليلة البدر، ومن قرأ يس غُفِرَ له .

ومن قرأها وهو جائع شبع .

ومن قرأها وهو ضالُّ هُدي .

ومن قرأها وله ضالةٌ وجدها .

ومن قرأها عند طعام خاف قلته كفاه .

ومن قرأها عند ميت هُوِّنَ عليه .

ومن قرأها عند امرأة عُسر عليها يُسر عليها .

ومن قرأها فكأنما قرء القرآن إحدى عشر مرة .

ولكلِّ شيء قلب وقلب القرآن يس ."

هذا نُقل إلينا بهذا الإسناد من قول أبي قلابه وكان من كبار

التابعين، ولا يقوله إن صحَّ ذلك عنه إلاّ بلاغاً^١ .

ترجمہ: "ابو قلابہ" سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ جس شخص نے سورہ کہف کی دس

آیتیں حفظ کر لی تو وہ دجال کے فتنہ سے محفوظ رہیگا اور جب دجال کا سامنا ہوگا تو دجال

اسے نقصان نہیں پہنچا سکے گا، اور قیامت کے دن یہ شخص اس حال میں آئے گا کہ اس کا چہرہ

^١ شعب الإيمان، (ذکر سورۃ یس، ۹۸/۴، رقم: ۲۲۳۹) .

چودھویں کے چاند کی مانند روشن ہوگا اور جو شخص یس کو پڑھتا ہے اسکی مغفرت کی جاتی ہے، اور جو بھوک کی حالت میں پڑھتا ہے وہ سیر ہو جاتا ہے، اور جو راستہ گم ہو جانے کی وجہ سے پڑھتا ہے وہ راستہ پالیتا ہے، اور جو شخص جانور کے گم ہو جانے کی وجہ سے پڑھتا ہے وہ پالیتا ہے، اور جو ایسی حالت میں پڑھے کہ کھانا کم ہو جانے کا خوف ہو تو وہ کھانا کافی ہو جاتا ہے، اور جو ایسے شخص کے پاس پڑھے جو زرع میں ہو تو اس پر زرع میں آسانی ہو جاتی ہے، اور جو ایسی عورت پر پڑھے جس کے بچہ ہونے میں دشواری ہو رہی ہو اس کیلئے بچہ جننے میں آسانی ہو جاتی ہے، اور جس شخص نے سورہ یسین پڑھی تو گویا کہ اس نے گیارہ مرتبہ قرآن پڑھا۔ ہر چیز کیلئے ایک دل ہوا کرتا ہے، قرآن شریف کا دل سورہ یسین ہے۔“

قلت [الراقم]: فیہ الخلیل بن مرّة وهو منکر الحدیث عند ابن حبان والبخاری وتفره به فی نقله عن آیوب السّخّتیّانی بهذا اللفظ وتابعه وهیب بن خالد الباهلی۔ الحافظ الثّقہ۔ فی نقله عن عن آیوب السّخّتیّانی عن أبی قلابہ مختصراً بلفظ: من قرأ عشر آیات من سورة الکہف۔ قال آیوب لا أدري من أولها أو من آخرها۔ لم تضره فتنة الدجال. کذا أخرجه ابن الضریس فی ”فضائل القرآن“ (رقم: ۲۰۱) ولم يذكر فیہ شیئاً بعده کما کان فی ”شعب الإیمان“. وله شاهد عن علي بن أبي طالبؑ مرفوعاً نحو رواية ”شعب الإیمان“ وفيه ضعف شديد. فالحاصل أن الحدیث منکر واللّه أعلم.

رجال سند البیهقي :

(۱) أبو الحسن بن بشران :

قال الحافظ السُّبکی فی ”طبقات الشافعية الكبرى“^۱: ”وحجّ فسمع [أي أبو

^۱ له طبقات الشافعية الكبرى، (۲/۳۴۸، ۲۵۱، الطبقة الرابعة).

بكر البيهقي [بيغداد من هلال الخمار وأبي الحسين بن بشران وجماعة“.

(٢) إسماعيل بن محمد بن إسماعيل الصفار الملحّي :

قال الإمام السّمعاني في “الأنساب” ^ل: “وكان أديباً فاضلاً. له شعر روى عنه

أبو الحسن الدار قُطني وأبو جعفر بن شاهين وخلقٌ يطول ذكرهم. آخرهم أبو الحسن بن مخلد البزار“.

(٣) سعدان بن نصر البغدادي :

قال أبو حاتم ^ل: “صَدُوق”. وقال الدارقطني ^ل: “ثقة مامون“.

(٤) مُعَمَّر بن سليمان الرّقبي أبو عبد الله :

قال يحيى بن معين ^ل: “ثقة“. وذكره ابن حبان في “الثقات“ ^ه.

(٥) الخليل بن مُرّة الضُّبعي البصري :

قال أبو زرعة ^ل: “شيخ صالح“. قال أبو حاتم ^ك: “ليس بقوي في الحديث، هو شيخ

صالح“. وقال اللّحافظ ابن حجر ^ل: “ضعيف“.

وقال ابن حبان: “منكر الحديث عن المشاهير كثير الرواية عن

النجاهيل.....“ (المجروحين، ١/٢٨٦) وقال ابن حبان في ترجمة شعبة بن

^ل أنساب، (٥/٢٦٩، رقم: ١٠٢٣٢، باب الميم والام).

^ل الجرح والتعديل، (٤/٢٦٨، رقم: ٦٣٧٥، باب السين).

^ل تاريخ الإسلام، (٦/٤٤، رقم: ٨١٨٣، الطبقة السابعة والعشرون).

^ل الجرح والتعديل، (٨/٤٢٦، رقم: ١٥٠١١، باب الميم).

^ه كتاب الثقات، (٩/١٩٢).

^ل الجرح والتعديل، (٣/٣٦٧، رقم: ٤٠٢٢).

^ك الجرح والتعديل، (٣/٣٦٧، رقم: ٤٠٢٢).

^ل التقريب، (١٩٦، رقم: ١٧٥٧).

عمرو: ”.....فی أحادیثه منکیر كثيرة روى عنه الخلیل بن مرّة، البلیة فی أخباره من الخلیل بن مرّة وقد ذکرنا الخلیل فی کتاب الضعفاء بأسبابه وما یجب الوقوف علی أنبائه. (کتاب الثقات، رقم: ۳۳۵۴)

وقال الذهبي: ”.....وقال البخاري: منکر الحديث.....وقال ابن عدي: ليس بمترک.....وقد ضعفه يحيى بن معين. وقال البخاري: حديث عنه الليث وفيه نظر.....“. (میزان الاعتدال، رقم: ۲۵۷۲)

(۶) أيوب بن أبي تميمة كيسان السخيتاني :

قال الحافظ ابن حجر ^{رحمته}: ”ثقة ثبت حجة من كبار الفقهاء العبّاد“.

(۷) عبدالله بن زيد بن عمرو الجرمي أبو قلابة البصري:

قال الحافظ ابن حجر ^{رحمته}: ”ثقة فاضل كثير الإرسال“. وقال أبو حاتم ^{رحمته}: ”لا يعرف له تدليس“.

روایت امام بیہقیؒ پر محدثین کرام کا کلام:

علامہ ابن العراقؒ نے ”تنزیہ الشریعہ“ ^{رحمته} میں حضرت علیؑ کی ایک مرفوع روایت ذکر کی ہے: ”أقرؤا یسّ فإنّ فیها عشر برکات.....“. اس کے بعد امام بیہقیؒ کی مذکورہ روایت کو بطور شاہد کے ذکر کیا ہے [سیاتی روایۃ علیؑ مرفوعاً]۔

امام بیہقیؒ روایت نقل کر کے لکھتے ہیں کہ ابو قلابہ کبار تابعین میں شمار ہوتے ہیں اور یہ روایت بناء

^۱ التقریب، (۱۱۷، رقم: ۶۰۵)۔

^۲ التقریب، (۳۰۴، رقم: ۳۳۳۳)۔

^۳ الجرح والتعديل، (۶۸/۵، رقم: ۸۶۰۲)۔

^۴ تنزیہ الشریعہ، (۱/۲۹۶، رقم: ۳۱، الفصل الثالث)۔

برصحت أبو قلابہ کی بلاغات میں سے ہے، اگرچہ روایت میں بلاغ کا ذکر نہیں: ”هذا نقل إلينا بهذا الإسناد من قول أبي قلابة وكان من كبار التابعين، ولا يقوله إن صح ذلك إلا بلاغاً“.

امام بیہقیؒ کی مذکورہ روایت کے شواہد:

(شاہد ۱): یہ شاہد روایت کے ایک خاص ٹکڑے کا شاہد ہے، تمام اجزاء کے لئے شاہد نہیں ہے۔
حافظ دارمیؒ نے اپنی ”سنن“ (رقم: ۳۴۶۱) میں عطاء بن ابی رباح کی ایک مرسل جید روایت تحریر کی ہے: ”قال الحافظ الدارمي في ”سننه“: حدثنا الوليد بن شجاع حدثني أبي حدثني زياد بن خيثمة، عن محمد بن جحادة، عن عطاء بن أبي رباح، قال بلغني أن رسول الله ﷺ قال: ”من قرأ يس في صدر النهار قضيت حوائجه“.

سنن الدارمی (شاہد ۱) کے روایت سند پر کلام:

(۱) ولید بن شجاع بن الولید بن قیس الشکونی:
قال الحافظ ابن حجر[ؒ]: ”ثقة“. وقال أبو حاتم[ؒ]: ”صدوق يكتب حديثه ولا يحتج به“.

وأسوه شجاع بن الوليد بن قيس، قال فيه ابن حجر في ”التقريب“ (رقم: ۲۷۵۰): ”صدوق ورع له أوهام“.

(۲) زياد بن خيثمة:

قال الحافظ ابن حجر[ؒ]: ”مقبول“. وقال يحيى بن معين وأبو زرعة[ؒ]: ”ثقة“.

لہ التقريب، (۵۸۲، رقم: ۷۴۲۸).

لہ الجرح والتعديل، (۱۰/۹، رقم: ۵۶۸۳).

لہ التقريب، (۲۱۹، رقم: ۵۶۸۳).

لہ الجرح والتعديل، (۴۷۹/۳، رقم: ۴۶۸۹).

(۳) محمد بن جُحادة الکوفی:

قال الحافظ الذهبي^١: "ثقة صالح". وقال أحمد بن حنبل^٢: "محمد بن جُحادة من الثقات".

(۴) عطاء بن أبي رباح:

قال الحافظ الذهبي^٣: "أحد الأعلام". وقال يحيى بن معين وأبو زرعة^٤: "ثقة".

(شاہد ۲):

"مسند الحارث"^۵ میں "شعب الإيمان" کے مفصل مضمون پر مشتمل مرفوع روایت تخریج کی گئی ہے: "فقال الحافظ الحارث: حدثنا عبد الرحيم بن واقد، ثنا حماد بن عمرو، عن السري بن خالد بن شداد، عن جعفر بن محمد، عن أبيه، عن جده، عن علي أنه قال: قال رسول الله ﷺ: "يا علي! إذا توضأت فقل بسم الله اللهم إني أسئلك تمام الوضوء..... يا علي! وأقرأ يس فإن في يس عشر بركات. ومن قرأها جاع إلا شبع، ولا ظمآن إلا روي. ولا عار إلا كسي. ولا عزب إلا تزوج. ولا خائف إلا آمن. ولا مسجون إلا أخرج. ولا مسافر إلا أعين على سفره. ولا من ضلّ له ضالة إلا أوجدها ولا مريضاً إلا أبرء. ولا قرئت عند ميت إلا أخفّ عنه".

دوسرے شاہد میں موجود حماد بن عمرو کے بارے میں ائمہ کا کلام:

اس شاہد کی سند میں شدید سقم ہے، کیونکہ اس میں حماد بن عمرو شدید ضعیف راوی ہے۔ "مسند

^۱ الکاشف، (رقم: ۴۷۶۵)۔

^۲ الجرح والتعديل، (۶/۲۹۹، رقم: ۱۲۷۷۰)۔

^۳ الکاشف، (۶/۲۶۵، رقم: ۳۸۴۹)۔

^۴ الجرح والتعديل، (۷/۴۲۸، رقم: ۱۱۰۸۹)۔

^۵ انظر بغية الباحث، (كتاب الوصايا، باب وصية سيدنا رسول الله ﷺ، ۱/۵۲۶، رقم: ۴۶۹)۔

الحارث“ کی روایت میں مذکور تھا بن عمرو ابواسامعیل التمیمی کے بارے میں ائمہ جرح والتعديل کے اقوال ملاحظہ فرمائیں:

قال البخاري^۱: ”منكر الحديث“.

وقال أبو زرعة^۲: ”واهي الحديث“.

وقال أبو حاتم^۳: ”منكر الحديث، ضعيف الحديث جداً“.

وقال يحيى بن معين^۴: ”ليس بشئ“.

وقال النسائي^۵: ”متروك الحديث“.

وقال ابن حبان^۶: ”كان يضع الحديث وضعاً“.

وقال أبو أحمد ابن عدي^۷: ”وعامة حديثه مالا يتابعه أحد من الثقات عليه“.

ثم رأيْتُ [الراقم] ”المطالب العالية“ (۲/۲۵۲) ذكره ابن حجر بسند الحارث

فقال: ”هذا حديث ضعيف جداً“.

(شاہد ۳): یہ شاہد روایت کے ایک خاص ٹکڑے کا شاہد ہے، تمام اجزاء کے لئے شاہد نہیں ہے۔

حافظ دارمی نے اپنی ”سنن“^۸ میں ابن عباسؓ کی ایک موقوف جید روایت تخریج کی ہے:

”حدثنا عمرو بن زُرارة، ثنا عبد الوهاب، ثنا راشد أبو محمد الحمانی، عن شهر بن

^۱ له التاريخ الكبير، (۳/۳۲، رقم: ۲۰۱۱).

^۲ الجرح والتعديل، (۳/۱۵۷، رقم: ۲۹۲۷).

^۳ الجرح والتعديل، (۳/۱۵۷، رقم: ۲۹۲۷).

^۴ الجرح والتعديل، (۳/۱۵۷، رقم: ۲۹۲۷).

^۵ لسان الميزان، (۳/۲۷۳، رقم: ۲۷۴۱).

^۶ لسان الميزان، (۳/۲۷۳، رقم: ۲۷۴۱).

^۷ الكامل في الضعفاء، (۳/۱۰، رقم: ۴۱۵).

^۸ سنن الدارمي، (ص: ۲۱۵۰، رقم: ۳۴۶۱).

حوشب قال: قال ابن عباسؓ: ”من قرأ یسّ حین یصبح أعطی یسرَ یومه حتی یمسی ومن قرأها فی صدر لیلۃ أعطی یسر لیلته حتی یصبح“.

امام قرطبیؒ اپنی ”تفسیر“^۱ میں ”سنن الدارمی“ کی مذکورہ روایت نقل کر کے لکھتے ہیں: ”وذكر النحاس عن عبدالرحمن بن أبي ليلى قال: ”لكل شيء قلب وقلب القرآن يس. من قرأها نهاراً كفي همّه ومن قرأها ليلاً غفر ذنبه“. وقال شهر بن حوشب: ”يقرأ أهل الجنة طه“ و ”يس“ فقط“.

امام قرطبیؒ ان تینوں غیر مرفوع روایتوں کو نقل کر کے لکھتے ہیں کہ ماوردی نے ان تینوں روایتوں کو مرفوعاً نقل کیا ہے: ”رفع هذه الأخبار الثلاثة الماوردی فقال: روى الضحاك عن ابن عباسؓ قال: قال رسول الله ﷺ:

”إن لكل شيء قلباً وإن قلب القرآن يس. ومن قرأها في ليلة أعطى يسر تلك الليلة ومن قرأها في يوم أعطى يسر ذلك اليوم. وإن أهل الجنة يرفع عنهم القرآن فلا يقرءون شيئاً إلا طه و يس“.

^۱ تفسیر قرطبی، (سورۃ یس، ۲/۱۵۰).

⑧ جمعہ کے دن سورۃ یس اور الوصف کی فضیلت

وقال السيوطي في "الدر المنثور": "وأخرج ابن أبي داود في فضائل القرآن وابن النجار في تاريخه عن نَهْشَل بن سعيد الورداني، عن الضحاک، عن ابن عباس رضي الله عنهما قال: قال رسول الله ﷺ: "من قرأ يس والصفات يوم الجمعة ثم سأل الله أعطاه سؤله".^۱

ترجمہ: "ابن عباسؓ نے حضور اکرم ﷺ سے نقل کیا ہے جس نے سورۃ یس اور الوصف جمعہ کے دن پڑھی اور پھر اللہ سے دعا کی اس کی دعا پوری ہوتی ہے۔"

"الدر المنثور" کی زیر بحث روایت "مسند الفردوس للدیلمی" ^۲ میں بھی "نَهْشَل عن الضحاک، عن ابن عباسؓ مرفوعاً". کی سند سے تخریج کی گئی ہے۔

حدیث پر محدثین عظام کا کلام:

حافظ جلال الدین سیوطیؒ "جمع الجوامع" ^۳ میں نقل روایت کے بعد لکھتے ہیں: "وهو واه".

علامہ عبدالرؤف المناویؒ "فیض القدير" ^۴ میں اس سند کے متعلق رقم طراز ہیں: "وفیه

انقطاع". انقطاع سے مراد یہ ہے کہ ابن عباسؓ سے ضحاک کی سماعت حدیث ثابت نہیں ہے۔ کذا ذکرہ

غیر واحد من أئمة الجرح والتعديل.

حاکم نساپوریؒ نے "معرفۃ علوم الحدیث" ^۵ میں مذکور زیر بحث سند کو خراسانیوں کی

^۱ الدر المنثور، (۵/۵۰۷، سورة الصفات).

^۲ انظر تنزيه الشريعة، (۱/۲۹۷).

^۳ جمع الجوامع، (رقم: ۶۲۳۴).

^۴ فیض القدير، (۶/۲۰۰).

^۵ معرفة علوم الحدیث، (ذكر النوع الثامن عشر من علوم الحدیث، ۱/۹۲).

”أوهی الأسانید“ قرار دیا ہے، چنانچہ آپ لکھتے ہیں: ”وأوهی أسانید الخراسانیین: عبد اللہ بن عبد الرحمن بن ملیحہ، عن نهشل بن سعيد، عن الضحاک، عن ابن عباسؓ، وابن ملیحہ ونهشل نيسابوريان“۔

وقال ابن عراق في ”تنزيه الشريعة“ (۱/۳۳۹) بعد ذكره عن الديلمي: ”وفيه نهشل“۔ وقال فيه ابن عراق في ”مقدمته“: متروك وكذبه إسحاق بن راهويه“۔

متون حدیث، جن میں نهشل بن سعيد الوردانی کی روایات موجود ہیں:

سنن ابن ماجہ^۱ میں ”باب الانتفاع بالعلم والعمل به“۔ میں حدیث: ”من جعل الهموم همماً واحداً.....“۔ تخریج کی گئی ہے، جس کے بارے میں علامہ کنانی^۲ ”زوائد ابن ماجہ“^۳ میں لکھتے ہیں: ”إسناده ضعيف. فيه نهشل بن سعيد، قال البخاري: روى عن معاوية النصري أحاديث مناكير: إنه يروي المناكير، وقال الحاكم: روى عن الضحاک المعضلات، وقال أبو سعيد النقاش: روى عن الضحاک الموضوعات“۔

ابن ماجہ^۴ کے علاوہ حافظ طبرانی^۵ نے ”المعجم الكبير“ میں ”المعجم الأوسط“ امام بیہقی^۶ نے ”شعب الایمان“ میں ابونعیم الأصبہانی^۷ نے ”أخبار أصبهان“ ابن اسحاق الدینوری المعروف بابن السنی^۸ نے ”عمل اليوم واللیة“ میں نهشل بن سعيد الوردانی کی روایات کو تخریج کیا ہے۔

نهشل بن سعيد بن وردان الوردانی کے متعلق ائمہ جرح والتعديل کے اقوال:

قال البخاري^۹: ”أحاديثه مناكير. وهو نيسابوري قال إسحاق بن إبراهيم: كان

نهشل كذاباً“۔

^۱ ابن ماجہ، (۱/۹۵، رقم: ۲۵۷)۔

^۲ زوائد ابن ماجہ، (۱/۸۳، رقم: ۱۰۳)۔

^۳ التاریخ الكبير، (۸/۱۳، رقم: ۱۱۷۴۰)۔

وقال يحيى بن معين^١: "ليس بشيء".

وقال أبو داود الطيالسي^٢: "نهشل كذاب".

وقال أبو زرعة^٣ والدارقطني^٤: "ضعيف".

وقال النسائي^٥: "متروك الحديث وقال في موضع آخر: ليس بثقة ولا يكتب حديثه".

وقال ابن حبان^٦: "يروي عن الثقات ما ليس من أحاديثهم. لا يحل كتب حديثه

إلا على التعجب".

وقال الحافظ ابن حجر^٧: "متروك وكذبه إسحاق بن راهويه".

وقال الذهبي^٨: "واه".

قلت [الراقم]: فظهر لي بما نقلته آنفاً أنَّ فيه نهشل كذاب و تفرد به فلا

يجوز في الفضائل.

^١ الجرح والتعديل، (٥٦٥/٨)، رقم: (١٥٥٧٣).

^٢ الجرح والتعديل، (٥٦٥/٨)، رقم: (١٥٥٧٣).

^٣ الجرح والتعديل، (٥٦٥/٨)، رقم: (١٥٥٧٣).

^٤ تهذيب التهذيب، (٢٤٤/٤).

^٥ تهذيب التهذيب، (٢٤٤/٤).

^٦ تهذيب الكمال، (نهشل بن سعيد، ١٩/١٦٤، رقم: (٧٠٧٧).

^٧ التقريب، (٥٦٦، رقم: (٧١٩٨).

^٨ الكاشف، (٢١٠/٣)، رقم: (٥٩٨٢).

سورۃ واقعہ کے فضائل

① تین سورتیں پڑھنے والا اہل فردوس میں پکارا جاتا ہے

قال البيهقي في "شعب الإيمان": أخبرنا أبو نصر بن قتادة، أخبرنا أبو العباس الضبي، حدثنا الحسن بن علي بن زياد، حدثنا إسماعيل بن أبي أويس، حدثني محمد بن عبد الرحمن الجذعاني، عن سليمان بن مرقع، عن محمد بن علي، عن فاطمة^{رضي الله عنها} قالت: قال رسول الله ﷺ: "قارئ الحديد وإذا وقعت والرحمن يُدعى في ملكوت السموات والأرض ساكن الفردوس".

تفرد بهما محمد بن عبد الرحمن، عن سليمان هذا وكلاهما منكران^{لہ}. ترجمہ: "حضرت فاطمہؓ فرماتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو شخص سورہ حديد، سورۃ واقعہ اور سورہ رحمن پڑھتا ہے وہ جنت الفردوس کے رہنے والوں میں پکارا جاتا ہے۔"

رجالہ:

امام بیہقیؒ کی سند میں موجود سلیمان بن مرقع الجندیؒ پر کلام:

حافظ بیہقیؒ کی مذکورہ روایت میں مذکور سلیمان بن مرقع الجندیؒ کے متعلق حافظ ذہبیؒ "میزان الاعتدال" میں لکھتے ہیں: "قال العقيلي: منكر الحديث".

^{لہ} شعب الإيمان، (۴/۱۱۸)، رقم: (۲۲۶۶).

^{لہ} ميزان الاعتدال، (۳/۳۱۴)، رقم: (۳۵۱۲).

امام بیہقیؒ کی سند میں موجود محمد بن عبدالرحمن الجذعیؒ عانی پر کلام:

البتہ سند میں مذکور محمد بن عبدالرحمن الجذعیؒ عانی کی تعیین میں ائمہ کرام کا اختلاف ہے، چنانچہ علامہ ابوالاحمد ابن عدیؒ ”الکامل“ ۱ میں لکھتے ہیں: ”وقد قيل: إن محمد بن عبدالرحمن الجذعی هو غير محمد بن عبدالرحمن أبو غرارة وقيل: أبو غرارة غير الجذعی هذا جميعاً يُنسبان إلى جذعان، وجميعاً من أهل المدينة، فإن كان غيره فلا يبي غرارة عن القاسم، عن عائشةؓ: ”في الرفق يُمن“.

امام ابن حاتمؒ محمد بن عبدالرحمن الجذعیؒ عانی اور محمد بن عبدالرحمن ابوغرارةؒ دونوں کو مستقل فرد قرار دیتے ہیں، چنانچہ فرماتے ہیں: ”محمد بن عبدالرحمن بن أبي بكر الجذعی روى عن سليمان بن مرقع“. اس کے بعد محمد بن عبدالرحمن الجذعیؒ عانی کے متعلق اپنے والد ابوحاتمؒ کا قول ”ضعيف الحديث“. لکھتے ہیں، پھر محمد بن عبدالرحمن ابوغرارةؒ القرشي الجذعی عانی التیمی زوج جبرۃ کا ترجمہ ذکر کرتے ہیں، جس میں موصوف کے متعلق امام احمد بن حنبلؒ سے ”لابأس به“. اور ابوزرعہؒ سے بھی ”لابأس به“. اور ابوحاتمؒ سے ”شیخ“ کا قول نقل کیا ہے۔ ۲

امام بخاریؒ نے بھی ناموں کا علیحدہ مصداق ذکر کیا ہے، چنانچہ ”التاریخ الصغیر“ ۳ میں رقمطراز ہیں: ”حدثنا محمد بن عبدالرحمن الجذعی المکی عن عبيد الله بن عمر سمع منه إسماعيل بن أبي أويس منكر الحديث الجذعی بن أبي بكر القرشي قال لي إسماعيل سمعتُ منه منذ ستين سنة التيمي عن سليمان بن مرقع وهو أراه زوج جبرۃ بنت أبي مليكة“.

۱۔ الکامل، (۷/۳۹۸، رقم: ۱۶۶۴).

۲۔ الجرح والتعديل، (۷/۴۱۶، رقم: ۱۳۲۳۸).

۳۔ التاریخ الصغیر، (۲/۱۹۶).

علامہ ابن حجرؒ ”تقریب التہذیب“ ^۱ میں لکھتے ہیں: ”محمد بن عبدالرحمن بن ابی بکر بن عبداللہ بن ابی مُلَیْکَۃ التیمی، المکی، أبو غرارة، الجُدعانی، وقیل: إن أبا غرارة غیر الجدعانی، فأبو غرارة لین الحديث، والجدعانی متروک، وهما من السابعة، دق“۔

قلت [الراقم]: فظهر لي بما نقلته آنفاً أنَّ الحديث منکر كما أشار إليه البيهقي۔

② سورة الواقعة سورة الغنى

وقال الحافظ السيوطي: وأخرج ابن مردويه عن أنس^{رض} عن رسول الله^{صلی اللہ علیہ وسلم} قال: "سورة الواقعة سورة الغنى. فاقراؤها وعلموها أولادكم"^{لہ}. ترجمہ: "حضرت انس^{رض} حضور اقدس^{صلی اللہ علیہ وسلم} کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ سورہ واقعہ سورۃ الغنی ہے اس کو پڑھو اور اپنی اولاد کو سکھاؤ۔"

قلت [الراقم]: أخرجه ابن مردويه عن أنس^{رض} مرفوعاً ولم أظفر على إسناده. وهناك روايات في معناه مرفوعاً عن أنس^{رض} وابن مسعود^{رض} وفيهما ضعف وموقوفاً على عائشة^{رض} ورجالها ثقات بلفظ: "لا تعجز إحداكن أن تقرأ سورة الواقعة". "ابن مردويه" کے مضمون پر مشتمل دیگر روایات:

(۱) روایت دلیلی:

"ابن مردويه" سے منقول زیر بحث روایت کے مضمون پر مشتمل روایت "مسند الفردوس"^۱ میں تخریج کی گئی ہے، جس کی سند یہ ہے: "عن علي بن الحسن بن حبيب، حدثنا موسى بن فرقد البصري عن أنس^{رض} مرفوعاً: "علموا نساءكم سورة الواقعة، فإنها سورة الغنى". قلت [الراقم]: أما علي بن الحسن بن حبيب وموسى بن فرقد البصري، فلم أجدهما.

(۲) روایت حافظ قاسم بن سلام:

علامہ قاسم بن سلام^{رحمہ اللہ} نے "فضائل القرآن"^۲ میں اسی مضمون کی موقوف روایت تخریج کی

^۱ الدر المنثور، (۶/۲۱۵، سورة الواقعة).

^۲ انظر السلسلة الضعيفة، (۸/۳۳۷، رقم: ۳۸۸۰).

^۳ فضائل القرآن، (باب فضل سورة الواقعة والمسبحات، ص: ۲۵۷).

ہے: ”حدثنا حسان بن عبد اللہ، عن السري بن يحيى، عن سليمان التيمي، قال: قالت عائشة رضي الله عنها للنساء: ”لا تعجز إحداكن أن تقرأ سورة الواقعة“۔
قلت [الراقم]: رجاله ثقات۔

(۳) روایت بیہقی:

”شعب الإیمان للبيهقي“^۱ میں ”ابن مردويه“ کے مضمون کے مطابق یہ روایت تخریج کی گئی ہے: ”أخبرنا أبو طاهر الفقيه، أخبرنا أبو حامد بن بلال، حدثنا أبو الاحوص إسماعيل بن إبراهيم الإسفرائيني، حدثنا عباس بن الفضل البصري، حدثنا السري بن يحيى، حدثنا شجاع عن أبي ظبية، عن ابن مسعود[ؓ]، قال: قال رسول الله ﷺ: ”من قرأ سورة الواقعة في كل ليلة لم تُصبه فاقة أبداً“۔ وكان ابن مسعود[ؓ] يأمر بناته يقرأن بها كل ليلة۔ وكذا رواه يونس بن بكير، عن السري“۔

قلت: [الراقم] قال المناوي في ”فيض القدير“ (رقم: ۸۹۴۲): ”(هب عن ابن مسعود[ؓ]) وفيه أبو شجاع۔ قال في ”الميزان“: نكرة لا يعرف۔ ثم أورد هذا الخبر من حديثه عن ابن مسعود[ؓ]۔ قال ابن الجوزي في ”العلل“: قال أحمد: هذا حديث منكر۔ وقال الزيلعي تبعاً لجمع هو معلول من وجوه: أحدها الانقطاع كما بينها الدار قطني وغيره۔ الثاني نكارة متنه كما ذكره أحمد۔ الثالث ضعف رواته كما قاله ابن الجوزي۔ الرابع اضطرابه وقد أجمع على ضعفه أحمد وأبو حاتم والدار قطني والبيهقي وغيرهم“۔

”شعب الإیمان“ کی مذکورہ روایت کے متابع:

”شعب الإیمان“ کی اس روایت میں اور اسی طرح ”بُغية الباحث“^۲ میں سری بن یحییٰ سے

^۱ شعب الإیمان، (تخصیص سور منہا بالذکر، ۱۱۹/۴، رقم: ۲۲۶۹)۔

^۲ بُغية الباحث، (۷۲۹/۲، رقم: ۷۲۱)۔

عباس بن الفضل اس روایت کو نقل کرنے والے ہیں، عباس بن الفضل کے علاوہ رواۃ بھی سری بن حکیم سے اسی روایت کو نقل کرتے ہیں، مثلاً:

”فضائل القرآن للقاسم بن سلام“^۱ اور ”التمهید لابن عبدالبر“^۲ میں عمرو بن ربيع بن طارق، ”عمل اليوم والليلة لابن السني“^۳ میں محمد بن منيب العدنی فضائل الصحابة لأحمد بن حنبل“^۴ میں أبو الیمان البصری، ”شعب الإیمان للبيهقي“^۵ ہی میں حجاج، عبداللہ بن وهب اور یزید بن أبی حکیم۔

^۱ فضائل القرآن، (باب فضل سورة الواقعة والمسبحات، ص: ۲۵۷)۔

^۲ التمهید، (۵/۲۶۹)۔

^۳ عمل اليوم والليلة، (ص: ۳۲۰، رقم: ۶۸۱)۔

^۴ فضائل الصحابة، (۲/۷۲۶، رقم: ۱۲۴۷)۔

^۵ شعب الإیمان، (تخصیص سور منها بالذکر، ۴/۱۱۹، رقم: ۲۲۶۷، ۲۲۷۰)۔

۳ عورتوں کو سورۃ واقعہ سکھانے کی ترغیب

أخرج الديلمي عن علي بن الحسن بن حبيب، حدثنا موسى بن فرقد البصري، عن أنس مرفوعاً: "علموا نساءكم سورة الواقعة، فإنها سورة الغنى".^۱

ترجمہ: "حضرت انسؓ حضور اقدس ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ اپنی بیویوں کو سورۃ واقعہ سکھاؤ، بلاشبہ سورۃ واقعہ سورۃ غنی ہے۔

قلت [الراقم]: أما علي بن الحسن بن حبيب وموسى بن فرقد البصري، فلم أجدهما. وأخرجه ابن مردويه عن أنس مرفوعاً ولم أظفر على إسناده. وهناك روايات في معناه مرفوعاً عن ابن مسعود وفيه ضعف وموقوفاً على عائشة^۲ ورجاله ثقات بلفظ: "لا تفجر إحداكن أن تقرأ سورة الواقعة". فالحاصل إسناده رواية الديلمي ضعيف ويجوز في الفضائل.

علامہ سیوطیؒ نے "الدرالمثور" میں "مسند الفردوس للديلمي" کی مذکورہ روایت نقل کر کے اس پر سکوت کیا ہے۔

روایت کے مضمون پر مشتمل دیگر روایات:

حافظ ابو عبیدہ قاسم بن سلام کی روایت:

علامہ قاسم بن سلامؒ "فضائل القرآن" میں "مسند فردوس" کے مضمون پر مشتمل موقوف

^۱ انظر السلسلة الضعيفة، (۸/۳۳۷، رقم: ۳۸۸۰).

^۲ الدرالمثور، (۶/۲۱۵، سورة الواقعة).

^۳ فضائل القرآن، (باب فضل سورة الواقعة والمسبحات، ص: ۲۵۷).

روایت تخریج کی ہے: ”حدثنا حسان بن عبد اللہ، عن السري بن يحيى، عن سليمان التيمي، قال: قالت عائشة رضي الله عنها للنساء: ”لَا تَعْجِزُ إحداكن أن تقرأ سورة الواقعة“.

”مسند فردوس“ کی زیر بحث روایت میں مذکور دونوں راویوں یعنی موسیٰ بن فرقہ البصری اور علی ابن حبیب کا ترجمہ مجھے نہیں مل سکا۔

حافظ ابن مردویہؒ کی روایت:

حافظ سیوطیؒ نے ”الدر المنثور“ میں ”مسند الفردوس“ کے مضمون پر مشتمل مرفوع روایت بلا سند ذکر کی ہے، حافظ سیوطیؒ لکھتے ہیں: ”وأخرج ابن مردويه عن أنس، عن رسول الله ﷺ قال: ”سورة الواقعة سورة الغنى، فاقرأوها وعلموها أولادكم“.

امام بیہقیؒ کی روایت:

”شعب الايمان للبيهقي“ میں ”مسند الفردوس“ کے مضمون کی مطابق یہ روایت تخریج کی گئی ہے: ”أخبرنا أبو طاهر الفقيه، أخبرنا أبو حامد بن بلال، حدثنا أبو الأحوص إسماعيل بن إبراهيم الإسفراييني، حدثنا عباس بن الفضل البصري، حدثنا السري بن يحيى، حدثنا شجاع عن أبي ظبية، عن مسعود، قال: قال رسول الله ﷺ: ”من قرأ سورة الواقعة في كل ليلة لم تصبه فاقة أبداً“. وكان ابن مسعود يامر بناته يقرأن بها كل ليلة. وكذا رواه يونس بن بكير، عن السري“.

قلت [الراقم]: قال المناوي في ”فيض القدير“ (رقم: ۸۹۴۲): ”(هب عن ابن مسعود) وفيه أبو شجاع. قال في ”الميزان“: نكرة لا يعرف. ثم أورد هذا الخبر من حديثه عن ابن مسعود. قال ابن الجوزي في ”العلل“: قال أحمد: هذا حديث منكر. وقال له الدر المنثور، (۶/۲۱۵، سورة الواقعة).

لے شعب الايمان، (شعب الايمان، تخصيص سور منها بالذكر، ۴/۱۱۹، رقم: ۲۲۶۹).

الزبیلعی تبعاً لجمع هو معلول من وجوه: أحدها الانقطاع كما بينها الدار قطني وغيره. الثاني نكارة متنه كما ذكره أحمد. الثالث ضعف رواته كما قاله ابن الجوزي. الرابع اضطرابه وقد أجمع على ضعفه أحمد وأبو حاتم والدار قطني والبيهقي وغيرهم.

”شعب الإيمان“ کی روایت کے متابع:

”شعب الإيمان“ کی اس روایت میں اور اسی طرح ”بغية الباحث“^۱ میں سری بن یحییٰ سے عباس بن الفضل اس روایت کو نقل کرنے والے ہیں، عباس بن الفضل کے علاوہ راوی بھی سری بن یحییٰ سے اسی روایت کو نقل کرتے ہیں، مثلاً:

”فضائل القرآن للقاسم بن سلام“^۲ اور ”التمهيد لابن عبد البر“^۳ میں عمرو بن رافع بن طارق، ”عمل اليوم والليلة لابن السني“^۴ میں محمد بن منيب العدني، ”فضائل الصحابة لأحمد بن حنبل“^۵ میں أبو الیمان البصري، ”شعب الإيمان“^۶ ہی میں حجاج، عبد اللہ بن وهب اور یزید بن ابی حکیم۔

^۱ انظر بغية الباحث، (۲/۷۲۹، رقم: ۷۲۱).

^۲ فضائل القرآن، (باب فضل سورة الواقعة والمسبحات، ص: ۲۵۷).

^۳ التمهيد، (۵/۲۶۹).

^۴ عمل اليوم والليلة، (ص: ۳۲۰، رقم: ۶۸۰).

^۵ فضائل الصحابة، (۲/۷۲۶، رقم: ۱۱۴۷).

^۶ شعب الإيمان، (تخصيص سور منها بالذكر، ۴/۱۱۹، رقم: ۲۲۶۷، ۲۲۷۰).

④ سورة واقعه کی تاکید

قال العلامة قاسم بن سلام في "فضائل القرآن" ^۱: حدثنا حسان بن عبد الله، عن السري بن يحيى، عن سليمان التيمي، قال: قالت عائشةؓ للنساء: "لا تعجز إحداكن أن تقرأ سورة الواقعة".

ترجمہ: "اُمّ المؤمنین حضرت عائشہؓ عورتوں سے فرمایا کرتی تھی کہ "تم میں کوئی سورۃ واقعہ پڑھنے سے عاجز نہ بنے۔"

روایت کے مضمون پر مشتمل دیگر روایات:

(۱) حافظ دہلیؒ نے "مسند الفردوس" ^۲ نے اسی مضمون کی روایت حضرت انسؓ سے مرفوعاً تخریج کی ہے، جس کی سند یہ ہے: "عن علي بن الحسن بن حبيب، حدثنا موسى بن فرقد البصري عن أنس مرفوعاً: "عَلِّمُوا نِسَاءَ كَمْ سُورَةُ الْوَاقِعَةِ، فَإِنَّهَا سُورَةُ الْغَنَى". حضرت انسؓ کی یہ روایت ابن مردویہ نے بھی تخریج کی ہے: کما ذكره السيوطي في "الدر المنثور" ^۳.

(۲) عبد اللہ بن مسعودؓ سے بھی اس کی تاکید مروی ہے، چنانچہ امام بیہقیؒ نے "شعب الإيمان" ^۴ عبد اللہ ابن مسعودؓ کی روایت اس سند سے تخریج کی ہے: "أخبرنا أبو طاهر الفقيه، أخبرنا أبو حامد بن بلال، حدثنا أبو الأحوص إسماعيل بن إبراهيم الإسفرائيني، حدثنا عباس بن الفضل البصري، حدثنا السري بن يحيى، حدثنا شجاع عن أبي ظبية عن ابن مسعودؓ، قال: قال

^۱ فضائل القرآن، (باب فضل سورة الواقعة والمسبحات، ص: ۲۵۷).

^۲ انظر السلسلة الضعيفة، (۸/۳۳۷، رقم: ۳۸۸۰).

^۳ الدر المنثور، (سورة الواقعة، ۶/۲۱۵).

^۴ شعب الإيمان، (تخصيص سورة منها بالذكر، ۴/۱۱۹، رقم: ۲۲۶۹).

رسول اللہ ﷺ: ”من قرأ سورة الواقعة في كل ليلة لم تُصِبْه فاقة أبداً“. وكان ابن مسعود يامر بناته يقرأن بها كل ليلة. وكذا رواه يونس بن بُكَيْر، عن السَّريّ.

یہی روایت حارث بن ابی اسامۃ نے ”مسند“^۱ میں عباس بن الفضل سے بیہقی کے طریق کے مطابق تخریج کی ہے۔

قال المناوي في ”فيض القدير“ (رقم: ۸۹۴۲) في رواية البيهقي: ”(هب عن ابن مسعود) وفيه أبو شجاع. قال في ”الميزان“: نكرة لا يعرف. ثم أورد هذا الخبر من حديثه عن ابن مسعود. قال ابن الجوزي في ”العلل“: قال أحمد: هذا حديث منكر. وقال الزيلعي تبعاً لجمع هو معلول من وجوه: أحدها الانقطاع كما بينها الدار قطني وغيره. الثاني نكارة متنه كما ذكره أحمد. الثالث ضعف رواته كما قاله ابن الجوزي. الرابع اضطرابه وقد أجمع على ضعفه أحمد وأبو حاتم والدار قطني والبيهقي وغيرهم.“

قلت [الراقم]: فظهر لي بما نقلته آنفاً أنَّ رجاله ثقات. وهناك رواية أخرى في معناه وفيه ضعف.

۱۔ انظر بغية الباحث، (۲/۷۲۹، رقم: ۷۲۱)۔

سورۃ تبارک الذی کے فضائل

① ہر قلب میں سورۃ تبارک الذی کی آرزو

قال الحاكم في "مستدرکه" : أخبرنا بكر بن محمد بن حمدان الصيرفي بمرو، ثنا عبد الصمد بن الفضل البلخي، ثنا حفص بن عمر العدني، حدثني الحكم بن أبان، عن عكرمة، عن ابن عباس رضي الله عنهما، قال: قال رسول الله ﷺ "وددت أنها في قلب كل مؤمن، يعني تبارك الذي بيده الملك". هذا إسناد عند اليمانيين صحيح ولم يخرجاه^١. ترجمه: "ابن عباس رضی اللہ عنہما کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ "میرا دل چاہتا ہے کہ یہ سورت ہر مومن کے دل میں ہو، یعنی سورہ تبارک الذی بیہ الملک"۔

مصادر أصليه:

مستدرک حاکم کی زیر بحث روایت ان کتابوں میں بھی مختلف سندوں کے ساتھ تخریج کی گئی ہے: "شعب الإيمان للبيهقي،^٢ المعجم الكبير للطبراني^٣، المطالب العالیة للحافظ ابن حجر^٤، کتاب الْمُتَمَنِّين لابن أبي الدنيا^٥۔

سند امام حاکم "میں حفص بن عمر العدنی کا متابع:

"مستدرک" کی مذکورہ روایت اور اسی طرح "شعب الإيمان"، "کتاب الْمُتَمَنِّين" میں

^١ مستدرک حاکم، (کتاب فضائل القرآن، ۷۵۳/۱، رقم: ۲۰۷۶)۔

^٢ شعب الإيمان، (التاسع عشر من شعب الإيمان، تخصیص سورۃ الملک بالذکر، ۴۹۴/۲، رقم: ۲۵۰۷)۔

^٣ المعجم الكبير، (۳۵۲/۵، رقم: ۱۱۴۲۹، کتاب التفسیر، سورۃ تبارک)۔

^٤ المطالب العالیة، (۲۹۶/۸، رقم: ۳۷۷۲، سورہ تبارک الذی، کتاب التفسیر)۔

^٥ الْمُتَمَنِّين، (رقم: ۱۳۳)۔

بھی حکم بن أبان سے نقل کرنے والا راوی، حفص بن عمر العدنی ہے، ”المعجم الكبير“ اور ”المطالب العالیة“ میں یہی روایت حکم بن أبان کا بیٹا ابراہیم بن حکم اپنے والد سے نقل کرنے والا ہے، بالفاظ دیگر حکم بن أبان سے نقل روایت میں ابراہیم نے حفص کی متابعت کی ہے۔

”مستدرک“ کی روایت کے بارے میں ائمہ حدیث کے اقوال:

قال الحاكم في ”المستدرک“ (المصدر السابق): هذا إسناد عند اليمانيين صحيح ولم يخترجاه.

حافظ ذہبی ”تلخیص المستدرک“^۱ میں زیر بحث سند میں موجود حفص بن عمر العدنی کے متعلق لکھتے ہیں: ”حفص واه“۔ حافظ ہیثمی ”مجمع الزوائد“^۲ میں ”المعجم الكبير“ کی روایت نقل کر کے لکھتے ہیں: ”رواه الطبراني، وفيه: إبراهيم بن الحكم بن أبان، وهو ضعيف“۔ واضح رہے کہ ”المعجم الكبير“ کی سند میں حفص بن عمر العدنی نہیں ہے۔

علامہ مناوی ”فیض القدير“^۳ میں ”المطالب العالیة“ میں مذکور زیر بحث مضمون کے متعلق لکھتے ہیں: ”.....منها مارواه ابن حجر في أماليه عن عكرمة، وقال: حسن غريب قال لرجل ألا أطرفك بحديث تفرح به“۔

اس کے بعد روایت ذکر کر کے لکھتے ہیں: ”قال الحافظ: وظاهر سياقه وقفه لكن آخره يشعر برفعه“۔ یہاں بھی سند میں حفص بن عمر العدنی نہیں ہے۔

حافظ منذری نے ”الترغيب والترهيب“^۴ میں حاکم نيسابوری کے کلام پر اکتفاء کیا ہے۔

^۱ تلخیص المستدرک، (المصدر السابق).

^۲ مجمع الزوائد، (سورة تبارک، کتاب التفسیر، ۷/ ۲۷۰، رقم: ۱۱۴۲۹).

^۳ فیض القدير، (۲/ ۴۵۳، رقم: ۲۲۷۹).

^۴ الترغيب والترهيب، (کتاب قراءة القرآن،، رقم: ۲۲۶۷).

حافظ ابن کثیرؒ اپنی ”تفسیر“ میں لکھتے ہیں: ”هذا الحديث غريب وإبراهيم ضعيف“۔
 سند امام حاکمؒ میں موجود حفص بن عمر بن میمون العدنی الملقب فرخ کے بارے میں ائمہ جرح
 والتعديل کے اقوال:

قال عبدالرحمن بن أبي حاتمؒ: ”حدثني أبو عبد الله الطهراني، ناخفص بن عمر
 العدني وكان ثقة“۔

وقال أبو حاتمؒ: ”لين الحديث“۔

وقال النسائيؒ: ”ليس بثقة“۔

وقال أبو أحمد ابن عديؒ: ”وعامة أحاديثه غير محفوظة وأخاف أن يكون ضعيفاً

كما ذكره النسائي“۔

وقال الذهبيؒ: ”ضعفه“۔

وقال الحافظ ابن حجرؒ: ”ضعيف“۔

وقال الحافظ المزيؒ: ”روى له ابن ماجه حديثاً واحداً عن الحكم بن أبان، عن

عكرمة، عن ابن عباسؓ. ”من جحد آية من القرآن فقد حلّ ضرب عنقه“۔

قلت [الراقم]: فظهر لي بما نقلته آنفاً أنّ إسناده ضعيف كما أشار إليه

الذهبي ويجوز في الفضائل۔

۱۔ تفسیر ابن کثیر، (سورة الملك، ۱۴/۶۹)۔

۲۔ الجرح والتعديل، (۳/۱۹۵، رقم: ۳۰۷۶، باب الحاء)۔

۳۔ الجرح والتعديل، (۳/۱۹۵، رقم: ۳۰۷۶، باب الحاء)۔

۴۔ تهذيب الكمال، (۵/۵۴، رقم: ۱۳۸۷)۔

۵۔ الكامل في الضعفاء، (۳/۲۸۳، رقم: ۵۰۸، حفص بن عمر)۔

۶۔ الكاشف، (۱/۲۴۲، رقم: ۱۱۶۸)۔

۷۔ التقریب، (۱۷۳، رقم: ۱۴۲۰)۔

۸۔ تهذيب الكمال، (۵/۵۴، رقم: ۱۳۸۷)۔

② تبارک الذی اور الم سجدہ پر قیام لیلۃ القدر کا ثواب

قال الحافظ السيوطي في "الدُر المَشْتُور": وأخرج ابن مردويه عن ابن عمر رضي الله عنهما قال: قال رسول الله ﷺ: "من قرأ تبارك الذي بيده الملك والم تنزيل السجدة بين المغرب والعشاء الآخرة فكأنما قام ليلة القدر".^١

ترجمہ: "ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جس نے تبارک الذی اور الم سجدہ کو مغرب اور عشاء کے درمیان پڑھا گویا اس نے لیلۃ القدر میں قیام کیا۔"

قلت [الراقم]: لم أظفر على سند. وروي هذا عن طاؤس مرسلًا بسند جيد. وكذا عن ابن عباس^٢ مطولا وسنده ضعيف.

مذکورہ روایت کے مزید طُرُق:

زیر بحث روایت مختلف مرفوع اور موقوف سندوں سے مروی ہے:

(۱) "مکارم الأخلاق للحافظ الخرائطي"^۳ اور "المصنف لابن أبي شيبة"^۴

میں یہ حدیث طاؤس سے مروی ہے: "مصنف لابن أبي شيبة" میں روایت اس سند سے مروی ہے: "حدثنا حُسين بن علي عن زائدة، عن هشام، عن أبي يونس، عن طاؤس قال: "من قرأ الم تنزيل السجدة وتبارك الذي بيده الملك، كان له مثل أجر ليلة القدر". فمرّ عطاء فقلنا لرجل منا: ائنه فاسئله فقال: صدق، ماتر كتھما منذ سمتھما".

لہ الدر المَشْتُور، (۱۱/۲۶۸).

۳ مکارم الأخلاق، (۲/۳۱۵، رقم: ۹۷۰).

۴ مصنف لابن أبي شيبة، (۱۵/۳۸۴، رقم: ۴۳۷، ۳۰، کتاب الدعاء، ماجاء في قراءة الم تنزيل وتبارك الذی وما قالوا فیہا).

(۲) ”المعجم الكبير“^۱، ”السنن الكبرى“^۲ اور ”مختصر قیام اللیل لمحمد بن نصر“^۳ میں ابن عباسؓ سے یہی روایت کسی قدر اضافہ کے ساتھ مرفوعاً تخریج کی گئی ہے۔

”المعجم الكبير“ کی روایت ملاحظہ ہو: ”حدثنا يحيى بن عثمان بن صالح، حدثنا سعيد بن أبي مريم، حدثني عبد الله بن فروخ، حدثني أبو فروة عن سالم الأفطس، عن سعيد بن جبیر، عن ابن عباسؓ يرفعه إلى رسول الله ﷺ: أنه قال: ”من صلى أربع ركعات خلف العشاء الآخرة، قرأ في الركعتين الأولين ﴿قل يا أيها الكافرون﴾ و﴿قل هو الله أحد﴾ وقرأ في الركعتين الأخريين ﴿تنزيل السجدة﴾ و﴿تبارك الذي بيده الملك﴾ كتبت له كأربع ركعات من ليلة القدر“.

دوسری روایت پر ائمہ کا کلام:

حافظ دمشقیؒ ”مجمع الزوائد“^۴ میں ”المعجم الكبير“ کی روایت ذکر کر کے لکھتے ہیں: ”رواه الطبراني في الكبير، وفيه يزيد بن سنان أبو فروة الرهاوي، ضعفه أحمد وابن المديني وابن معين، وقال البخاري: مقارب الحديث وثقه مروان بن معاوية، وقال أبو حاتم: محله الصدق وكانت فيه غفلة“.

”شعب الإيمان“ میں امام بیہقیؒ حضرت ابن عباسؓ کی اس روایت کی تخریج کے بعد لکھتے ہیں: ”تفرّد به ابن فروخ المصري“.

(۳) امام ثعلبیؒ نے ”الكشف والبيان“^۵ میں ابی بن کعبؓ سے اسی مضمون کی روایت مرفوعاً تخریج کی ہے: ”أخبرنا أبو عمرو أحمد بن أبي الفراتي، عن عمران بن موسى، عن مكي بن

۱۔ المعجم الكبير، (۶/۵، رقم: ۱۲۰۷۴، سعيد بن جبیر عن ابن عباسؓ).

۲۔ السنن الكبرى، (۲/۴۷۷).

۳۔ مختصر قیام اللیل، (ص: ۹۲).

۴۔ مجمع الزوائد، (۲/۴۸۴، رقم: ۳۳۸۶، كتاب الصلوة، باب الصلاة بعد العشاء).

۵۔ الكشف والبيان، (سورة السجدة، ۷/۳۲۵).

عبدان، عن سليمان بن داود، عن أحمد بن نصر قال: أخبرني أبو معاذ، عن أبي عصمة نوح بن أبي مريم، عن زيد العمى، عن أبي نضرة، عن ابن عباس، عن أبي بن كعب رضي الله عنه أن النبي صلى الله عليه وسلم قال: "من قرأ سورة الم تنزيل أعطي من الأجر كأنما أحيا ليلة القدر".

امام ثعلبیؒ کی اس روایت میں مذکور "نوح بن أبي مريم أبو عصمة المروزي" کے متعلق ائمہ کے اقوال یہ ہیں:

قال: أحمد بن حنبل رحمہ اللہ: "كان أبو عصمة يروي أحاديث مناكير، لم يكن في الحديث بذاك".

وقال أبو حاتم رحمہ اللہ: "متروك الحديث".

وقال أبو زرعة رحمہ اللہ: "ضعيف الحديث".

وقال البخاري رحمہ اللہ: "ذا هب الحديث".

وقال أبو أحمد ابن عدی رحمہ اللہ: "وعامة ما يرويه لا يتابع عليه، وقد روى عنه شعبة

كما ذكرت هذا الحديث في الدعاء، وهو مع ضعفه يكتب حديثه"

وقال ابن حجر رحمہ اللہ: "ويعرف بالجامع، لجمعه العلوم، لكن كذبوه في الحديث

، وقال ابن المبارك: "كان يضع".

وقال الذهبي رحمہ اللہ: "تركوه".

۱ الجرح والتعديل، (۹/۵۵۱، رقم: ۱۵۵۱۷، باب النون).

۲ الجرح والتعديل، (۹/۵۵۱، رقم: ۱۵۵۱۷، باب النون).

۳ الجرح والتعديل، (۹/۵۵۱، رقم: ۱۵۵۱۷، باب النون).

۴ التاريخ الكبير، (۸/۷، رقم: ۱۱۷۲۱، باب النون).

۵ الكامل في الضعفاء، (۸/۲۹۹، رقم: ۱۹۷۵، نوح بن أبي مريم).

۶ التقريب، (۷۲۱۰، رقم: ۵۶۷).

کے الکاشف، (۳/۲۱۲، رقم: ۵۹۹۲).

③ الم سجدۃ اور سورۃ تبارک الذی پر عبارت لیلۃ القدر کا اجر

قال الإمام ابن أبي شيبة في "مصنفه": حدثنا حُسَيْن بن علي، عن زائدة، عن هشام، عن أبي يونس، عن طاوُس قال: "من قرأ الم تنزِيل السجدة وتبارك الذي بيده الملك كان له مثلُ أجر ليلة القدر".^۱

ترجمہ: طاوُسؒ فرماتے ہیں کہ جس نے الم سجدہ اور سورہ تبارک الذی کو پڑھا اس کو عبادت لیلۃ القدر کے برابر ثواب ملتا ہے۔

طاوُسؒ کی مذکورہ روایت "مکارم الأخلاق للخرائطي" میں بھی تخریج کی گئی ہے۔

روایت کے معنی پر مشتمل دیگر روایات:

(۱) حافظ ابن مردُویہؒ نے ابن عمرؓ سے اسی مضمون کی مرفوع روایت تخریج کی ہے، چنانچہ علامہ سیوطیؒ "الدر المنثور" میں لکھتے ہیں: "وأخرج ابن مردويه عن ابن عمر رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: "من قرأ تبارك الذي بيده الملك والم تنزيل السجدة بين المغرب والعشاء الآخرة فكأنما قام ليلة القدر".

(۲) "المعجم الكبير" میں "السنن الكبرى" اور "مختصر قيام الليل لمحمد بن نصر" میں ابن عباسؓ سے یہی روایت کسی قدر اضافہ کے ساتھ مرفوعاً تخریج کی گئی ہے، "المعجم" مصنف لابن أبي شيبة، (كتاب الدعاء، ماجاء في قراءة الم تنزيل وتبارك

وما قالوا فيها، ۱۵/۴۸۴، رقم: ۳۰۴۳۷)۔

میں مکارم الأخلاق، (۲/۴۹۲، رقم: ۹۱۸)۔

میں الدر المنثور، (۱۱/۳۷۰)۔

میں المعجم الكبير، (سعيد بن جبير عن ابن عباسؓ، ۶/۵، رقم: ۱۲۰۷۴)۔

میں السنن الكبرى، (۲/۴۷۷)۔

میں مختصر قيام الليل، (ص: ۹۲)۔

الکبیر“ کی روایت اس سند سے مروی ہے: ”حدثنا يحيى بن عثمان بن صالح، حدثنا سعيد بن أبي مریم، حدثني عبد الله بن فروخ، حدثني أبو فروة عن سالم الأبطس، عن سعيد بن جبیر، عن ابن عباس رض يرفعه إلى رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم: أنه قال: ”من صَلَّى أربع ركعات خلف العشاء الآخرة، قرأ في الركعتين الأوليين ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ و﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ وقرأ في الركعتين الآخرتين ﴿تنزيل السجدة﴾ و﴿تبارك الذي بيده الملك﴾ كتبت له كأربع ركعات من ليلة القدر“.

دوسری روایت پر محدثین کرام کا کلام:

حافظ ہیثمیؒ ”مجمع الزوائد“ میں ”المعجم الکبیر“ کی مذکورہ روایت ذکر کر کے لکھتے ہیں: ”رواه الطبراني في الكبير وفيه يزيد بن سنان أبو فروة الرهاوي، ضعفه أحمد وابن المديني وابن معين، وقال البخاري: مقارب الحديث وثقه مروان بن معاوية، وقال أبو حاتم: محلّه الصدق وكانت فيه غفلة“.

اسی طرح امام بیہقیؒ ”السنن الکبریٰ“ میں ابن عباسؓ کی مذکورہ روایت تخریج کر کے لکھتے ہیں: ”تفرّد به ابن الفروخ المصري“.

قلت [الراقم]: فظهر لي بما نقلته آنفاً أنه عن طاؤس ورجاله ثقات. وقد روى في معناه مطولاً مرفوعاً عن ابن عباس رض بسند ضعيف.

۱۔ مجمع الزوائد، (كتاب الصلوة، باب الصلوة بعد العشاء، ۲/ ۴۸۴، رقم: ۳۳۸۶).

۲۔ السنن الکبریٰ، (۲/ ۴۷۷).

۴) سورہ سجدہ اور سورہ ملک کی تلاوت پر ستر نیکیاں،

ستر درجات بلند اور ستر گناہ معاف

قال الحافظ الدارمي في "سننه": حدثنا عفان، حدثنا حماد بن سلمة أخبرنا أبو الزبير عن عبد الله بن ضمرة عن كعب^{رض}، قال: من قرأ ﴿تنزيل السجدة﴾ و﴿تبارك الذي بيده الملك﴾ كتب له سبعون حسنة وحُطَّ عنه بها سبعون سيئة ورفع له بها سبعون درجة^١.

ترجمہ: حضرت کعب^{رض} سے مروی ہے کہ جو شخص سورہ (تنزیل) السجدہ اور سورہ ملک پڑھے تو اس کیلئے ستر نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور ستر برائیاں دور کی جاتی ہیں اور ستر درجات بلند کیے جاتے ہیں۔

روایت امام دارمی "کا شاہد:

"سنن الدارمي" کی اس موقوف روایت کے مزید شواہد بھی ہیں: "فضائل القرآن لأبي عبيد قاسم بن سلام" میں اسی مضمون کی موقوف روایت ابن عمر^{رض} سے مروی ہے:

(۱) حدثني علي بن معبد عن عبيد الله بن عمرو، عن ليث بن أبي سليم، عن فلان، عن ابن عمر^{رض}، أنه كان يقول في ﴿الم تنزيل السجدة﴾ و﴿تبارك الذي بيده الملك﴾ قال: "فيهما ستين درجة على غيرهما من سور القرآن".

قلت [الراقم]: فيه رجل مبهم كما رأيت.

۱۔ سنن الدارمي، (۱۰/۳۵۱) رقم: ۳۴۷۶، من كتاب فضائل القرآن، باب في فضل سورة (تنزيل السجدة وتبارك الذي بيده الملك).

۲۔ فضائل القرآن، (باب فضل تنزيل السجدة ويس، ص: ۲۶۰).

تابعین کرام سے بھی زیر بحث روایت کا مضمون مروی ہے:

(۱) امام ترمذی^۱ اور امام دارمی^۲ ”سنن“ میں حافظ محمد بن الضریس ”فضائل القرآن“^۳ میں اور امام بیہقی^۴ ”شعب الإیمان“^۵ میں طاؤس سے نقل کرتے ہیں: ”تفضلان [تنزيل السجدة وتبارك الذي بيده الملك] على كل سورة من القرآن بسبعين حسنة“. واللفظ للترمذي.

(۲) امام بخاری^۶ ”الأدب المفرد“^۷ میں اور امام ثعلبی^۸ ”الكشف والبيان“^۹ میں ابو الزبیر سے نقل کرتے ہیں:

”قال أبو الزبير: فهما يفضلان كل سورة في القرآن بسبعين حسنة ومن قرأهما كتب له بها سبعون حسنة، ورفع بهما له سبعون درجة، وخط بهما عنه سبعون خطيئة“. واللفظ للبخاري.

قلت [الراقم]: فظهر لي بما نقلته آنفاً أنه عن كعب موقوفاً ورجاله ثقات. وقد روي في معناه عن ابن عمر موقوفاً بسند ضعيف ويروى في معناه عن طاؤس.

^۱ سنن الترمذي، (فضائل القرآن، ۱۶۵/۵، رقم: ۲۸۹۲).

^۲ سنن الدارمي، (سورة السجدة)، ۳۴۷۵.

^۳ فضائل القرآن، (باب في فضل تبارك الذي بيده، ص: ۹۹، رقم: ۲۱۳).

^۴ شعب الإیمان، (۹۱/۴، رقم: ۲۲۲۸).

^۵ الأدب المفرد، (۳۱۹، رقم: ۱۲۱۵، باب ما يقول: إذا أوى إلى فراشه).

^۶ الكشف والبيان، (السجدة، ۳۲۵/۷).

⑤ سورہ تبارک الذی، عذاب قبر سے نجات کا ذریعہ

قال الحافظ الترمذي في "سننه": حدثنا محمد بن عبد الملك بن أبي الشوارب، قال: حدثنا يحيى بن عمرو بن مالك النكري، عن أبيه، عن أبي الجوزاء، عن ابن عباس^{رضي}، قال: ضرب بعض أصحاب النبي^{صلى} خباءه على قبر وهو لا يحسب أنه قبر، فإذا فيه إنسان يقرأ سورة ﴿تبارك الذي بيده الملك﴾ حتى ختمها، فأتى النبي^{صلى} فقال: يا رسول الله! إنني ضربت خبائي على قبر وأنا لا أحسب أنه قبر، فإذا فيه إنسان يقرأ سورة ﴿تبارك الذي بيده الملك﴾ حتى ختمها. فقال رسول الله^{صلى}: "هي المانعة، هي المُنجية، تُنْجِيهِ من عذاب القبر". هذا حديث غريب من هذا الوجه. وفي الباب عن أبي هريرة^{رضي}.

ترجمہ: ابن عباس^{رضي} سے منقول ہے کہ بعض صحابہ نے ایک جگہ خیمہ لگایا، ان کو علم نہ تھا کہ وہاں قبر ہے، اچانک ان خیمہ لگانے والوں نے اس جگہ کسی کو سورہ تبارک الذی پڑھتے ہوئے سنا حتیٰ کہ اس نے مکمل سورہ پڑھ لی، حضور^{صلی} سے آکر عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میں نے ایک جگہ خیمہ لگایا تھا، مجھے معلوم نہ ہوسکا کہ وہاں قبر ہے، اچانک ایک شخص کو سورہ تبارک الذی پڑھتے ہوئے سنا حتیٰ کہ اس نے سورہ مکمل پڑھ لی تو حضور اکرم^{صلی} نے ارشاد فرمایا کہ "یہ سورت اللہ کے عذاب سے روکنے والی ہے اور نجات دینے والی ہے۔"

دیگر مصادر:

"سنن الترمذي" کی یہ روایت ان کتب حدیث میں بھی تخریج کی گئی ہے:

لے سنن الترمذي، (۱۶/۵)، رقم: ۲۸۹۰، أبواب فضائل القرآن، باب ماجاء في سورة الملك).

”المعجم الكبير للطبراني، دلائل النبوة للبيهقي، حلية الأولياء لأبي نعيم، مختصر قيام الليل لمحمد بن نصر، الكامل لابن عدي“.

امام ترمذیؒ کے توابع:

امام ترمذیؒ اپنی اس روایت کو محمد بن عبد الملک بن ابی الثوارب سے نقل کرنے والے ہیں، ایسے ہی ”المعجم الكبير“ؒ میں عبد اللہ بن أحمد بن حنبل اور ابراہیم بن متویہ، ”دلائل النبوة“ؒ اور ”الكامل في الضعفاء لابن عدي“ؒ میں علی بن سعید الرازی، ”مختصر قيام الليل“ؒ میں محمد بن نصر ”حلية الأولياء لأبي نعيم“ؒ میں ابراہیم بن محمد بن الحسن، یہ تمام رواۃ محمد بن عبد الملک سے اس روایت کو نقل کرنے میں امام ترمذیؒ کی متابعت کرنے والے ہیں۔

”سنن الترمذی“ کی زیر بحث روایت کا ائمہ حدیث کے نزدیک فنی مقام:

۱۔ امام ترمذیؒ ”سنن“ میں تخریج روایت کے بعد لکھتے ہیں: ”هذا حديث غريب من هذا الوجه. وفي الباب عن أبي هريرةؓ“.

۲۔ امام بیہقیؒ ”دلائل النبوة“ؒ میں لکھتے ہیں: ”تفرد به يحيى بن عمرو النكري، وهو ضعيف، إلا أن لمعناه شاهداً عن عبد الله بن مسعودؓ“.

۳۔ حافظ مندرجیؒ نے ”الترغيب والترهيب“ؒ میں اس حدیث کے ”ضعف“ کی طرف

۱۔ المعجم الكبير، (۷/۱۱۰، رقم: ۱۲۶۳۰ أبو الجوزاء عن ابن عباسؓ).

۲۔ دلائل النبوة، (۷/۴۱).

۳۔ الكامل في الضعفاء، (رقم: ۲۱۰۷).

۴۔ مختصر قيام الليل، (باب ماجاء في فضل قراءة تبارك، ص: ۱۶۱).

۵۔ حلية الأولياء، (۳/۸۱، أوس بن عبد الله).

۶۔ دلائل النبوة، (المصدر السابق).

۷۔ الترغيب والترهيب، (۲۲۶۶).

اشارہ کیا ہے۔

۴۔ حافظ ابن قیم الجوزیہ ”إعلام الموقعین“^۱ میں نقل روایت کے بعد رقم طراز ہیں: ”وقال ابن عبد البر هو صحيح“۔

ترمذی کی مذکورہ روایت کے توابع و شواہد:

(۱) ”مسند عبد بن حمید“^۲ میں ترمذی کے مضمون پر مشتمل ایک مرفوع روایت ہے، جس میں راوی ابن عباسؓ ہی ہے: ”حدثني إبراهيم بن الحكم حدثني أبي عن عكرمة أن ابن عباس قال لرجل: ألا أظرفك بحديث تفرح به، قال الرجل: بلى يا عباس! رحمك الله. قال: ”اقرأ ﴿تبارك الذي بيده الملك﴾ واحفظها وعلمها أهلك وجميع ولدك وصبيان بيتك وجيرانك، فإنها المنجية وهي المجادلة تجادل وتخاصم يوم القيامة عند ربها لقارئها وتطلب له إلى ربها أن يُنجيه من النار إذا كانت في جوفه وينجي الله بها صاحبها من عذاب القبر“۔

قلت [الراقم]: فيه إبراهيم بن الحكم بن أبان العدني، قال ابن حجر في ”التقريب“ (رقم: ۱۶۶): ”ضعيف وصل مراسيل“۔

(۲) حاکم نے بھی ”مستدرک“^۳ میں ترمذی کے مضمون پر مشتمل ایک روایت تخریج کی ہے، جو عبد اللہ ابن مسعودؓ سے موقوفاً مروی ہے: ”أخبرني الحسن بن حليم المروزي، أنبأ أبوالموجه أنبا عبدان أنبا عبد الله أنبا سفيان، عن عاصم عن زرّ، عن ابن مسعود رضي الله عنه قال: ”يوتى الرجل في قبره فتؤتى رجلاه فتقول رجلاه: ليس لكم على ما قبلي سبيل كان يقوم يقرأ بي سورة الملك، ثم يؤتى من قبل صدره أوقال بطنه فيقول: ليس لكم على ما قبلي“۔

^۱ إلهام الموقعين، (۶/۳۴۱)۔

^۲ مسند عبد بن حميد، (مسند بن عباس، ۲۰۶، رقم: ۶۰۴)۔

^۳ مستدرک حاکم، (۲/۵۴۰، ۳۸۳۹، کتاب التفسير، تفسير سورة الملك)۔

سبیل کان یقرأبی سورة الملك، ثم یؤتی رأسه فیقول لیس لکم علی ما قبلی سبیل کان یقرأبی سورة الملك قال: فہی المانعة تمنع من عذاب القبر وھی فی التوراة سورة الملك من قرأہا فی لیلۃ فقد أكثر وأطنب۔“ هذا حدیث صحیح ولم یخرجاه۔“

حافظ ذہبیؒ نے بھی ”تلخیص المستدرک“ میں مستدرک کی اس روایت کو ”صحیح“ لکھا ہے، اگرچہ حاکمؒ نے اس روایت کو عبد اللہ بن مسعودؓ سے موقوفاً نقل کیا ہے، یہ روایت ابو الشیخ الأصبہانیؒ نے ”طبقات المحدثین بأصبہان“ میں مرفوعاً مختصراً تخریج کی ہے، روایت کے الفاظ یہ ہیں: ”حدثنا أبو أحمد الزبیری، قال حدثنا سفیان عن عاصم عن زر عن عبد اللہ مرفوعاً: ”سورة تبارک هي المانعة من عذاب القبر۔“

قلت [الراقم]: رجاله ثقات.

(۳) ترمذیؒ کی زیر بحث روایت کے مضمون پر مشتمل دیگر بہت سی روایات ہیں، علامہ سیوطیؒ ”الدر المنثور“ میں لکھتے ہیں: ”أخرج أحمد وأبو داؤد والترمذي وابن ماجه وابن الضريس، والحاكم وصححه وابن مردويه والبيهقي في شعب الإيمان عن أبي هريرةؓ قال قال رسول اللہ ﷺ: إِنْ سَوْرَةَ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ مَاهِي إِلَّا ثَلَاثُونَ آيَةً شَفَعَتْ لِرَجُلٍ حَتَّى غُفِرَ لَهُ ﴿تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمَلِكُ﴾ وَأُخْرِجَ النُّظْرَانِي فِي الْأَوْسَطِ وَابْنُ مَرْدَوَيْهِ وَالضَّيَاءُ فِي الْمُخْتَارَةِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ”سورة في القرآن خاصمت عن صاحبها حتى أدخلته الجنة ﴿تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمَلِكُ﴾۔“

قلت [الراقم]: فظهر لي بما نقلته آنفاً أن إسناده ضعيف كما قال البيهقي

وله شاهد عن ابن مسعودؓ مرفوعاً وموقوفاً بسند جيد فالحدیث صحیح متناً.

۱۔ تلخیص المستدرک علی هامش المستدرک، (المصدر السابق).

۲۔ طبقات المحدثین بأصبہان، (رقم: ۵۲۶).

۳۔ الدر المنثور، (۷/۳۷۹، سورة الملك).

⑥ سونے سے قبل الم سجدۃ اور سورۃ تبارک الذی کی قراءت

قال الحافظ الترمذي: "حدثنا هشام بن يونس الكوفي، قال: حدثنا المحاربي، عن ليث، عن أبي الزبير، عن جابر^{رض}، قال: كان النبي ﷺ لا ينام حتى يقرأ بتنزيل السجدة وتبارك.

وهكذا روى سفيان الثوري وغير واحد هذا الحديث عن ليث، عن أبي الزبير، عن جابر^{رض}، عن النبي ﷺ نحوه.

وروى زهير هذا الحديث، عن أبي الزبير قال: قلْتُ له: سمعته من جابر؟ قال: لم أسمع من جابر، إنما سمعته من صفوان أو ابن صفوان، وقد روى شبابة، عن مغيرة بن مسلم، عن أبي الزبير، عن جابر^{رض} نحو حديث ليث^{له}. ترجمه: "حضرت جابر^{رض} کہتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ اس وقت تک نہیں سوتے تھے جب تک الم سجدۃ اور سورۃ تبارک الذی نہ پڑھ لیتے تھے۔"

امام ترمذیؒ کی سند میں موجود راوی محارب بن کثیر کے توابع:

"سنن الترمذی" کی مذکورہ روایت میں محارب بن کثیر کی روایت سے نقل کر رہے ہیں، لیث سے مذکورہ روایت نقل کرنے میں بہت سے راویوں نے محارب بن کثیر کی متابعت کی ہے۔

مثلاً "سنن الدارمی" میں سفیان، "مسند أحمد" میں حسن بن صالح، "مسند عبد بن حمید" میں زائدة، "المصنف لابن أبي شيبة" اور "مختصر قيام الليل لمحمد بن نصر" میں

۱۔ سنن الترمذی، (أبواب الدعوات، باب ما جاء فيمن يقرأ القرآن عند المنام، ٤١٠/٥، رقم: ٣٤٠٤).

۲۔ سنن الدارمی، (باب فضل سورة تنزيل، ص: ٢١٤٤، رقم: ٣٤٥٢).

۳۔ مسند أحمد بن حنبل، (مسند جابر بن عبد الله الأنصاري^{رض}، ١٢٩/٥، رقم: ١٤٧١٤).

۴۔ مسند عبد بن حمید، (من مسند جابر بن عبد الله، ٣١٨، رقم: ١٠٤٠).

۵۔ مصنف لابن أبي شيبة، (باب ما جاء في قراءة ﴿الم تنزيل﴾ و﴿تبارك﴾ وما قالوا فيها، ٣٠٤٣٥).

۶۔ مختصر قيام الليل، (باب ما جاء في فضل قراءة تبارك الذي بيده الملك، ١٦١).

میں ابو معاویہ، ”شعب الإیمان للبيهقي“^۱ اور ”إتحاف الخيرة المهرة“^۲ میں معتمر۔
حافظ ابونعیم الاصبہانی^۳ نے ”حلیۃ الأولیاء“^۴ میں اس روایت کو لیث سے نقل کرنے والوں
میں فضیل بن عیاض، ابوبکر ابن عیاش، ابن جی، مندل، ابوالأحوص، حفص بن غیاث اور عبدالسلام بن
حرب کا بھی ذکر کیا ہے۔

امام ترمذی^۵ کی سند میں موجود راوی لیث کا متابع:

ترمذی^۵ کی روایت میں لیث، ابوالزبیر سے اس روایت کے ناقل ہیں، ”مستدرک حاکم“^۶
اور ”فضائل القرآن للقاسم بن سلام“^۷ میں ابوخثیمہ زہیر بن معاویہ نے ابوالزبیر سے نقل روایت
میں لیث کی متابعت کی ہے۔

حاکم^۸ کی روایت ملاحظہ ہو: ”حدثنا جعفر بن محمد بن نصير الخواص، ثنا الحارث بن أبي
أسامة، ثنا أبو النصر هاشم بن القاسم، ثنا أبو خثيمة زهير بن معاوية قال: قلت لأبي الزبير
:أسمعت أن جابراً يذكر أن النبي ﷺ كان لا ينام حتى يقرأ ﴿الم تنزيل السجدة﴾ و﴿تبارك
الذي بيده الملك﴾ فقال أبو الزبير: حدثني صفوان أو أبو صفوان. هذا حديث صحيح على
شرط مسلم ولم يخرجاه لأن مداره على حديث ليث بن أبي سليم عن أبي الزبير“.

حافظ ذہبی^۹ نے بھی ”التلخیص“^{۱۰} میں ”مستدرک“ کی روایت کو ”على شرط مسلم“ کہا ہے۔
قلت [الراقم]: فظهر لي بما نقلته آنفاً أنه حديث صحيح كما قال الحاكم

ووافقه الذهبي.

۱۔ شعب الإیمان للبيهقي، (۹۱/۴، رقم: ۲۲۲۸)۔

۲۔ إتحاف الخيرة المهرة، (كتاب التفسير، سورة السجدة وفضلها، رقم: ۵۷۸۴)۔

۳۔ حلیۃ الأولیاء، (۱۲۹/۸، الفضیل بن عیاض)۔

۴۔ مستدرک حاکم، (۴۴۶/۲، رقم: ۳۵۴۵، تفسیر سورة السجدة)۔

۵۔ فضائل القرآن، (باب فضل تنزیل السجدة ویسین، ص: ۲۶۰)۔

۶۔ التلخیص، (المصدر السابق)۔

سورہ اخلاص کی فضیلت

قال الإمام سلم في "صحيحه"^ل: "وحدثني زهير بن حرب ومحمد بن بشار. قال زهير حدثنا يحيى بن سعيد عن شعبة عن قتادة عن سالم بن أبي الجعد عن معدان بن أبي طلحة عن أبي الدرداء عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: "أيعجز أحدكم أن يقرأ في ليلة ثلث القرآن؟ قالوا: وكيف يقرأ ثلث القرآن؟ قال: قل هو الله أحد تعدل ثلث القرآن".

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ "بھلا تم میں کوئی اس سے عاجز ہے کہ ہر شب میں تہائی قرآن پڑھ لیا کرے؟" صحابہ "نے عرض کیا: (ایک شب میں) تہائی قرآن کیسے پڑھا جاسکتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "قل هو الله أحد تہائی قرآن کے برابر ہے۔"

علمی فہارس

❖ فہرست آیات

❖ فہرست احادیث

❖ فہرست رواۃ

❖ فہرست مراجع

فهرست آیات

- ﴿سوف أستغفر لكم ربِّي﴾ [يوسف ٩٨] ٣٩
- ﴿فكيف إذا جئنا من كل أمة بشهيد وجئنا بك على هؤلاء شهيداً﴾ [النساء، الآية ٤١] ٨٢
- ﴿هو الذي أنزل السكينة في قلوب المؤمنين﴾ [الفتح: ٤] ١٥٢
- ﴿ألا لعنة الله على الظالمين﴾ [هود: ١٨] ٢٣٢
- ﴿ألا لعنة الله على الكاذبين﴾ [آل عمران: ٦١] ٢٣٣
- ﴿استجيبوا لله وللرسول إذا دعاكم لما يحييكم﴾ [الأنفال: ٢٤] ٢٤٢
- ﴿وإنه في أم الكتاب لدينا عليّ حكيم﴾ [الزخرف: ٤] ٢٩٥

فهرست احاديث وآثار

- أبطأت على عهد رسول الله ﷺ ليلة..... ٨٤
- اجعلوا من صلاتكم في بيوتكم..... ١٤٢
- احفظوا القرآن..... ٢٠٤
- أدبو أولادكم..... ١٧٧
- إذا قرأ الرجل القرآن نهراً..... ١٦١
- إذا وافق ختم القرآن..... ١٦٠
- إذا وضعت جنبك على الفراش..... ٢٨٣
- أربع آيات نزلن من كنز تحت العرش..... ٢٩٥
- أعطيت آية الكرسي..... ٢٩٧
- اعملوا بالقرآن وأحلّوا حلاله..... ٢٩٧
- أفضل القرآن سورة البقرة..... ١٢٢
- اقرأ ﴿تبارك الذي بيده الملك﴾..... ٣٥٩
- اقرأ على القرآن..... ٨٢
- اقرأ القرآن في سبع..... ٣٨
- اقرأ القرآن في أربعين..... ٥٠
- اقرأ القرآن بلحون العرب..... ٥٨
- اقرأوا ياسين على موتاكم..... ٣١١
- اقرأوا هاتين الآيتين..... ٢٩٨

- أقرأ فلان! ١٥٦
- أقرءوا القرآن ٢٠٥
- أكثر منا فقي أمتي قُراؤها ٢٣٧
- اللهم اغفر للمُعلّمين ٢٣١
- ألا إن كُلكم مُناج ربّه ٩٧
- أما إن أحدكم ٩٥
- إن الله تبارك وتعالى قرأه ويسّ ٣٠٦
- إن الله أعطاني فيما منّ به عليّ ٢٩٨
- إن أخذتها أخذت قوساً ٢٥٨
- إن البيت الذي يذكر الله فيه ١٢٠
- أن أقرأ في ليلتي ٨١
- أن أقرأ إذا زلزلت والقارعة ٧٩
- أن إبليس رنّ حين ٢٩٣
- إن الرجل ليصلي ٢٤٢
- إن سرّك أن تطوّق طوقاً ٢٦٤
- إن كنت تريد أن تقلّد قوساً ٢٦١
- إن كنت تحبّ أن تطوّق ٢٦٢
- إن لكل شيء قلباً ٣٠١
- إن المُصلّي يُناجي ربّه ٩٧
- أنزل الله عز وجل مائة وأربعة كتب ٢٩٠

- ١١٣..... أن نافع بن عبد الحارث لقي عمر بعُصفان
- ٧٧..... أنه سأل أم سلمة زوج النبي ﷺ
- ٧١..... أنه مرّ ذات يوم في موضع
- ٢٢٠..... إن ملكاً موثقاً بالقرآن
- ٥١..... أنه سأل رسول الله ﷺ
- ٥٣..... أن النبي ﷺ كان إذا قرأ
- ٣١..... إن تقتلوه أو تدعوه
- ٣٦٠..... إن سورة من كتاب الله
- ٣٢..... إن شئت أخبرتك
- ٢٩٨..... إنني أوتيتهما من بيت تحت العرش
- ٧٣..... أي الناس أحسن صوتاً
- ١٢١..... البيت الذي لا يُقرأ فيه القرآن
- ١٣٩..... البيت الذي يقرأ فيه القرآن
- ١٢٧..... بعث الله يحيى بن زكريا
- ٢٩٩..... بينما جبريل قاعد
- ١٤٥..... بينما هو يقرأ من الليل
- ١٣٧..... تركت فيكم واعظين
- ٢٢٨..... ثلاث على كُتبان المسك
- ٢٣٤..... ثلاث يزدن في الحفظ
- ٢٦٦..... جمرة بين كتفك

- ٢٩٨ حدثنا نبي الله أنها
- ٦٤ حَسِنُوا الْقُرْآنَ بِأَصْوَاتِكُمْ
- ٢٤٦ خُذَهَا فَلَعَمْرِي
- ٣٥ خَرَقَ عَثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَصْحَفِينَ لِكثْرَةِ قِرَاءَةِ مِنْهُمَا
- ٩٢ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْلَةً
- ١٣٨ دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
- ١٣٣ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ
- ١٩١ دَرَجَ الْجَنَّةِ عَلَى قَدَرِ آيِ الْقُرْآنِ
- ٩١ الذِّكْرُ الْخَفِيُّ الَّذِي لَا يَكْتُبُهُ الْحَفْظَةُ
- ٨٨ الذِّكْرُ الَّذِي لَا يَسْمَعُهُ الْحَفْظَةُ
- ٢٢٢ رُبُّ تَالِيٍ لِلْقُرْآنِ
- ٢٩٢ رَنَّ إبْلِيسُ أَرْبَعًا
- ١٣٢ رَمِدْتُ فَشَكُوتُ ذَلِكَ
- ٦٢ رَزَيْنُوا الْقُرْآنَ بِأَصْوَاتِكُمْ
- ١١٠ سَأَلْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
- ١٤٩ سَبْعَةٌ يَظْلَهُمُ اللَّهُ
- ١٥٢ السَّكِينَةُ لَهَا وَجَةٌ
- ٣١٢ سُورَةُ يَسَ فِي التَّوْرَةِ
- ٣٣٩ سُورَةُ الْوَاقِعَةِ سُورَةُ الْغَنَى
- ٢٥٤ سَيَجِيءُ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ

- ١٨٩..... عددُ درج الجنة
- ٢٣٥..... غُرِضْتُ عليّ أجور أمتي
- ٣٣٩..... علّموا نساءكم سورة الواقعة
- ٢٨١..... عَوِّذْنِي رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
- ٢٨٦..... فاتحة الكتاب تعدل
- ١٣٠..... فضل قراءة القرآن نظراً
- ٣١٤..... في الرفق يُمن
- ٢٣٣..... في السواك عشر خصال
- ٣٣٦..... قارئ الحديد وإذا وقعت والرحمن
- ٥٦..... قال رجل: يا رسول الله! أيّ العمل أحبُّ إلى الله؟
- ١٢٩..... قراءة الرجل القرآن في غير المصحف
- ٥٢..... قيل: يا رسول الله! أيّ العمل أفضل؟
- ٨٩..... كان رسول الله ﷺ يفضل الصلوة
- ٣٦١..... كان النبي ﷺ لا ينام
- ١٦٢..... كانوا يحبون أن يختم القرآن
- ٦٩..... كنتُ رجلاً قد أعطاني الله حُسن الصوت بالقرآن
- ٢٢٨..... كنّا نعدّ من أعظم الذنوب
- ٨٠..... لأنّ أقرء القرآن في شهر
- ٤٩..... لأنّ أقرء البقرة فأرتّلها
- ٢٤٢..... لا علّمنا سورة

- ١٢٢ لا أَلْفَيْنَ أَحَدَكُمْ
- ٩٣ لا يُجْهَرُ بَعْضُكُمْ عَلَى بَعْضٍ بِالْقُرْآنِ
- ٣٣٩ لا تَعْجِرْ إِحْدَاكُنْ أَنْ تَقْرَأَ سُورَةَ الْوَاقِعَةِ
- ٤٠ لِكُلِّ شَيْءٍ حِلْيَةٌ
- ٣٠٣ لِكُلِّ شَيْءٍ قَلْبٌ
- ٣٦ لَمْ يَفْقَهُ مِنْ قُرْأَنِ الْقُرْآنِ فِي أَقَلِّ مِنْ ثَلَاثٍ
- ٣٣ لَوْ أَنَّ قُلُوبَنَا طُهِرَتْ
- ٢٦٠ لَوْ أَنَّكَ أَخَذْتَهُ
- ٢٦١ لَوْ تَقَوَّسَتْهَا لَتَقَوَّسَتْ
- ٣٢٣ لَوْ لَا الْمَنَابِرُ لَهْلَكَ
- ٢٠١ لَوْ كَانَ الْقُرْآنُ فِي إِهَابٍ
- ٣١٩ لَوَدِدْتُ أَنَّهَا فِي قَلْبٍ
- ٢٩٤ مَا أَرَى رَجُلًا وُلِدَ فِي الْإِسْلَامِ
- ١٩٢ مَا فَضَّلَ الْقُرْآنَ عَلَى مَنْ لَمْ يَقْرَأْهُ
- ٢٣٩ مَا مِنْ أَمْرٍ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ
- ١٨١ مِثْلَ الْمُؤْمِنِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ
- ٢٥٦ مَنْ أَخَذَ قَوْسًا
- ١٣٥ مَنْ أَدَامَ النَّظَرَ فِي الْمَصْحَفِ
- ١٠٨ مَنْ أَرَادَ الْعِلْمَ
- ١٠٩ مَنْ أَرَادَ عِلْمًا

- ١٢٥ من استمع حرفاً من كتاب الله
- ٩٨ من أعطي القرآن
- ١٠١ من أعطاه الله كتابه
- ٣٢٥ من حفظ عشر آيات من الكهف
- ١٥٩ من ختم القرآن أول النهار
- ١٦٢ من ختم القرآن آية ساعة
- ٣٢٢ من دأوم على قراءة يس
- ١٤١ من شغله قراءة القرآن
- ٣٥١ من صلى أربع ركعات خلف العشاء الآخرة
- ٢١٠ من صلى منكم من الليل فليجهر بقراءته
- ١٩٤ من علم ابنه القرآن
- ١٠٥ من قال في القرآن برأيه
- ١٠٦ من قال في القرآن بغير علم
- ٣٥٠ من قرأ الم تنزيل السجدة
- ٢٨٨ من قرأ أم القرآن وقل هو الله أحد
- ١٦٥ من قرأ أربعين آية
- ٣٥٠ من قرأ تبارك الذي بيده الملك
- ١١٥ من قرأ حرفاً من القرآن
- ٣٥٢ من قرأ سورة الم تنزيل أعطي
- ٣٣٠ من قرأ سورة الواقعة

- ١٦٦..... من قرأ عشر آيات في ليلة
- ٢٨٩..... من قرأ فاتحة الكتاب
- ١٦٣..... من قرأ في ليلة مائة آية
- ١٦٢..... من قرأ في ليلة خمسين آية
- ١٣٠..... من قرأ في ليلة مائة آية
- ٩٨..... من قرأ القرآن فكأنما
- ١٢٢..... من قرأ القرآن وهو قائم
- ١٦٢..... من قرأ القرآن فحتمه
- ٢١٤..... من قرأ القرآن فقد استدرج النبوة
- ٢٢٠..... من قرأ القرآن فلم يُعْرِ به
- ٢٢٥..... من قرأ القرآن وعمل بما فيه
- ١٩٢..... من قرأ القرآن، وتعلمه وعمل به
- ٥٠..... من قرأ القرآن في أربعين ليلة فقد عزّز
- ٢٥٢..... من قرأ القرآن فليسأل الله به
- ١٦٥..... من قرأ ليلة مائة آية
- ١٢٨..... من نشر مصحفاً حين يصلي الصبح
- ٣٢٩..... من قرأ يس في صدر النهار
- ٣١٣..... من قرأ يس في ليلة
- ٣٣٢..... من قرأ يس حين يصبح
- ٣٣٣..... من قرأ يس والصفات يوم الجمعة

- ١١٨ نَوَّرُوا بَيوتَكُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ
- ١٣٩ نَوَّرُوا مَنَازِلَكُمْ بِالصَّلَاةِ
- ٩٦ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَرْفَعَ الرَّجُلُ صَوْتَهُ
- ١٠٣ وَإِذَا قَامَ صَاحِبُ الْقُرْآنِ
- ٩٢ وَإِنَّ الْمَصْلَى يُنَاجِي رَبَّهُ
- ٣٣٤ وَدَدْتُ أَنْهَا فِي قَلْبِ كُلِّ مُؤْمِنٍ
- ٢٤٢ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا أُنْزِلَتْ فِي التَّوْرَةِ
- ٢٤٩ وَمَا أَدْرَاكَ أَنَّهَا رُقِيَّةٌ؟
- ٣٠٣ وَيَسَّ قَلْبَ الْقُرْآنِ
- ٢٦٩ هَلْ رَأَى مِنْكُمْ مِنْ رُؤْيَا؟
- ٣٥٤ هِيَ الْمَانِعَةُ، هِيَ الْمُنْجِيَةُ
- ٢٤٢ يَا أَبَيَّ
- ٨٤ يَا أَبَا مُوسَى! الْقَدْ أُوتِيتَ مِرْمَاراً
- ٣٩ يَا أَبَا الْحَسَنِ! أَفَلَا أَعْلَمُكَ كَلِمَاتٍ
- ١٨٣ يَجِيءُ الْقُرْآنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
- ١٥٤ يَا عَبْدِي! أَمَا تَسْتَحْيِي مِنِّي
- ٩٠ يَفْضَلُ الذِّكْرَ الْخَفِيِّ الَّذِي
- ١٨٤ يُقَالُ لَصَاحِبِ الْقُرْآنِ
- ٣٥٩ يُوْتَى الرَّجُلُ فِي قَبْرِهِ

فهرست زوااة

أبان بن صَمعة	تعديل..... ٢٨٧
شيخ تمام الرازي أبو الحسين إبراهيم بن أحمد بن الحسن	لم أجده..... ١٢٧
إبراهيم بن الحَكَم بن أبان العدني	جرح..... ٣١٩
إبراهيم بن طَهْمَان الخُرَّاسَانِيّ أبو سعيد	تعديل..... ١١٦
إبراهيم بن مهاجر بن مسمار المدني	جرح..... ٣٠٩
إبراهيم بن هشام بن يحيى بن يحيى بن قيس الغساني	اختلف فيه..... ١٤٨
أبو عبد الله أحمد بن بشر بن حبيب الصوري	لم أجده..... ١٢٧
أحمد بن الحارث الغساني (ويعرف بالغنوي)	جرح..... ١٠٢
أحمد بن حفص بن عبد الله بن راشد السُلَمِيّ النِّسَابُورِيّ	تعديل..... ١١٥
أحمد بن محمد بن نافع الطحان المصري	لم أجده..... ١٩٨
إسحاق بن إبراهيم بن مخلد الحَنْظَلِيّ	تعديل..... ٢٢٦
إسماعيل بن رافع بن عويمر الأنصاري	جرح..... ٢٢٧
إسماعيل بن عبيد الله بن أبي المهاجر المخزومي الدِمَشْقِيّ	تعديل..... ٢١٨
إسماعيل بن محمد بن إسماعيل الصفار الملحي	تعديل..... ٣٢٧
أسود بن ثعلبة الكندي الشامي	مجهول..... ٢٦٤
أيوب بن أبي تميمة كيسان السَخْتِيَانِيّ	تعديل..... ٣٢٨
بحر بن كَنِيز أبو الفضل السَّقَاء الباهلي	جرح..... ٢٣٠

أبو صالح باذام ياباذان مولى ام هاني ^{رض}	اختلف فيه ٤٨
جرير بن عبد الحميد بن قُرْط	تعديل ٢٩٢
أبو بشر جعفر بن أبي وَحْشِيَّةِ إِيَّاس اليشكري	تعديل ٢٢٣
أبو جعفر الباقر	تعديل ١٧٨
أبي الطيب الحربي	جرح ٢٢٤
حسن بن الحُسَيْنِ العرنى الكوفي	جرح ١٧٨
الحسن بن عمار	جرح ١٢٠
أبو المليح الحسن بن عمر الرِّقِّي	تعديل ٢٤٣
الحُسَيْن بن علي بن الوليد الجعفي	تعديل ٢٨٦
حصين بن مالك الفَزَارِي	جرح ٦٠
حفص بن عمر بن ميمون العدني الملقَّب فرخ	جرح ٣٤٩
جعفر بن محمد بن علي بن الحسين بن علي ^{رض}	تعديل ١٧٨
حفص بن عبد الله بن راشد السُّلَمِيّ أبو عمرو والنيسابوري قاضيها	تعديل ١١٦
حكم بن أبان العدني أبو عيسى	تعديل ٣١٩
أبو مطيع الحكم بن عبد الله البلخي	جرح ٣٠٣
حماد بن عمرو أبو اسماعيل النصيبي	جرح ٣٣١
حمزة بن عمار بن حمزة	لم أجده ٢٢٢
أبو الحسين بن بشران	سكت عليه السُّبُكِي ٣٢٦
الخليل بن مُرَّة الضُّبَعِي البصري	جرح ٣٢٧

داؤد بن راشد الطّفاوي	اختلف فيه ٢١٦
دِرْبَاس بن دجاجة	مجهول ٥٥
زائدة بن قدامة أبو الصلت الثّقفي	تعديل ٢٨٧
زاذان أبو عمر الكندي البزار	تعديل ٦٩
زبان بن فائد	جرح ١٩٥
زَمْعَة بن صالح الجَندي	جرح ٥٥
زياد بن خيثمة	تعديل ٣٢٩
زيد بن أبي أنيسة أبو أسامة الرهاوي شيخ الجزيرة	تعديل ١٦٨
سعدان بن نصر البغدادي	تعديل ٣٢٧
سليمان بن أحمد الواسطي	جرح ٢٨٨
أبو الربيع سليمان بن داؤد العتكي	تعديل ٢٩٢
سَلَمَة بن شبيب أبو عبد الرحمن النيسابوري	تعديل ٣٢٠
سويد بن عبدالعزيز	جرح ٤٨
سهيل بن أبي حزم أخو حزم القُطَعي البصري	اختلف فيه ١٠٥
شجاع بن الوليد بن قيس	تعديل ٣٢٩
شعبه بن الحجاج بن الوَرْد العَتَكي	تعديل ١٨٥
شهر بن حوشب الأشعري	اختلف فيه ٢٨٧
صالح بن أبي الأسود	جرح ١٧٧
صالح بن بشير المري	جرح ٥٦

٢٤٣.....تعديل	صالح بن عبيد الله مولى بني هاشم أبو الفضل
٦٨.....تعديل	صدقة بن أبي عمران الكوفي قاضي الأهواز
١٦٠.....تعديل	طلحة بن مصرف بن عمرو بن كعب الياامي
٣٢٨.....تعديل	عبدالله بن زيد بن عمرو الجرمي أبو قلابة البصري
٢٢٦.....تعديل	عبدالله بن عبدالرحمن بن جابر الأزدي
٢٢٦.....تعديل	عبدالرحمن بن غنم الأشعري
٢٦٧.....تعديل	أبي المغيرة عبد القدوس بن الحجاج
٢٠٠.....تعديل	عبيدالله بن عبدالله بن المنكدر
٣٣٠.....تعديل	عطاء بن أبي رباح
٦٨.....تعديل	علقمة بن مرثد الحضرمي أبو الحارث الكوفي
٢٠٠.....تعديل	أبو حفص عمر بن سهل بن مروان المازني البصري
١٤١.....اختلف فيه	عمرو بن أبي قيس الرازي الأزرق
١٦٨.....تعديل	أبو إسحاق عمرو بن عبدالله بن عبيد السبيعي
٢٢٧.....جرح	عمر بن طلحة الليثي
١١٩.....جرح	عمر بن نبهان العبدي ويقال الغبري البصري
٢٨٤.....اختلف فيه	عسان بن عبيد الموصلي الأزدي
٢٤١.....جرح	الفضل بن المختار
١٩١.....اختلف فيه	فيض بن وثيق بن يوسف ثقفى البصري
١٤٠.....جرح	كثير بن سليم الضبي

كثير بن عبد الله الأُبُلَيّ البَصْرِي	جرح..... ١٤٠
أبو عبد الله محمد بن إبراهيم بن العلاء الدمشقي	جرح..... ٤٨
ليث بن أبي سليم بن رُنَيْم	جرح..... ١٦٠
أبو بكر محمد بن أحمد بن ذالْوَيْه الدَّقَاق	لم أجده..... ١١٥
أبو إسماعيل محمد بن إسماعيل بن أبي فديك	تعديل..... ٢٠٠
محمد بن بكر بن عثمان البُرساتي	تعديل..... ٦٨
محمد بن جابان الجُنْدَيْسابوري	لم أجده..... ٢٩٥
محمد بن جُحادة الكوفي	تعديل..... ٣٣٠
محمد بن حسن بن أبي يزيد همداني	جرح..... ١٧٣
أبو الحسن محمد بن الحسين بن داود العلوي	لم أجده..... ١١٥
محمد بن حميد بن حيان الرازي	اختلف فيه..... ١٣٣
محمد بن عبد الرحمن الجدةاني	اختلف في تعيينه..... ٣١٧
محمد بن عبد الرحمن أبو غرارة	اختلف في تعيينه..... ٣١٧
محمد بن القُرْطُحَان	جرح..... ٢٣١
محمد بن كعب القرظي أبو حمزة	تعديل..... ١١٦
محمد بن معمر بن ناصح أبو مسلم الذهلي	سكت عليه الذهبي..... ٢٩٢
محمد بن هاشم بن سعيد البعلبكي القرشي	تعديل..... ٢٢٦
محمد بن يحيى التميمي	لم أجده..... ١٢٧
محمد بن يزيد بن سنان الجزري أبو عبد الله بن أبي فروة الرهاوي	جرح..... ١٦٨

محمد بن يونس بن موسى بن سليمان الكندي	جرح..... ٢١٣
محمود بن غيلان المروزي أبو أحمد	تعديل..... ٢٩٥
موسى بن عُبيده بن نَشِيط الرِّبْذِي	جرح..... ١١٦
أبو محمد	مجهول..... ٦٠
مخارق بن عبد الرحمن	لم أجده..... ١٧٧
أبو نُصَيْرَة مسلم بن عُبيد الواسطي	تعديل..... ٢٨٩
مصعب بن سعد بن أبي وقاص	تعديل..... ١٦٠
مُعَمَّر بن سليمان الرَّقِيّ أبو عبد الله	تعديل..... ٣٢٧
مقاتل بن حيان أبو بسطام	تعديل..... ٣٠٤
مقاتل بن سليمان أبو الحسن البلخي	جرح..... ٣٠٤
منصور بن معتمر أبو عتاب الكوفي	تعديل..... ٢٩٢
أبو أيوب ميمون بن مهران الجزري	جرح..... ٢٤٢
نهشل بن سعيد بن وردان الورداني	جرح..... ٣٣٤
نوح بن أبي مريم أبو عصمة المروزي	جرح..... ٣٥٢
الوليد بن جميل الفلّسطيني	تعديل..... ٢٩٦
وليد بن شُجاع بن الوليد بن قيس الشكوني	تعديل..... ٣٢٩
هارون أبو محمد	جرح..... ٣٠١
أبو مُعَاوِيَة هُشَيْم بن بَشِير السلمي الواسطي	تعديل..... ٢٢٢
يزيد بن أبي زياد	مجهول..... ٢٥٢

١٦٨..... تعديل	يزيد بن سنان بن يزيد التميمي أبوفروة الرُّهاوي
٢٨٩..... تعديل	يزيد بن هارون الواسطي
٢٩٢..... تعديل	يوسف بن يعقوب بن إسماعيل بن حماد القاضي أبو محمد

مصادر اور مراجع

یہ فہرست حروفِ تہجی کے مطابق تیار کی گئی ہے، البتہ جن کتابوں کے شروع میں ”الف لام“ آتا ہے، حروفِ تہجی میں ان حروف کا اعتبار نہیں کیا گیا ہے، نیز اگر کسی کتاب کے دو نسخے زیرِ استعمال رہے ہیں تو ان ہر ایک کی علیحدہ تعین کی گئی ہے۔

●-الإبانة الكبرى: للعلامة عبيد الله بن محمد بن محمد أبي عبد الله العكبري المعروف بابن بطة (٣٠٤هـ/٣٨٧هـ) ت: رضا معطي وعثمان الأثيوبي وغيرهما، دار الراجية - الرياض.

●-آتحاف السادة المثقين بشرح إحياء علوم الدين: للعلامة السيد محمد بن محمد الحسيني الزبيدي الشهير بمُرْتَضَى (١١٤٥هـ/١٢٠٥هـ)، دار الكتب العلمية - بيروت، الطبعة الثالثة ١٤٢٦هـ.

●-آتحاف الخيرة المهرة بزوائد المسانيد العشرة: للإمام أحمد بن أبي بكر بن إسماعيل البوصيري (٧٦٢هـ/٨٤٠هـ)، ت: أبو تميم ياسر بن إبراهيم، دار الوطن للنشر - الرياض، الطبعة الأولى ١٤٢٠هـ.

●-آتحاف الخيرة المهرة بزوائد المسانيد العشرة: للإمام أحمد بن أبي بكر بن إسماعيل البوصيري (٧٦٢هـ/٨٤٠هـ)، تحقيق: للعلامة أبي عبد الرحمن عادل بن سعد وأبي إسحاق السيد بن محمود بن إسماعيل، مكتبة الرشد - الرياض، الطبعة الأولى ١٤١٩هـ.

●-الإتقان في علوم القرآن: للعلامة جلال الدين عبد الرحمن بن أبي بكر بن سابق الدين الخضير السيوطي (٨٤٩هـ/٩١١هـ)، مطبعة حجازي - القاهرة.

- - إِتْقَانُ مَا يَحْسُنُ مِنَ الْأَخْبَارِ الْوَارِدَةِ عَلَى الْأَلْسُنِ: للعلامة نجم الدين محمد بن محمد بن محمد الغزّي (٩٩٧هـ / ١٠٦١هـ)، ت: الدكتور يحيى مُراد، دار الكتب العلمية - بيروت، الطبعة الأولى ٢٠٠٤هـ.
- - الآثار المرفوعة في الأخبار الموضوعة: للعلامة أبي الحسنات محمد عبد الحي بن محمد عبد الحليم اللكنوي (١٢٦٢هـ / ١٣٠٤هـ)، دار الكتب العلمية - بيروت.
- - الأحاديث المختارة: للحافظ محمد بن عبد الواحد بن أحمد بن عبد الرحمن المقدسي أبي عبد الله (٥٦٧هـ / ٦٤٣هـ)، د: عبد الله بن عبد الملك بن دهيش، دار خضر - بيروت، الطبعة الأولى ١٤٢١هـ.
- - أخبار مكة: للعلامة محمد بن إسحاق بن العباس الفاكهي (٢٧٢هـ)، ت: عبد الملك عبد الله دهيش، دار خضر - بيروت، الطبعة الثانية ١٤١٤هـ.
- - أخبار أصبهان: للحافظ أبي نعيم أحمد بن عبد الله الأصفهاني (٣٣٦هـ / ٤٣٠هـ)، طبع في مدينة ليدن المحروسة بمطبعة بريل ١٩٣٤م.
- - أخلاق حملة القرآن: للعلامة محمد بن حسين بن عبد الله أبي بكر الآجري (٣٦٠هـ)، ت: أحمد شُهّاة الاسكندري، دار الصفا والمروة بالاسكندرية، الطبعة الأولى ١٤٢٦هـ.
- - الأذكار: للعلامة محي الدين يحيى بن شرف بن مري النَوَوِي (٦٣١هـ / ٦٧٦هـ)، دار الفكر - بيروت، الطبعة ١٤١٤هـ.
- - الإرشاد في معرفة علوم الحديث: للعلامة الخليل بن عبد الله بن أحمد الخليلي (٣٤٦هـ)، ت: د: محمد سعيد عمر إدريس، الطبعة الأولى ١٤١٩هـ.
- - الإستهباب في معرفة الأصحاب: للإمام أبي عمر يوسف بن عبد الله بن عبد البر

القرطبي النَمَري (٥٣٦٨/٤٦٣هـ)، ت: علي محمد البجاوي، دار الجليل - بيروت، الطبعة الأولى ١٤١٢هـ.

● - الإشتيعاب في معرفة الأصحاب: للإمام أبي عمر يوسف بن عبد الله بن عبد البر القرطبي النَمَري (٥٣٦٨/٤٦٣هـ)، ت: عادل مرشد، دار الأعلام - عمان، الطبعة الأولى ١٤٢٣هـ.

● - أسد الغابة في معرفة الصحابة: للعلامة أبي الحسن عز الدين ابن الأثير الجَزَري (٥٥٥/٦٣٠هـ) الشيخ علي محمد المعوض والشيخ أحمد الموجود، دار الكتب العلمية - بيروت.

● - أسد الغابة في معرفة الصحابة: للعلامة أبي الحسن عز الدين ابن الأثير الجَزَري (٥٥٥/٦٣٠هـ)، ت: عادل أحمد الرفاعي، دار إحياء التراث العربي - بيروت، الطبعة الأولى ١٤١٧هـ.

● - الأسرار المرفوعة في الأخبار الموضوعة: للملا علي بن سلطان الهَرَوِي القاري (١٠١٤هـ)، محمد بن لطفي، المكتب الإسلامي - بيروت، الطبعة الثانية ١٤٠٦هـ.

● - الأسماء والصفات: للحافظ أبي بكر أحمد بن الحسين البيهقي (٥٣٨٤/٤٥٨هـ)، ت: عبد الله بن محمد الحاشدي، مكتبة السوادي - جدة.

● - أسنى المطالب في أحاديث مختلفة المراتب: للعلامة محمد بن درويش بن محمد الحُوت (١٢٠٣/١٢٧٧هـ)، دار الكتب العلمية - بيروت.

● - الإصابة في تمييز الصحابة: للحافظ أحمد بن علي بن حجر أبي الفضل العسقلاني (٥٧٧٣/٨٥٢هـ)، دار الكتب العلمية - بيروت.

● - إعلام الموقعين: للعلامة محمد بن أبي بكر بن أيوب أبي عبد الله المعروف بابن قيم

الجوزية (٦٩١هـ / ١٧٥١هـ)، ت: أبو عبيدة مشهور بن حسن، دار ابن الجوزي - مكة المكرمة، الطبعة الأولى ١٤٢٣هـ.

● - الإكمال في رفع الإرتياب عن المؤتلف والمختلف في الأسماء والكنى والأنساب: للحافظ أبي نصر علي بن هبة الله الشهير بابن مأكول (٤٢١هـ / ٤٧٥هـ)، تحقيق: الأستاذ نايف العباس، دار الكتاب الإسلامي - القاهرة.

● - إكمال تهذيب الكمال: للعلامة أبي عبد الله علاء الدين مغلطاي بن قليج البكجري المصري الحنفي (٦٨٩هـ / ٧٦٢هـ)، ت: أبو عبد الرحمن عادل بن محمد و أبو محمد أسامة بن إبراهيم، الفاروق الحديثة - القاهرة، الطبعة ١٤٢٢هـ.

● - الأنساب: للإمام أبي سعد عبد الكريم بن محمد بن منصور السمعاني (٥٠٦هـ / ٥٦٢هـ)، تحقيق: محمد عبد القادر عطاء، دار الكتب العلمية - بيروت، الطبعة الأولى ١٤١٩هـ.

● - البخر الزخار المعروف بمسند البزار: للحافظ أبي بكر أحمد بن عمرو بن عبد الخالق العتيكي البزار (٢٩٢هـ)، ت: محفوظ الرحمن زين الله، مكتبة العلوم والحكم - المدينة المنورة، الطبعة ١٤٠٩هـ.

● - بحر الفوائد المسمى بمعاني الأخبار: للعلامة محمد بن إبراهيم بن يعقوب الكلاباذي (٣٨٠هـ)، دار الكتب العلمية - بيروت، الطبعة ١٤٢٠هـ.

● - البداية والنهاية: للحافظ أبي الفداء إسماعيل بن كثير (٧٠٠هـ / ٧٧٤هـ)، تحقيق: رياض عبد الحميد مراد، دار ابن كثير - بيروت، الطبعة الأولى ١٤٢٨هـ.

● - البدع والنهي عنها: للعلامة محمد بن الوضاح القرطبي (١٩٩هـ / ٢٨٦هـ)، ت: محمد أحمد دهمان، دار الصفا - القاهرة، الطبعة الأولى ١٤١١هـ.

- - البرهان في علوم القرآن: للإمام بدر الدين أبي عبد الله محمد بن عبد الله بن بهادر الزرْكَشِي (٥٧٤٥/٥٧٩٤هـ)، ت: محمد أبو الفضل إبراهيم، دار التراث - القاهرة.
- - بستان الواعظين ورياض السامعين: للإمام أبي الفرج عبد الرحمن بن علي بن الجوزي القُرْشِي (٥٥٠٩/٥٥٩٧هـ)، ت: أيمن البحيري، مؤسسة كتب الثقافية - بيروت، الطبعة الثانية ١٤١٩هـ.
- - بغية الباحث عن زوائد مسند الحارث (١٨٦هـ/٢٨٢هـ): للحافظ نور الدين علي بن أبي بكر الهيثمي (٧٣٥هـ/٨٠٧هـ)، ت: د. حسين أحمد صالح الباكري، مركز خدمة السنة والسيرة النبوية - المدينة المنورة، الطبعة ١٤١٣هـ.
- - تاريخ الإسلام: للإمام أبي عبد الله شمس الدين محمد بن أحمد بن عثمان بن قايّمَاز الذهبي (٦٧٣هـ/٧٤٨هـ)، ت: مصطفى عبد القادر عطا، دار الكتب العلمية - بيروت، الطبعة الأولى ٢٠٠٥هـ.
- - تاريخ أصبهان: للحافظ أبي نعيم أحمد بن عبد الله الأصبهاني (٣٣٦هـ/٤٣٠هـ)، دار الكتاب الإسلامي - القاهرة.
- - تاريخ بغداد: للحافظ أبي بكر أحمد بن علي بن ثابت الخطيب البغدادي (٣٩٢هـ/٤٦٣هـ)، ت: الدكتور بشّار عوّاد معروف، دار الغرب الإسلامي - بيروت، الطبعة الأولى ١٤٢٢هـ.
- - تاريخ دِمَشْق: للحافظ أبي القاسم علي بن الحسن بن هبة الله بن عبد الله المعروف بابن عساكر (٤٩٩هـ/٥٧١هـ)، ت: محبّ الدين أبو سعيد عمر بن غرامة العمروي، دار الفكر - بيروت، الطبعة ١٤١٥هـ.
- - التاريخ الكبير: للإمام أبي عبد الله محمد بن إسماعيل بن إبراهيم الجُعْفِي

البخاري (١٩٤هـ/٢٥٦هـ)، ت: مصطفى عبد القادر عطاء، دار الكتب العلمية - بيروت، الطبعة الثانية ١٤١٩هـ.

● - التاريخ الصغير: للإمام أبي عبد الله محمد بن إسماعيل بن إبراهيم الجعفي البخاري (١٩٤هـ/٢٥٦هـ)، ت: محمود إبراهيم زايد، دار المعرفة - بيروت، الطبعة الأولى ١٤٠٦هـ.

● - التبصرة: للإمام أبي الفرج عبد الرحمن بن علي بن الجوزي القرشي (٥٠٩هـ/٥٩٧هـ)، دار الكتب العلمية - بيروت، الطبعة الأولى ١٤٠٦هـ.

● - تحفة الأحوذ بشرح جامع الترمذي: للعلامة أبي العلي محمد عبد الرحمن بن عبد الرحيم المباركفوري (١٣٥٣هـ)، ت: عبد الوهاب عبد اللطيف، دار الفكر - بيروت.

● - تحفة الذاكرين: للعلامة للعلامة محمد بن علي بن محمد الشوكاني (١١٧٣هـ/١٢٥٠هـ)، دار القلم - بيروت، الطبعة الأولى ١٩٨٤م.

● - تحفة الذاكرين: للعلامة للعلامة محمد بن علي بن محمد الشوكاني (١١٧٣هـ/١٢٥٠هـ)، ت: سيد إبراهيم وعلي حسن وإبراهيم المصري، دار الحديث القاهرة، الطبعة ١٤٢٥هـ.

● - التحقيق في أحاديث الخلاف: للإمام أبي الفرج عبد الرحمن بن علي بن الجوزي القرشي (٥٠٩هـ/٥٩٧هـ)، تحقيق: مسعد عبد الحميد محمد السعداني، دار الكتب العلمية - بيروت، الطبعة الأولى ١٤١٥هـ.

● - تحقيق المقال في تخريج أحاديث فضائل الأعمال: للعلامة لطيف الرحمن البهرائجي القاسمي، مكتبة الحرمين - دبي، الطبعة الأولى ١٤٢٥هـ.

● - التدوين في تاريخ قزوين: للمؤرخ عبد الكريم بن محمد

- الرافعي القزويني (٥٥٥٧/٦٢٣هـ)، ت: عزيز الله العطاردي، دار الكتب العلمية - بيروت، الطبعة ١٤٠٨هـ.
- - التذكرة في الاحاديث المُشْتَهَرَة: للإمام بدر الدين أبي عبد الله محمد بن عبد الله بهادر الزركشي (٧٤٥/٧٩٤هـ)، ت: مصطفى عبدالقادر عطاء، دار الكتب العلمية - بيروت، الطبعة ١٤٠٦هـ.
- - تذكرة الموضوعات: تأليف علامه محمد طاهر بن علي فتني (٩١٠/٩٨٦هـ)، كتب خانه مجيديه - ملتان، باكستان.
- - التدوين في تاريخ قزوين: للمؤرخ عبد الكريم بن محمد الرافعي القزويني (٥٥٥٧/٦٢٣هـ)، ت: عزيز الله العطاردي، دار الكتب العلمية - بيروت، الطبعة ١٤٠٨هـ.
- - الترغيب والترهيب: للحافظ عبدالعزيز بن عبد القوي المنذري (٥٨١-٦٥٦هـ)، دار ابن حزم - بيروت، الطبعة الاولى ١٤٢٢هـ.
- - الترغيب والترهيب: للحافظ عبدالعزيز بن عبد القوي المنذري (٥٨١-٦٥٦هـ)، تحقيق: أبو عبيدة مشهور بن حسن آل سلمان، مكتبة المعارف للنشر والتوزيع - الرياض، الطبعة ١٤٢٤هـ.
- - الترغيب والترهيب: للحافظ عبدالعزيز بن عبد القوي المنذري (٥٨١-٦٥٦هـ)، ت: إبراهيم شمس الدين، دار الكتب العلمية - بيروت، الطبعة الأولى ١٤١٧هـ.
- - تفسير ابن أبي حاتم: للعلامة عبد الرحمن بن محمد أبي حاتم الرازي (٢٤٠/٣٢٧هـ)، ت: أسعد محمد الطيب، مكتبة نزار مصطفى الباز - الرياض، الطبعة الأولى ١٤١٧هـ.

- - تفسير ابن كثير: للحافظ أبي الفداء إسماعيل بن عمر بن كثير القرشي الدمشقي (٥٧٠٠ هـ / ١١٧٧ هـ)، ت: سامي بن محمد سلامة، دار طيبة - الرياض، الطبعة الثانية ١٤٢٠ هـ.
- - تفسير ابن كثير: للحافظ أبي الفداء إسماعيل بن عمر بن كثير القرشي الدمشقي (٥٧٠٠ هـ / ١١٧٧ هـ)، ت: جماعة من المحققين، مؤسسة قرطبة - القاهرة، الطبعة الأولى ١٤٢١ هـ.
- - تفسير روح البيان: للعلامة إسماعيل حقي بن مصطفى الإستانبولي (١١٢٧ هـ)، دار إحياء التراث العربي - بيروت.
- - تفسير الفخر الرازي المشهور بالتفسير الكبير ومفاتيح الغيب: للعلامة محمد بن عمر بن الحسين الرازي الشافعي المعروف بالفخر الرازي (٥٤٤ هـ / ٦٠٤ هـ)، دار إحياء التراث العربي - بيروت.
- - تفسير القرطبي: للعلامة أبي عبد الله محمد بن أحمد بن أبي بكر بن فرح دار الأنصاري القرطبي (المتوفى ٦٧١ هـ)، الكتب المصرية - القاهرة، الطبعة الثانية ١٣٨٤ هـ.
- - تفسير مظهري: للعلامة محمد ثناء لله العثماني المظهري (١٣٦٧ هـ)، دار إحياء التراث العربي - بيروت، الطبعة ١٤٢٥ هـ.
- - التقريب: للحافظ أحمد بن علي بن حجر أبي الفضل العسقلاني (٨٥٢ هـ / ١٧٧٣ هـ)، ت: محمد عوامة، دار الرشيد - سوريا، الطبعة الرابعة ١٤١٨ هـ.
- - التلخيص الحبير في تخريج أحاديث الرافعي الكبير: للحافظ أحمد بن علي بن حجر أبي الفضل العسقلاني (٨٥٢ هـ / ١٧٧٣ هـ)، ت: أبو عاصم حسن بن عباس بن قطب، مؤسسة قرطبة - مصر، الطبعة الأولى ١٤١٦ هـ.
- - تلخيص كتاب الموضوعات: للإمام أبي عبد الله شمس الدين محمد بن أحمد بن

عثمان بن قايَماز الذَّهَبِي (٦٧٣هـ/٧٤٨)، ت: عبد الرحمن محمد عثمان، المكتبة السلفية بالمدينة المنورة، الطبعة ١٣٨٦هـ.

● - تلخيص كتاب الموضوعات: للإمام أبي عبد الله شمس الدين محمد بن أحمد بن عثمان بن قايَماز الذَّهَبِي (٦٧٣هـ/٧٤٨)، ت: أبو تميم ياسر بن إبراهيم بن محمد، مكتبة الرشد - الرياض، الطبعة الأولى ١٤١٩هـ.

● - تلخيص المستدرک على الصحيح (على ذيل المستدرک): للإمام أبي عبد الله شمس الدين محمد بن أحمد بن عثمان بن قايَماز الذَّهَبِي (٦٧٣هـ/٧٤٨)، ت: مصطفى عبد القادر عطا، دار الكتب العلمية - بيروت، الطبعة الثانية ١٤٢٢هـ.

● - التمهيد: للإمام أبي عمر يوسف بن عبد الله بن عبد البر القرطبي النمري (٣٦٨هـ/٤٦٣)، ت: مصطفى بن أحمد العلوي و محمد عبد الكبير البكري، مؤسسة القرطبة - القاهرة.

● - تنبيه الغافلين: للعلامة أبي الليث نصر بن محمد بن أحمد بن إبراهيم السمر قندي (٣٧٣هـ)، إشاعت إسلام كتب خانة محله جنكي - پشاور - پاکستان.

● - تنزيه الشريعة المرفوعة عن الأحاديث الشنيعة الموضوعة: للعلامة أبي الحسن علي بن محمد بن عَرَّاق الكتاني (٩٠٧هـ/٩٦٣)، ت: عبد الوهاب عبد اللطيف و عبد الله محمد الصديق، دار الكتب العلمية - بيروت، الطبعة الثانية ١٤٠١هـ.

● - توضيح المُشْتَبِه في ضبط أسماء الرواة وأنسابهم وألقابهم وكناهم: للعلامة شمس الدين محمد بن عبد الله بن محمد القَيْسِي الدِّمَشْقِي (٧٧٧هـ/٨٤٢)، ت: محمد نعيم العرقسوسي، مؤسسة الرسالة - بيروت.

● - التهجد وقيام الليل: للعلامة عبد الله بن محمد بن عبيد بن سفيان ابن أبي الدنيا

القرشي (٢٠٨هـ/٢٨١هـ)، ت: مصلح بن جزاء، مكتب الرشد - الرياض، الطبعة الأولى ١٤١٧هـ.

- - تهذيب الكمال في أسماء الرجال: للحافظ جمال الدين أبي الحجاج يوسف المِزِّي (٦٥٤هـ/٧٤٢هـ)، ت: الشيخ أحمد عليّ عبيد وحسن أحمد آغا، دار الفكر - بيروت، الطبعة ١٤١٤هـ.

- - تهذيب الكمال في أسماء الرجال: للحافظ جمال الدين أبي الحجاج يوسف المِزِّي (٦٥٤هـ/٧٤٢هـ)، ت: د. بشار عود المعروف، مؤسسة الرالة - بيروت، الطبعة الأولى ١٤١٣هـ.

- - تهذيب التهذيب: للحافظ أحمد بن علي بن حجر أبي الفضل العسقلاني (٧٧٣هـ/٨٥٢هـ)، ت: إبراهيم زيق وعادل مرشد، مؤسسة الرسالة - بيروت، الطبعة ١٤١٦هـ.

- - التيسير بشرح جامع الصغير: للعلامة محمد عبد الرؤف بن تاج العارفين المُنَاوي (٩٥٢هـ/١٠٣١هـ)، مكتبة الإمام الشافعي - الرياض، الطبعة الثالثة ١٤٠٨هـ.

- - جامع الأحاديث (الجامع الصغير وزوائده والجامع الكبير): للعلامة جلال الدين عبد الرحمن بن أبي بكر بن سابق الدين الخضير السُّيوطي (٨٤٩هـ/٩١١هـ)، تحقيق: عباس أحمد صقر وأحمد عبد الجواد، دار الفكر - بيروت، الطبعة ١٤١٤هـ.

- - جامع الأصول من احاديث الرسول ﷺ: للعلامة أبي السعادات المبارك بن محمد بن محمد بن عبد الكريم الشيباني الجَزَرِي (٥٤٤هـ/٦٠٦هـ)، ت: محمد حامد الفقي، إحياء التراث العربي - بيروت، الطبعة الرابعة ١٤٠٤هـ.

- - الجامع لأخلاق الراوي وآداب السامع للحافظ أبي بكر أحمد بن علي بن ثابت الخطيب البغدادي (٣٩٢هـ/٤٦٣هـ)، ت: أبو عبد الرحمن صلاح بن محمد، دار الكتب العلمية - بيروت، الطبعة ١٤١٧هـ.

- - الجامع لأحكام القرآن (تفسير قرطبي): للعلامة محمد بن أحمد بن أبي بكر بن فرح

الأنصاري القرطبي (٦٧١هـ)، ت: أحمد البردوني وإبراهيم أفطيش، دار الكتب المصرية - القاهرة، الطبعة الثانية ١٣٨٤هـ.

● - الجامع الصغير في أحاديث البشير النذير: للعلامة جلال الدين عبد الرحمن بن أبي بكر بن سابق الدين الخضير السيوطي (٨٤٩/٩١١هـ)، دار الفكر - بيروت.

● - الجَدُّ الحَثِيثُ في بيان ما ليس بحديث: للعلامة أحمد بن عبد الكريم الغزي العامري (١١٤٣هـ)، ت: فواز أحمد زمرلي، دار ابن حزم - بيروت.

● - الجرح والتعديل: للعلامة عبد الرحمن بن محمد أبي حاتم الرازي (٢٤٠/٣٢٧هـ)، ت: مصطفى عبد القادر عطاء، دار الكتب العلمية - بيروت، الطبعة الأولى ١٤٢٢هـ.

● - الجواهر الحسان في تفسير القرآن (تفسير الثعلبي): للإمام عبد الرحمن بن محمد بن مخلوف أبي زيد الثعلبي المالكي (٧٨٦/٨٧٥هـ)، ت: الدكتور عبدالفتاح أبو سنة، إحياء التراث العربي - بيروت، الطبعة الأولى ١٤١٧هـ.

● - الحاوي للفتاوى: للعلامة جلال الدين عبد الرحمن بن أبي بكر بن سابق الدين الخضير السيوطي (٨٤٩/٩١١هـ)، ت: عبد اللطيف حسن، دار الكتب العلمية - بيروت، الطبعة ١٤٢١هـ.

● - حلية الأولياء وطبقات الأصفياء: للحافظ أبي نعيم أحمد بن عبد الله الأصفهاني (٣٣٦/٤٣٠هـ)، دار الكتب العلمية - بيروت، الطبعة الأولى ١٤٠٩هـ.

● - خلق أفعال العباد: للإمام أبي عبد الله محمد بن إسماعيل بن إبراهيم الجعفي البخاري (١٩٤/٢٥٦هـ)، مؤسسة الرسالة - بيروت، الطبعة الثالثة ١٤١١هـ.

● - الدر المنثور: للعلامة جلال الدين عبد الرحمن بن أبي بكر بن سابق الدين الخضير السيوطي (٨٤٩/٩١١هـ)، ت: عبد الله بن عبد المحسن التركي، مركز هجر -

القاهرة، الطبعة الأولى ١٣٢٤ هـ.

- - الدُرَرُ الكامنة في أعيان المائة الثامنة: للحافظ أحمد بن علي بن حجر أبي الفضل العسقلاني (٧٧٣/٨٥٢ هـ)، ت: الشيخ عبد الوارث محمد علي، دار الكتب العلمية - بيروت، الطبعة الأولى ١٤١٨ هـ.

- - الدُرَرُ المُنْتَشرة في الأحاديث المُشْتَهرة: للعلامة جلال الدين عبد الرحمن بن أبي بكر بن سابق الدين الخضير السيوطي (٨٤٩/٩١١ هـ)، ت: محمد عبد القادر عطا، دار الكتب العلمية - بيروت، الطبعة الأولى ١٤٠٨ هـ.

- - الدُرَرُ المُنْتَشرة في الأحاديث المُشْتَهرة: للعلامة جلال الدين عبد الرحمن بن أبي بكر بن سابق الدين الخضير السيوطي (٨٤٩/٩١١ هـ)، عبد الله بن عبد المحسن التركي، مركز هجر - القاهرة، الطبعة الأولى ١٣٢٤ هـ.

- - دلائل النبوة: للعلامة إسماعيل بن محمد بن فضل بن علي القرشي (٤٥٧/٥٣٥ هـ)، ت: محمد محمد الحداد، دار طيبة - الرياض.

- - دلائل النبوة: للإمام أبي بكر أحمد بن الحسين البيهقي (٣٨٤/٤٥٨ هـ)، ت: الدكتور عبد المعطي قلعجي، دار الكتب العلمية - بيروت، الطبعة الأولى ١٤٠٨ هـ.

- - ديوان الضعفاء والمتروكين وخلق من المجاهدين وثقات فيهم لين: للحافظ أبي عبد الله شمس الدين محمد بن أحمد بن عثمان بن قايماز الذهبي (٦٧٣/٧٤٨ هـ)، ت: حماد بن محمد الأنصاري، مكتبة النهضة الحديثة - مكة المكرمة، الطبعة الثانية ١٣٨٧ هـ.

- - روح البيان: للعلامة أبي الفداء إسماعيل حقي بن مصطفى الحنفي (١١٢٧ هـ)، دار إحياء التراث العربي - بيروت.

- - روح المعاني في تفسير قرآن العظيم والسبع المثاني: للعلامة أبي الفضل شهاب

الدين السيد محمود الألوسي البغدادي (١٢١٧هـ/١٢٧٠هـ)، إحياء التراث العربي - بيروت.

● - زاد المَعَاد في هَدي خير العباد: للعلامة محمد بن أبي بكر بن أيوب بن سعد شمس الدين ابن قَيِّم الجوزية (٦٩١هـ/٧٥١هـ) ت: شعيب الأرناؤوط وعبدالقادر الأرناؤوط، مؤسَّسة الرسالة - بيروت، الطبعة السابعة وعشرون ١٤١٥هـ.

● - الزهد لأحمد بن حنبل: للإمام أبي عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل الشيباني (١٦٤هـ/٢١٤هـ)، دار الكتب العلمية - بيروت، الطبعة الأولى ١٤٠٣هـ.

● - سلسلة الأحاديث الضعيفة وأثرها السيِّ في الأمة: للشيخ محمد ناصر الدين بن نوح الألباني (١٣٣٢هـ/١٤٢٠هـ)، مكتبة المعارف - الرياض، الطبعة الأولى ١٤٢٥هـ.

● - السنة: للعلامة عمرو بن أبي عاصم الضحاك بن مخلد الشيباني (٢٠٦هـ/٢٨٧هـ)، ت: محمد ناصر الدين الألباني، المكتب الإسلامي - بيروت، الطبعة الثالثة ١٤١٣هـ.

● - سنن ابن ماجه: للإمام محمد بن يزيد أبي عبد الله القزويني (٢٠٩هـ/٢٧٣هـ)، ت: محمد فؤاد عبد الباقي، دار الفكر - بيروت.

● - سنن الترمذي: للعلامة محمد بن عيسى بن سورة الترمذي أبي عيسى (٢٠٩هـ/٢٧٩هـ)، ت: أحمد محمد شمكر ومحمد فؤاد عبد الباقي وإبراهيم عطوة، مطبعة مصطفى البابي الحلبي، الطبعة الثانية ١٣٩٥هـ.

● - سنن الدارمي: للعلامة عبد الله بن عبد الرحمن بن الفضل بن بهرام الدارمي (١٨١هـ/٢٥٥هـ)، ت: حسين سليم أسد الداراني، دار المغني - الرياض، الطبعة الأولى ١٤٠٧هـ.

● - السنن الكبرى للنسائي: للعلامة أحمد بن شعيب أبي عبد الرحمن الخراساني النسائي

- (١٥٢١هـ/٣٠٣هـ) ت: حسن عبد المنعم، مؤسسة الرسالة - بيروت، الطبعة الأولى ١٤٢١هـ.
- - السنن الكبرى للبيهقي: للحافظ أبي بكر أحمد بن الحسين البيهقي (٣٨٤هـ/٤٥٨هـ)، مجلس دائرة المعارف النظامية - هند، الطبعة الأولى ١٣٤٤هـ.
- - سير أعلام النبلاء: للعلامة أبي عبد الله شمس الدين محمد بن أحمد بن عثمان بن قايماز الذهبي (٦٧٣هـ/٧٤٨هـ)، ت: شعيب الأرناؤوط، مؤسسة الرسالة - بيروت، الطبعة الثانية ١٤٠٢هـ.
- - شرح شرح نخبة الفكر: للملا علي بن سلطان الهروي القاري (١٠١٤هـ)، قديمي كتب خانه - كراچی.
- - شرح الشفاء: للملا علي بن سلطان الهروي القاري (١٠١٤هـ)، ت: عبد الله محمد الخليلي، دار الكتب العلمية - بيروت.
- - شرح الزرقاني على موطأ الإمام مالك: للعلامة محمد بن عبد الباقي بن يوسف الزرقاني (١٠٥٥هـ/١١٢٢هـ)، المطبعة الخيرية بمصر، الطبعة ١٣١٠هـ.
- - شرح السنة: للعلامة الحسين بن مسعود بن محمد البغوي (٤٣٦هـ/٥١٦هـ)، ت: شعيب الأرناؤوط ومحمد زهير الشاويش، المكتب الإسلامي - بيروت، الطبعة الثانية ١٤٠٣هـ.
- - شرح مشكل الآثار: للعلامة أحمد بن محمد أبي جعفر الطحاوي (٢٣٩هـ/٣٢١هـ)، شعيب الأرناؤوط، مؤسسة الرسالة - بيروت، الطبعة الأولى ١٤١٥هـ.
- - شرح النووي على الصحيح لمسلم: للعلامة محي الدين يحيى بن شرف بن تلي، النووي (٦٣١هـ/٦٧٦هـ)، الطبعة المصرية بالأزهر، الطبعة الأولى ١٣٤٧هـ.
- - الشريعة: للعلامة محمد بن الحسين بن عبد الله أبي بكر الأجرى (٣٦٠هـ)، ت: عبد الله الدميحي، دار الوطن - الرياض، الطبعة ١٤٢٠هـ.

- - شُعْبُ الْإِيمَان: للحافظ أبي بكر أحمد بن الحسين البيهقي (٥٣٨٤/هـ - ٥٤٥٨/هـ)،
ت: مختار أحمد الندوي، مكتبة الرشد - الرياض، الطبعة الأولى ١٤٢٣ هـ.
- - الشِّفَاء بتعريف حقوق المصطفى: للعلامة قاضي أبي الفضل عياض
الْيَحْضَبِي (٤٧٦/هـ - ٥٤٤/هـ)، دار الكتب العلمية - بيروت.
- - الجامع الصحيح للبخاري: للإمام أبي عبد الله محمد بن إسماعيل بن إبراهيم
الجعفي البخاري (١٩٤/هـ - ٢٥٦/هـ)، ت: محمد زهير بن ناصر الناصر، دار طوق النجاة
- بيروت، الطبعة الأولى ١٤٢٢ هـ.
- - الجامع الصحيح للبخاري: للإمام أبي عبد الله محمد بن إسماعيل بن إبراهيم
الجعفي البخاري (١٩٤/هـ - ٢٥٦/هـ)، دار السلام - الرياض.
- - الجامع الصحيح لمسلم: للحافظ أبي الحسين مسلم بن الحجاج القشيري
النيسابوري (٢٦١/هـ - ٢٠٤/هـ)، ت: محمد فؤاد عبد الباقي، دار الكتب العلمية - بيروت.
- - الصحيح لابن خزيمة: للعلامة محمد بن إسحاق بن خزيمة السلمي أبي بكر
(٢٢٣/هـ - ٣١١/هـ)، ت: محمد مصطفى أعظمي، المكتب الإسلامي - بيروت، الطبعة ١٤٠٠ هـ.
- - صحيح ابن حبان بترتيب ابن بلبان: للإمام محمد بن حبان بن أحمد بن أبي حاتم
البُسْتِي (بعد ٢٧٠/هـ - ٣٥٤/هـ)، ت: د. شعيب الأرناؤوط، مؤسسة الرسالة -
بيروت، الطبعة الثانية ١٤١٤ هـ.
- - الضعفاء الكبير: للعلامة أبي جعفر محمد بن عمرو بن موسى بن حماد العُقَيْلي
المكي (٣٢٢/هـ)، ت: الدكتور عبد المعطي أمين قلعجي، دار الكتب العلمية -
بيروت، الطبعة الأولى ١٤٠٤ هـ.
- - الضعفاء والمتروكين: للعلامة جمال الدين أبي الفرج عبد الرحمن بن علي بن محمد

ابن الجوزي (٥٠٨/٥٩٧هـ)، ت: أبو الفداء عبد الله القاضي، دار الكتب العلمية - بيروت، الطبعة الأولى ١٤٠٦هـ.

● -طبقات الشافعية الكبرى: للحافظ تاج الدين أبي نصر عبد الوهاب بن علي بن عبد الكافي السُّبكي (٧٢٧/٧٧١هـ)، ت: مصطفى عبد القادر أحمد عطاء، دار الكتب العلمية - بيروت، الطبعة الأولى ١٤٢٠هـ.

● -الطبقات الكبرى لابن سعد: للحافظ أبي عبد الله محمد بن سعد بن منيع الوهري (١٦٨هـ/٢٣٠هـ)، الدكتور علي محمد عمر، المكتبة الخانجي بالقاهرة، الطبعة الأولى ١٤٢١هـ.

● -طبقات المحدثين بأصبهان: للعلامة عبد الله بن محمد بن جعفر بن حيان أبي محمد الأنصاري المعروف بأبي الشيخ (٢٧٤هـ/٣٦٩هـ)، ت: عبد الغفور عبد الحق حسين البلوشي، مؤسسة الرسالة - بيروت، الطبعة الثانية ١٤١٢هـ.

● -العاقبة في ذكر الموت: للعلامة عبد الحق بن عبد الرحمن بن عبد الله الإشبيلي أبي محمد المعروف بابن الخراط (٥١٠هـ/٥٨١هـ)، ت: خضر محمد ج خضر، مكتبة دار أقصى - الكويت، الطبعة الأولى ١٤١٦هـ.

● -العُجالة في الأحاديث المسلسلة: للعلامة محمد يس بن محمد عيسى الفاداني المكي أبي الفيض (١٣٣٥هـ/١٤١٠هـ)، دار البصائر - دمشق، الطبعة الثانية ١٩٨٥ء.

● -العلل المتنافية: للإمام أبي الفرج عبد الرحمن بن علي بن الجوزي القُرشي (٥٠٩هـ/٥٩٧هـ)، دار الكتب العلمية - بيروت، الطبعة الأولى ١٤٠٣هـ.

● -العلل ومعرفة الرجال: للإمام أبي عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل الشيباني (١٦٤هـ/٢٤١هـ)، د. وصي الله بن محمد عباس، دار الخاني - الرياض، الطبعة الثانية ١٤٢٢هـ.

- - العَلَلُ الواردة في الأحاديث النبوية: للعلامة أبي الحسن علي بن عمر بن أحمد بن مهدي الدَّارِ قُطَيْبِي الشافعي، ت: محفوظ الرحمن زين الله، دار طيبة - الرياض، ١٤٠٥هـ.
- - عمل اليوم والليلة: للعلامة أحمد بن شعيب بن علي النسائي أبي عبد الرحمن (٢١٥هـ/٣٠٣هـ)، ت: دكتور فاروق حمادة، الطبعة الثانية ١٤٠٦.
- - عمل اليوم والليلة: للعلامة أبي بكر أحمد بن محمد الدينوري المعروف بابن السني (٣٦٤هـ)، مكتبة دار البيان - دمشق.
- - غريب الحديث: للإمام أبي الفَرَج عبد الرحمن بن علي بن الجَوَزي القُرَشِي (٥٠٩هـ/٥٩٧هـ)، ت: عبد المعطي أمين قلعجي، دار الكتب العلمية - بيروت، الطبعة ١٩٨٥هـ.
- - غريب الحديث: للعلامة عبد الله بن مسلم بن قتيبة الدينوري أبي محمد (٢١٣هـ/٢٧٦هـ)، ت: عبد الله الجبوري، مطبعة العاني - بغداد، الطبعة لأولى، الطبعة ١٣٩٧هـ.
- - الفتاوى الحَدِيثِيَّة: للعلامة أحمد بن محمد بن علي بن حجر الهَيْثَمِي أبي العباس (٩٠٩هـ/٩٧٤هـ)، ت: محمد عبد الرحمن المرعشلي، مير محمد كتب خانة - كراچی.
- - فتح الباري: للحافظ أحمد بن علي بن حجر أبي الفضل العسقلاني (٧٧٣هـ/٨٥٢هـ)، إشراف: الشيخ عبد العزيز بن عبد الله بن باز، دار المعرفة - بيروت، الطبعة ١٣٧٩هـ.
- - فتح القدير: للعلامة محمد بن علي بن محمد الشَّوْكَانِي (١١٧٣هـ/١٢٥٠هـ)، ت: د. عبد الرحمن عميرة، دار الوفاء - مصر.
- - فتح المُغِيث بشرح أَلْفِيَةِ الحديث: للعلامة شمس الدين أبي الخير محمد بن عبد الرحمن السخاوي (٨٣١هـ/٩٠٢هـ)، ت: عبد الكريم الخضير ومحمد بن عبد الله

- آل فهد، مكتبة دار المنهاج - الرياض، الطبعة الثانية ١٤٢٨ هـ.
- - فضائل الصحابة: للإمام للإمام أبي عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل الشيباني (١٦٤ هـ / ٢٤١ هـ)، ت: وصي الله بن محمد عباس، مؤسسة الرسالة - بيروت، الطبعة الأولى ١٤٠٣ هـ.
 - - فضائل القرآن: للعلامة محمد بن أيوب بن الضريس البجلي أبي عبد الله (٢٠٠ هـ / ٢٩٤ هـ)، ت: عروة بدير، دار فكر - دمشق.
 - - فضائل القرآن: للحافظ أبي عبيد القاسم بن سلام الهروي الأزدي (٢٢٤ هـ / ١٥٧ هـ)، ت: مروان العطية ومحسن خرابة ووفاء تقي الدين، دار ابن كثير - بيروت.
 - - فضائل القرآن: للعلامة جعفر بن محمد بن الحسن أبي بكر الفريابي (٢٠٧ هـ / ٣٠١ هـ)، ت: يوسف عثمان فضل الله جبريل، مكتبة الرشد - الرياض، الطبعة الأولى ١٤٠٩ هـ.
 - - فوائد تمام بن محمد الرازي: للعلامة أبي القاسم تمام بن محمد الرازي (٣٣٠ هـ / ٤١٤ هـ)، ت: حمدي عبد المجيد السلفي، مكتبة الرشد - الرياض، الطبعة ١٤١٢ هـ.
 - - الفوائد المجموعة في الأحاديث الموضوعة: للعلامة محمد بن علي بن محمد الشوكاني (١١٧٣ هـ / ١٢٥٠ هـ)، ت: عبد الرحمن بن يحيى، دار الكتب العلمية - بيروت، الطبعة ١٤١٦ هـ.
 - - فيض التقدير شرح الجامع الصغير: للعلامة محمد عبد الرؤف بن تاج العارفين المناوي (٩٥٢ هـ / ١٠٣١ هـ)، ت: دار المعرفة - بيروت، الطبعة الثانية ١٣٩١ هـ.
 - - قوت القلوب في معاملة المحبوب: للعلامة محمد بن علي عطية الحارثي الشهير

بأبي طالب المكي (٣٨٦ هـ)، د. إبراهيم الكيالي، دار الكتب العلمية - بيروت، الطبعة الثانية ١٤٢٦ هـ.

● - كتاب أمثال الحديث للرامهرمزي: للعلامة الحسن بن محمد بن خلاد القاضي أبي محمد (٣٦٠ هـ)، د. عبد العلي عبد الحميد الأعظمي، الدار السلفية - الهند، الطبعة الأولى ١٤٠٤ هـ.

● - كتاب التواوين: للعلامة عبد الله بن أحمد بن محمد بن قدامة المقدسي الحنبلي أبي محمد (٥٤١/٦٢٠ هـ)، ت: عبد القادر نؤوط، دار الكتب العلمية - بيروت، الطبعة ١٤١٣ هـ.

● - كتاب الجهاد: للحافظ عبد الله بن المبارك بن واضح أبي عبد الرحمن الحنظلي المروزي (١١٨/١٨١ هـ)، د. نزيه حماد، دار المطبوعات الحديثية - جدة.

● - كتاب العِلَل: للعلامة عبد الرحمن بن أبي حاتم الرازي (٢٤٠ هـ/٣٢٧ هـ)، ت: سعد بن عبد الله عبد الحميد وخالد بن عبد الرحمن الجريسي، مكتبة الملك الفهد - الرياض، الطبعة ١٤٢٧ هـ.

● - الكاشف في معرفة من له رواية في الكتب الستة: للحافظ أبي عبد الله شمس الدين محمد بن أحمد بن عثمان بن قايماز الذهبي (٦٧٣ هـ/٧٤٨ هـ)، ت: عزت علي عيد عطية و موسى محمد علي الموشي، دار الكتب الحديثية - القاهرة، الطبعة الأولى ١٣٩٢ هـ.

● - الكاشف في معرفة من له رواية في الكتب الستة: للحافظ أبي عبد الله شمس الدين محمد بن أحمد بن عثمان بن قايماز الذهبي (٦٧٣ هـ/٧٤٨ هـ)، ت: الشيخ محمد عوّامه وأحمد محمد نمر الخطيب، دار القبلة للثقافية الإسلامية - جدة.

● - الكامل في ضعفاء الرجال: للحافظ أبي أحمد عبد الله بن عدي

السجرجاني (٢٧٧هـ/٣٦٥هـ)، الشيخ عادل أحمد عبد الموجود والشيخ علي محمد معوض، دار الكتب العلمية - بيروت، الطبعة الأولى ١٤١٨هـ.

● - كتاب التوحيد: للعلامة محمد بن إسحاق بن خزيمة أبي بكر (٢٢٣هـ/٣١١هـ)، ت: عبد العزيز بن إبراهيم الشهبان، مكتبة الرشد - الرياض، الطبعة الخامسة ١٤١٤هـ.

● - كتاب الثقات: للإمام محمد بن حبان بن أحمد بن أبي حاتم البستي (بعد ٢٧٠هـ/٣٥٤هـ)، مؤسسة الكتب الثقافية، الطبعة الأولى ١٤٠٢هـ.

● - كتاب الدعاء: للإمام أبي القاسم سليمان بن أحمد الطبراني (٢٦٠هـ/٣٦٠هـ)، ت: د. محمد سعيد بن محمد حسن البخاري، دار البشائر الإسلامية - بيروت، الطبعة الأولى ١٤٠٧هـ.

● - كتاب الزهد ويليهِ كتاب الرقائق: للعلامة عبد الله بن المبارك بن واضح أبي عبد الله المروزي (١١٨هـ/١٨١هـ)، ت: الشيخ حبيب الرحمن الأعظمي، دار الكتب العلمية - بيروت.

● - كتاب المُتَمَنِّين: للعلامة عبد الله بن محمد بن عبيد بن سفيان بن أبي الدنيا (٢٠٨هـ/٢٨١هـ)، ت: محمد خير رمضان يوسف، دار ابن حزم - بيروت، الطبعة الأولى ١٩٩٧هـ.

● - كتاب المجروحين من المحدثين والضعفاء والمتروكين: للإمام محمد بن حبان بن أحمد بن أبي حاتم البستي (بعد ٢٧٠هـ/٣٥٤هـ)، ت: محمود إبراهيم زايد، دار المعرفة - بيروت، الطبعة ١٤١٢هـ.

● - كتاب الموضوعات: للإمام أبي الفرج عبد الرحمن بن علي بن الجوزي القرشي (٥٠٩هـ/٥٩٧هـ)، ت: عبد الرحمن محمد عثمان، المكتبة السلفية بالمدينة المنورة، الطبعة الأولى ١٣٨٦هـ.

- -الكشفُ الحثيث عمَّن رُمي بوضْع الحديث: للعلامة إبراهيم بن محمد بن خليل الطرابلسي أبي الوفاء (٧٥٣هـ / ٨٤١هـ)، صبحي السامرائي، مكتبة النهضة العربية - بيروت، الطبعة ١٤٠٧هـ.
- -كشْفُ الخَفَاءِ ومُزِيلُ الإلْبَاسِ عما اشْتَهَرَ مِنَ الأحاديثِ على أَلْسِنَةِ الناسِ: للحافظ أبي الفداء إسماعيل بن محمد العَجَلَوْنِي الجِراحِي (١٠٨٧هـ / ١١٦٢هـ)، ت: عبد الحميد هندأوي، المكتبة العصرية - بيروت، الطبعة ١٤٢٧هـ.
- -الكشف والبيان عن تفسير القرآن: للعلامة أبي إسحاق أحمد بن إبراهيم الثعلبي النيسابوري (٤٢٧هـ)، دار الكتب العلمية - بيروت، الطبعة الاولى ١٤٢٠هـ.
- -الكشف والبيان عن تفسير القرآن: للعلامة أبي إسحاق أحمد بن إبراهيم الثعلبي النيسابوري (٤٢٧هـ)، ت: أبو محمد بن عاشور، دار إحياء التراث العربي - بيروت، الطبعة ١٤٢٢هـ.
- -كنز العمال في سنن أقوال والأفعال: للعلامة علاء الدين عَلِي المَتَّقِي بن حسام الدين الهِنْدِي (٨٨٨هـ / ٩٧٥هـ)، ت: محمود عمر الدمياطي، دار الكتب العلمية - بيروت، الطبعة الثانية ١٤٢٤هـ.
- -الكنى والأسماء: للعلامة محمد بن أحمد بن حماد الدولابي أبي بشر (٢٢٤هـ / ٣١٠هـ)، ت: أبو قتيبة نظر محمد الفاريابي، دار ابن حزم - بيروت، الطبعة ١٤٢١هـ.
- -الآلآلي المصنوعة: للعلامة جلال الدين عبد الرحمن بن أبي بكر بن سابق الدين الخضير السُّيُوطِي (٨٤٩هـ / ٩١١هـ)، ت: محمد عبد المنعم رابع، دار الكتب العلمية - بيروت، الطبعة الثانية ١٤٢٨هـ.

- - لسان الميزان: للحافظ أحمد بن علي بن حجر أبي الفضل العسقلاني (٧٧٣هـ/٨٥٢هـ)، ت: شيخ عبد الفتاح أبو غدة، دار البشائر الإسلامية - بيروت، الطبعة الأولى ١٤٢٣هـ.
- - المتفق والمُفْتَرِق: للحافظ أبي بكر أحمد بن علي بن ثابت الخطيب البغدادي (٣٩٢هـ/٤٦٣هـ)، ت: د. محمد صادق آيدن الحامدي، دار القادري - بيروت، الطبعة الأولى ١٤١٧هـ.
- - مشيخة الصغرى: للعلامة الحسن بن محمد بن إبراهيم أبي بكر البزار يعرف بابن شاذان (٢٩٨هـ/٣٨٣هـ)، ت: عصام موسى هادي، مكتبة الغرباء الأثرية - المدينة المنورة، الطبعة ١٤١٩هـ.
- - مجمع الزوائد ومنبع الفوائد: للحافظ نور الدين علي بن أبي بكر الهيثمي (٧٣٥هـ/٨٠٧هـ)، ت: الشيخ عبد الله الدرويش، دار الفكر - بيروت، الطبعة الأولى ١٤٢٥هـ.
- - مجموع الفتاوى: للإمام تقي الدين أحمد بن تيمية الحرّاني (٦٦١هـ/٧٢٧هـ)، ت: عامر الجزائر وأنور الباز، دار الوفاء، الطبعة الثالثة ١٤٢٦هـ.
- - المحذّث الفاصل بين الراوي والواعي: للعلامة القاضي الحسن بن عبد الرحمن الرّامهزُمزي (٣٦٠هـ)، الدكتور محمد عجّاج الخطيب، دار الفكر - بيروت، الطبعة الثالثة ١٤٠٤هـ.
- - مختصر قيام الليل: للعلامة أحمد بن علي بن عبد القادر المقرئزي (٧٦٦هـ/٨٤٥هـ)، حديث أكاديمي فيصل آباد - باكستان.
- - المُدَاوِي لعلل الجامع الصغير وشرّحي المناوي: للعلامة أحمد بن محمد بن الصديق

- الغماري الحسني (١٣٨٠هـ)، دار الكتب العلمية - بيروت، الطبعة الأولى ١٩٩٦هـ.
- - مرقاة المفاتيح شرح مشكوة المصاييح: للملا علي بن سلطان الهروي القاري (١٠١٤هـ) مكتبة رشيدية، سركي روڈ - كوتله (پاكستان).
- - مسانيد فراس المکتب: للحافظ أبي نعيم أحمد بن عبد الله الأصفهاني (٣٣٦هـ/ ٤٣٠هـ)، ت: محمد بن حسن المصري، مطابع ابن تيمية - القاهرة، الطبعة الأولى ١٤١٣هـ.
- - مسند أبي داود الطيالسي: للعلامة سليمان بن داود بن الجارود الطيالسي (١٣٣هـ/ ٢٠٤هـ)، ت: د. محمد بن عبد المحسن التركي، مركز البحوث والدراسات العربية والإسلامية بدار هجر للطباعة والنشر - الطبعة ١٤٢٠هـ.
- - مسند أبي عوانة: لحافظ يعقوب بن إسحاق أبي عوانة الأسفرائني (٣١٦هـ)، ت: أيمن بن عارف الدمشقي، دار المعرفة - بيروت، الطبعة الأولى ١٤١٩هـ.
- - مسند أبي يعلى: للعلامة أحمد بن علي بن المثنى أبي يعلى الموصلي (٣٠٧هـ)، ت: حسين سليم أحمد، دار الثقافة العربية - بيروت.
- - مسند أحمد: للإمام أبي عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل الشيباني (١٦٤هـ/ ٢٤١هـ)، عالم الكتب - بيروت، الطبعة الأولى ١٤١٩هـ.
- - مسند أحمد: للإمام أبي عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل الشيباني (١٦٤هـ/ ٢٤١هـ)، ت: شعيب الأرناؤوط وآخرون، مؤسسة الرسالة - بيروت، الطبعة الثانية ١٤٢٠هـ.
- - مسند الروياني: للعلامة محمد بن هارون أبي بكر الروياني (٣٠٧هـ)، ت: أيمن علي أبو يمان، مؤسسة قرطبة - مصر، الطبعة الأولى ١٤١٦هـ.
- - مسند الشاميين: للإمام أبي القاسم سليمان بن أحمد

الطبراني (٢٦٠هـ/٣٦٠هـ)، ت: د. حمدي بن عبد المجيد السلفي، مؤسسة الرسالة - بيروت، الطبعة الأولى ١٤٠٥هـ.

● - مسند الشهاب القضاعي: للعلامة محمد بن سلامة بن جعفر أبي عبد الله القضاعي (٤٥٤هـ)، حمدي عبد المجيد السلفي، مؤسسة الرسالة - بيروت، الطبعة الأولى ١٤٠٥هـ.

● - المسند للشاشي: للعلامة هيثم بن كليب أبي سعد الشاشي (٣٣٥هـ)، د. محفوظ الرحمن زين الله، مكتبة العلوم والحكم - المدينة المنورة، الطبعة الأولى ١٤١٤هـ.

● - مسند عبد بن حميد: للعلامة عبد بن حميد بن نصر أبو محمد الكسي (٢٤٩هـ)، ت: صبحي البدر السامرائي ومحمود محمد خليل الصعيدي، مكتبة السنة - القاهرة، الطبعة ١٤٠٨هـ.

● - مساوي الأخلاق ومذمومها: للعلامة أبي بكر محمد بن جعفر بن سهل السامري الخرائطي (٢٤٠هـ/٣٢٧هـ)، ت: مصطفى بن أبو النصر الشلبي، مكتبة السوادي - جدة، الطبعة الأولى ١٤١٢هـ.

● - المستدرك على الصحيحين: للحافظ أبي عبد الله محمد بن عبد الله الحاكم النيسابوري (٣٢١هـ/٤٠٥هـ)، ت: مصطفى عبد القادر عطا، دار الكتب العلمية - بيروت، الطبعة الثانية ١٤٢٢هـ.

● - المستدرك على الصحيحين: للحافظ أبي عبد الله محمد بن عبد الله الحاكم النيسابوري (٣٢١هـ/٤٠٥هـ)، ت: يوسف عبد الرحمن المرعشلي، دار المعرفة - بيروت.

● - المنتخب من مسند عبد بن حميد: للحافظ عبد بن حميد الكسي أبي محمد (٢٤٩هـ)، ت: صبحي البدري ومحمود محمد خليل الصعيدي، عالم الكتب -

- بيروت، الطبعة الأولى ١٤٠٨ هـ.
- - مصباح الزجاجة: سنن ابن ماجه: للإمام محمد بن يزيد أبي عبد الله القزويني (٢٠٩ هـ / ٢٧٣ هـ)، دار الجنان - بيروت.
 - - المصنوع في معرفة الحديث الموضوع: للملا علي بن سلطان الهروي القاري (١٠١٤ هـ)، ت: الشيخ عبد الفتاح أبو غذه، ايج-ايم- سعيد كمبني كراچی (پاکستان).
 - - المصنف لعبد الرزاق الصنعاني: للحافظ أبي بكر عبد الرزاق بن همام الصنعاني (١٢٦ هـ / ٢١١ هـ)، ت: حبيب الرحمن الأعظمي، من منشورات المجلس العلمي، الطبعة ١٣٩٢ هـ.
 - - المصنف لابن أبي شيبة: للإمام أبي بكر عبد الله بن محمد بن أبي شيبة العبسي الكوفي (١٥٩ هـ / ٢٣٥ هـ)، ت: الشيخ محمد عوامة، إدارة القرآن والعلوم الإسلامية - كراتشي، الطبعة الثانية ١٤٢٨ هـ.
 - - المطالب العالية بزائد المسانيد الثمانية: للحافظ أحمد بن علي بن حجر أبي الفضل العسقلاني (٧٧٣ هـ / ٨٥٢ هـ)، ت: محمد حسّه، دار الكتب العلمية - بيروت، الطبعة الأولى ٢٠٠٣ هـ.
 - - معالم التنزيل: للعلامة الحسين بن مسعود محي السنة البغوي (٥١٦ هـ)، ت: جماعة من المحققين، دار طيبة - الرياض، الطبعة الرابعة ١٤١٧ هـ.
 - - المعجم الأوسط: للإمام أبي القاسم سليمان بن أحمد الطبراني (٢٦٠ هـ / ٣٦٠ هـ)، ت: طارق بن عوض الله وعبد المحسن بن إبراهيم، دار الحرمين - القاهرة، الطبعة ١٤١٥ هـ.
 - - المعجم الصغير: للإمام أبي القاسم سليمان بن أحمد الطبراني (٢٦٠ هـ / ٣٦٠ هـ)، ت: محمد شكور محمود، المكتب الإسلامي بيروت، الطبعة الأولى ١٤٠٥ هـ.

- - المعجم الكبير: للإمام أبي القاسم سليمان بن أحمد الطبراني (٢٦٠هـ/٣٦٠هـ)، ت: أبو محمد الأسيوطي، دار الكتب العلمية - بيروت، الطبعة الأولى ١٤٢٨هـ.
- - المعجم الكبير: للإمام أبي القاسم سليمان بن أحمد الطبراني (٢٦٠هـ/٣٦٠هـ)، ت: حمدي عبد المجيد السلفي، مكتبة ابن تيمية - القاهرة.
- - المعجم لابن المقرئ: للعلامة محمد بن إبراهيم بن علي بن عاصم الأصبهاني أبي بكر (٢٨٥هـ/٣٨١هـ)، عادل بن سعد، مكتبة الرشد - الرياض، الطبعة الأولى ١٤١٩هـ.
- - معرفة أنواع علوم الحديث يعرف بمقدمة ابن الصلاح: للعلامة أبي عمرو عثمان بن عبد الرحمن الشَّهْرَزُورِي (٥٧٧هـ/٦٤٣هـ)، ت: الدكتور عبد اللطيف والشيخ ماهر ياسين، دار الكتب العلمية - بيروت، الطبعة الأولى ١٤٢٣هـ.
- - معرفة التذكرة: للعلامة محمد بن طاهر بن علي المقدسي الشيباني أبي الفضل (٤٤٨هـ/٥٠٧هـ)، مير محمد كتب خانه - كراچی.
- - معرفة السنن والآثار: للعلامة للحافظ أبي بكر أحمد بن الحسين البيهقي (٣٨٤هـ/٤٥٨هـ)، ت: عبد الله معطي أمين، دار قتيبة - بيروت، ١٤١٢هـ.
- - معرفة السنن والآثار: للحافظ أبي بكر أحمد بن الحسين البيهقي (٣٨٤هـ/٤٥٨هـ)، د. عبد المعطي أمين قلعجي، دار قتيبة - بيروت وأخرى، الطبعة الأولى ١٤١٢هـ.
- - معرفة علوم الحديث: للحافظ أبي عبد الله محمد بن عبد الله الحاكم النيسابوري (٣٢١هـ/٤٠٥هـ)، ت: السيد معظم حسين، دار الكتب العلمية - بيروت، الطبعة الثانية ١٣١٩هـ.
- - معرفة الصحابة: للحافظ أبي نعيم أحمد بن عبد الله الأصفهاني (٣٣٦هـ/٤٣٠هـ)، عادل

بن يوسف الغزالي، دار الوطن للنشر - الرياض، الطبعة الأولى ١٤١٩ هـ.

● - المُنْغْنِي عَنْ حَمَلِ الْأَسْفَار فِي الْأَسْفَار فِي تَخْرِيجِ مَا فِي الْإِحْيَاءِ مِنَ الْأَخْبَار: لِلْحَافِظِ

أَبِي الْفَضْلِ زَيْنِ الدِّينِ عَبْدِ الرَّحِيمِ بْنِ الْحُسَيْنِ الْعِرَاقِيِّ (٧٢٥ هـ / ٨٠٦ هـ)، ت:

أَبُو مُحَمَّدٍ أَشْرَفُ بْنُ عَبْدِ الْمَقْصُودِ، مَكْتَبَةُ دَارِ طَبْرِية - الرِّيَاض، الطَّبْعَةُ الْاُولَى ١٤١٥ هـ.

● - المُنْغْنِي فِي الضَّعْفَاءِ: لِلْإِمَامِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ شَمْسِ الدِّينِ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ عَثْمَانَ بْنِ قَايِمَازِ

الذَّهَبِيِّ (٦٧٣ هـ / ٧٤٨ هـ)، ت: الدُّكْتُورُ نُورُ الدِّينِ عَتَرٌ، إِحْيَاءُ التَّرَاثِ الْإِسْلَامِيِّ بِدَوْلَةِ قَطْرِ .

● - الْمَقَاصِدُ الْحَسَنَةُ فِي بَيَانِ كَثِيرٍ مِنَ الْأَحَادِيثِ الْمُشْتَهَرَةِ عَلَى الْأَلْسِنَةِ: لِلْعَلَامَةِ شَمْسِ

الدِّينِ أَبِي الْخَيْرِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّخَاوِيِّ (٨٣١ هـ / ٩٠٢ هـ)، ت: عَبْدِ اللَّهِ

مُحَمَّدُ الصَّدِيقُ، دَارُ الْكُتُبِ الْعِلْمِيَّةِ - بَيْرُوت، الطَّبْعَةُ الثَّانِيَّةُ ١٤٢٧ هـ.

● - الْمَقَاصِدُ الْحَسَنَةُ فِي بَيَانِ كَثِيرٍ مِنَ الْأَحَادِيثِ الْمُشْتَهَرَةِ عَلَى الْأَلْسِنَةِ: لِلْعَلَامَةِ شَمْسِ

الدِّينِ أَبِي الْخَيْرِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّخَاوِيِّ (٨٣١ هـ / ٩٠٢ هـ)، ت: مُحَمَّدُ

عَثْمَانُ الْخَشْتِ، دَارُ الْكِتَابِ الْعَرَبِيِّ - بَيْرُوت، الطَّبْعَةُ الْاُولَى ١٤٠٥ هـ.

● - مَكَارِمُ الْأَخْلَاقِ وَمَعَالِيهَا وَمَحْمُودُ طَرَائِقُهَا: لِلْحَافِظِ أَبِي بَكْرٍ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ

الْخُرَائِطِيِّ (٢٤٠ هـ / ٣٢٧ هـ)، ت: أَيُّمَنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ الْبَحِيرِيِّ، دَارُ الْآفَاقِ الْعَرَبِيَّةِ -

الْقَاهِرَةُ، الطَّبْعَةُ الْاُولَى ١٤١٩ هـ.

● - الْمَوَاهِبُ اللَّدْنِيَّةُ بِالْمِنْحِ الْمُحَمَّدِيَّةِ: لِلْعَلَامَةِ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الْقَسْطَلَانِيِّ

أَبِي الْعَبَّاسِ (٨٥١ هـ / ٩٢٣ هـ)، الْمَكْتَبَةُ التَّوْفِيقِيَّةُ - الْقَاهِرَةُ، الطَّبْعَةُ ١٣٢٦ هـ.

● - مَوْسُوعَةُ أَقْوَالِ الدَّارِ قَطْنِي: لِلْعَلَامَةِ السَّيِّدِ أَبِي الْمَعَاظِيِّ النَّوْرِيِّ (١٤٠١ هـ)، ت: جَمَاعَةُ

مِنَ الْمُحَقِّقِينَ، عَالَمُ كُتُب - بَيْرُوت.

● - الْمَوْطَأُ لِمَالِكِ بْنِ أَنَسٍ - رَوَايَةُ يَحْيَى بْنِ يَحْيَى اللَّيْثِيِّ: لِلْإِمَامِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ مَالِكِ بْنِ

أنس بن مالك الأصبحي الحميري (١٧٩/٥٩٣هـ)، ت: الدكتور بشّار عواد، دار الغرب الإسلامي - بيروت، الطبعة الثانية ١٤١٧هـ.

● - ميزان الاعتدال في نقد الرجال: للإمام أبي عبد الله شمس الدين محمد بن أحمد بن عثمان بن قايّماز الذهبي (٦٧٣/٧٤٨هـ)، ت: علي محمد البجاوي، دار المعرفة - بيروت.

● - النُخبَةُ البَهيَّة في الأحاديث المَكذوبة على خير البريَّة: للعلامة محمد الأمير الكبير المالكي (١١٥٤/١٢٣٢هـ)، المكتب الإسلامي - بيروت.

● - نُزْهَةُ النَظَر في توضيح نُخبَةِ الفِكر في مصطلح أهل الأثر: للحافظ أحمد بن علي بن حجر أبي الفضل العسقلاني (٧٧٣/٨٥٢هـ)، ت: عبد الله بن ضيف الله الرحيلي، مطبعة سفير بالرياض، الطبعة ١٤٢٢هـ.

● - النُشْر في القراءات العَشْر: للعلامة أبي الخير محمد بن محمد الدِمَشقي الشهير بإبن الجزري (٧٥١/٨٣٣هـ)، ت: علي محمد الضباع، دار الكتب العلمية - بيروت.

● - نوادر الأصول في معرفة أحاديث الرسول: للعلامة أبي عبد الله محمد الحكيم الترمذي (نحو ٣٢٠هـ)، ت: إسماعيل إبراهيم، مكتبة الإمام البخاري - مصر، الطبعة الأولى ١٤٩هـ.

● - النِّهاية في غريب الحديث والأثر وهو المتن للجامع في غريب الحديث: للإمام مجد الدين أبي السعادات المبارك بن محمد الجزري (٥٤٤/٦٠٦هـ)، مكتبة الرشد - الرياض، الطبعة الأولى ١٤٢٢هـ.

● - الوافي بالوفيات: للعلامة صلاح الدين خليل بن أيبك صَفَدِي (٧٦٤هـ): إدار الإحياء التراث العربي - بيروت، الطبعة الأولى ١٤٢٠هـ.



پاک و ہند میں زبان و عوام و خواص

غیر معتبر روایات کا فی حبابِ اترہ



تقریب
مولانا طارق امیر زمان صاحب
محسن فیاضیہ ہسپتال و قریب کراچی

تقریب
مولانا نور الدین صاحب اعظم
اساتذہ جامعہ اسلامیہ کراچی

تقریب
استاذ اعلیٰ حضرت مولانا امجد علی صاحب اعظم
مدرسہ اسلامیہ کراچی

